# خلاصۂ تہذیب اسلام

مطابق عقائد اہل تشیع



تالیف: علامہ مجلسی رحمۃ اللہ

ترجمہ: مولوی سید مقبول احمد صاحب (مرحوم)

تلخیص: مولانا محمد مصطفےٰ صاحب جوہر

خلاصۂ

# تہذیب اسلام

تالیف

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مولوی سید مقبول احمد صاحب مرحوم

تلخیص

مولانا محمد مصطفٰی صاحب قبلہ جوہر

ناشر

مجلس المسلمین

۱۴۔ ایچ رضویہ کالونی۔ کراچی ۱۸

پاکستان

قیمت: تین روپے

سلسلہ مطبوعات اردو نمبر ۷

تالیف :- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ :- مولوی سید مقبول احمد صاحب مرحوم

تلخیص :- مولانا محمد مصطفےٰ صاحب قبلہ جوہر

ناشر :- مجلس المسلمین۔ ۱۴۱۔ ایچ رضویہ کالونی کراچی نمبر ۱۸

مطبع :- مشہور آفسٹ پریس۔ کراچی۔ پاکستان

اشاعت :- اول ۲½ ہزار

قیمت :- ۳/- تین روپیہ

# عرض ناشر

انسان اپنی روحانی زندگی میں تین باتوں سے واسطہ رکھتا ہے (۱) اعتقاد (۲) اعمال (۳) اخلاقیات اور ان میں سے کسی ایک سے بھی مفر نہیں ہے اور انہیں کے بہتر و بدتر یا صحیح و غلط ہونے پر انسان کی عقلی بلندی و پستی موقوف ہے۔
یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ ہر شے کی حقیقت سے خدا ہی واقف ہے کیونکہ اسی نے سارے اشیاء کو وجود بخشا ہے اسی لئے جو اعتقاد عقل اور ارشاد خدا کی روشنی سے روشن ہے وہ صحیح ہے اسی طرح اعمال و اخلاقیات بھی۔

یہ بھی واضح حقیقت ہے کہ ارشاد خدا کا علم پیغمبران برحق کے ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ وہی حضرات خدا کی زبان اور اس کی وحی کے مترجم ہیں۔ لہٰذا ہر وہ اعتقاد اور عمل و اخلاق وخلق جو ان ذواتِ مقدسہ کی زبان سے تصدیق پائیگا۔ صحیح ہوگا کیونکہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے مشیت الٰہی کے خلاف نہیں بولتا۔ یہیں سے احادیثِ معصومین کی طرف نظریں متوجہ ہوتی ہیں ان احادیث میں بعض حدیثیں براہ راست قرآن کے موافق پائی جاتی ہیں بعض حدیثیں عقل کی تائید سے بہرہ ور ہوتی ہیں اور قرآن مجید نے متعدد مقامات پر اَفَلَا تَعْقِلُونَ اَفَلَا یَعْقِلُونَ کے ذریعہ عقل کی عظمت اور اس سے کام لینے کی اہمیت کو واضح کردیا ہے لہٰذا وہ حدیثیں بھی قابل اتباع ہیں۔ اور بعض حدیثیں نفسیاتی خصوصیات کی حامل ہوتی ہیں اور قرآن کہتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے خود کو گناہوں سے، پاک کرلیا۔ تزکیۂ نفس کے بعد نفسیاتی خصوصیات معتبر ہوجاتے ہیں لہٰذا جو حدیث تزکیۂ نفس کی حامل ہوگی وہ مستند قرار پائیگی۔

ان صورتوں کے علاوہ راویان حدیث کی بلند کرداری اور صدق گفتاری بھی ان احادیث کو صحیح ثابت کرتی ہے اس لئے احادیث کا مرتبہ قرآن مجید کے بعد ہے۔

اس مطلب کا راز یہ ہے کہ خداوند عالم نے اشرف کائنات حضرت ختمی مرتبتؐ کے نہ علم کی مدح کی ہے نہ ان کے عمل کی بلکہ اگر مدح کی ہے تو ان کے اخلاق کی اور ارشاد کیا۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اے رسول! بیشک تم خلق کے بڑے مرتبہ پر ہو (سورہ نون ۴)

چنانچہ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

"بیشک خداوند عالم نے اپنے رسولوں کو اخلاقی بزرگیوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے لہٰذا تم لوگ اپنے نفوس کا امتحان لو اگر تم میں وہ بزرگیاں ہیں تو شکر خدا بجالاؤ اور سمجھو کہ یہ خیر ہے (جو تم کو خدا کی طرف سے بخشا گیا ہے) اور اگر تم میں وہ نیکیاں نہ ہوں تو خدا سے طلب کرو ان کی طرف رغبت پیدا کرو۔"

اس کے بعد آپ نے دس خصلتیں بیان کیں۔
یقین۔ تقویٰ۔ قناعت۔ صبر۔ شکر۔ حلم۔ سخاوت۔ عزت۔ شجاعت اور مروت"

گویا حضرت کی مراد یہ ہے کہ جو بکثرت اخلاقی بزرگیاں ہیں وہ انہیں دس خصلتوں کی شاخیں ہیں جو ان خصلتوں سے خود کو آراستہ کرے گا وہ اخلاق کی ساری بزرگیوں سے بقدر استعداد متصف ہو جائے گا۔

پیغمبر اسلام اور ائمہ معصومین نے مسلمانوں پر کرم فرمایا ہے کہ ان اخلاقی بزرگیوں کے ہر ہر گوشہ کو روشن فرما دیا ہے اور کوئی شعبہ بغیر وضاحت کے نہیں چھوڑا۔ اس موضوع پر اُن کے ارشادات کتب و احادیث میں موجود ہیں اور بکثرت ہیں۔

"حلیۃ المتقین" میں بقدر ضرورت و گنجائش مطالعہ حدیثیں جمع کی گئی تھیں۔ موجودہ دور میں اور بھی تلخیص کر دی گئی ہے مگر جامعیت کے ساتھ جو ہدیۂ مومنین ہے۔ مجلس المسلمین کی یہ پیش کردہ کتاب "خلاصۂ تہذیب اسلام" مذکورہ بالا بیان کی روشنی میں اپنے مطالعہ کی پُر زور دعوت ہے اور بتاتی ہے کہ ایک مرد مسلم ان احادیث کی روشنی میں اگر اپنے نفس کی اصلاح کرے، اپنے گھر والوں کو صراط مستقیم پر چلائے اور اپنے قومی معاشرت کو مہذب بنائے تو پسندیدۂ خدا ہو سکتا ہے جو ہر مرد مسلم کی انتہائی آرزو ہے۔

خداوند عالم ہر مومن کو ان احادیث کے پڑھنے اور ان پر عمل کر کے اپنے اخلاق و معاشرت کو پسندیدۂ خدا بنانے کی توفیق کرامت فرمائے۔

احقر العباد

**سیّد فرزند رضا**

چیف آرگنائزر

مجلس المسلمین

# مجلس المسلمین

یہ محسوس کرتے ہوئے کہ یہ دور اپنے دین کا دوسرے ادیان عالم سے مقابلہ کرنے اور سمجھنے کا ہے، یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔

## توقیع:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ (النحل آیت ۱۲۶)

## نصب العین:-

محمدؐ و آل محمدؐ کے طریقہ سے حاصل کئے ہوئے اسلام کا تعارف کرانا۔

## نشان:-

بَلِّغْ جو آیہ مبارکہ یٰۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ ....... الخ میں آیا ہے۔

## اغراض و مقاصد:-

قرآن و حدیث کے علوم کو حکمت، موعظۂ حسنہ اور مجادلہ حسنہ کے ذریعہ نشر کرنا۔

قرآن کے بارے میں عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ

**اگر میری اونٹ باندھنے کی رسّی گم ہو جائے تو میں اس کو بھی قرآن کی مدد سے ڈھونڈ نکالوں گا۔**

اب رہا اس کی تفسیر کا معاملہ تو اس سلسلہ میں علماء ملت اسلامیہ و امت محمدیہ متفق ہیں کہ علیؑ بہترین مفسر قرآن تھے۔ بلکہ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ

**جب علیؑ مسجد میں ہوں تو دوسرا شخص تفسیر نہ بیان کرے۔**

اب ایسی حالت میں اگر ہم مطالب قرآن کو سمجھنے میں باب مدینۃ العلم کے دروازے پہ حاضری دیں تو کیا ہی اچھا ہو۔

الداعی الی الخیر

سید فرزند رضا

# باسمہ سبحانہٗ

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السّلام قال قال لی

یا جابر ایکتفی من ینتحل التشیع ان یقول بحبّنا اھل البیت فواللہ ما شیعتنا الّا من اتقی اللہ واطاعہ وما کانو یعرفون یا جابر الا بالتواضع والتخشع والتخشع والامانۃ وکثرۃ ذکر اللہ والصوم والصلوۃ والبر بالوالدین والتعاھد للجیران من الفقراء واھل المسکنۃ والغارمین والایتام وصدق الحدیث وتلاوۃ القران وکف الالسن عن الناس الامن خیر وکانوا امناء عشائرھم فی الاشیاء

قال جابر فقلت یا بن رسول اللہ ما نعرف الیوم احد ابھٰذہ الصفۃ فقال علیہ السلام

یا جابر لاتذھبن بک المذاھب حسب الرجل ان یقول احب علیا علیہ السّلام واتولاہ ثم لا یکون مع ذالک فعالا فلو قال انی احب رسول اللہ فرسول اللہ خیر من علیؑ ثم لا یتبع سیرتہ ولا یعمل بسنّتہٖ ما نفعہ حبہ ایاہ شیئا فاتقوا اللہ واعملوا لما عند اللہ لیس بین اللہ وبین احد قرابۃ۔ احب العباد الی اللہ عزوجل اتقاھم واعملھم بطاعتہ یا جابر واللہ ما یتقرب الی اللہ تبارک وتعالی الا بالطاعۃ، وما معنا براءۃ من النار ولا علی اللہ لاحد من حجۃ من کان للہ مطیعا فھولنا ولی ومن کان للہ عاصیا فھولنا عدو وما تنال ولایتنا الا بالعمل والورع

(اصول کافی باب الطاعۃ والتقوی ــــــ کتاب الکفر والایمان)

# فرمان باقرؑ

جابر جعفی کہتے ہیں

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اے جابر جو تشیع کا دعویٰ کرتا ہے کیا وہ اس کو کافی سمجھتا ہے کہ ہم اہل بیت کی محبت کا صرف اقرار کرلے؟ قسم بخدا! ہمارا شیعہ نہیں ہے مگر وہ جو خدا سے ڈرے اور اس کی اطاعت کرے۔ اور وہ لوگ صرف ان باتوں سے پہچانے جاتے تھے کہ تواضع کرتے ہوں دل نرم رکھتے ہوں امین ہوں ذکر خدا بکثرت کرتے ہوں روزہ نماز کے پابند ہوں والدین کے ساتھ نیکی سے پیش آتے ہوں اپنے ہمسایوں میں فقیروں تنگدستوں قرضداروں اور یتیموں کی خبرگیری کرتے ہوں سچ بولا کرتے ہوں تلاوت قرآن کرتے رہتے ہوں لوگوں کے متعلق اپنی زبانیں بند رکھتے ہوں مگر یہ کہ نیک بات ہو اپنے خاندانوں میں ہر چیز میں امین مان لئے گئے ہوں۔

جابر کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ آج کل تو میں کسی کو اس صفت پر نہیں پاتا۔

حضرتؑ نے فرمایا۔

"اے جابر! تم کو مختلف رستے اِدھر سے اُدھر نہ کردیں مرد مسلمان نے یہ کافی سمجھ رکھا ہے کہ علی علیہ السلام کی محبت کا اقرار کرلے اور ان کی ولایت کا دم بھرے اور صالح اعمال نہ کرے پس اگر کوئی کہے کہ میں رسول خدا سے محبت کرتا ہوں درآنحالیکہ رسولؐ خدا علی سے بہتر ہیں اور وہ نہ پیغمبر کی سیرت کی پیروی کرے نہ ان کی سنت پر عمل کرے تو پیغمبرؐ کی زبانی محبت اسے کچھ بھی نفع نہ پہونچائے گی۔ پس خدا سے ڈرو اور اس کے نزدیک جو ثواب معین ہے اس کے لئے عمل کرو خدا کے اور کسی شخص کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو اور سب سے زیادہ اس کی اطاعت کرتا ہو۔

اے جابر خدا کی قسم اس بارگاہ میں تقرب صرف اس کی اطاعت سے حاصل ہوسکتا ہے اور ہمارے پاس آتش جہنم سے بری ہوجانے کا پروانہ نہیں ہے اور نہ خدا پر اس کے کسی بندہ کی حجت قائم ہے۔ جو خدا کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو خدا کا عاصی ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہماری ولایت نہیں مل سکتی جب تک عمل اور پرہیزگاری نہ ہو"

(اصول کافی۔ باب اطاعت و تقویٰ۔ کتاب کفر و ایمان) ——————

باسمہٖ سُبحانہٗ

# تعارف

# علّامہ محمّد باقر مجلسی

| | |
|---|---|
| اسم گرامی | محمد باقر لقب مجلسی ثانی |
| اسم والد ماجد | محمد تقی۔ مجلسی، اول |
| ولادت | سنہ ۱۰۳۷ھ |
| وفات | ۲۷ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ بعمر ۷۳ سال (مادہ تاریخ غم وحزن) |

## اساتذہ ومشائخ

تقریباً ۲۱ علماء سے درس واجازہ حاصل کیا

## تلامذہ

تقریباً ۴۹ علماء نے آپ سے تحصیل علم کی اور اجازہ روایت حاصل کیا

## تصانیف وتالیفات

(۱) بزبان عربی بحارالانوار ۲۵ یا ۲۶ جلدیں

ان کے علاوہ بارہ کتابیں اور بھی

(۲) بزبان فارسی ۵۳ کتابیں

انھیں میں سے یہ ایک کتاب حلیۃ المتقین ہے جس کا ترجمہ ہدیہ مومنین کیا جارہا ہے۔ اس کتاب میں پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اہل بیتؑ کے ارشادات سے زندگی کی ہر کروٹ اور حیات انسانی کے ہر پہلو پر متعدد حدیثیں جمع کردی ہیں۔ اور ایک ایک موضوع پر کئی حدیثیں لکھی ہیں تاکہ وہ موضوع بیان عصمت کی روشنی میں اس بلندی پر پہونچ جائے جس سے مافوق درجہ متصور نہیں ہوسکتا یہ تمام حدیثیں قرآن مجید کے مجمل فقروں سے ماخوذ ہیں اور ان کی زبان اطہر سے جنھیں مثل نبی اکرمؐ تفسیر قرآن کا حق پہونچتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مقدمہ
# علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ : ——— مولوی سید مقبول احمد مرحوم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ حَلّٰی اَنْبِیَائَہُ الْمُرْسَلِیْنَ بِاَحْسَنِ حِلْیَۃِ الْمُتَّقِیْنَ وَاَبْعَثَ نُخْبَۃَ اَصْفِیَآئِہٖ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِتَتْمِیْمِ مَکَارِمِ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَکْمَلَ فِیْ اَوْصِیَآئِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ اَفْضَلَ خِصَالِ النَّبِیِّیْنَ فَصَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ عَدَدَ اَنْفَاسِ الْمُسَبِّحِیْنَ مِنَ الْمَلَآئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی اَعْدَآئِہِمْ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ ؕ

امابعد خاکپائے مومنین و خادم طلبائے علوم ائمہ طاہرین محمد باقر بن محمد تقی حشرہم اللہ مع موالیہما المطہرین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین خدمت برادران ایمانی میں عرض کرتا ہے کہ بنی نوع انسان بوجہ اخلاق پاکیزہ و آداب پسندیدہ تمام حیوانات میں ممتاز ہیں اور چونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

[1] بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ ؕ

[1] میری بعثت سے غرض یہ ہے کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں۔

اس سبب سے ضرور ہے کہ آنحضرتؐ کے دین مبین اور شریعت غرا میں کل اخلاق حمیدہ مجتمع ہوں اور چونکہ کتاب عین الحیوٰۃ میں مکارم اخلاق کا ایک مختصر حصہ بیان ہو چکا ہے۔ بعض مومنین نے مجھ سے خواہش کی کہ جو آداب ائمہ علیہم السلام کے روزمرہ کے برتاؤ میں تھے اور معتبر اسناد سے آپ تک پہنچے ہیں ان کو اور جو احادیث آداب کے متعلق ہیں ان کے مضامین کو عام نفع پہنچانے کی غرض سے سہل فارسی زبان میں لکھ دیجئے۔ لہٰذا باوجود اس کے کہ فرصت کم تھی اور کام زیادہ حقیر نے اخوت ایمانی کے حق کی رعایت مقدم سمجھی اور اس کتاب کو چودہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا۔ چونکہ حدیث میں آیا ہے [1] اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ ؎ میں بھی امیدوار ہوں کہ داخل ثواب ہوں۔

[1] نیکی کا راستہ بتانے والا اسی درجہ کا اجر پاتا ہے جیسا کہ خود نیکی کرنے والا۔

# فہرست مضامین

## باب ۴



## باب ۵

## باب ۶



## باب ۷



## باب ۸

## باب ۹



## باب ۱۰

## باب ۱۱



## باب ۱۲



## باب ۱۳

## باب ۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین وسید النبیین المبعوث بانک علی خلق عظیم فی الکتاب المبین محمد وآلہ الطیبین الطاہرین۔ اما بعد چونکہ دین اور فروع دین کے بعد خوبی اخلاق اسلام کا اہم جز ہے اس لئے ان دو چیزوں اصول اور فروع کے ساتھ اخلاق اسلام کی تعلیم و اشاعت بھی ایک عالم دین کا فریضہ عقلی و شرعی ہے اور جس طرح اصول و فروع میں پیغمبر و آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اقوال وحیٔ الٰہی ہیں اسی طرح منزل اخلاق میں بھی ان حضرات کے ارشادات احکام ربانی ہیں انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں انھیں کی ہدایتیں کام آمد ہیں اور ان پر عمل کرنا مقصود خدا کے مطابق ہے اس لئے عالم ربانی محقق صمدانی جناب علامہ محمد باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ نے ان حضرات کے اقوال جمع کر کے اسے چودہ ابواب پر تقسیم کر دیا اور ہر باب میں بارہ فصلیں قرار دیں اور اس مجموعہ کا نام حلیۃ المتقین رکھا۔ مناظر الثانی جناب مولانا مولوی السید مقبول احمد صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ نے اس کا ترجمہ کر کے مقبول عام کر دیا تھا۔ لیکن چونکہ اس کی اردو دہلی کی ٹکسالی زبان ہے اور اس کا پایہ بلند ہے۔ نیز وہ ترجمہ یعنی تہذیب اسلام نایاب بھی ہو رہا ہے اس لئے میں نے نہایت سادی اردو اور ہلکی عبارت میں اصل کتاب کا ترجمہ انتخاب کی صورت میں تیار کیا ہے ——— خداوند عالم اس سے مومنین کو استفادہ کا موقع عطا فرمائے اور میرے لئے اجر آخرت قرار دے۔

واللہ ولی التوفیق

احقر
محمد مصطفیٰ جوہر عفی عنہ

یکم رجب ۱۳۸۲ھ

بسمہ سبحانہٗ

# پہلا باب

## کپڑے اور جوتے پہننے کے آداب

### اس میں بارہ فصلیں ہیں

# پہلی فصل

## لباس کی درستی اور اس کی زینت

بہت سی معتبر حدیثوں سے ثابت ہوا ہے کہ اپنی حیثیت کے مناسب نفیس اور عمدہ لباس جو حلال ذریعے سے حاصل ہوا ہو سنت پیغمبر اور خدا کی رضا کا سبب ہے، اور اگر حلال ذریعہ سے نہ مل سکے تو جو مل جائے اس پر بس کرلے۔ یہ نہ ہو کہ طرح طرح کے لباس حاصل کرنے کی فکر عبادت الٰہی میں رکاوٹ پیدا کرے۔[1] اگر حق تعالیٰ کسی کی روزی بڑھا دے تو مناسب ہے کہ اس کے مطابق کھائے پہنے خرچ کرے۔ اور اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ سلوک کرے اور جس کی روزی تنگ ہو لازم ہے کہ اسی پر بس کرے اور اپنے آپ کو حرام اور مشتبہ چیزوں میں نہ ڈالے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خداوند کریم اپنے کسی نیک بندے کو نعمت بخشے اور اس نعمت کا اثر اس پر ظاہر ہو تو اس کو خدا کا دوست کہیں گے اور وہ اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا کرنے والا سمجھا جائے گا اور اگر اس پر کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو اس کو دشمن خدا کہیں گے اور کفران نعمت کرنے والوں میں گنا جائے گا۔

معتبر سند سے ثابت ہے کہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں بوریئے پر بیٹھا کرتے تھے اور سردی کے زمانہ میں ٹاٹ پر۔ جب گھر میں ہوتے تو موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے اور جب باہر جاتے تو پروردگار عالم کی نعمت ظاہر کرنے کے لئے زینت فرمالیا

---

[1] جس طرح سے فقر و فاقہ میں جب بھوک ناقابل برداشت ہوجاتی ہے اس وقت حرام چیز بھی جان بچانے کے لئے استعمال کرلینا جائز ہے۔ اسی طرح سے ستر عورتین کے لئے بوجہ ناداری کپڑا میسر نہ ہو تو بھر ستر عورتین کے لئے جس طرح بھی مل جائے پہن سکتا ہے۔

کرتے تھے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ زینت کرنے کو دوست رکھتا ہے اور زینت نہ کرنے اور بدحالی ظاہر کرنے کو دشمن۔ اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندوں میں یوں دیکھے کہ وہ اچھی پوشاک پہنیں خوشبو لگائیں گھر کو آراستہ رکھیں صحن خانہ کو کوڑا کرکٹ سے پاک وصاف رکھیں اور سورج ڈوبنے سے پہلے چراغ روشن کریں کہ اس سے فقیری دور ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

معتبر حدیث میں وارد ہے کہ سفیان ثوری جو صوفیوں کے بزرگوں میں سے تھا مسجد الحرام میں آیا اور جناب امام جعفر صادق کو دیکھ کر کہ قیمتی لباس پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اپنے دوستوں سے کہنے لگا خدا کی قسم میں ان کے پاس جا کر اس لباس کے بارے میں چھیڑتا ہوں یہ کہتا ہوا آگے بڑھا اور قریب پہونچ کر بولا اے فرزند رسول خدا کی قسم نہ کبھی پیغمبرؐ خدا نے ایسے کپڑے پہنے اور نہ آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا کے زمانہ میں لوگ فقیر تھے یہ زمانہ توانگری کا ہے اور نیک لوگ خدا کی نعمتوں کو صرف کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ اور ارشاد کیا کہ اگرچہ خدا کا عطیہ صرف کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہم ہیں مگر اے ثوری یہ لباس جو تو دیکھتا ہے میں نے فقط دنیوی عزت کی غرض سے پہن رکھا ہے پھر اس کپڑے کا دامن اٹھا کر اسے دکھایا نیچے ویسے ہی موٹے کپڑے پہنے تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہ موٹے کپڑے میرے نفس کے لئے ہیں اور یہ عمدہ لباس عزت ظاہری کے لئے اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھا کر سفیان ثوری کا جبہ کھینچ لیا وہ اس پرانی گدڑی کے نیچے بہترین لباس پہنے ہوئے تھا۔ ارشاد ہوا وائے ہو تجھ پر سفیان یہ نیچے کا لباس تو نے نفس کی راحت کے لئے پہن رکھا ہے اور اوپر کی گدڑی لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے۔

# دوسری فصل

## ان کپڑوں کے بیان میں جن کا پہننا حرام ہے

مردوں کو خالص ریشم کے زرتار کپڑے پہننے حرام ہیں اور احتیاطاً اس میں ہے کہ ٹوپی وغیرہ یعنی وہ لباس بھی جو ساتر عورتین نہیں ہے حریر کا نہ ہو۔ اور احتیاط یہ جاننے کا اجزائے لباس مثل سنجاف وغیرہ بھی خالص ریشم کا نہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ جو چیز ملی ہو وہ مثل کتان یا اون یا سوت وغیرہ کے ہو اور مقدار اس کی کم از کم ریشم کا دسواں حصہ یا زیادہ ہو تو بہتر ہے یا اگر تانا بانا سوائے ریشم کے اور کسی چیز کا ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

مناسب ہے کہ اطفال نابالغ کو بھی سونا و خالص ریشم پہننے سے روکا جائے۔ کیونکہ معتبر سند سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جناب امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ سے فرمایا۔ اے علیؑ سونے کی انگوٹھی نہ پہنا کرو کہ سونا بہشت میں تمہاری زینت ہوگا۔ اور ریشمی کپڑا نہ پہنا کرو کہ وہ تمہاری بہشتی پوشاک ہے (علی علیہ السلام سونا اور ریشم خود نہیں پہنتے تھے یہ دوسروں کے لئے حکم تھا) کچھ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا جائز ہے کہ ہم اپنے اہل وعیال کو سونا

پہنائیں ، ارشاد فرمایا ہاں اپنی عورتوں اور لونڈیوں کو پہناؤ لیکن نابالغ لڑکوں کو نہ پہناؤ۔ اور نہ خود پہنو۔

# تیسری فصل

## روئی۔ اون اور کتان کے کپڑے پہننے کا بیان

معتبر سند سے حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ روئی کا کپڑا پہنو کہ وہ جناب رسول خدا اور ہم اہلبیت کا پہناوا ہے اور جناب رسول خدا بغیر کسی ضرورت کے اونی کپڑا نہیں پہنتے تھے۔

دوسری روایت حسین ابن کثیر سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہیں اور اس کے اوپر اونی کپڑا۔ میں نے عرض کی میں آپ پر فدا ہوں کیا آپ لوگ اونی کپڑا پہننا مکروہ جانتے ہیں؛ حضرت نے ارشاد فرمایا میرے جد بزرگوار امام زین العابدین علیہ السلام اونی کپڑا پہنا کرتے تھے مگر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو موٹا سوتی کپڑا پہن لیتے تھے۔ اور ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔

# چوتھی فصل

## لباس کے وہ رنگ جو سنت یا مکروہ ہیں

چند معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ سفید رنگ کا کپڑا پہنو کہ یہ رنگ سب سے بہتر ہے اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی رنگ کا کفن دو۔

حفص موذن نے روایت کی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کو دیکھا کہ رسول خدا کی قبر اور ان کے ممبر کے درمیان نماز پڑھ رہے تھے اور بہی کے رنگ کے مانند زرد رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھے۔

معتبر حدیث میں حکم ابن عتبہ سے منقول ہے کہ میں جناب امام محمد باقر کی خدمت میں گیا دیکھا گہرے سرخ رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے ہیں جو کسم کے رنگ سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت نے فرمایا اے حکم تو اس کپڑے کے بارے میں کیا کہتا ہے عرض کی یا حضرت جو چیز آپ پہنے ہوں اس کے بارے میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ ہاں ہم میں جو رنگیلے جوان ایسے کپڑے پہنتے ہیں ان کو ہم ضرور بُرا کہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ سرخ کپڑا میں نے اس لئے پہنا ہے کہ میں تازہ داماد ہوا ہوں۔

معتبر حدیث میں یونس سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کو نیلے رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

حسن ابن زیاد سے منقول ہے کہ میں نے جناب حضرت ابوجعفر علیہ السلام کو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا۔

محمد بن علی راوی ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو مسور کے رنگ کے کپڑے دیکھا۔

ابوالعلاء سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سبز رنگ کی برد یمانی اوڑھے ہوئے دیکھا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں کالے رنگ کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں؟ حضرت نے فرمایا کہ ایسی ٹوپی سے نماز نہ پڑھو کہ وہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ سیاہ رنگ سوائے تین چیزوں موزہ، عمامہ اور عبا کے سارے لباس میں مکروہ ہے۔

# پانچویں فصل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر صلوٰت اللہ علیہ بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی میں تین کپڑے خریدے۔ کرتہ ٹخنوں تک، لنگی کمر سے آدھی پنڈلی تک، اور چادر سینے تک اور پیچھے کمر سے بہت نیچی۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اس نعمت پر اللہ کی حمد ادا کر کے دولت خانہ میں تشریف لائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ لباس کا وہ حصہ جو ایڑی سے بڑھ کر زمین کے قریب تک پہونچے آتش جہنم میں ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ اپنے کپڑوں کو پاک کر تو آنحضرتؐ کے کپڑے تو ہمیشہ ہی پاکیزہ رہتے تھے، اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے اونچے رکھو کہ وہ نجاست لگنے سے محفوظ رہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ خبردار اپنا کرتہ اور پاجامہ بہت نیچا نہ رکھنا کہ یہ تکبر کی نشانی ہے۔ اور خدائے تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ روایت حسن ہے۔

# چھٹی فصل

## اس لباس کے بیان میں جو عورتوں اور کافروں کے لئے مخصوص ہے

مردوں کے لئے عورتوں کا مخصوص لباس۔ مقنع۔ نقاب۔ محرم (انگیا)، برقع وغیرہ پہننا حرام ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لئے مردوں کا مخصوص لباس پہننا حرام ہے۔ جیسے ٹوپی۔ قبا۔ عمامہ وغیرہ اور کافروں کا جیسے زنار یا یہود و نصاریٰ کی مخصوص ٹوپیاں وغیرہ مرد و عورت کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت کے لئے مرد کی صورت بننا جائز نہیں ہے کیونکہ جناب رسولؐ خدا نے ان مردوں پر جو عورتوں کی شبیہ بنیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی شبیہ بنیں لعنت کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدائے عزوجل نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی بھیجی

کہ مومنوں سے کہہ دو کہ وہ نہ میرے دشمنوں کے سے کھانے کھائیں نہ میرے دشمنوں کے سے کپڑے پہنیں اور نہ میرے دشمنوں کے رسم ورواج کو برتیں ورنہ یہ بھی میرے دشمنوں میں شمار ہوں گے۔

# ساتویں فصل

## عمامہ باندھنے کے آداب

عمامہ باندھنا سنت ہے اور عمامہ کا ایک سرا آگے کی طرف اور دوسرا پیچھے کی طرف مدینہ منورہ کے سادات کی طرح ڈال لینا سنت ہے۔ شیخ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کھڑے ہو کر عمامہ باندھنا سنت ہے

جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ عمامہ عربوں کا تاج ہے جب وہ عمامہ پہننا چھوڑ دیں گے تو خدا ان کی عظمت کو مٹا دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو شخص عمامہ باندھے اور تحت الحنک نہ باندھے اور پھر ایسے درد میں مبتلا ہو جائے جس کی دوا نہ ہو سکتی ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ خود اپنے کو ملامت کرے۔

# آٹھویں فصل

## پاجامہ پہننے کے آداب

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر وحی نازل کی کہ زمین مجھ سے تمہاری شرمگاہ برہنہ دیکھنے کی شکایت کرتی ہے پس اپنی شرمگاہ اور زمین کے درمیان کوئی پردہ مقرر کرو۔ ان حضرت نے زانو تک کا پاجامہ بنا کر پہنا۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ پاجامہ بیٹھ کر پہنو کھڑے ہو کر نہ پہنو کہ یہ اکثر ہلاکت اور مرض و الم کا سبب ہوتا ہے اور پہننے کے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ وَلَا تَھْتِکْنِیْ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَۃِ وَاَعِفَّ فَرْجِیْ وَلَا تَخْلَعْ عَنِّیْ زِیْنَۃَ الْاِیْمَانِ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ انبیا علیہم السلام پاجامہ سے پہلے کرتہ پہن لیا کرتے تھے[1]

---

[1] گھٹنے سے نیچے تک لمبا کرتا پہننا سیرت امیر المومنینؑ ہے ایسا کرتہ پہن لینے کے بعد پاجامہ پہننے میں غفلت سے ازار بند ہاتھ سے چھوٹ گیا اور پاجامہ نیچے گر گیا تو گرنے سے شرمگاہ کی حفاظت رہے گی۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کھڑے ہو کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اور آدمیوں کی طرف منہ کر کے پاجامہ نہ پہنو۔

# نویں فصل

## نیا کپڑا قطع کرنے اور پہننے کے آداب

صحیح سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے وہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ ثَوْبَ یُمْنٍ وَتُقًی وَبَرَکَۃٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ فِیْہِ حُسْنَ عِبَادَتِکَ وَعَمَلاً لِطَاعَتِکَ وَاَدَاءَ شُکْرِ نِعْمَتِکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ۔

معتبر سند کے ساتھ جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا نے مجھے یہ دعا تعلیم فرمائی جسے میں نیا کپڑا پہننے کے وقت پڑھتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مِنَ اللِّبَاسِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا ثِیَابَ بَرَکَۃٍ اَسْعٰی فِیْھَا لِمَرْضَاتِکَ وَاَعْمُرُ فِیْھَا مَسَاجِدَکَ۔ پھر فرمایا کہ جو شخص کپڑا پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ نیا کپڑا پہننے کے وقت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا کرو۔ تاکہ سدی آفتوں سے بچے رہو اور جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا وقت برابر خوشی میں گزرے گا۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت علی الرضاؑ سے منقول ہے کہ جب وہ حضرت نئے کپڑے پہننا چاہتے تھے تو انھیں دائیں طرف رکھتے تھے اور پانی کا ایک جام منگاتے تھے اور دس دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد اور آیۃ الکرسی اور قل یا ایہا الکافرون اس جام پر پڑھ کر وہ پانی ان کپڑوں پر چھڑک دیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایسا کرے گا جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا اس کی روزی برابر کشادہ ہوتی رہے گی۔

معتبر سند کے ساتھ جناب صادق سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نیا کپڑا پہننا چاہے تو ایک برتن میں پانی لیکر ۳۶ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے اور جس وقت تنزل الملائکۃ پر پہونچے تو ذرا سا پانی کپڑے پر چھڑک دے چھتیس ۳۶ مرتبہ یہی عمل کرے۔ پھر وہ کپڑا پہن کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاُصَلِّیْ فِیْہِ لِرَبِّیْ اور خدا کا شکر ادا کرے تو کپڑا کہنہ ہونے تک برابر روزی فراخ رہے گی۔

# دسویں فصل

## کپڑا پہننے اور اتارنے کے آداب

حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے رات اور دن میں ہر وقت عریاں بدن رہنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جس وقت مرد برہنہ ہوتا ہے تو شیطان اسے دیکھ کر چاہتا ہے کہ اسے گناہ

میں مبتلا کرے نیز فرمایا کہ مرد جس وقت لوگوں کے درمیان بیٹھا ہو اس کو مناسب نہیں کہ اپنی ران کھولے یہ بھی فرمایا کہ جس وقت تم اپنا کپڑا اتارو تو بسم اللہ کہہ لیا کرو تاکہ اس کپڑے کو جنات نہ پہنیں اور بسم اللہ نہ کہوگے تو جنات اسے صبح تک پہنے رہیں گے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب فاطمہؑ کا مقنع اس قدر چوڑا تھا کہ ان حضرت کے نصف بازو تک پہونچتا تھا۔ ساری عورتوں کو لازم ہے کہ ایسا ہی مقنع بنائیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ مسلمان عورتوں کے لئے ایسی نقاب اور ایسا پیراہن حرام ہے جس کے اندر سے بدن جھلکتا رہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ کاظمؑ سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی دس کپڑے رکھے تو کیا یہ اسراف میں داخل ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ کپڑے کی محافظت کے لئے کئی عدد رکھنا بہتر ہے البتہ اسراف اس صورت میں ہوگا کہ جس کپڑے کو حفاظت سے رکھنا چاہئے اسے میلی کچیلی جگھوں پر نہ رکھا جائے۔

حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ صاف شفاف کپڑے پہننے سے رنج و غم دور ہوتے ہیں اور نماز قبول ہوتی ہے

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گریبان میں پیوند لگائے اور جوتی ٹوٹے تو اس میں ٹانکے لگوائے اور اپنے گھر کے لئے خریدا ہوا سامان خود اٹھا کر اپنے گھرلے جائے تو وہ تکبر سے محفوظ رہے گا۔

# گیارھویں فصل

## موزوں اور جوتوں کے رنگ اور ان کی کیفیت کے بیان میں

نعلین اور جوتوں کے رنگوں میں سے سب سے اچھا زرد رنگ ہے اور اس کے بعد سفید اور موزے کے رنگوں میں سب سے بہتر سیاہ رنگ ہے اور سفر کی حالت میں سب سے بہتر سرخ رنگ جو گھر پر رہنے کی حالت میں مکروہ ہے۔

معتبر سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اچھا جوتا پہننے سے بدن بری بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے وضو و نماز مکمل ہوتی ہے یعنی اچھے جوتے پہننے سے پاؤں میل وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے نعلین پہنی وہ حضرت ابراہیم تھے۔

معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ وہ نعلین جس کا سارا تلا زمین پر لگے پہننا یہودیوں کی پوشش ہے اور اس قسم کی نعلین کی مذمت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ سیاہ جوتا نہ پہنو کہ آنکھوں کے نور کو ضعیف اور قوت باہ کو سست کرتا اور رنج و غم پیدا کرتا ہے زرد نعلین پہنی چاہئے کہ اس سے آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔

معتبر سند کے ساتھ صراف سے منقول ہے کہ میں حضرت صادق کی خدمت میں سفید جوتا پہن کر گیا حضرت نے ارشاد

فرمایا کہ آیا تو نے جان بوجھ کر یہ جوتا پہنا ہے یا یونہی :۔ اور میرے جواب عرض کئے بغیر پھر فرمایا کہ جو شخص بازار جاکر سفید جوتا خریدے تو پرانا ہونے سے پہلے اسے ایسی جگہ سے مال ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ رکھتا ہوگا۔ راوی صراف سے روایت کرتا ہے کہ ابھی وہ جوتا پرانا نہ ہونے پایا تھا کہ مجھ کو تو اشرفیاں ایسی جگہ سے ملیں جہاں کا خیال بھی نہ تھا۔

# بارھویں فصل

## نعلین۔ موزے اور جوتے پہننے کے آداب

معتبر سند سے حضرت امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ نعلین پہننے کے وقت پہلے داہنے پاؤں میں۔ پہنے پھر بائیں پاؤں میں اور اتارتے کے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارے پھر داہنے سے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر رستہ چلے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو تو شیطان اس پر غلبہ پائے گا اور وہ دیوانہ ہو جائے گا۔

عبد الرحمن ابن کثیر سے منقول ہے کہ میں جناب صادق صلوات اللہ علیہ کے ساتھ جا رہا تھا حضرت کی نعلینِ مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے دوسرا تسمہ اسی وقت آستین سے نکال کر نعلین مبارک درست کر دی اس وقفہ تک حضرت اپنا دستِ مبارک میرے کندھے پر رکھے رہے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی مومن کو سہارا دیئے رہے اس عرصہ میں کہ اس کی نعلین درست ہوتی ہو تو حق تعالےٰ قیامت کے روز اسے قبر سے اٹھا کر ایک تیز رفتار ناقہ عنایت فرمائے گا کہ اس پر سوار ہو کر داخلِ بہشت ہو۔

عبد الرحمن ابنِ ابی عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام صادقؑ کے ہمراہ ایک شخص سے ملنے گیا جب وہ حضرت پہنچے تو نعلین مبارک پاؤں سے نکال لی اور یہ ارشاد فرمایا کہ بیٹھتے وقت نعلین پاؤں سے نکال لیا کرو کہ پاؤں کو آرام ملتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے ایک نعل پہن کر راستہ چلنے کو اور کھڑے کھڑے نعلین پہننے کو منع فرمایا ہے (ظاہراً اس نعلین کا کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے جس کے ڈورے باندھے جاتے ہیں)

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ موزے اور نعلین بیٹھ کر پہنو اور پہنتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ وَطِّئْ قَدَمَیَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَثَبِّتْھُمَا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ اور اتارتے وقت کھڑے کھڑے اتارو اور یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَقِیْ بِہٖ قَدَمَیَّ مِنَ الْاَذٰی اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْھُمَا عَلٰی صِرَاطِکَ وَلَا تُزِلَّھُمَا عَلٰی صِرَاطِکَ السَّوِیِّ

# دوسرا باب

## مردوں اور عورتوں کے زیور پہننے سرمہ لگانے آئینہ دیکھنے اور خضاب لگانے کے آداب میں

# پہلی فصل

### انگشتری پہننے کی فضیلت اور اس کے آداب

مرد اور عورت کے لئے سنت مؤکدہ ہے کہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنیں۔ بعض احادیث سے اس کی اجازت ملتی ہے کہ بائیں ہاتھ میں پہنے اور اگر اس پر کوئی مقدس نقش یا متبرک نگینہ ہو تو استنجا کے وقت نکال لے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولخدا نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا یا علیؑ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تاکہ مقربین میں شمار کئے جاؤ۔ عرض کیا یا رسول اللہ مقربین کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل و میکائیل۔ حضرت علیؑ نے پوچھا کونسی انگوٹھی پہنوں۔ ارشاد ہوا عقیق سرخ کی کیونکہ عقیق سرخ وہ پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت کا اور تمہارے لئے اے علیؑ میری وصایت کا اور امامت کا اور تمہارے دوستوں کے لئے بہشتی اور تمہارے شیعوں کے لئے جنتی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب امیر المومنینؑ کیوں داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ اصحاب یمین کے پیشوا ہیں۔ اور اصحاب الیمین وہ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

دوسرے اس لئے کہ حضرت رسولخدا داہنے ہی ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ہمارے شیعہ ان علامات سے پہچانے جائیں گے اول داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ دوسرے فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے اپنے مومن بھائیوں کو اپنا مال تقسیم کرنا۔ پانچویں لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دینا۔ چھٹے لوگوں کو برائیوں سے باز رکھنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کو منع فرمایا ہے

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک انگوٹھی پہنچانی چاہیئے۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ انگوٹھی پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِیْ بِسِیْمَاءِ الْاِیْمَانِ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَّاجْعَلْ

عَاقِبَتِی اِلٰی خَیْرٍ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ۔

# دوسری فصل

## انگوٹھی کس چیز کی ہونی چاہیئے

سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو۔ مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ لوہے فولاد اور پیتل کی انگوٹھی مرد و عورت دونوں ہی کے لئے مکروہ ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہے کہ جناب رسول خداؐ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

دوسری حدیث میں حضرت رسولخداؐ سے منقول ہے کہ مرد کو لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہیئے اور آنحضرت نے پیتل کی انگوٹھی بھی پہننے کو منع فرمایا ہے۔

# تیسری فصل

## عقیق کی فضیلت کے بیان میں

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام چار انگوٹھیاں پہنتے تھے ایک یاقوت کی انگوٹھی زینت اور بزرگی کے لئے۔ دوسری فیروزے کی فتح و نصرت کے لئے۔ تیسری حدید چینی کی قوت کے لئے۔ چوتھی عقیق کی دشمنوں اور بلاؤں سے محفوظ رہنے کے لئے۔

حدیثِ صحیح میں حضرت علی الرضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق فقیری و درویشی کو دور کرتا ہے اور نفاق کو دل سے مٹاتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی سفر میں امن کا باعث ہے۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک حاکم نے کسی مجرم کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے ان حضرت نے اس کے عزیز و اقارب کو بلا کر حکم دیا کہ عقیق کی انگوٹھی اس کے پاس پہنچا دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور وہ صاف بری ہو گیا۔

معتبر حدیث میں بشیر دہان سے منقول ہے کہ میں نے معصوم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس قسم کا نگینہ انگوٹھی پر لگاؤں؟ فرمایا تو عقیق زرد و سرخ و سفید سے کیوں غافل ہے کہ یہ تینوں پہاڑ بہشت میں ہیں ان میں سے عقیق سرخ کا پہاڑ تو جناب رسولخداؐ کے قصر پر سایہ ڈالتا ہے اور عقیق زرد کا پہاڑ جناب فاطمہؑ کے قصر پر اور عقیق سفید کا پہاڑ جناب امیر المومنین کے قصر پر۔ اور یہ تینوں قصر ایک ہی جگہ ہیں۔ اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ سفید ہے اور یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلی ہیں اور ایک جگہ پر آ کر گرتی ہیں۔ آلِ محمد اور شیعیانِ آلِ محمد کے سوا اور کسی کو ان کا پانی نصیب نہ ہو گا۔ اور یہ تینوں پہاڑ رب العالمین کی تسبیح و تقدیس و تمجید کرتے رہتے ہیں اور شیعیانِ آلِ محمد میں سے کوئی شخص اگر تینوں عقیقوں میں سے کسی عقیق کی انگوٹھی پہنے گا تو اس کو بھلائی ملتی رہے گی۔ اس کی روزی زیادہ ہو گی۔ بلاؤں سے بچے گا اور انسان کو جن جن چیزوں کا خوف

اور جو خطرے پیش آتے ہیں ان سے محفوظ رہے گا۔ خواہ بادشاہِ ظالم کا ظلم ہو یا کوئی اور مصیبت۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی پہن کر دو رکعت نماز پڑھنا ہزار رکعتوں سے افضل ہے جو بے عقیق کے پڑھی جائیں

# چوتھی فصل

## یاقوت۔ زبرجد اور زمرد کی فضیلت کے بیان میں

تین معتبر حدیثوں میں حضرت علی الرضاؑ سے منقول ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی دور ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمرد کی انگوٹھی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔
دوسری حدیث میں امام رضاؑ سے زبرجد کی انگوٹھی کے بارے میں بھی یہی الفاظ وارد ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ زمرد کی انگوٹھی پہننے سے فقیری امیری سے بدل جاتی ہے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا فقیر نہ ہوگا۔

# پانچویں فصل

## فیروزہ اور جزع یمانی کی فضیلت کے بیان میں

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگوٹھی پہنے گا۔ محتاج نہ ہوگا۔
حسن ابنِ علی ابنِ مہران سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور حضرت کی انگشتِ مبارک میں ایک انگوٹھی دیکھی۔ اس پر فیروزہ کا نگینہ تھا پھر یہ نقش تھا اللہِ الملک میں اسے دیکھتا گیا۔ یہاں تک کہ ان حضرت نے فرمایا۔ کیا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اس پر نقش تھا۔ اللہِ الملک فرمایا تو اسے پہچانتا ہے! میں نے عرض کیا نہیں فرمایا یہ وہی انگوٹھی ہے اور یہ نگینہ جبرئیلؑ امین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے لئے بہشت سے ہدیہ لائے تھے اور آنحضرتؐ نے یہ انگوٹھی حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو عنایت فرمائی تھی۔ یہاں تک کہ ہاتھوں ہاتھ ہم تک پہنچی۔
حضرت امام رضا علیہ السلام سے بقول حضرت امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ وآلہ یہ منقول ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جزع یمانی کی انگوٹھی پہنے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ انگوٹھی مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھا کرو کہ جزع یمانی کے ساتھ نماز ستر نمازوں کے برابر ہے۔ یہ نگینہ تسبیح و استغفار پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔
علی ابنِ محمد ضمیری کہتا ہے کہ میں نے جعفر ابنِ محمود کی بیٹی سے شادی کی اور مجھے اس سے بڑی محبت تھی مگر اس سے اولاد نہ ہوتی تھی میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔ حضرت متبسم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی فیروزہ کی لے اس پر رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ نقش کرا لے اور پہن لے میں نے اس حکم کی تعمیل کی۔ ایک سال بھی

نہ گذرنے پایا تھا کہ اس کی برکت سے اسی عورت سے لڑکا پیدا ہوا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ پروردگارِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگوٹھی ہو اور وہ میرے آگے دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے مجھے اس سے شرم آتی ہے اور اسے ناکامیاب واپس نہیں کرتا۔

# چھٹی فصل

## درنجف۔ بلور۔ حدید چینی اور دوسرے نگینوں کی فضیلت کے بیان میں

معتبر سند کے ساتھ مفضل ابنِ عمر سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں درنجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے گیا حضرت نے فرمایا اے مفضل اس نگینہ کے دیکھنے سے مومنین و مومنات کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور ان کی آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لئے یہ پسند ہے کہ پانچ انگوٹھیاں اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اوّل یاقوت کی کہ وہ سب سے بہتر ہے۔ دوسری عقیق کی کہ وہ خدا تعالیٰ اور ہم اہلبیت کے لئے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔ تیسرے فیروزے کی جو آنکھوں کو قوت دیتا ہے سینے کو کشادہ کرتا ہے دل کو قوی کرتا ہے اور جب بندۂ مومن اس کو پہن کر کسی حاجت کے لئے جائے تو حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ چوتھی حدید چینی کی لیکن میں اُسے پسند نہیں کرتا کہ اسے ہر وقت پہنے رہے بلکہ کسی شخص کے شر سے ڈرتا ہو اور اس کی ملاقات کو جائے تو اسے پہن کر جائے کہ اسکے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور چونکہ یہ نگینہ شیطان کو دور کرتا ہے اس لئے اس کا پاس رکھنا مناسب ہے۔ پانچویں اس دُر کی انگوٹھی جسے اللہ تعالےٰ نجف اشرف میں پیدا کرتا ہے۔ جو شخص اس کی انگوٹھی پہنے تو خداوندِ عالم ہر نگاہ کے عوض میں جو اس پر کی جائے۔ زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔ اور اس کا ثواب انبیا و صالحین کے ثواب کے برابر ہوگا۔ اور اگر خدائے تعالےٰ ہمارے شیعوں پر رحم نہ کرتا تو در نجف کا ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کو ملتا۔ لیکن خدائے تعالےٰ نے ان کے لئے یہ نگینے سستے کر دیئے ہیں کہ امیر و غریب سب پہن سکیں۔

# ساتویں فصل

## اس بات کے بیان میں کہ نگینے پر کیا کیا نقش کرنا چاہیئے

حسین ابنِ خالد نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ آیا جائز ہے کہ کوئی شخص ایسی انگوٹھی پہنے جس کے نگینہ پر لا الہ الا اللہ نقش ہو اور اس ہاتھ سے استنجا کرے حضرت نے فرمایا میں یہ امر کسی کے لئے بہتر نہیں سمجھتا۔ اس پر حسین نے عرض کیا کہ آیا جناب رسولِ خدا اور آپ کے آباؤ اجداد انگوٹھی پہنے ہوئے استنجا نہیں کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کرتے تھے مگر انگوٹھی ان کے داہنے ہاتھ میں ہوتی تھی تم خدا سے ڈرو اور ان پر بہتان نہ باندھو۔ پھر فرمایا حضرت آدم کے نگینے کا نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا۔ جسے بہشت سے لائے تھے۔

جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکنے کے لئے منجنیق میں بٹھایا گیا تو حضرت جبرئیلؑ کو غصہ آیا۔ حق تعالےٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تجھے غصہ کیوں آیا؟ عرض کی اے پروردگار ابراہیم تیرا خلیل ہے اور زمین پر اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جو تیری وحدانیت کا قائل ہو اور تو نے اپنے اور اس کے دشمن کو اس پر مسلط کر رکھا ہے۔ پروردگار کی جانب سے وحی ہوئی کہ چپ رہ کاموں میں جلدی وہ کرتا ہے جو تیری طرح عاجز ہو اور جس کو وقت کے ہاتھ سے نکل جانے کا ڈر ہو۔ ابراہیم ہمارا بندہ ہے ہم جب چاہیں نجات دے سکتے ہیں۔ جبرئیلؑ نے اُدہر سے تشفی پاکر ابراہیمؑ کی طرف توجہ کی اور پوچھا آپ کو کچھ احتیاج ہے؟ فرمایا مگر تم سے نہیں اسی وقت حق تعالےٰ نے زمرد کی انگوٹھی ان کے لئے بھیجی جس پر یہ چھ کلمے نقش تھے۔ لاالٰہ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ اَسْنَدْتُ ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ اور وحی فرمائی کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو آگ تم پر سرد ہو جائے گی اور اس کے بعد سردی بھی ایذا نہ دیگی۔

جناب رسولخداؐ کے نگینے کا نقش لاالٰہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ تھا

جناب امیرؑ کے نگینے کا نقش للّٰہ الملک تھا

حضرت امام حسن علیہ السلام کے نگینے کا نقش العزۃ للّٰہ تھا

حضرت امام حسین علیہ السلام کے نگینے کا نقش اِنَّ اللّٰہ بالغُ اَمْرِہٖ تھا

حضرت علی ابن الحسین اور حضرت امام محمد باقر علیہما السلام جناب امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نگینے کا نقش اللّٰہ وَلِیّ وَعِصْمَتِی مِنْ خَلْقِہٖ تھا

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے نگینے کا نقش حَسْبِیَ اللّٰہ۔ تھا

یہاں تک بیان فرماکر حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر دکھایا تو وہ جناب اپنے والد ماجد ہی کی انگوٹھی پہنے تھے۔

سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے خوفزدہ ہوں۔ میرے دشمنوں نے اس کو میرے خلاف بھڑکا دیا ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے قتل نہ کردے حضرت نے فرمایا تو حدید چینی کی ایک انگوٹھی بنوالے نگینہ دبیز ہو جس کے ایک طرف تین سطروں میں یہ کندہ کرالے۔ پہلی سطر میں۔ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ دوسری میں اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ تیسری میں اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اور نگینے کی پشت پر دو سطروں میں یہ کندہ کرالے پہلی سطر میں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ دوسری میں اِنِّی وَاثِقٌ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اور نگینہ کے چاروں کناروں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا کھدوالے یہ انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے ہر مشکل آسان ہوگی۔ خاص کر ظالم کا خوف دور ہو جائے گا۔ اور اس کے باندھنے سے عورتوں کو ولادت کی تکلیف آسان ہو گی اور ان پر نظر بد کا اثر نہ ہوگا۔ اس نگینہ کی حفاظت ضروری ہے۔ نجاست اس پر نہ لگنے پائے۔ حمام اور پاخانہ میں اس کو نہ جائے کیونکہ اس میں خدا کے راز ہیں۔ اور اہلبیتؑ کے شیعہ جو اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہیں ان کو لازم ہے کہ اس انگوٹھی کو اپنی جان کے برابر رکھیں اور اپنے دشمنوں سے چھپائیں اور یہ راز سوائے بھروسہ اور اعتبار والے آدمیوں کے کسی کو نہ بتائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا جیسے امام نے فرمایا تھا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ صبح کو جاگتے ہی کسی چیز کو

دیکھنے سے پہلے اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پھیر کر دیکھے اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور یہ دعا پڑھے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَکَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِیَتِہِمْ وَظَاہِرِہِمْ وَبَاطِنِہِمْ وَاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ۔ تو پروردگارِ عالم اسے دن بھر تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔ خواہ وہ آسمان سے اترنے والی ہوں یا زمین سے اٹھنے والی یا زمین کے اندر سما جانے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی اور وہ شخص شام تک خدا اور خدا کے دوستوں کے حفظ و حمایت میں رہے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی بنوائے اس کے نگینہ پر مُحَمَّدٌ نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ کندہ کرائے خدا اُسے بُری موت سے بچائے گا۔ اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

# آٹھویں فصل

## سونے چاندی کے زیور پہننے اور عورتوں اور بچوں کو پہنانے کے بیان میں

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا نابالغ بچوں کو سونے کا زیور پہنانا جائز ہے۔ فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی عورتوں اور بچوں کو سونے اور چاندی کے زیور پہنایا کرتے تھے۔

معتبر حدیث میں فضیل ابن یسار سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جس کرسی پر سونا چڑھا ہو اُسے گھر میں رکھ سکتے ہیں؟ فرمایا اگر سونا ہو تو نہیں رکھ سکتے ہاں اگر سونے کا ملمع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیور سے خالی رکھنا اچھا نہیں ہے۔ کم سے کم گلے میں ایک گلوبند ہی ہو اور یہ بھی اچھا نہیں کہ ان کے ہاتھ مہندی سے خالی رہیں، خواہ کیسی ہی بڑھیا ہوں۔

معتبر روایت میں وارد ہے کہ دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا جائز نہیں ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مرد سونے کی ہر زینت سے پرہیز کریں یہاں تک کہ تلوار اور قرآن مجید پر بھی نہ چڑھائیں۔

# نویں فصل

## سرمہ لگانے کے آداب کے بیان میں

حدیث معتبر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سوتے وقت طاق سلائیاں سرمہ کی دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو مسواک کرنا لازم ہے کہ اس سے آنکھوں میں روشنی آتی ہے اور اسی طرح سرمہ لگانا بھی ضروری ہے اس سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے کیونکہ مسواک سے بلغم دور ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کے حصہ

کا بیکار پانی نکل جاتا ہے۔ اسی سبب سے آنکھوں میں روشنی بڑھتی ہے اور سرمہ لگانے سے آنکھوں کا بیکار پانی رکتا ہے اور منہ کے راستے سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ جب سرمہ لگانے کا قصد کرے تو سلائی داہنے ہاتھ میں لے کر بسم اللہ کہہ کے سرمہ دانی میں ڈالے اور آنکھ میں سلائی لگاتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْ فِیْہِ نُوْرًا اُبْصِرُ بِہٖ حَقَّکَ وَاھْدِنِیْ اِلٰی صِرَاطِ الْحَقِّ وَاَرْشِدْنِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ عَلَیَّ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ

# دسویں فصل

## آئینہ دیکھنے کے آداب کے بیان میں

معتبر سند کے ساتھ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو جوان آئینہ زیادہ دیکھے اور اس خوبصورتی پر جو خدا نے اس کو دی ہے اور اس میں کوئی عیب پیدا نہیں کیا ہے خدا کی حمد زیادہ کرے تو خداوند عالم اس کے لئے بہشت واجب کرتا ہے۔

بعض روایات میں مذکور ہے کہ جناب رسول خداؐ آئینہ دیکھتے جاتے تھے اور سر مبارک کے بالوں اور ریش مقدس میں کنگھی کرتے جاتے تھے اور اپنی ازواج و اصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ زینت کرو کیوں کہ خدا پسند کرتا ہے کہ اس کا بندہ اپنے ایمانی بھائیوں سے زینت کر کے ملا کرے۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو مزین رکھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آئینہ دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَصَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَاَکْرَمَنِیْ بِالْاِسْلَامِ

# گیارھویں فصل

## عورتوں اور مردوں کے خضاب کرنے کی فضیلت کے بیان میں

مردوں کے لئے سر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا مستحب ہے اور عورتوں کے لئے سر کے بالوں کا رنگنا اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا خضاب میں چودہ فائدے ہیں۔ (۱) کانوں کا بہرا پن دور ہوتا ہے۔ (۲) آنکھوں کا نور بڑھتا ہے (۳) ناک کی خشکی دور ہوتی ہے (۴) منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے (۵) مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں (۶) بغل کی بدبو دور ہوتی ہے (۷) شیطان کا وسوسہ کم ہوتا ہے (۸) فرشتے خوشنود ہوتے ہیں۔ (۹) مومنوں کی خوشی کا ذریعہ ہے۔ (۱۰) کافر جلتے ہیں۔ (۱۱) زینت کی زینت ہے۔ (۱۲) اور خوشبو کی خوشبو۔ (۱۳) قبر کے عذاب سے نجات کا وسیلہ ہے۔ (۱۴) اور منکر و نکیر کے شرمانے کا باعث۔

ایک حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آنجناب نے دیکھا کہ اس کی داڑھی میں

چند بال سفید ہیں۔ فرمایا کہ یہ بال نور ہیں۔ پھر فرمایا کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کی ڈاڑھی میں اگر ایک بال بھی سفید ہو تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہو گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ میں اس لئے خضاب نہیں لگاتا کہ اب تک جناب رسولخداؐ کا سوگوار ہوں۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو جو بری علامتیں آخر زمانے میں پیدا ہوں گی ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بنی عباس کے مرد عورتوں کی باتیں اختیار کریں گے۔ یعنی وہ اپنے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگایا کریں گے اور عورتوں کی طرح کنگھی پٹی کیا کریں گے۔

امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے ہر عورت کو مہندی لگانے کا حکم دیا ہے خواہ سہاگن ہو یا بیوہ، سہاگن کو مناسب ہے کہ اپنے خاوند کے لئے زینت کے ارادے سے مہندی لگائے۔ اور بیوہ اس نیت سے کہ اسکے ہاتھ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ رہیں۔

# بارھویں فصل

## خضاب کی کیفیت اور اس کے آداب کے بیان میں

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بڈھے آدمی کے لئے وسمہ کا خضاب لگانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو حضرت کی ریش مبارک پر وسمہ کا خضاب تھا۔

صحیح حدیث میں حسن سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ حنا یعنی مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حنا کے خضاب سے بدبو دور ہوتی ہے اور چہرے کی رونق بڑھتی ہے منہ خوشبودار ہوتا ہے اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کا حیض بند ہو گیا ہو (اور سن ہو) حنا کا خضاب کرنے سے پھر جاری ہو جائیگا۔

خضاب کے بارے میں علماء کے جو اقوال ہیں ان سے بھی واقفیت ضرور ہے مثلاً جنب شخص کو خواہ مرد ہو یا عورت خضاب کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح خضاب کی حالت میں جماع کرنا مکروہ ہے مگر بعض معتبر اخبار سے ثابت ہے کہ حنا اپنا رنگ جمالے تو اس کے بعد جماع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نیز حائض عورت کو بھی خضاب کرنا مکروہ ہے۔

○

# تیسرا باب

## کھانے پینے کے آداب میں

## پہلی فصل

### اُن برتنوں کا بیان جن کو کھانے پینے اور دیگر کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں اور انکا بیان جنکی ممانعت ہے

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور کھانے پینے کے سوا اور کاموں میں استعمال کرنے کی نسبت بھی اختلاف ہے۔ مگر احتیاط اسی میں ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ آرائش کے طور پر بھی اس قسم کے برتن رکھنے سے پرہیز بہتر ہے بعض کا قول ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں جو کھانا ڈالا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس کھانے کو دوسرے برتن میں نکال لیں۔ اس قول کی کوئی دلیل تو نہیں ہے مگر پرہیز بہتر ہے۔ علماء کے ایک گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے برتنوں سے وضو کرنا درست نہیں ہے۔

سرمہ دانی، عطردان، اگردان، چلم اور قندیلیں (جو دو طرفہ کھلی ہوتی ہیں مشاہد مشرفہ میں لٹکائی جاتی ہیں) قرآن مجید اور دعا دن کے رکھنے کا خانہ۔ آئینہ وغیرہ رکھنے کے خانے بلکہ یہاں تک کہ عصا اور قلم بھی سونے چاندی کے ہونے میں اختلاف ہے اور احتیاط یہی ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کرے گو میرے (یعنی مجلسی کے) نزدیک اس کی حرمت ثابت نہیں۔ سونے چاندی کی منھنال سے تو بالکل پرہیز ہونا چاہیئے۔

جن برتنوں پر سونے چاندی کا ملمع ہو اس میں کھانا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر کھائے تو بہتر یہ ہے کہ چاندی سونے کو منہ نہ لگے۔

جس برتن میں شراب رہی ہو اگر اس کی نجاست اس میں جذب نہ ہوئی ہو۔ جیسے شیشے اور تانبے کا برتن تو یہ برتن دھونے سے پاک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کچی چینی کے برتن جن میں کوئی ایسا سوراخ نہ ہو کہ شراب ان کے جگر میں بیٹھ سکے۔ پاک ہو سکتے ہیں مگر کمہاروں اور کوزہ گروں کے بنائے ہوئے معمولی مٹی کے برتن اگر ناپاک ہو جائیں تو آب کثیر میں غوطہ دینے سے پاک ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کو پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی اس میں گھس جائے اور نجاست کا اثر اس میں مطلق نہ رہے اس پر بھی پرہیز بہتر ہے

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے پئے گا وہ آخرت میں بہشت میں پہنچ کر بھی ان برتنوں سے محروم رہے گا۔

دوسری حدیث میں عمرو بن ابی المقدام سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادقؑ کو پانی پلانے کے لئے ایک برتن لایا جس پر چاندی کا ایک ٹکڑہ جڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آن حضرت نے اپنے دندانِ مبارک سے اُسے جدا کر دیا۔

معتبر روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مٹی کے برتن مصر سے آئیں ان میں کھانا مت کھاؤ۔

بزیلہ ابنِ عمرو سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد تقیؑ کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت ایک سیاہ پیالے میں کھانا نوش فرما رہے ہیں جس کے بیچ میں زرد رنگ سے سورۂ قل ہو اللہ نقش ہے۔

# دوسری فصل

## لذیذ کھانا کھانے کے جواز میں اور حرص کی برائی اور ضرورت سے زیادہ کھانیکی مذمت

احادیث اہلبیت علیہم السلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لذیذ کھانا کھانا اور دوسروں کو کھلانا اور اس کی صفائی اور خوبی میں تکلف اور اہتمام کرنا مستحبات سے ہے۔ اور لذیذ کھانے کو اپنے اوپر حرام کر لینا مناسب نہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ وجہ حلال سے ہوں اور اتنا نہ کھائے کہ عبادتِ الہٰی سے محروم رہے۔ حیوانات کے مانند کھانے پینے ہی کے خیال میں نہ رہے۔ کھانے پینے کی اصلی غرض یہ قرار دے کہ عبادت کے لئے قوت حاصل ہو۔ یہ ضرور ہے کہ اتنا صرف نہ کرے کہ فضول خرچ کہا جائے کیونکہ خدا فضول خرچ کو دوست نہیں رکھتا ہے

معتبر سند سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ اکثر عمدہ روٹیاں، نفیس فرنی اور لذیذ حلوا لوگوں کو کھلاتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خدا ہمارے لئے فراخی کرتا ہے تو ہم بھی فراخ دلی سے لوگوں کو کھلاتے ہیں اور جب وقت کم میسر آتا ہے اس وقت ہم بھی کفایت برتتے ہیں۔

دوسری حدیثِ معتبر میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن بندۂ مومن سے تین چیزوں کا حساب نہ لے گا۔ (۱) اس کھانے کو جو اس نے کھایا ہو (۲) اس کپڑے کا جو اس نے پہنا ہو (۳) باعفت زوجہ کا جس کی اس نے خواہش پوری کی ہو اور اس کو حرام سے محفوظ رکھا ہو۔

ابو خالد کابلی کہتا ہے کہ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا اور مجھے بھی شریک کیا۔ میں نے اس سے پہلے اتنا عمدہ کھانا کبھی نہیں کھایا تھا۔ فرمایا ہمارا کھانا کیسا ہے۔ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں نے تو اتنا عمدہ کھانا کبھی کھایا نہیں۔ لیکن مجھے وہ آیت یاد آگئی۔ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں نعمت سے مراد یہ دو نعمتیں ہیں۔ مذہبِ تشیع اور ولایت اہلبیت علیہم السلام ان دونوں کی نسبت تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور سوال کیا جائیگا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تین عادتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اُسے خدا تعالےٰ دشمن رکھے گا۔

(۱) شب بیداری کے بغیر دن کو سونا (۲) بے موقع ہنسنا (۳) شکم پُر ہونے کی حالت میں کھانا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی شہر میں پہنچے ایک عورت اور ایک مرد چیخ چیخ کر آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی کا سبب دریافت کیا مرد نے جواب دیا کہ یہ میری بی بی ہے۔ نیک اور پاک ہے کوئی عیب نہیں رکھتی مگر مجھے پسند نہیں ہے، میں اس سے جدائی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا آخر اس کا باعث کیا ہے اس نے عرض کی یہ ابھی بڑھیا نہیں ہوئی ہے مگر چہرے کی رونق جاتی رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عورت سے دریافت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے چہرے کی رونق بحال ہو جائے۔ عرض کی کیوں نہیں فرمایا جس وقت تو کھانا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھایا کر کیونکہ زیادہ طعام معدہ میں جوش مارتا ہے اور چہرے کی رونق بگاڑ دیتا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا شروع کیا تھوڑے ہی روز میں اس کا چہرہ بحال ہو گیا اور خاوند کو بھی اس سے محبت ہو گئی۔

حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ عادتوں سے برص اور سفید داغ پیدا ہوتے ہیں (۱) جمعہ اور بدھ کے دن نورہ لگانا۔ (۲) جو پانی دھوپ میں گرم ہو گیا ہو اس سے وضو یا غسل کرنا (۳) حالتِ جنابت میں کھانا کھانا۔ (۴) حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کرنا۔ (۵) بھرے پیٹ پر کچھ کھا لینا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو مجبوراً اتنا کھانا تو کھانا ہی پڑتا ہے۔ جس سے قوت باقی رہے۔ تو جس وقت کھانا کھائے پیٹ کے ایک حصّہ کو کھانے کی جگہ قرار دے دوسرا حصّہ پانی کے لئے تیسرا حصّہ سانس لینے کے لئے اور اپنے جسم کو موٹا کرنے کی ایسی کوشش نہ کر جیسا ذبیحہ کے موٹا کرنے میں کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا جو شکم سیر ہو کر کھائے گا وہ ضرور سرکشی اور فساد پیدا کرے گا۔

یہ بھی فرمایا کہ سوائے بخار کے جو اچانک بھی ہو جاتا ہے ہر قسم کا درد اور بیماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ یہ امت جب تک غیر قوموں کا لباس نہ پہنے گی اور غیر قوموں کا کھانا نہ کھائے گی باخیر و برکت رہے گی اور جب غیر قوموں کا وتیرہ اختیار کرے گی تو خدا اس کو ذلیل و خوار کر دے گا۔

# تیسری فصل

## کھانے کے اوقات اور بعض آداب

سنّت ہے کہ صبح کا کھانا سویرے کھائیں پھر دن میں کچھ نہ کھائیں عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ کھانا کھائیں۔ لقمہ چھوٹا کھائیں اور اچھی طرح سے چبائیں۔ کھانے میں دوسروں کا منہ نہ دیکھیں اور زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں۔ گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے پھونک نہ ماریں بلکہ رہنے دیں اس وقت تک کہ ٹھنڈا ہو جائے بعد اس کے کھائیں۔ روٹی کو چھری سے نہ کاٹیں۔ اور ہڈی کو بالکل خالی نہ کریں اور جو چیز کھائیں کم سے کم تین انگلیوں سے پکڑیں اور جب ایک برتن میں کئی آدمی کھاتے ہوں تو ہر شخص اپنے اپنے سامنے سے کھائے دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ ڈالے اور برتن صاف کرے انگلیوں کو چاٹ لے۔ حالتِ جنابت میں کھانا پینا مکروہ

ہے۔ہاں اگر وضو کر لیں یا ہاتھ دھو کر کلی کر کے ناک میں بھی پانی ڈالیں یا فقط ہاتھ منہ دھو کر کلی کر لیں تو ان سب صورتوں میں کراہت کم ہو جاتی ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص حالت جنابت میں مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی بات کئے بغیر کوئی چیز کھائے گا تو خوف ہے کہ اس کے سفید داغ پڑ جائیں گے۔

حدیثِ معتبر میں منقول ہے کہ شہاب کے بھتیجے نے حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر پیٹ کے درد اور معدے کے بوجھل ہو جانے اور جلنے کی شکایت کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صبح و شام کھانا کھایا کر اور دن بھر کچھ نہ کھا کیونکہ خداوند کریم بہشت کے کھانے کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ شام کا کھانا چھوڑنے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے اور حالتِ پیری و ضعیفی میں ہر شخص کو لازم ہے کہ سونے سے پہلے کچھ کھائے نیند بھی اچھی طرح آئے گی۔منہ میں خوشبو بھی پیدا ہو جائے گی اور اخلاق بھی نیک ہو جائینگے

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مومن کے لئے صبح کے وقت مناسب نہیں ہے کہ بغیر کچھ کھائے گھر سے باہر جائے کیونکہ کھانا کھا کے کہیں جانا زیادتی عزت کا باعث ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ثرید کو اوپر سے نہ کھاؤ کناروں کی طرف سے کھاؤ کیونکہ برکت کھانے کی چوٹی میں ہوتی ہے۔

منقول ہے کہ جناب امیر المومنینؑ تمام انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے جو شخص کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لے گا۔فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔اور اس کے لئے فراخی روزی کی دعا مانگیں گے اور کئی گنی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں گے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے وقت مثل غلاموں کے دوزانو بیٹھتے تھے اور ہاتھ پر رکھ لیتے تھے اور جو چیز تناول فرماتے تھے تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔متکبرین اور جباروں کی طرح دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اسے کوئی کھانا نقصان نہ پہنچائے لازم ہے کہ جب تک معدہ صاف نہ ہو اور خوب بھوک نہ لگے کچھ نہ کھائے اور جب کھانا شروع کرے تو بسم اللہ پڑھے۔کھانا خوب چبا کر کھائے اور تھوڑی سی بھوک باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے کھینچ لے۔

بسندِ معتبر حضرت علی ابن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ ہڈیوں کو صاف نہ کرو کہ اس میں جنوں کا حصہ ہے۔اگر صاف کر ڈالو گے تو وہ اس سے زیادہ قیمتی چیزیں تمہارے گھر سے لے جائیں گے۔

بسند معتبر حضرت امام حسنؑ سے منقول ہے کہ کھانے کے متعلق بارہ امور ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اس میں سے چار واجب ہیں اور چار سنت اور چار آداب واجبات یہ ہیں۔اول۔ اپنے منعم کا پہچاننا۔دوسرے یہ جاننا کہ کل نعمتیں پروردگار کی طرف سے ہیں اور جو کچھ خدا عطا فرمائے اس پر راضی رہنا۔تیسرے بسم اللہ کہنا۔چوتھے خدا کا شکر ادا کرنا۔سنت۔ اول۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔دوسرے۔بائیں طرف زیادہ زور دے کر بیٹھنا۔تیسرے جو کچھ کھانا کم از کم تین انگلیوں سے

کھانا۔ چوتھے انگلیاں چاٹنا۔ آداب یہ ہیں۔ اول جو کچھ کھانا اپنے ہی سامنے سے کھانا۔ دوسرے چھوٹا لقمہ اٹھانا۔ تیسرے خوب چبانا۔ چوتھے چہروں کی طرف کم دیکھنا۔

# چوتھی فصل

## کھانا کھانے کے کل آداب

سنت ہے کہ جو چیز کھائے داہنے ہاتھ سے کھائے۔ کھانے کے وقت دو زانو بیٹھے۔ کوئی چیز لیٹ کر نہ کھائے مگر بائیں ہاتھ پر زور دے کر بیٹھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں چار زانو بیٹھنا مکروہ اور اگر پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھے تو اور بھی بدتر ہے۔ اکیلے کوئی چیز کھانا مکروہ ہے۔ خدمت گاروں اور غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کے کھانا سنت ہے (علماء میں) یہ دو باتیں مشہور ہیں کہ راستہ چلتے میں کچھ کھانا مکروہ ہے، اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا سنت ہے اور یہ سنت ہے کہ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئے جائیں وہ رومال سے خشک نہ کئے جائیں۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس جگہ کوئی حرام چیز کھائی جائے یا کوئی فعل حرام کیا جائے اس جلسے میں کوئی چیز کھانا حرام ہے یہاں تک کہ اس گروہ کے دسترخوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے۔ جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہوں اور ان کو فعل حرام کرنے کا عیب لگاتے ہوں۔ کھانے کے اول و آخر نمک کھانا سنت ہے۔

حدیثِ معتبر میں امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تین شخصیتوں پر لعنت کی ہے اول اس پر جو تنہا بیٹھ کر کھانا کھائے۔ دوسرے اس پر جو تنہا سفر کرے۔ تیسرے اس پر جو تنہا مکان میں سوئے۔

صحیح اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت امام رضاؑ کے سامنے دسترخوان بچھتا تھا تو حضرت ایک خالی برتن طلب فرماتے تھے اور جتنے لذیذ کھانے ہوتے تھے ان سب میں سے تھوڑا تھوڑا اس برتن میں ڈال کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ مسکینوں اور فقیروں کو دیدو۔

معتبر حدیثوں میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند کی مفارقت میں اس سبب سے مبتلا ہوئے کہ ایک روز انہوں نے ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کر کے اس کے کباب بنائے تھے اور ایک مرد صالح روزہ دار ان کے پڑوس میں رہتا تھا اس نے خوشبو تو اس کی سونگھی مگر حضرت یعقوب علیہ السلام اس بات سے غافل ہو گئے کہ اس کو کھانا کھلائیں۔ اسی رات کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور یہ خبر لائے کہ خدا کی طرف سے آپ پر بلا آنے والی ہے آپ تیار رہئے۔ چنانچہ اسی شب کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا (اس کا نتیجہ جو ہوا اظہر من الشمس ہے۔) اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے حکم دے دیا۔ کہ چاشت کے وقت ان کے ملازم اور غلام تمام راستوں پر مکان کے تین تین میل کے فاصلے تک آوازیں لگایا کرتے تھے کہ جسے صبح کی کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوب کے دسترخوان پر آجائے۔ اسی طرح رات کو اعلان کیا کرتے تھے۔

صحیح سند کے ساتھ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے دسترخوان یا میز پر بیٹھے جس پر لوگ شراب پیتے ہوں وہ ملعون ہے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے سوائے اس شخص کے جو اضطرار میں ہو یا جس کے داہنے ہاتھ میں کوئی عارضہ ہو۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تکیہ کرکے یا لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کوئی چیز نہ کھانی چاہیئے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک دن عباد بصری جو صوفیوں کے مشائخ اور اہلسنت کے علماء میں سے ہیں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں بیٹھے تھے اور حضرت کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بایاں ہاتھ زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ عباد نے کہا آیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ نے کھانے کے وقت ہاتھ پر سہارا دینے کو منع فرمایا ہے۔ حضرت نے ذرا ہاتھ اٹھالیا۔ اور پھر رکھ دیا۔ عباد نے پھر اسی بات کا اعادہ کیا۔ جب تیسری بار کہا تو ارشاد فرمایا کہ واللہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس طرح تکیہ کرنے کو ہرگز منع نہیں فرمایا۔

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو اپنے ہی سامنے سے تناول فرماتے تھے اور جس طرح تشہد میں بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھتے تھے۔ داہنا زانو بائیں زانو پر ہوتا تھا۔ اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں پیر کے پیٹ سے ملی ہوتی تھی۔ اور یہ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ میں بندہ ہوں بندوں ہی کی طرح کھانا کھاتا ہوں اور بندوں ہی کی طرح بیٹھتا ہوں۔

حضرت صادق آلِ محمدؐ سے منقول ہے کہ جس حال میں داہنا ہاتھ کام دیتا ہو بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کسی چیز کا اٹھانا مکروہ ہے

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سوائے حالات اضطرار کے راستہ چلنے میں کوئی چیز مت کھاؤ۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ طاہرینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص چاہے کہ اس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھولے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افلاس کو دور کرتا ہے۔ اور بدن کے بہت سے درد کو کھو دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک برتن میں ہاتھ دھوؤ کہ تمہارے اخلاق نیک رہیں۔

ایک اور حدیث میں معتبر ذریعے سے انہی حضرت سے منقول ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں پہلے صاحبِ خانہ ہاتھ دھوئے تاکہ اوروں کے ہاتھ دھونے اور کھانا کھانے میں دقت نہ رہے۔ جب کھانے سے فارغ ہوں تو ابتدا اس شخص کی طرف سے کرنی چاہیئے۔ جو صاحبِ خانہ کے بائیں ہاتھ کی طرف بیٹھا ہو اور خود صاحبِ خانہ سب کے آخر میں دھوئے۔ کیونکہ اس کے لئے بھرے ہاتھوں پر اتنی دیر صبر کرنا اولے والنسب ہے۔

حدیثِ معتبر میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کھانا کھانے سے قبل جب ہاتھ دھویا کرو رومال سے مت پونچھو۔ کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مل لینا چاہئیں کہ اس سے چہرے کی چھائیاں دور ہو جاتی ہیں۔ اور روزی بڑھتی ہے۔

مفضل ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آنکھیں دکھنے کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا کہ جب کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو گیلے گیلے ہاتھ بھنوں اور پپوٹوں پر پھیر لیا کرو اور تین مرتبہ پڑھا کرو۔

حدیثِ معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ کوئی بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کھانے سے اُسے تکلیف نہ پہنچے گی۔ ابن کوانے حضرت سے عرض کیا کہ رات ہی کو میں نے کھانا کھایا تھا اور بسم اللہ کہہ لی تھی پھر بھی تکلیف پہنچی۔ حضرت نے فرمایا اے احمق معلوم ہوتا ہے کہ تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے کسی پر بسم اللہ اور کسی پر نہیں کہی۔

حدیثِ صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھ کو فلاں کھانے سے تکلیف پہنچی ہے حضرت نے فرمایا شاید تو بسم اللہ نہیں کہتا۔ عرض کی کہتا ہوں پھر بھی تکلیف اٹھاتا ہوں حضرت نے فرمایا جب تو کھانا کھاتے میں باتیں کرتا ہے پھر بھی بسم اللہ کہہ لیتا ہے۔ عرض کیا نہیں (دوبارہ نہیں کہتا) فرمایا تکلیف پہنچنے کا یہی باعث ہے اب تو جب باتوں سے فارغ ہوا کرے اور پھر کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ کہہ لیا کر۔

دوسری صحیح روایت میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ اگر چند برتن کھانے کے ہوں تو ہر برتن پر بسم اللہ کہا کرو۔ راوی نے عرض کیا اگر بھول جاؤں تو کیا کروں فرمایا پڑھ لیا کر بسم اللہ علیٰ اوّلہ وآخرہ

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ وہ حضرت بعد کھانے کے یہ دُعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنْکَ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کو کھانا کھانے میں یاد کرو اور زیادہ باتیں نہ کرو۔ کیونکہ یہ نعمت خدا کا عطیہ ہے اور تم پر واجب ہے کہ نعمت صرف کرنے کے وقت خدا تعالےٰ کو شکر و حمد کے ساتھ یاد کرو۔

دوسری معتبر حدیث میں امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے وقت یہ کلمات پڑھ لیگا میں ضامن ہوں کہ کوئی کھانا اس کو تکلیف نہ پہنچائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ مِلْاَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَہٗ دَاءٌ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ضعفِ معدہ کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا پڑھا کر اَللّٰھُمَّ ھَنِّئْہُ اَللّٰھُمَّ سَوِّغْنِیْہِ اَللّٰھُمَّ اَمْرِئْنِیْہِ

# چھٹی فصل

## کھانے کے بعد کے آداب

حدیث معتبر میں امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی چیز کھاؤ۔ ذرا چت لیٹ جاؤ اور داہنا پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ لو۔

حدیث معتبر میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ دسترخوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اسے کھالو کہ اس کا کھانا بحکمِ خدا ہر درد سے شفا بخشتا ہے۔ بالخصوص اس شخص کو جو اس کے ذریعہ سے طالب شفا ہو۔

ایک اور حدیث میں معاویہ بن وہب کہتا ہے کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے جس وقت دستر خوان اٹھایا گیا جو کچھ اس سے گر پڑا حضرت نے تناول فرمایا۔ پھر فرمایا کہ ان ریزوں کے کھانے سے افلاس دور ہوتا ہے اور اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہو ملے اور وہ اسے اٹھا کر کھالے تو اسکے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور اگر جس شخص کو روٹی کا ٹکڑا ملے یا نجس زمین پر پڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اُٹھا کر دھوئے اور پاک کرکے کھالے تو اس کے نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص گھر میں کھانا کھائے اور اس کھانے میں سے کچھ ریزے گر پڑیں تو لازم ہے کہ انہیں چن کر اٹھالے اور اگر جنگل میں کھانا کھائے تو گرے پڑے ریزے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص دستر خوان کے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی، جذام و سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا۔

بسند معتبر منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام بیت الخلا میں تشریف لے گئے۔ روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اُسے اٹھالیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک کے حوالے کیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب میں نکلوں تو یہ مجھ کو پاک و صاف کرکے دینا۔ جب حضرت برآمد ہوئے فرمایا وہ روٹی کا ٹکڑا کہاں ہے۔ اس نے عرض کی میں نے کھالیا۔ فرمایا جا میں نے تجھے خدا کی راہ میں آزاد کیا۔ کسی شخص نے غلام کے آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا ارشاد فرمایا کہ میں نے جد امجد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے کہ جو شخص روٹی کا ٹکڑا پڑا پائے اور اسے دھو کر اور پاک کرکے کھالے وہ اس کے معدہ میں نہ پہنچے گا کہ خدا اسے آتشِ جہنم سے آزاد کر دے گا۔ اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ جسے خدا نے آزاد کیا ہو میں اُسے اپنی غلامی میں رکھوں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا جھوٹا کھانا یا پانی ستر بیماریوں کی دوا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ انہی حضرت نے فرمایا میں کھانے کے بعد اپنی انگلیاں یہاں تک چاٹتا ہوں کہ میرا خادم یہ گمان کرتا ہے کہ حرص کے سبب سے چاٹ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

بسند معتبر یاسر اور نادر خادمانِ حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ حضرت اپنے خادموں سے پہلے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ کھانا کھاتے وقت میں تمہارے سر پر بھی آکھڑا ہوں تو تمہیں لازم ہے کہ جب تک فارغ نہ ہو میری تعظیم کو نہ اٹھو۔ اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو آواز دی اور کسی اور نے کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے کھالینے دو۔ اور کھانا کھانے میں کسی سے کام نہ لیتے تھے۔

# ساتویں فصل

## روٹی۔ستّو۔گوشت۔گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے اور سرکہ و شیرینی کی فضیلت

معتبر روایت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ روٹی کی عزت کرو کیونکہ عرش سے فرش تک بہت سے فرشتوں اور بہت سے زمین کے رہنے والوں نے کام کیا ہے جب تمہارے لئے روٹی تیار ہوئی ہے۔

بسند صحیح و غیر صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روٹی سالن کے پیالے کے نیچے مت رکھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روٹی کی عزت کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا روٹی کی عزت کیونکر ہو سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ جب روٹی تمہارے سامنے آئے کھانے لگو اور کسی چیز کا انتظار نہ کرو۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جب گوشت روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتدا روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھٹاؤ اس کے بعد گوشت کھاؤ۔

بسند صحیح حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ روٹی چھوٹی پکاؤ کہ اس میں ہر گردہ کے لئے برکت ہے۔

چند معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ روٹی کو غیر قوموں کی طرح چھری سے نہ کاٹو بلکہ ہاتھ سے توڑو۔

بعض روایتوں میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر روٹی کے ساتھ کھانے کو اور کوئی چیز نہ ہو تو اس حالت میں روٹی کو چھری سے کاٹ سکتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جَو کی روٹی کی فضیلت گیہوں کی روٹی پر اتنی ہے جتنی ہم اہلبیت کی فضیلت تمام آدمیوں پر۔ ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جَو کی روٹی یا آش جو کھانے والے کے لئے دعا نہ کی ہو۔ جو شخص آش جو یا جَو کی روٹی کھائے گا اس کے پیٹ میں کوئی درد باقی نہیں رہ سکتا۔ اور جَو کی روٹی یا جَو کا اور کسی قسم کا کھانا پیغمبروں اور نیک لوگوں کی قوت ہے۔ حق تعالےٰ نے پیغمبروں کی قوت جَو کی روٹی مقرر فرمائی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سِل والے کے لئے چاول اور جَو کی روٹی سے بہتر کوئی دوا و غذا نہیں ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اسہال والے کے لئے جَو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد کو بدن سے دُور کرتی ہے۔

حضرت صادق آلِ محمد سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ستّو خدا تعالےٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اس سبب سے کہ گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے پیغمبروں کی خوراک ہے۔ خشک ستّو کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں۔ اور روغن زیتون میں ملا کر کھانے سے فربہی آتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ چہرے کی لطافت اور ملاحت زیادہ ہوتی ہے اور جماع کی قوت بڑھتی ہے اور اگر خشک ستّو کی تین پھنکیاں نہار منہ کھائی جائیں تو بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستو پیاس کی زیادتی کو دور کرتا ہے معدے کو قوت دیتا ہے صفرا کو گھٹاتا ہے۔ معدہ کو صاف کرتا ہے۔ ستر قسم کے امراض کے لئے شفا ہے اور خون کے ہیجان کی حرارت کو برطرف کرتا ہے۔

حدیثِ صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کا خون حیض بند نہ ہوتا ہو۔ اُسے ستو پلاؤ بند ہوجائے گا۔ اس سے کوئی خاص ستو مراد نہیں۔

دوسری حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جن جن چیزوں کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں دنیا و آخرت میں ان سب میں بہتر گوشت ہے۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ خدا تعالےٰ بہشت کے اوصاف میں فرماتا ہے کہ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ عبدالاعلےٰ اور مسمّع نے ان حضرت سے عرض کیا کہ ہم سے لوگوں نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ خدا گوشت سے بھرے ہوئے گھر کو دشمن رکھتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ روایت تو سچی ہے لیکن معنی اس کے وہ نہیں ہیں جو وہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اس گھر کو خدا دشمن رکھتا ہے جس میں آدمیوں کا گوشت اکی غیبت کرکے کھایا جائے۔

حدیث حسن میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے اور جو شخص چالیس روز گوشت نہ کھائے یا میسر نہ آئے اُسے لازم ہے کہ توکل بخدا قرض لے کر گوشت کھائے اس کا قرض خدا ادا کرے گا۔

حدیثِ صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمتِ جناب امام رضا علیہ السلام میں عرض کیا کہ میرے گھر والے بھیڑ کا گوشت نہیں کھاتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مادہ سودا کو حرکت میں لاتا ہے۔ اور اس سے دردِ سر اور دوسرے درد پیدا ہوتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدائے تعالےٰ عزوجل بھیڑ کے گوشت سے کسی گوشت کو بہتر سمجھتا تو گوسفند کو فدیہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قرار نہ دیتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے مرض بالخورہ کی شکایت کی جو اُن میں بہت بڑھ گیا تھا۔ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ان لوگوں سے کہدو کہ گائے کا گوشت چقندر کے ساتھ کھائیں

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرند کا گوشت اور گائے کا گوشت بالخورے کو دور کرتا ہے اور فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے اور روغن اس کا شفا ہے۔ اور گوشت اس کا مرض ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا غصہ کم ہوجائے اور رنج وغم جاتا رہے وہ تیتر کا گوشت کھایا کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ چکور کے گوشت سے پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور بخار دور ہوجاتا ہے

حدیثِ صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَنفردو کا گوشت مبارک ہے۔ میرے والد ماجد اس کو پسند فرماتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یرقان والے کے لئے اسے بھونو اور کھلاؤ۔

حدیثِ صحیح میں منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے کچا گوشت کھانے کی نسبت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درندوں کی غذا ہے۔

بہت سی حدیثوں میں سایہ میں خشک کئے ہوئے گوشت کے کھانے کی ممانعت ہے۔ دوسری حدیثوں میں بھی ہے کہ اس سے درد پیدا ہوتے ہیں اور معدہ سست ہوجاتا ہے۔ اور کسی کسی حدیث میں اس کے کھانے کی اجازت وارد ہوئی ہے۔

حضرت صادقِ آلِ محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں جسم کو خراب کر دیتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس سے آدمی مر بھی جاتا ہے۔ ایک سایہ میں خشک کیا ہوا بدبودار گوشت کھانا دوسرے پیٹ بھرے پر حمام میں نہانا۔ تیسرے بڑھیا عورتوں سے جماع کرنا۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تین چیزیں کھانے کی تو نہیں ہیں مگر بدن کو موٹا کر دیتی ہیں۔ کتان کا کپڑا پہننا۔ خوشبو سونگھنا اور نورہ لگانا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی ہیں مگر بدن کو دبلا کرتی ہیں۔ خشک گوشت اور پنیر اور خرمے کی کلیاں۔ اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں۔ نیم گرم پانی اور انار اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں۔ خشک کیا ہوا گوشت اور پنیر۔

حدیثِ حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دودھ میں پکا ہوا گوشت ہم پیغمبروں کی خاص غذا ہے

معتبر روایت میں منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کو سب میووں میں انار زیادہ پسند تھا۔

بسندِ صحیح منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام کو کشمش کا حریرہ زیادہ پسند تھا اور یہ اس طرح پکتا ہے کہ آش تیار کر کے آخر میں اس میں کشمش ڈال دی جاتی ہے۔

بہت سی حدیثوں میں آبِ گوشت کی بہت تعریف آئی ہے جس میں روٹی بھگو دی جاتی ہے اور بہت سی معتبر حدیثوں میں کباب کی تعریف آئی ہے کہ وہ ضعف اور بخار کو دور کرتا ہے اور رنگ کو سُرخ کر دیتا ہے۔

۔ کلّہ کی تعریف بھی حدیث میں وارد ہے کہ بھیڑ کی سری زیادہ پاک و صاف ہے کیونکہ منہ سے قریب تر ہے اور مقامِ کثافت سے دور۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہیں ہریسہ کھانا چاہیئے کہ وہ چالیس روز کی عبادت کی قوت دیتا ہے۔ ہریسہ اس مائدے میں تھا جو خدائے تعالےٰ نے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ پر نازل کیا تھا۔

ہارون ابن موفق سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے بلایا اور میں نے حضرت ہی کے ساتھ کھانا کھایا۔ ان حضرت کے دستر پر حلوہ بہت سا تھا۔ میں نے حلوے کی کثرت پر تعجب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اور ہمارے محب شیرینی ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی سبب سے ہم کو حلوہ زیادہ پسند ہے۔

عبداللہ علے سے منقول ہے کہ ایک دن مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا ان حضرت کے سامنے مرغ بریاں پیش کیا گیا جس کے نوف میں خرمہ اور روغن بھرا ہوا تھا۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کو مچھلی کھائے اور اس کے بعد خرمایا شہد نہ کھائے تو صبح تک اس کی رگِ فالج بدن میں متحرک رہے گی۔ یہ بھی فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ جب مچھلی تناول فرماتے تھے یہ فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ اَبْدِلْ لَنَا خَیْرًا مِّنْہُ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مچھلی کھانے کی مذمت نہ کرو کہ وہ بدن کو گھٹاتی ہے۔

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُرغی کے انڈے کی زردی نفیس چیز ہے اس کے

کھانے سے گوشت کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اور گوشت میں جو جو خرابیاں ہیں وہ اس میں نہیں ہیں۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی اُن حضرت نے فرمایا کہ استغفار پڑھا کرو اور مرغ کا انڈا پیاز کے ساتھ کھایا کرو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سرکہ سے بہتر اور کوئی چیز نہیں جس سے روٹی کھائی جائے کیونکہ صفرا کو فرو کرتا ہے اور دل کو محظوظ کرتا ہے۔

روغنِ زیتون کھانے اور جسم پر ملنے کی بڑی تعریف ہے بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ منقول ہے کہ پیغمبر اور برگزیدہ لوگ اس سے بھی روٹی کھایا کرتے تھے اسی طرح میوۂ زیتون کی تعریف بہت کچھ وارد ہے، چنانچہ منقول ہے کہ وہ جسم سے زہریلی ہواؤں کو خارج کر دیتا ہے۔

کئی سندوں سے ائمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ شہد سے بہتر کوئی چیز نہیں جب مریض شفا پانے کے لئے استعمال کریں۔ کیونکہ وہ ہر درد کے لئے شفا ہے اور کلام مجید کی تلاوت کرنا اور کندر (کندر ایک قسم کا گوند ہے) چبانا بھی دافع بلغم و نافع حافظہ ہے۔

منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سوتے وقت مٹھاس کھایا کرتے تھے یہ بھی منقول ہے کہ شکر ہر طرح نافع ہے اور دافع بلغم ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر کسی کے پاس ہزار درہم کے سوا اور کچھ نہ ہو اور وہ سب کی شکر خرید لے تو بھی اس کا شمار مسرفین میں نہ ہوگا۔

گھی کی تعریف میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں خصوصاً گائے کا گھی کہ وہ شفا ہے اور ضعیف آدمیوں کے لئے جن کا سِن پچاس برس کا یا اس سے زیادہ ہو گیا ہو گھی کھانے کی ممانعت آئی ہے۔ منقول ہے کہ گائے کا گھی شفا ہے۔

منقول ہے کہ دودھ پیغمبروں کی غذا ہے ایک شخص حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے دودھ پیا اور اس سے تکلیف پائی۔ حضرت نے فرمایا کہ دودھ سے تو کوئی آزار نہیں مگر تو نے کوئی دوسری چیز اس کے ساتھ کھائی ہو گی جس سے تکلیف ہوئی۔

ایک شخص نے انہیں حضرت سے ضعف بدن کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا دودھ پیا کر کہ اس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا نطفہ متغیر ہو جائے یعنی اس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو اس کو چاہیئے کہ دودھ میں شہد ملا کر پیا کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا گائے کا دودھ دوا ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اونٹ کا دودھ تمام امراض کے لئے شفا ہے کئی روایتیں گدھی کے دودھ کی تعریف اور اس کی خاصیت میں بھی وارد ہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ چھاچھ یا مٹھا اُسے تکلیف نہ دے اسے لازم ہے کہ پنیر کے ساتھ پیا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے پنیر پسند ہے۔ ایک روایت میں وارد ہے کہ دن میں اس کا کھانا مضر ہے رات میں نافع بلکہ تولد فرزند کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرمی میں اخروٹ کی گری کھانے سے اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اور پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں اور جاڑوں میں کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں اور سردی کم معلوم ہوتی ہے۔ کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جب اخروٹ کی گری پنیر ملا کر کھائی جائے تو دوا ہے اور کسی ایک کو کھایا جائے تو درد۔

# آٹھویں فصل

## غلّہ اور ترکاری اور میوہ جات اور تمام کھانے کی چیزوں کے فائدوں کا بیان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا چاول عمدہ غذا ہے۔ آنتوں کو کھولتا ہے۔ بواسیر کو دور کرتا ہے۔

حدیثِ موثق میں منقول ہے کہ ایک شخص خدمت امام جعفر صادقؑ میں آیا اور پیٹ کے درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ چاولوں کو دھو کر سایہ میں خشک کر لو اور اس میں سے تھوڑا بریاں کر کے نرم کوٹ لو اور ہر صبح بقدر ایک کف دست کھایا کرو۔

معتبر روایت میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ ستر پیغمبروں نے چنے کے واسطے دعائے برکت مانگی ہے۔

اکثر روایاتِ معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ مسور کا کھانا دل کو نرم کرتا ہے اور رونا زیادہ لاتا ہے۔

روایتِ معتبر میں منقول ہے کہ باقلہ کے کھانے سے پنڈلی کا گودا بڑھتا ہے اور بھیجا زیادہ ہوتا ہے اور خونِ تازہ پیدا ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے چھیپ کی شکایت کی فرمایا ماش اپنے کھانے میں داخل کرو۔

سلیمان ابن جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کے پاس تازہ تازہ خرمے بہت سے رکھے تھے اور حضرت اہتمام کر کے تناول فرما رہے تھے مجھے حکم ہوا کہ اے سلیمان میرے پاس آؤ۔ اور تم بھی کھاؤ۔ میں نے عرض کی کہ فدا ہو جاؤں آپ نے تو بہت تناول فرمائے۔ ارشاد فرمایا ہاں مجھے زیادہ مرغوب ہیں۔ کیونکہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ۔ حضرت امیرالمومنینؑ۔ حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ۔ حضرت زین العابدینؑ۔ حضرت امام

محمد باقرؑ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور میرے والد ماجد ان سب کو خرمے بہت مرغوب تھے اور مجھے بھی مرغوب ہیں۔ جو لوگ ہم پر ایمان لائے ہیں ان کو بھی مرغوب ہیں اس لئے کہ وہ ہماری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ رہے ہمارے دشمن ان کو شراب مرغوب ہے اس لئے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سات دانے عجوہ کے سوتے وقت کھالیا کرے اگر اس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں۔ بہدانہ انار۔ بہی۔ سیب شامی۔ سفید انگور اور خرمائے تازہ۔

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میوے کا پوست دور کرنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر میوے پر ایک قسم کا زہر ہوتا ہے۔ جب میوہ تمہارے واسطے لایا جاوے تو پہلے اس کو دھلوالو پھر کھاؤ۔

ابو عکاشہ سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا حضرت کے پاس انگور رکھے تھے۔ حضرت نے فرمایا بوڑھے اور بچے تو ایک ایک دانہ کھاتے ہیں اور جس شخص کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا پیٹ نہ بھرے گا۔ وہ تین تین چار چار دانے کھاتا ہے تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔

دو سندوں سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکیس ۲۱ دانے مویز منقی سُرخ کا ناشتہ کرنا سوائے موت کے تمام امراض کو دفع کرتا ہے۔

حدیثِ معتبر میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ میوہ کُل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے۔ اور سب میں بہتر انار ہے فرمایا تم کو انار کھانا چاہیئے کہ بھوکوں کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھروں کے واسطے ہاضم طعام ہے۔ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مرغوب نہ تھا۔ اور آنحضرت یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کے کھانے میں کوئی شریک ہو۔ (اس کا سبب اس کے بعد کی حدیث سے معلوم ہوگا)

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے۔ اگر کوئی کافر انار کھاتا ہے تو ایک فرشتہ اس دانے کو آ کر لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھا سکے۔ اسی سبب سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک انار نہار منہ کھائے اس کا دل چالیس روز تک روشن رہے گا اگر دو انار کھائے تو اسّی دن اور اگر تین انار کھائے تو ایک سو بیس ۱۲۰ دن تک روشن رہے گا۔ اور وسوسہ شیطانی بھی اس سے دور ہو جائے گا۔ اور جس سے وسوسہ شیطانی دور ہوا وہ معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اور جو معصیتِ خدا میں مبتلا نہ ہوگا وہ داخلِ بہشت ہوگا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ سیب کا کھانا ہر قسم کے زہر۔ جادو۔ تصرف جنات اور زیادتی بلغم کو نافع ہے اور کسی چیز کا نفع اس سے زیادہ اور جلد نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں معتبر روایت سے منقول ہے کہ خشک سیب کے ستو نکسیر بند کر دیتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ کوئی دوا دفعیہ زہر

کے لئے سبب کے ستو سے بہتر نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر لوگوں کو سیب کا نفع معلوم ہو تو اپنے بیماروں کی دوا سوائے سیب کے کے اور کسی چیز سے نہ کریں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہی کھانا کمزور دل کو قوت دیتا ہے اور فربہی حاصل ہوتی ہے اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ دانائی بڑھتی ہے اور ڈرپوک آدمی دلیر بن جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہی کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار منہ کھائے حق تعالےٰ چالیس روز کے لئے اس کی زبان پر حکمت جاری کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کے بدن سے خوشبوئے بہی نہ آتی ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ دانہ بہی کھانا غم والے کے غم کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح ہاتھ سے پیشانی کا پسینہ صاف کر دیتے ہیں۔

دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امرود کھانا معدہ کو صاف کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا بہ نسبت نہار منہ کے بہتر ہے۔

حدیث حسن میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انجیر منہ کی بدبو دور کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے بال بڑھاتا ہے مختلف قسم کے دردوں کو دور کرتا ہے۔ انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی انجیر بہشت کے میووں سے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ انجیر درد قولنج کو نافع ہے۔

منقول ہے کہ انجیر بواسیر اور درد نقرسی (ایک قسم کا درد جو پاؤں کی انگلیوں میں ہوتا ہے) کو دور کرتا ہے اور مجامعت کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

زیاد قندی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں گیا۔ دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا رکھا ہے جس میں آلو بخارے پڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ مجھ پر حرارت غالب ہو گئی ہے۔ تازہ آلو بخارے حرارت کو کم اور صفرا کو ساکن کر دیتے ہیں۔ اور خشک آلو بخارہ خون کو ساکن کرتے ہیں اور ہر قسم کے درد کو بدن سے نکال دیتے ہیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ ہمارے طبیب ککڑی کے بارے میں کیا کہتے ہیں اس نے کہا وہ کہتے ہیں کہ کھانے سے پہلے کھانا چاہیئے۔ فرمایا کہ میں کہتا ہوں کھانے کے بعد کھایا کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سنجد (ایک قسم کا میوہ ہے جو عناب سے مشابہ ہے) کے گودے سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ اس کے چھلکے سے پوست اور اس کی گٹھلی سے ہڈی۔ سنجد کا کھانا گردوں کو نرم کرتا ہے۔ معدہ کو صاف اور بواسیر کے لئے نافع اور پیشاب جو بار بار قطرہ قطرہ آتا ہے اس کو فائدہ بخشتا اور پنڈلیوں کو قوت دیتا ہے اور مرض بالخورہ کو دور کرتا ہے۔

حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ نہار منہ خربزہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ کو خربزہ کے ساتھ چھوہارے کھانا پسند تھا اور کبھی کبھی شکر و قند کے ساتھ بھی کھا لیتے تھے۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نیا میوہ دیکھتے تھے تو اسے بوسہ دیتے تھے اور دونوں آنکھوں سے لگاتے تھے۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ کما اریتنا اوّلھا فی عافیۃ فارنا اٰخرھا فی عافیۃ

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی میوہ کھائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہے تو وہ اسے نقصان نہ پہنچے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ کے سامنے کبھی ایسا خوان نہیں آیا کہ جس پر کوئی سبزی نہ ہو اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مومنوں کے دل سبز ہیں اور سبزی کی طرف مائل ہوتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ جو شخص رات کو اس حالت میں سوئے کہ سات پتے کاسنی کے اس کے معدے میں پہنچ چکے ہوں تو وہ اس رات میں درد قولنج سے محفوظ رہے گا جس شخص کو یہ منظور ہے کہ اللہ تعالےٰ اور زیادہ اولاد دے سبزی کاسنی زیادہ کھایا کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہری کاسنی بہت اچھی سبزی ہے۔ اس کا ایک پتہ بھی ایسا نہیں کہ جس پر آب بہشت کا قطرہ نہ ہو لیں مناسب ہے کہ اس کو کھاتے وقت حرکت نہ دیں۔ فرمایا کاسنی سبزیوں میں سب سے بہتر ہے اور اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے اور خوبصورت۔ فرمایا کہ کاسنی کی فضیلت سبزیوں پر ایسی ہے جیسے ہم اہلبیت کی مخلوق خدا پر۔ ایک شخص کو بخار اور درد سر عارض ہوا حضرت نے فرمایا کہ کاسنی کوٹ کر ایک کاغذ پر پھیلا دو اور اس پر روغن بنفشہ چھڑک کے پیشانی پر لگا دو بخار اور درد سر دونوں برطرف ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترہ کا ساگ کھاؤ کہ اس کے چار فائدہ ہیں منہ کی بدبو دفع کرتا ہے۔ زہریلی ہوائیں بدن سے خارج کرتا ہے۔ بواسیر کھو دیتا ہے اور جو شخص اس کی مداومت کرے گا وہ بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہیگا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روئے زمین پر برگ خرفہ سے بہتر اور نفع بخش کوئی سبزی نہیں ہے اور وہ حضرت فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کی سبزی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم کو کاہو کھانا چاہیئے کہ خون کو صاف کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے یہودیوں کو بالخورہ دور کرنے کی دو تدبیریں بتائی تھیں، چقندر کھانا اور گوشت کی رگیں نکالدینا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو چقندر کے پتے کھلاؤ کہ اس میں شفا ہی شفا ہے اور خرابی مطلق نہیں۔ ان کو بیمار کھا کر چین سے سوتا ہے مگر اس کی جڑ سے سودا پیدا ہوتا ہے۔

حضرت نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت کی کہ یا علیؑ کدو کھانا لازم سمجھو کہ اس سے دماغ بڑھتا ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مولی کے تین خواص ہیں۔ پتہ اس کا زہریلی ہوا بدن سے خارج کرتا ہے۔ تخم اس کا ہاضم طعام ہے ریشہ اس کا دافع بلغم ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں وارد ہے کہ شلغم کھاؤ اور جہاں تک مل سکیں کھاؤ کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ اس کے جسم میں

بالخورہ اور جذام کی رگ نہ ہو۔ شلغم اس رگ کو گھلا دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ ککڑی کو نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ککڑی کو جڑ کی طرف سے کھاؤ کہ اس میں برکت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ پیاز گندہ دہنی کو دور کرتی ہے بلغم زائل کرتی ہے سستی و تکان کھوتی ہے۔ رگ اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں جما دیتی ہے مباشرت کی قوت بڑھاتی ہے نسل زیادہ کرتی ہے بخار کو کھو دیتی ہے اور بدن کو خوشرنگ کرتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیداوار پیاز کھاؤ کہ اس شہر کی بیماریاں تم سے دور رہیں۔

حدیث حسن میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن کھائے وہ مسجد میں ہماری نہ آئے بوجہ بدبو کے۔ مگر جو شخص مسجد میں نہ ہو یا مسجد میں نہ جانا ہو وہ کھا لیا کرے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ شیطان کا بڑے سے بڑا پھندا مٹی اور خاک کھلانا ہے۔ مٹی کھانے سے کئی قسم کے درد بدن میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ خارش و بواسیر ہوتی ہے اور سوداوی امراض ہو جاتے ہیں پنڈلیوں اور پاؤں کی طاقت جاتی رہتی ہے۔ اور مٹی کھانے سے کھانے والے کی خلقی قوت گھٹ جاتی ہے اس سے اعمالِ خیر میں اتنی کمی پڑتی ہے۔ قیامت میں اس کا حساب ہو گا اور عذاب دیا جائے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چار چیزیں وسوسے شیطانی سے ہیں مٹی کھانا۔ عادتاً مٹی کو ہاتھ میں توڑتے رہنا۔ ناخن کو دانتوں سے کترنا۔ داڑھی چبانا۔

# نویں فصل

## مومنوں کی ضیافت کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب کوئی برادر مومن تمہارے گھر آئے تو اس کو کھانا کھلاؤ کھانا نہ کھائے تو کچھ پلاؤ یا پینے کی کوئی چیز دو۔ اور اگر نہ قبول کرے تو کسی خوشبودار عرق سے یا پانی سے ہاتھ دھلاؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہو گا جو اپنے پاس کی چیز کو حقیر سمجھے اور مہمان کو تحفہ کے طور پر پیش کرنے میں کوتاہی کرے (ہلاک ہونے سے مراد ثواب سے محروم ہونا ہے)

بسند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب برادر مومن خود تمہارے پاس آئے تو جو موجود ہو اس کے لئے لاؤ اور اگر تم نے اسے بلایا ہے تو تکلف کرو۔

حدیثِ حسن میں ہشام سے منقول ہے کہ میں ابن ابی یعفور کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔

حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا ہشام نے عرض کیا کہ میں تو کم کھاؤں گا حضرت نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ مومن اپنے برادرِ مومن سے جتنی محبت ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کے کھانے میں سے کتنا کھایا۔ یعنی جتنی دوستی زیادہ ہوگی اتنا ہی کھانا زیادہ کھائے گا۔ اس مضمون میں اور بھی بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ پانچ موقعوں پر سنّت ہے۔ شادی، عقیقہ، ختنہ، بنا مکان خرید کرنا یا بنانا اور مہمان جب وقت سفر سے واپس آئے۔

منقول ہے کہ آنحضرت نے اس ولیمہ کی شرکت سے نہی فرمائی ہے جو تونگروں کے لئے مخصوص ہو اور فقیروں کو اس گھر میں نہ بلایا جائے۔

حدیثِ معتبر میں وارد ہے کہ جو شخص کسی شہر میں آئے وہ اپنے برادرِ مومن کا اس وقت تک مہمان ہے جب تک کہ وہ اس شہر سے چلا نہ جائے اور مہمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ بغیر اطلاع صاحبِ خانہ سنتی روزہ رکھے۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ صاحب خانہ اس کے لئے کھانا پکوائے اور وہ ضائع ہو۔ اسی طرح صاحبِ خانہ کو بلا اطلاع مہمان روزہ سنتی رکھنا مناسب نہیں ہے کہ مبادا وہ اس کے روزہ رکھنے کے باعث شرم کرے اور بھوکا رہے۔

جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اپنے برادر مومن کے پاس اتنی مدت نہ قیام کرے کہ اس کو فکر لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تمہارے لئے خرچ کو کچھ نہ بچے۔

ابن یعفور نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مہمان کو حضرت امام جعفر صادقؑ کے مکان میں کسی کام کے لئے اُٹھتے ہوئے دیکھا حضرت نے اُسے روک دیا اور خود اٹھکر اس کام کو انجام دیا۔ پھر فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ صحف ادریسؑ میں ایک بات یہ بھی ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ سلوک کرے اور تم اس کا بدلہ نہ دو۔ اور مہمان سے کوئی کام لینا خلافِ اخلاق بھی ہے اور خلاف ادب پس جس وقت کوئی مہمان آئے تو اترنے میں اس کی اعانت کرو اور جس وقت وہ چاہے کہ اپنا اسباب بار کرنے جائے تو جانے میں اس کی مدد نہ کرو۔ کہ یہ خست نفس کی دلیل ہے اور جاتے وقت عمدہ اور خوشبودار کھانا پکاکر بطور زادِ راہ کے اس کے ساتھ کردو کہ یہ جوان مردی کی دلیل ہے۔

بسندِ معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاتے وقت صاحبِ خانہ کم از کم گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جائے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی گھر میں جائے تو جہاں صاحب خانہ اتارے اترے۔ کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کے مخفی معاملات کو بخوبی جانتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ ذلیل وخوار کئے جائیں تو انہیں اپنے آپکو ملامت کرنی چاہیئے۔ اوّل وہ جو کسی دسترخوان پر بے بلائے چلا جائے۔ دوسرے وہ مہمان جو صاحب خانہ پر حکومت جتائے۔ تیسرے وہ جو اپنے دشمن سے نیکی کا طلبگار رہو۔ چوتھے وہ جو کنجوس اور بخیل ہو جو لوگوں سے بخشش اور احسان کا امیدوار ہو۔ پانچویں وہ جو

دو آدمیوں کے راز یا گفتگو میں بغیر ان کی اجازت کے دخل دے چھٹے وہ جو بادشاہ اور حکام وقت کی وقعت نہ کرے۔ ساتویں وہ جو ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بیٹھنے کی اُسے قابلیت نہ ہو۔ آٹھویں وہ جو ایسے شخص سے بات کرے جو اس کی بات پر توجہ نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے کھانے پر ایسے لوگوں کو بلاؤ جن سے محض خدا کے لئے دوستی ہو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک برادرِ مومن کو جس سے محض خدا کے لئے دوستی ہو پیٹ بھر کر کھلانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے خود سب کے پہلے شروع فرماتے تھے۔ اور سب کے بعد ہاتھ روکتے تھے تاکہ مہمان بھوکا نہ رہ جائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی گروہ کو پانی پلائے اسے لازم ہے کہ خود سب کے بعد پانی پئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ کوئی شخص کھانے میں ہزار درہم خرچ کرے اور ایک مومن اس میں سے کھائے تو وہ اسراف نہ ہوگا۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اپنی روزی ساتھ لاتا ہے اور (فضل خدا ہے) جب وہ کھا چکتا ہو تو صاحب خانہ کی بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مہمان کی آواز سنکر خوش ہوتا ہے اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں گو اس نے زمین اور آسمان کو معصیت سے بھر دیا ہو۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمام حاضرین اور غائبین کو وصیت کرتا ہوں کہ مسلمانوں کی ضیافت رد نہ کرو گو فاصلہ پانچ میل کا ہو کیونکہ قبولِ ضیافت ان امور میں سے ہے جو لازمۂ دین ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن مجھے ایک بھیڑ کے دست کے لئے طلب کرے (یعنی اس کے سوا اور کوئی چیز اس کو تیار کرنے کا مقدور نہ ہو) تو بھی میں ضرور جاؤں گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادرِ ایمانی کی دعوت کرے اور وہ اسے قبول نہ کرے۔

# دسویں فصل

## خلال کی فضیلت اور اس کے آداب میں

حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل ؑ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے لئے مسواک، خلال اور سینگی لائے اور عرض کیا خلال سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں اور دانتوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے درخت انار اور پھول والے درخت دونوں کی لکڑی سے خلال کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ان سے بالخورہ کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ جھاؤ کی لکڑی سے خلال کرنے سے مفلسی اور حماقت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مہمانوں کے حقوق سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے لئے خلال

مہیا کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ خلال کرو کیونکہ فرشتے جس چیز کو زیادہ دشمن رکھتے ہیں وہ کسی شخص کے دانتوں میں کھانے کے ذرہ دیکھنا ہے۔
حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طعام کا جو حصہ دانتوں کی جڑوں میں لپٹا رہ جائے اُسے توکھالو اور جو دانتوں کے درمیان میں پھنس جائے اسے نکال کر پھینک دو۔
حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ نکالا جائے اسے نہ کھاؤ کہ اس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔

# گیارھویں فصل

## پانی کی فضیلت اور اس کی قسمیں

احادیثِ معتبر میں وارد ہے کہ دنیا و آخرت میں سب سے بہتر پینے کی چیز پانی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پانی سے محظوظ و متلذذ ہوگا اس کو خدائے تعالےٰ شراب ہائے جنت سے بھی متلذذ کریگا۔ کسی شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا زندگانی کا۔
دوسری حدیث میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے آبِ زمزم بہتر ہے اور آب برہوت جو یمن میں ہے۔ وہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے بدتر ہے۔ کیونکہ کافروں کی روحیں وہاں وارد ہوتی ہیں اور دن رات معذب رہتی ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آبِ زمزم ہر مرض کے لئے شفا ہے۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مینہہ کا پانی پیو کہ وہ تمہارے بدن کو پاک و صاف کرتا ہے اور بیماریوں اور دردوں کو بدن سے نکال دیتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اولہ کھانے کی ممانعت وارد ہوتی ہے۔
دوسری روایت میں آیا ہے کہ اولہ کھانا بدن کے لئے نافع ہے (دونوں روائتیں دو مختلف مزاجوں کے لئے ہیں جس کا فیصلہ طبیب کا حق ہے۔)
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس لڑکے کا آب فرات سے گلا اٹھایا جائے وہ ہم اہلبیت کے دوستوں میں سے ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ بہشت کے دو پرنالے برابر دریائے فرات میں گرتے رہتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے اور دریائے فرات کے درمیان بہت بڑا فاصلہ بھی ہوگا۔ تو بھی میں حصولِ شفا کے لئے اس دریا پر جاؤں گا۔
بہت سی احادیث میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے ارشاد فرمایا کہ ان گرم پانیوں سے شفا طلب نہ کرو جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں۔ اور جن میں گندھک کی بو آتی رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ان کی گرمی جہنم کی گرمی ہے۔
حضرت امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ علیہما السلام نے فرمایا کہ ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر عرض کی گئی جس پانی نے قبول کرلی شیریں و خوشگوار ہوگیا اور جس نے نہ قبول کی وہ کھاری اور تلخ رہا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مصر کے دریائے نیل کا پانی۔ دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ٹھنڈا پانی حرارت کو فرو کرتا ہے۔ صفرا کو ساکن کرتا ہے طعام کو معدہ میں گھلاتا ہے۔ تپ کو زائل کرتا ہے۔ فرمایا جوش کیا ہوا پانی ہر درد کے لئے نافع ہے اور کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچاتا۔

حضرت امام علی ابنِ موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جوش کئے ہوئے پانی سے جسے سات دفعہ جوش دیا گیا ہو اور ہر بار برتن بدل دیا گیا ہو۔ بخار جاتا رہتا ہے اور پنڈلیوں میں طاقت آتی ہے۔

ابن ابی طیفور طبیب سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا ان حضرت کو زیادہ پانی پینے سے منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح بُرا نہیں ہے۔ طعام کو معدے میں ہضم کرتا ہے غصّہ کو کم کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے اور صفرا کو گھٹاتا ہے۔

# بارھویں فصل

## پانی پینے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہلبیت کو یاد کرے اور ان حضرت کے قاتلین پر لعنت کرے تو حق تعالےٰ ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹائیگا اور ایک لاکھ درجے بلند کرے گا اور اس کو اس قدر ثواب ہو گا گویا ایک لاکھ بندے خدا کی راہ میں آزاد کئے اور حق تعالےٰ قیامت میں اس کو خوشحال اور با اطمینان محشور کرے گا۔ اور اگر پانی پی کر یہ کہے تو بہتر ہے۔ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَاَهْلِبَیْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔ وَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی قَتَلَتِهٖ وَاَعْدَائِهٖ۔

حدیثِ صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک پیاس پانی نہیں پینے پاتا کہ خدائے تعالیٰ اس کو پانی پیتے ہی بہشتی کر دیتا ہے۔ اور صورت اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص پانی پینے میں ٹھہر جائے اور خدا کی تعریف کرے پھر پیئے خداوند عالم اس تعریف کے سبب سے اس پر بہشت واجب کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص رات کو پانی پیئے تین بار کہے عَلَیْكَ السَّلَامُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَمَاءِ الْفُرَاتِ رات کا پانی پینا اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو دوا نہ کرو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے فرمایا کہ کھانے پر زیادہ پانی پینا نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ زیادہ خالی ہو تو زیادہ پانی مت پیو۔ یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص اگر دو چمچے کھانا کھائے اس پر پانی نہ پیئے تو مجھے تعجب ہے کہ اس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا اچھا ہے اور افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ کر کے پئے۔ دن کو کھڑے ہو کر رات کو بیٹھ کر پینا چاہیئے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کسی قبر کے گرد نہ پھرو اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اور اس پر کوئی بلا آپڑے تو اسے چاہیئے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

ابن بابویہ فرماتے ہیں کہ مراد ان احادیث سے رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کوئی شخص سیراب ہونے سے پہلے پانی پینے میں دم نہ لے وہ کیسا ہے۔ فرمایا کہ اس کے خلاف کرنے میں لذت ہے۔ عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک دم سے پانی پینا پیاسے اونٹ کی طرح ہے فرمایا پیاسے اونٹ کی طرح وہ پیتا ہے جس میں خدا کا نام نہ لیا جائے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص تمہیں پانی دے وہ اگر تمہارا غلام ہو تو تین مرتبہ کر کے پیو اگر آزاد ہو تو ایک دم سے پی جاؤ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے پانی پینے کے آداب یہ ہیں کہ ابتدا میں بسم اللہ کہے اور اختتام پر الحمد للہ۔ الجدرے میں دستی لگی ہو تو اس کے سامنے سے اور اگر وہ کہیں سے ٹوٹا ہو یا چھید ہو تو اس طرف سے پینا چاہیئے کہ دونوں موقعے شیطان سے متعلق ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے منہ سے پانی میں پھونک مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانی کو پھونک مارنا اس وقت مکروہ ہے کہ جب دوسرا شخص موجود ہو اور وہ اس پانی میں سے پینا چاہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ شاید اسے یہ حرکت ناپسند ہو۔

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کبھی شیشے کے برتنوں میں پانی پیتے تھے جو شام سے حضرت کے لئے تحفۃً آیا کرتے تھے۔ اور کبھی لکڑی یا چمڑے کے برتن میں اور اگر برتن موجود نہ ہوتا تو چلو سے پی لیتے تھے۔

# چوتھا باب

## نکاح کی فضیلت

## عورتوں کے ساتھ رہنے سہنے اور مباشرت کرنیکے آداب۔ اولاد کی پرورش اور انکے ساتھ میل جول رکھنے کے فوائد

## پہلی فصل

### نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب مجرد رہنے اور تارک الدنیا ہونے کی ممانعت

معتبر سندوں سے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال سے کسی مرد مومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ وہ عورتوں سے محبت رکھے۔ فرمایا کہ جس کو عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کے ایمان میں زیادہ ترقی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں پیغمبروں کی سنت میں داخل ہیں۔ اوّل خوشبو سونگھنا دوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہوں ان کو دُور کرنا۔ تیسرے عورتوں سے زیادہ مانوس ہونا اور ان سے زیادہ مقاربت کرنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ سکین نخعی نے عورتوں۔ خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کر کے عبادت اختیار کر لی تھی۔ اور اس بات میں ایک عریضہ بھی لکھا تھا۔ اُن حضرت نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے کتنی ازواج تھیں۔ اور لذیذ کھانوں کو جو دریافت کرتے ہو تو خیال کر لو کہ حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ گوشت اور شہد تک تناول فرماتے تھے۔ نیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقوٰی کی ضرورت رہی[1]۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مومن کو کونسی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اسے خدائے تعالےٰ ایسا فرزند عطا کر دے جو زمین کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے زینت دے یہ بھی فرمایا

---

[1] اور یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب سے بدتر مجرد لوگ ہیں۔

کہ جو شخص میری سنّت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ اور جو شخص میری سنّت کا پیرو ہے سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنت میں داخل ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اِنْ یَکُونُوا فُقَرَاءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔

دوسری حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے عرض کیا میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا۔ تیسری نے عرض کیا کہ میرا شوہر عورتوں سے مقاربت نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثار قہر و غضب چہرہ مبارک سے نمایاں تھے اور ردائے مبارک زمین پر گھسٹتی چلی آتی تھی اسی حالت میں منبر پر تشریف لے گئے اور بعد حمد و ثنائے خداوند عالم ارشاد کیا کہ کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا۔ خوشبو سونگھنا۔ عورتوں سے مقاربت کرنا ترک کر دیا ہے۔ میں گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھتا ہوں۔ عورتوں سے مقاربت بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میری سنّت کے خلاف ہے۔ میری اُمت سے خارج ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عیالدار کی دو رکعت نماز مجرّد کی ستّر رکعتوں سے بہتر ہے۔

# دوسری فصل

## عورتوں کی قسمیں اور ان میں سے اچھی کونسی ہیں اور بُری کونسی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اس گلوبند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلوبند تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

فرمایا کہ پاکدامن اور بدکار عورت کی طرح برابر نہیں ہو سکتی۔ پاکدامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ خاک اس سے کہیں بہتر ہے اور جد امجد جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے مثل کو دو۔ اپنے ہم کفو اور اپنے ہم مثل ہی سے بیٹی لو۔ اور اپنے نطفہ کے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو اس کے لئے موزوں ہو تاکہ اس سے لائق فرزند پیدا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مال و حسن جمال کے لئے نکاح کرے گا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیزگاری اور دین کے لئے نکاح کرے گا حق تعالےٰ اس کو مال بھی دے گا اور جمال بھی۔

حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ پاکدامن عورت سے شادی کرو کہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت عورت پر جس سے اولاد نہ پیدا ہوتی ہو نہ مرو۔ کیونکہ مجھے کل قیامت کے روز پیغمبروں کی امت پر تمہارے ہی سبب سے مباہات کرنی ہوگی۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائے اس میں یہ صفتیں ہونی چاہئیں

رنگ گندمی، پیشانی فراخ، آنکھیں سیاہ، قد میانہ سرین بھاری۔ اگر کسی کو ایسی عورت میسر آئے اور وہ اس کا خواستگار بھی ہو۔ اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ نذرِ مہر مجھ سے لے جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی مشاطہ کو کسی عورت کی خواستگاری کے لئے بھیجتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ اس کی گردن کو سونگھ لینا اس میں سے خوشبو آتی ہو ٹخنے اور ایڑی کے بیچ کا حصہ پر گوشت ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اس کے بالوں کے متعلق دریافت کرو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حسن ہے۔

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ شوہر کی خیر خواہ ہو اور صاحبِ عفت ہو۔ اپنے اعزہ اور اقربا میں عزت رکھتی ہو اور اپنے شوہر سے دبتی ہو۔ اور اپنے شوہر کے لئے اظہار بشاشت کرتی ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر میں آتا ہوں تو استقبال کرتی ہے اور جب باہر نکلتا ہوں تو مشایعت کرتی ہے۔ جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے کہ کیا فکر ہے اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں یہ عورت انھیں کارکنوں سے ہے اور جتنا اجر کسی شہید کو ملے گا اس سے نصف اُسے ملے گا۔

حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لئے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہر سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفت کو کام میں لاتی ہیں۔ (اس زمانہ میں زنانِ قریش کی مصداق سیدانیاں ہیں)

دوسری معتبر حدیث میں یہ ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دنیا و آخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مصیبت والے کی مصیبت پر رحم کرے اور میرے لئے خضوع و خشوع کرے اور زبان ایسی دیتا ہوں کہ ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا دیتا ہوں کہ ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اُسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ (شوہر) کہیں جائے تو عصمت و عفت کو کام میں لائے اور اس کا مال ضائع نہ کرے۔

# تیسری فصل

## نکاح اور نکاح کے ارادے کے آداب

حدیثِ حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کی درخواست کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور حمد الہی بجا لائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ

النِّسَاءِ اَعْقَهُنَّ فَرْجًا وَاَحْفَظَهُنَّ لِيْ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِيْ وَاَوْسَعَهُنَّ لِيْ رِزْقًا وَاَعْظَمَهُنَّ لِيْ بَرَكَةً فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِيْ اِنِّيْ اَتُوْبُكَ فَقَدِّرْ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا طَيِّبًا تَجْعَلُهُ خَلَفًا صَالِحًا فِيْ حَيٰوتِيْ وَبَعْدَ مَوْتِيْ

حدیثِ معتبر میں منقول ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنت ہے۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر پہنچی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ ہوا گرم چلتی تھی فرمایا مجھے گمان نہیں ہے کہ ان میں آپس میں محبت و اتفاق ہو چنانچہ تھوڑے ہی دن کے عرصہ میں جدائی ہو گئی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا زفاف کرے اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تحت الشعاع میں نکاح یا زفاف کرے وہ یاد رکھے کہ اس کا نطفہ منعقد ہوگا اور خلقت تمام ہونے سے پہلے ساقط ہو جائے گا۔

حضرت امیر المومنین سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن منگنی اور نکاح کا دن ہے یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ نکاح میں مومنوں کو بلانا ان کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے پہلے دن ضروری ہے دوسرے دن کچھ حرج نہیں اور تیسرے دن ریا کاری ہے۔

# چوتھی فصل

## زفاف اور ہمبستری کے آداب

جس وقت قمر در عقرب یا تحت الشعاع میں ہو زفاف کرنا مکروہ ہے اور حیض و نفاس کی حالت میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے اور ناف سے زانو تک کسی عضو کو مساس کرنا مکروہ ہے۔ پاک ہونے کے بعد غسل سے پہلے بھی جماع کرنا اچھا نہیں اور اجتناب میں احتیاط ہے۔ ہاں کوئی خاص ضرورت لاحق ہو تو چنداں حرج بھی نہیں اس صورت میں عورت کو حکم دینا چاہیئے کہ اندامِ نہانی کو دھو ڈالے پھر مقاربت کریں۔ اور جو عورت استحاضہ کی حالت میں ہو اگر وہ غسل یا اور اعمال جو ایسے کرنے چاہئیں بجا لائے تو اس سے جماع کر سکتے ہیں۔ اور جب آزاد عورت کے ساتھ جماع کیا جائے تو بہتر ہے کہ منی فرج سے باہر نہ گرے اور بعض علماء بغیر اجازت زوجہ اس طرح منی گرانے کو حرام جانتے ہیں۔ مگر کنیز کے بارے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شب چہار شنبہ کو ہمبستری نامناسب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہینے کے اول۔ اوسط۔ اور آخر میں جماع نہ کرو کیونکہ ان اوقات میں جماع باعثِ اسقاط ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو ضرور ہے کہ دیوانگی میں مبتلا ہو گی یا مرگی میں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شخص

کو مرگی کا عارضہ ہوتا ہے یا اسے اول ماہ میں دورہ ہوتا ہے یا وسط میں یا اخیر میں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے حالتِ حیض میں جماع کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ مرض بالخورہ میں مبتلا ہوگا یا برص یا جذام میں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کا دشمن دو قسم کے آدمیوں کے سوا تیسرا نہیں یا ولدالزنا یا وہ جس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہو۔

حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر وقت جماع بات چیت کی جائے تو خوف ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو اور اگر حالتِ جماع میں مرد عورت کے اندامِ نہانی کی طرف دیکھے تو خوف ہے کہ بچہ اندھا پیدا ہو۔

لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر حالتِ جماع میں کپڑا عورت یا مرد کے منہ سے ہٹ جائے تو کیسا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ اگر حالتِ جماع میں اپنی عورت کا بوسہ لے تو کیسا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ لوگوں نے انہیں حضرت سے استفسار کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ننگا کر کے دیکھے تو کیسا ہے۔ فرمایا کہ نہ دیکھنے میں لذت زیادہ ہے پھر دریافت کیا کہ اگر اپنی زوجہ کے اندامِ نہانی میں انگلی سے بازی کرے تو کیسا ہے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں لیکن اپنے اجزائے بدن کے علاوہ کوئی چیز اس مقام میں داخل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد کو اس مکان میں جس میں کوئی بچہ ہو اپنی عورت یا لونڈی سے جماع نہ کرنا چاہیئے ورنہ وہ بچہ زناکار ہوگا۔

منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ایسے مکان میں جماع کرے جس میں کوئی جاگتا ہو اور وہ ان کو دیکھے یا ان کی سانس یا بات کی آواز سنے تو اولاد جو اس جماع سے پیدا ہوگی ناجی نہ ہوگی بلکہ زناکار ہوگی۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا مرد ننگا ہو کر جماع کرسکتا ہے فرمایا نہیں۔ علاوہ بریں نہ روبقبلہ جماع کرسکتا ہے نہ پشت بقبلہ نہ کشتی میں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ جس شخص کو سفر میں غسل کے لائق پانی نہ ملے وہ جماع کرے سوائے اس خاص صورت کے جس میں جماع نہ کرنے سے اس کی ذات کو کسی ضرر کا خوف ہو۔ علماء ایسی حالت میں بلاکسی عذرِ قوی کے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محتلم ہو وہ غسل کرنے سے پہلے جماع نہ کرے اور فرمایا (اس قول پر عمل نہ کرنے سے) اس کے یہاں دیوانہ بچہ ہو تو اس وقت اپنے کو ملامت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا یا طلوع کرنے کے بعد بھی پورا روشن نہ ہوا ہو بلکہ زردی مائل ہو اسی طرح ڈوبنے سے پہلے جب روشنی کم ہوگئی ہو اور زردی مائل یا ڈوبتا ہو ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔

ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علیؑ جب دولھن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروا دو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر دروازے سے نیچے دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی۔ اور ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دولھن پر نازل ہوں گی۔ اور اس رحمت کی برکت اس مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچے گی اور وہ دولھن جب تک اس مکان میں رہے گی مرض دیوانگی، بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے علیؑ اس دولھن کو سات دن دودھ، سرکہ، دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان چیزوں کے کھانے سے عورتوں کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بانجھ ہو جاتی ہیں۔ ان کے اولاد نہیں پیدا ہوتی ہے۔ اے علیؑ جو بوریا کہ گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اس عورت سے بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔ پھر فرمایا یا علیؑ اپنی عورت سے مہینے کی اول اوسط۔ آخر میں جماع نہ کیا کرو۔ اس کو اور اس کے بچوں کو دیوانگی بالخورہ جذام اور خبط دماغ ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا علیؑ نماز ظہر کے بعد جماع نہ کرنا کیونکہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ پریشان احوال ہوگا یا علیؑ جماع کے وقت باتیں نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو عجب نہیں کہ گونگا ہو۔ اور کوئی شخص اپنی عورت کے اندامِ نہانی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس حالت میں آنکھیں بند رکھے کیونکہ اس وقت اندامِ نہانی کی طرف دیکھنا اولاد کے اندھے ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ یا علیؑ جب کسی عورت کے دیکھنے سے شہوت ہو یا خواہش پیدا ہو تو اپنی عورت سے جماع نہ کرنا کیونکہ جو بچہ پیدا ہوگا مخنث یا دیوانہ ہوگا۔ یا علی جو شخص حالتِ جنب میں اپنی زوجہ کے بستر پر لیٹا ہو۔ اُوسے لازم ہے کہ قرآنِ مجید نہ پڑھے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے آگ برسے اور دونوں کو جلا دے۔ یا علیؑ جماع سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے مہیا کر لینا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اس سے اول دشمنی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں جُدائی کی نوبت پہنچے گی۔ یا علیؑ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے۔ اگر بچہ پیدا ہوگا تو گدھوں ہی کی طرح بچھونے (بستر پر) پیشاب کیا کرے گا۔ یا علیؑ شب عید الفطر کو جماع نہ کرنا کہ بچہ پیدا ہوگا تو اس سے بہت برائیاں ظاہر ہوں گی۔ یا علیؑ شبِ عید قرباں نہ جماع کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو اس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں گی یا چار۔ یا علیؑ میوہ دار درخت کے نیچے نہ جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا یا قاتل یا جلاد ہوگا یا ظالموں کا سرگروہ۔ یا علیؑ آفتاب کے سامنے نہ جماع کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ مرتے دم تک بدحال و پریشان رہے گا۔ یا علیؑ اذان اور اقامت کے درمیان جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو خونریزی کی طرف مائل ہوگا۔ یا علیؑ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کور دل اور بخیل پیدا ہوگا۔ یا علیؑ شعبان کی پندرہ تاریخ کو جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو شوم اور اس کے منہ پر سیاہی کا نشان ہوگا۔ یا علیؑ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کرنا جو بچہ پیدا ہوگا لٹیرا اور ظلم دوست ہوگا۔ اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے۔ یا علیؑ کوٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ جو بچہ پیدا ہوگا منافق وریاکار و بدعتی ہوگا۔ یا علیؑ جب تم سفر کو جاؤ تو اس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو مالِ ناحق صرف کرے گا اور مُسرفین شیطان کے بھائی ہیں۔ اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوا تو ظلم دوست ہوگا۔[1]

---

[1] اس طولانی حدیث میں خطاب امیر المومنینؑ سے ہے مگر امت مراد ہے کیونکہ اسی کی ہدایت مقصود ہے امیر المومنینؑ کی ذات اس سے ارفع ہے کہ وہ اس تعلیم کے محتاج ہوں ۱۲

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا صاف ستھرا پکاتے ہیں۔ اور خوشبوئیں ملاتے ہیں تاہم اس میں وہ بات پیدا نہیں ہوتی جو عروسی کے کھانے میں ہوتی ہے فرمایا چونکہ عروسی کا کھانا ایک امر حلال ومشروع کے لئے تیار کیا جاتا ہے اسی سبب سے بہشت کی ہوا لگتی ہے۔

احادیثِ معتبر میں وارد ہوا ہے کہ نکاح کا رات میں واقع ہونا سنت ہے اور ولیمہ دن میں تیار کرانا مسنون ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارا محفل نکاح میں بلاوا ہو تو جانے میں تاخیر کرو کیوں کہ یہ محفل تمہیں دنیا یاد دلائے گی۔

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ جب تمہیں جنازہ پر بلایا جائے تو جانے میں تعجیل کرو کہ وہ تمہیں سامانِ آخرت یاد دلائیگا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کوّے سے تین عادتیں سیکھو۔ چھپ کر جماع کرنا۔ علی الصباح روزی کی تلاش میں جانا دشمنوں سے بہت پرہیز کرنا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنی عورت سے مقاربت کا ارادہ کرے تو جلدی نہ کرے کیونکہ عورتوں کو جماع سے پہلے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں۔ اور جب وقت کوئی شخص کسی غیر عورت کو دیکھے اور اسے وہ پسند آجائے تو اسی وقت جاکر اپنی عورت سے جماع کرے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے وہی اس میں بھی ہے[1]۔ بہرحال شیطان کو اپنے نفس پر غالب نہ ہونے دے۔ اگر زوجہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے۔ اور خدائے تعالےٰ کی حمد بہت کرے اور درود محمد وآلِ محمد پر بھیجے اور خدا سے سوال کرے۔ کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسے عورت مرحمت فرمائے کہ یہ دعا ضرور مستجاب ہوگی۔ اور خدا اس کو حرام سے بے نیاز کرے گا۔

دوسری حدیثِ معتبر میں منقول ہے کہ مندرجہ اوقات میں جماع نہ کرو۔ قبل طلوعِ آفتاب یعنی صبح صادق کے وقت سے طلوعِ آفتاب تک۔ اور غروبِ آفتاب سے مغرب تک۔ چاند گہن کی رات یا دن میں یا جس شب وروز میں سرخ سیاہ آندھی یا زرد آندھی یا زلزلہ محسوس ہو۔ خدا کی قسم اگر کوئی شخص ان اوقات میں جماع کرے گا اور اس سے اولاد پیدا ہوگی تو اس اولاد میں ایک عادت بھی ایسی نہ دیکھے گا جس سے خوشی حاصل ہو۔ کیونکہ اس نے خدا کی نشانیوں کو ہیچ سمجھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی شخص خضاب باندھے ہوئے اپنی عورت سے جماع کرے گا تو بچہ مخنث پیدا ہوگا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر کوئی نام نقش ہو اس انگوٹھی کو اتارے بغیر جماع نہ کرے۔

---

[1] پیغمبر اکرم کا ارشاد جو اس سے پیشتر گزر چکا ہے یہ حدیث اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہاں غیر عورت کو دیکھ کر شہوت کے ابھرنے پر اپنی زوجہ سے جماع کو منع کیا ہے۔ اور یہاں فقط پسند آنے پر اجازت ہے۔ دونوں حدیثیں دو حالتوں سے متعلق ہیں ۱۲

# پانچویں فصل

## شبِ زفاف اور مباشرت کے وقت کی نمازیں اور دعائیں

حدیثِ صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دولھن کو تمہارے پاس لائیں تو اس سے کہو کہ پہلے وضو کرے اور تم خود بھی وضو کرو اور وہ دو رکعت نماز پڑھے اور تم بھی دو رکعت نماز پڑھو بعد اس کے خدا کی تعریف کرو۔ اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجو اور دعا مانگو اور دولھن کے ساتھ جو عورتیں آئی ہوں ان سے کہو کہ آمین کہیں اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی اُلْفَتَھَا وَوُدَّھَا وَرِضَاھَا وَاَرْضِنِی بِھَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاٰنَسِ اِئْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَ تُکْرِہُ الْحَرَامَ اس کے بعد امام نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ الفت و محبت خدا کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے آدمیوں کی طبیعتیں کسی نہ کسی طرح اس سے پھر جائیں۔

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اوّل مقاربت کے لئے اپنی دولھن کے پاس جاؤ تو اس کے پیشانی کے بال پکڑ کر رو بقبلہ کر دو۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا بِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِی مِنْھَا وَلَدًا فَاجْعَلْہُ مُبَارَکًا تَقِیًّا مِنْ شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْکًا وَلَا نَصِیْبًا۔

راوی نے دریافت کیا کہ بچہ شیطان کا حصہ کیونکر بن سکتا ہے فرمایا اگر جماع کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے تو شیطان دور ہو جائے گا اور اگر نہیں لیا گیا ہے تو وہ اپنا عضو تناسل اس شخص کے عضو تناسل کے ساتھ داخل کر دے گا۔ پھر راوی نے دریافت کیا یہ کیونکر جانیں کہ کسی شخص میں شیطان شریک ہوا ہے یا نہیں فرمایا جو شخص ہمیں دوست رکھتا ہے اس میں شیطان شریک نہیں ہوا اور جو ہمارا دشمن ہے اس میں ضرور شریک ہوا ہے۔ اس مضمون کی بہت سی حدیثیں فریقین کے یہاں مختلف طریقوں سے وارد ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب یہ چاہے کہ شیطان کی شرکت نہ ہو تو بسم اللہ و اعوذ باللہ پڑھ لے۔

# چھٹی فصل

## شوہر کے حقوق زوجہ پر اور زوجہ کے حقوق شوہر پر اور ان حقوق کے متعلق احکام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے عورتوں کو سوا ایک مرد کے اجازت نہیں دی جیسے مردوں کو دی ہے کیونکہ مردوں کے لئے ایک سے چار عورتوں تک نکاح دائمی کرنا دوسرے متعہ نکاح میعادی

کرنا، تیسرے لونڈیاں جتنی حسب حیثیت امکان میں ہوں خدا نے سب حلال کی ہیں اور عورت کے لئے بجز اس ایک شوہر کے دوسرا کوئی حلال نہیں کیا۔ اگر دوسرے کی خواہش یا ارادہ کرے تو خدا کے نزدیک زناکار قرار پاتی ہے اب جو بدعورتیں ہیں۔ ان کو مردوں کے رتبہ خداداد پر رشک وحسد پیدا ہوتا ہے اور جو عورتیں ایماندار ہیں ان کو اپنی اس حالت پر رشک نہیں ہوتا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرد کا عورت سے یہ کہنا کہ مجھے تجھ سے محبت ہے اس کے دل سے کبھی نہیں نکلتا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے فرمایا لازم ہے کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ کسی وقت اور کسی حال میں اس کی نافرمانی نہ کرے۔ اس کے گھر سے اور اس کے مال میں سے بغیر اس کی اجازت صدقہ تک نہ دے۔ بغیر اس کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے جس وقت وہ مباشرت کا ارادہ کرے تو انکار نہ کرے، گو اونٹ کی پشت ہی پر کیوں نہ سوار ہو شوہر کے مکان سے بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ نکلے۔ اگر بلا اجازت باہر چلی گئی تو جب تک پلٹ کر نہ آئے گی۔ تمام آسمان وزمین کے فرشتے اور تمام غضب۔ درحمت کے فرشتے اس پر لعنت کئے جائیں گے پھر اس نے عرض کی یارسول اللہ مرد پر کس کا حق سب سے زیادہ ہے فرمایا باپ کا۔ عرض کیا عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا۔ عرض کی شوہر پر میرا حق اتنا نہیں جتنا اس کا مجھ پر فرمایا نہیں۔ تیرے اور اس کے حق کی نسبت ایک اور سو کی بھی نہیں ہے۔ اس عورت نے عرض کی یارسول اللہ اسی خدا کی قسم جس نے آپ کو اظہار حق کے لئے مبعوث کیا ہے میں ہرگز نکاح نہ کروں گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو عورت ایک رات اس حالت میں بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض رہا ہو تو جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہوگا اس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ اور جو عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے گی جب تک اس خوشبو کو دور نہ کرے گی اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ فرمایا تین آدمیوں کا عمل آسمان پر نہیں جاتا۔ ایک تو اس غلام کا جو اپنے مالک کے پاس سے بھاگ گیا ہو۔ دوسرے اس عورت کا جس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے اس کا جو متکبرانہ لباس پہنے ہو۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ مردوں کا جہاد تو یہ ہے کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کی راہ میں صرف کریں اور عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ شوہروں کے ستانے پر اور سوکنیں کر لانے پر صبر کریں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور کو بھی سجدہ کر سکتا ہے تو بیشک عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ فرمایا کہ عورت اس نیت سے کہ شوہر کو اس کی خواہش سے باز رکھے۔ نماز کو طول نہ دے فرمایا کہ جس عورت کو اس کا شوہر مباشرت کے لئے بلائے اور وہ اتنی تاخیر کر دے کہ شوہر سو جائے تو جب تک وہ بیدار نہ ہوگا فرشتے برابر عورت پر لعنت کئے جائیں گے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے کسی اور کام میں اپنا ذاتی مال بھی صرف نہیں کر سکتی۔ حج، زکوٰۃ، ماں باپ کے ساتھ سلوک اور اپنے پریشان اور محتاج عزیزوں اور قریبوں کی امداد۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہہ دے کہ میں نے تیری

طرف سے کوئی نیکی نہیں دیکھی تو اس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ اسے پیٹ بھر کھانا کھلائے ضرورت کے موافق کپڑا دے اور اگر احتیاطاً اس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخشدے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اس سے ترش روئی سے پیش نہ آئے اور ہر روز ایک مقدار معین تیل وغیرہ اسے دے تین دن میں ایک مرتبہ گوشت اس کے لئے لائے مہندی خواہ وسمہ وغیرہ جس کی عادت ہو چھ مہینے میں ایک مرتبہ لائے۔ ہر سال کم از کم چار جوڑے کپڑے اسے بنادے دو جاڑے کے اور دو گرمی کے یہ بھی ضرور ہے کہ اس کا گھر سر میں ڈالنے کے تیل سے اور سرکہ اور روغن زیتون سے خالی نہ رہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرے فرمایا کہ ہر شخص کے اہل وعیال اس کے قید میں ہیں اور خدا سب سے زیادہ اس بندہ کو دوست رکھتا ہے جو اپنے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ عورتوں سے ہرگز ہرگز مشورہ نہ کرنا کہ ان کی رائے ضعیف ہے اور ان کا ارادہ سست ہوتا ہے اور ان کو ہمیشہ پردہ میں رکھنا اور باہر نہ بھیجنا اور جہاں تک ممکن ہو ایسا انتظام کرنا کہ سوائے تیرے کسی دوسرے مرد سے واقف نہ ہو۔ عورتوں سے خدمت بجز ان کے ذاتی کاموں کے متعلق نہ کرنا کیونکہ خدمات کا سپرد نہ کرنا ان کے لئے مناسب ہوگا اور اس سے خوشی بھی زیادہ ہوگی اور یہ بات حسن وجمال کے بقا کے لئے موزوں ہے کیونکہ عورت پھول ہے خدمتگار نہیں۔ اس کو پھول کی طرح رکھو مگر جو بات وہ اوروں کے بارے میں کہے اسے قبول نہ کرنا اور اپنے آپ کو اس کے اختیار میں زیادہ نہ دینا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتوں کو بالاخانہ اور کھڑکیوں میں جگہ مت دو اور ان کو کوئی چیز لکھنی نہ سکھاؤ اور سورۂ یوسف ان کو تعلیم نہ کرو۔ انھیں چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو زین کی سواری سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تم نیک کاموں میں عورتوں کی اطاعت نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی طمع بڑھ جائے اور پھر وہ تمہیں بدی کی طرف راغب کریں۔ ان میں سے جو بد ہیں اُن سے پناہ مانگو اور جو نیک ہیں ان سے بھی پناہ مانگو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں کی مدبر عورتیں ہوں وہ ملعون ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اسے سر کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس اطاعت سے کونسی اطاعت مُراد ہے فرمایا عورت اس سے حماموں میں جانے کی اور شادیوں کی عیدگاہوں کی سیر یا میدان جنگ کے لئے جانے کی اجازت طلب کرے اور وہ اس کو اجازت دے دے یا گھر سے پہن کے جانے کے لئے نفیس کپڑے منگوائے اور یہ اُسے لادے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عورت کی مثال پسلی کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر اُسے اس کے حال پر رہنے دو گے تو نفع

پاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ جائے حاصلِ کلام یہ ہے کہ عورتوں کی ذرا ذرا سی ناخوشیوں پر صبر کرو۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ عورت کے حقوق جو مرد پر ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر مرد گھر میں موجود ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتا ہو تو چار مہینے پر ایک مرتبہ جماع کرے یہ واجب ہے۔ اور اگر کئی بی بیاں ہوں اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک رات سوئے تو واجب ہے کہ اوروں کے پاس بھی ایک ایک رات سوئے۔ علماء کے ایک گروہ کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد احتیاط کی بناء پر معلوم ہوتا ہے کہ چار راتوں میں سے ایک رات ایک عورت کے لئے مخصوص ہے اب خواہ اس میں ایک عورت ہو یا زیادہ۔ پاس سونے سے یہ مراد نہیں ہے کہ جماع بھی ضرور کرے۔ لونڈیوں کے حق اور ان عورتوں کے حق میں جن سے متعہ کیا ہے یہ احکام واجب نہیں۔ بلکہ لونڈی کے حق میں بہتر صورت یہ ہے کہ یا اس کی شہوت خود رفع کرے یا اس کا کسی کے ساتھ نکاح کر دے۔ بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گا اور وہ زنا میں مبتلا ہو گئی تو اس کا گناہ مالک کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

علماء میں یہ قول مشہور ہے کہ اگر کسی شخص کی زوجہ موجود ہو اور وہ کوئی اور نکاح کرے تو اگر کنواری سے کیا ہے تو سات راتیں اس کی مخصوص ہیں اور اگر کنواری نہ ہو تو تین راتیں۔

# ساتویں فصل

## طلب اولاد کی دعائیں اور اس کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نیک عورت بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ فرمایا کہ نیک اولاد آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم زیادہ اولاد بہم پہنچانے کی کوشش کرو کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا۔

حدیثِ صحیح میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر علیہ السلام کو روتے دیکھا۔ جبریل علیہ السلام نے رونے کا سبب دریافت کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ہمارے دونوں بچے بیمار ہیں اور ہم کو ان کے رونے سے یہ صدمہ پہنچا۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ آپ کے ان بچوں کی خاطر چند مومن ایسے پیدا کرے گا کہ جب ان کے بچے روئیں گے تو سات برس تک ان کا رونا لا الٰہ الا اللہ سمجھا جائے گا اور جب وہ سات برس گزر جائیں گے تو ان کا رونا ماں باپ کے حق میں استغفار سمجھا جائے گا۔ جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو ان کے تمام نیک کاموں اور ثواب کے کاموں میں ماں باپ کی بھی شرکت سمجھی جائے گی مگر بد کاموں میں نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس دن سے عورت کو حمل رہا ہو اس دن سے لے کر جننے کے دن تک اور پھر جننے کے دن سے لے کر دودھ چھٹنے کے دن تک اس عورت کو اس شخص کا ثواب ملتا ہے جس نے کافروں کی سرحد پر چھاؤنی ڈال رکھی ہو اور مسلمانوں سے ان کے حملے دفع کرتا رہتا ہو۔ اور اگر وہ عورت اس اثناء میں مر جائے تو اسے شہیدوں

کا ساثواب ملے گا۔

حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر پر ہوا اور صاحبِ قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ دوسرے سال پھر اسی قبر پر گزر ہوا تو اب عذاب نہ تھا اس کیفیت کا سبب پروردگارِ عالم سے دریافت کیا۔ وحی الہٰی ہوئی کہ اس سال اس شخص کا ایک نیک بیٹا حدِ بلوغ کو پہنچا۔ اس نے ایک راستہ کی مرمت کی ہے اور ایک یتیم بچے کے رہنے کا ٹھکانا کر دیا ہے۔ بیٹے کے ان کاموں کے سبب سے ہم نے اس کے بھی گناہ بخش دیئے۔ اس کے بعد آنحضرت نے فرمایا کہ جو میراث بندہ اپنے خدا کے لئے چھوڑ جاتا ہے وہ وہ بیٹا ہے جو اس کے بعد خدا کی عبادت میں مشغول ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص بے اولاد مر جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا کبھی دنیا میں آیا ہی نہ تھا۔ اور جو شخص اولاد چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا مرا ہی نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ بہ نسبت بیٹوں کے بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو مرد کسی عورت کو جو اس کی قرابتدار اور محرم ہو کسی جائز طریقے سے خوش کرے گا۔ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُسے خوش کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے تمہارے نعمت ہیں۔ اور خدا ہر نیکی پر تم کو ثواب عطا کرے گا اور ہر نعمت کی بابت تم سے سوال کرے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پروردگار سے بیٹی کا سوال کیا کہ مرنے کے بعد ان پر روئے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے مر جانے کی خواہش کرے اور وہ مر جائیں تو اسے کوئی ثواب نہ ہوگا بلکہ قیامت کے دن وہ خدا کے نزدیک گنہگار ہوگا۔

ایک حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کے پاس خبر آئی کہ اس کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی سنتے ہی رنگ فق ہو گیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ زمین اس کا بوجھ اٹھانے کو موجود ہے آسمان سایہ ڈالنے کے لئے اور خدا روزی دینے کو۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ تیری تفریح کے لئے ایک پھول ہے۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ایک بیٹی ہو اس کا بوجھ بھاری ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں واللہ وہ اس لائق ہے کہ تم اس کی فریاد کو پہنچو اور جس کے تین بیٹیاں ہوں جہاد اور ہر قسم کی تکلیف سے اسے معاف رکھو اور جس کے ۴ بیٹیاں ہوں تو اے خدا کے بندو! میں حکم دیتا ہوں کہ اس کو قرض دو اور اس پر رحم کرو۔

دوسری صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص تین بہنوں اور تین بیٹیوں کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہو اس پر بہشت واجب ہو گی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص دو بلکہ ایک کے بھی نان و نفقہ کا متکفل ہے۔ اس پر بھی بہشت واجب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کی اولاد پیدا ہونے میں دیر ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَذَرْنِی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَحِیْدًا وَّحْشًا فَیَقْصُرُ عَنْ تَفَکُّرِیْ بَلْ هَبْ لِیْ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُکُوْرًا وَّ اِنَاثًا اٰنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَاَسْکُنُ اِلَیْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاَشْکُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ یَا وَهَّابُ

يَا عَظِيمُ يَا مُعَظَّمُ ثُمَّ اَعْطِنِي فِي كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْرًا حَتّٰى تَبْلُغَنِي مِنْهَا رِضْوَانَكَ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَوَفَاءٍ بِالْعَهْدِ

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کی زوجہ حاملہ ہو جائے جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اس کے رکوع و سجود کو طول دے اور یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِمَا سَئَلَكَ بِهٖ زَكَرِيَّا رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَفِي اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا فَاِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ غُلَامًا مُّبَارَكًا زَكِيًّا وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكًا وَّلَا نَصِيبًا۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ ابرش کلبی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ میرے یہاں اولاد نہیں ہوتی فرمایا ہر روز یا ہر شب سو مرتبہ استغفار پڑھا کر اور استغفار کی سب سے بہتر صورت یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَاَتُوبُ اِلَيْهِ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں پیدا ہوتی فرمایا تو اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہا کر اس حکم پر عمل کرنے سے وہ تندرست بھی ہو گیا اور اس کے بچے بھی بہت سے پیدا ہوئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جس کے اولاد نہ ہوتی ہو نیت کرے کہ میرے ہاں لڑکا ہوگا تو میں اس کا نام علی رکھوں گا اور اگر حسین نام رکھنے کی نیت کرے گا تو بھی خدا اسے بیٹا عنایت فرمائے گا۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو عورت یہ نیت کرے کہ اپنے بچے کا نام محمد یا علی پر رکھونگی تو اس کے بیٹا پیدا ہوگا۔

کتاب طب الائمہ میں روایت ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تین دن صبح اور عشاء کی نماز کے بعد ستر ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر ستر مرتبہ استغفر اللہ پڑھے۔ اور بعد اس کے یہ آیت پڑھے۔ اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا تیسری شب اپنی عورت سے جماع کر خدا تجھ کو ایسا بیٹا عنایت کرے گا جس کی خلقت میں کچھ کمی بیشی نہ ہوگی۔

# آٹھویں فصل

## حمل کے دنوں، جننے کے دن اور بچے کے نام رکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملہ عورت کو بہی کھانی چاہیئے تاکہ اس کے بچے کی رنگت بھی صاف ہو اور اس سے خوشبو بھی آیا کرے۔

بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ زچہ کو سب سے پہلے تازہ چھوہارے کھانے چاہیئے جیسا کہ حق تعالےٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت حکم دیا تھا کہ تازے چھوہارے کھاؤ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اگر وہ موسم تازہ چھوہاروں کا نہ ہو تو کیا کیا جائے فرمایا نو دانے خرمائے مدنی کے اور اگر وہ بھی نہ میسر ہو تو جس قسم کا خرمہ بہم پہنچے نو دانے کھلائے جائیں تو حق تعالےٰ نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا ہے کہ جو زچہ تازے چھوہارے کھائے گی اس کے بچے کو حلیم اور بردبار کر دوں گا۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی حاملہ عورتوں کو کندر ایک قسم کا گوند ہے کھلاؤ جس بچے کو ماں کے پیٹ میں یہ غذا پہنچے گی۔ اس کا دل مضبوط ہوگا اور عقل زیادہ اور اگر وہ لڑکا ہے تو بہادر بھی ہوگا اور اگر لڑکی ہے تو اس کے سرین بڑے ہوں گے۔ اس سبب سے وہ اپنے شوہر کو محبوب ہوگی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی ابن الحسین علیہم السلام جب کسی عورت کے جننے کا وقت ہوتا تو حکم دیتے تھے کہ عورتیں سب گھر سے چلی جائیں تاکہ کسی عورت کی نظر بچے پر نہ پڑے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کی ناف کٹنے سے ایک مسور کی دانہ کے برابر جاؤ شیر پانی میں حل کر کے دو قطرے اس کے داہنے نتھنے میں اور ایک بائیں میں اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہدو۔ اس عمل کے بعد نہ بچہ کبھی ڈرے گا نہ کبھی ام الصبیان کا اس کو خلل ہوگا۔

ابن ادریس علیہ الرحمہ نے کتاب سترالابرار میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب کسی کی عورت کو بچہ جننے میں مشکل پیش آئے تو ذیل کی آیتیں ہرن کے چمڑے یا جھلی پر لکھ کر ایک ڈورے میں باندھ کر اس کی داہنی ران میں باندھ دو۔ اور بچہ پیدا ہوتے ہی کھول لو وہ آیتیں یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا۔

مولف کتاب طب الائمہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بی بی درد زہ سے قریب مرگ ہے حضرت نے فرمایا جا اور اس پر یہ دعا پڑھ۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور بلند آواز سے کہہ وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ كَذٰلِكَ اُخْرُجْ اَيُّهَا الطَّلْقُ اُخْرُجْ بِاِذْنِ اللّٰهِ جس وقت تو نے یہ پڑھا انشاء اللہ اسی وقت نجات ملے گی۔

دوسری سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ حاملہ کے لئے ان آیتوں کو وضع حمل کے مہینے کے شروع میں ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کاغذ پر کوئی چیز لپیٹیں مگر گرہ نہ لگائیں اور عورت کی ایک ران پر باندھ دیں۔

اُسے دردِ زہ مطلق نہ ہوگا مگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو کھول لینا چاہیئے۔ ایک لمحہ بھی دیر نہ کی جائے وہ آیتیں جو کاغذ پر ایک طرف لکھی جائیں گی یہ ہیں۔ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْکَبُوْنَ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ۔ دوسری طرف پشت کاغذ پر یہ آیت لکھی جائے گی کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ کَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰهَا

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناموں میں سب سے بہتر وہ نام ہے جو خدا کی بندگی پر دلالت کرتا ہو جیسے عبداللہ اور پیغمبروں کے نام بھی اچھے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہو تب ہی نام رکھ لے اگر نام نہ رکھا گیا اور وہ ساقط ہوگیا تو قیامت کے دن اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہ رکھا۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے محسن فرزند فاطمہ علیہا السلام کا حالت حمل ہی میں رکھا تھا۔ اور محسن وہ بچہ ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے چند روز کے بعد حالتِ حمل ہی میں ایک صدمہ سے شہید ہوگیا تھا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس شخص کے چار بچے پیدا ہوں اور ان میں سے ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں مندرجہ ذیل ناموں میں سے کوئی نام ہوگا۔ اس میں فقیری اور بے نوائی نہیں آسکتی۔ یعنی۔ محمد یا احمد یا حسن یا حسین یا جعفر یا طالب یا عبداللہ یا فاطمہ۔

جناب جابر سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص کے مکان پر گیا اس مکان میں سے ایک بچہ نکلا حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے اُس نے عرض کیا محمد پھر آپ نے ارشاد فرمایا تیری کنیت کیا ہے عرض کیا ابوعلی۔ فرمایا تو نے اپنے آپ کو شرِ شیطان سے خوب محفوظ کیا۔ جس وقت شیطان کسی کو یا محمد یا علی آواز دیتے سنتا ہے تو وہ ایسا پانی ہوجاتا ہے جیسے قلعی آگ کے سامنے اور جب کسی کا نام ہمارے دشمنوں کے نام پر سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور فخر کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ خدا نے مجھے بیٹا عنایت کیا ہے۔ فرمایا مبارک ہو اس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی محمد۔ حضرت نے اپنا سر زمین کی طرف جھکا لیا بار بار محمد محمد فرماتے تھے۔ اور جھکتے چلے جاتے تھے۔ قریب تھا کہ روئے مبارک زمین تک پہنچ جائے۔ اس وقت فرمایا کہ میری جان اور میری اولاد اور

عورات اور ماں باپ اور تمام اہلِ زمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر فدا ہوں۔ جب تو نے اس کا ایسا مبارک نام رکھا ہے تو اس کو کبھی گالی دینا۔ نہ مارنا۔ نہ تکلیف دینا اور یہ یاد رکھو کہ جس گھر میں کوئی شخص محمد کے نام کا ہوتا ہے۔ فرشتے روز اس گھر کو پاک کرتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے۔ حکم۔ حکیم۔ خالد اور مالک کے نام پر نام رکھنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدترین نام ہے۔ حارث۔ مالک۔ خالد۔ اور چار کنیتوں کو منع کیا ہے۔ ابوعیسیٰ ابوالحکم۔ ابومالک۔ ابوالقاسم۔ چوتھی کنیت کو صرف اس وقت منع فرمایا ہے جب کہ نام و کنیت دونوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے نام اور کنیت سے مطابق ہو جائیں۔ یعنی جس کا نام محمد ہو اس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہونا چاہیئے۔

حدیث میں وارد ہے کہ یٰسین نام نہ رکھنا چاہیئے کہ یہ آنحضرت کے لئے مخصوص تھا۔ اور آنحضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مشورہ کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد۔ احمد۔ حامد یا محمود نام کا ہو تو ان کی رائے ہمیشہ بہتر قرار پائے گی۔ فرمایا جس لڑکے کا نام محمد رکھو اس کی عزت زیادہ کرو اس کے لئے محفل میں جگہ چھوڑ دو اور اس سے ترش روئی سے پیش نہ آؤ۔ اور فرمایا کہ جس خاندان میں کسی پیغمبر کے نام پر نام ہوگا۔ خدائے تعالےٰ صبح و شام ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ ان کے لئے تقدیس اور پاکی کی دعا مانگے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ نام ولادت کے ساتویں دن رکھے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ولادت کے وقت کے جو اعمال ہیں ان میں بچے کو غسل دینا سنتِ موکدہ ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ نیت یوں کی جائے کہ میں اس بچے کو برضائے خدائے تعالےٰ غسل دیتا ہوں۔ پہلے اس کا سر دھوئے پھر داہنا پہلو پھر بایاں پہلو۔

# نویں فصل

## عقیقہ کرنے اور سر منڈانے کے آداب

بچے کے لئے عقیقہ کرنا اس شخص کے لئے جو قدرت رکھتا ہے سنت موکدہ ہے اور بعضے علماء واجب جانتے ہیں بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن ہو اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو بچے کے بالغ ہونے تک اس سنت کی ادائی باپ پر لازم ہے اور بالغ ہونے سے آخر عمر تک خود اپنے اوپر۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح کی بلاؤں کے خطرے میں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ امیر اور غریب دونوں پر لازم ہے مگر غریب کو جب میسر ہو کرے اور جو میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ کچھ نہیں اور اگر کسی بچہ کا عقیقہ اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کے لئے کوئی قربانی ہو تو وہ پہلی قربانی جو اس کے نام سے کی جائے عقیقہ کا بدل سمجھی جائے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہم نے عقیقہ

کے لئے بھیڑ تلاش کی مگر نہ ملی۔ اب کیا حکم ہے آیا ہم اس کی قیمت تصدق کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں تلاش میں رہو مل جائیگی خدا کو خون بہا کر کھلانا پسند ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ جو بچہ ساتویں دن مر گیا اس کا عقیقہ بھی کرنا چاہیئے۔ فرمایا اگر نماز ظہر سے پہلے مر جائے تو نہیں اور اگر بعد نماز ظہر مرا ہے تو کرنا چاہیئے۔

معتبر حدیث میں عمر ابن یزید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے علم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تو خود اپنا عقیقہ کر چنانچہ عمر نے بڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ولادت سے ساتویں دن نام رکھیں۔ عقیقہ کریں۔ سر منڈائیں اور بالوں کے برابر چاندی تول کر تصدق کریں۔ اور عقیقے کی ایک ران تو اس دائی کو بھیجدیں جس نے وقت ولادت مدد کی ہو اور باقی لوگوں کو کھلائیں اور تصدق کر دیں۔

حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حسنینؑ کی ولادت کے دن ان کے کان میں اذان کہی اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ساتویں دن ان کا عقیقہ کیا اور دایہ کو بھیڑ کا ایک دست یا ران دی یا ایک اشرفی دی۔ اشرفی سے یہاں غالباً دینار مراد ہے۔ علماء میں مشہور ہے کہ بیٹے کے لئے نر جانور کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور بیٹی کے لئے مادہ کا۔ مگر حقیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لئے نر بہتر ہے۔ بہت سی معتبر حدیثوں کے موافق دونوں کے لئے مادہ بھی اچھی ہے۔ سنت ہے کہ ماں باپ عقیقے کے گوشت میں سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ اس گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں (جیسے چاولوں کے ساتھ)

سنت ہے کہ عقیقے کی قربانی کی ہڈیاں نہ توڑیں بلکہ گوشت بند بند سے جدا کیا جائے۔

سنت ہے کہ عقیقے کا گوشت خواہ پکائیں خواہ ویسے ہی تقسیم کر دیں اور پکانے کا ادنےٰ درجہ یہ ہے کہ صرف پانی اور نمک ڈال کر پکالیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ پکانا ہی بہتر ہے مگر کچے کے تصدق کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ عقیقے کا جانور میسر نہ آئے تو اس کی قیمت تصدق کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیئے جب تک کہ ملے اور یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ عقیقے کا گوشت کھلانے کے لئے محتاجوں ہی کا گروہ درکار ہو بلکہ اگر مالدار آدمی بھی ملیں تو بہتر ہے۔

مشہور ہے کہ پہلے سر منڈانا سنت ہے بعد کو عقیقہ ذبح کرنا۔ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ سر منڈانا عقیقہ ذبح کرنا سر کے بالوں کے برابر سونا چاندی تولنا اور اس سونے چاندی کو خیرات کرنا۔ ایک وقت ایک ہی جگہ ہونا چاہیئے اور سر منڈانے میں یہ سنت ہے کہ سارا سر منڈا دیا جائے کوئی زلف یا چوٹی نہ چھوڑی جائے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک بچے کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس لائے کہ اس کے لئے دعا کریں چونکہ اس کے چوٹی تھی آپ نے دعا نہ کی اور فرمایا کہ اس کی چوٹی منڈاؤ۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں خون عقیقے کا بچے کے سر پر ملنے کی ممانعت آئی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ حضرت عقیقے کے جانور کے ذبح ہونے

کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃٌ عَنْ فُلَانٍ (یہاں اس مولود کا نام لے۔) لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وِقَاءً لَہٗ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اگر لڑکی ہو تو بیچ کا حصہ دعا کا اس طرح پڑھے۔ لَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَدَمُھَا بِدَمِھَا وَعَظْمُھَا بِعَظْمِھَا

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَثَنَاءً عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَالْعِصْمَۃَ لِاَمْرِہٖ وَالشُّکْرُ لِرِزْقِہٖ وَالْمَعْرِفَۃُ بِفَضْلِہٖ عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ پس اگر لڑکا ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَھَبْتَ لَنَا ذَکَرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَھَبْتَ وَمِنْکَ مَا اَعْطَیْتَ وَکُلَّمَا صَنَعْتَ فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا عَلٰی سُنَّتِکَ وَسُنَّتِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاخْسَأْ عَنَّا الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ لَکَ سُفِکَتِ الدِّمَاءُ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ نام لڑکے اور باپ کا۔ اور اگر لڑکی ہو تو پہلا حصہ دعا کا کافی ہے۔

# دسویں فصل

## لڑکوں اور لڑکیوں کے ختنہ کرنے اور ان کے کان چھیدنے کے آداب

لڑکوں کا ختنہ ساتویں دن کرنا سنت مؤکدہ ہے اگر آٹھویں دن کی جائے تو بھی سنت ہے۔ آٹھویں دن سے لیکر لڑکے کے بالغ ہونے تک بھی سنت ہے اور بعض کا قول ہے کہ بلوغ کے قریب لڑکے کے ولی پر اس کا ختنہ واجب ہے۔ لڑکیوں کا ختنہ بھی سنت ہے اور مستحب یہ ہے کہ فضول کھال کم کم کاٹیں زیادہ نہ کاٹیں۔

لڑکوں کے داہنے کان کی لو میں سوراخ کرنا اور بائیں کان میں اوپر کے رُخ سوراخ کرنا سنت ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکوں کا ختنہ کرنے کیلئے ساتواں دن مقرر کرو کہ اس سے بدن خوبصورت ہو جاتا ہے۔ بچہ موٹا تازہ ہوتا ہے۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مختون نہ ہو زمین اس کے پیشاب سے چالیس دن نجس رہتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا سنت ہے اور اگر اس میں تاخیر کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہو اس کا ختنہ کر ڈالو اگرچہ وہ اسی برس کا ہو۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جو عورتیں ہجرت کر کے حضرت رسول اللہ صلعم کے ساتھ آئی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت

حضرت کے پاس آئی جس کا نام ام حبیبہ تھا۔ وہ عورتوں کی ختنہ کیا کرتی تھی۔ آنحضرت نے اس سے فرمایا کہ اے اُم حبیبہ جو کام تو پہلے کیا کرتی تھی اب بھی کرتی ہے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تک تو کرتی ہوں مگر اب آپ منع فرمائیں گے تو چھوڑ دونگی آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں چھوڑ دو نہیں یہ تو حلال کام ہے بلکہ آ میں تجھے سمجھا دوں کہ کیا کرنا چاہیئے جب تو عورتوں کے ختنہ کرے تو زیادہ مت قطع کر بلکہ تھوڑا تھوڑا کہ اس سے چہرہ زیادہ نورانی ہو جاتا ہے۔ اور رنگ زیادہ صاف اور شوہر کی نظر میں عزت زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر اس کی بہن اُم عطیہ آئی جو عورتوں کی کنگھی چوٹی کیا کرتی تھی۔ آنحضرت نے اس سے ارشاد فرمایا کہ جب تو عورتوں کی کنگھی چوٹی کرے تو زیبائش کے لئے ان کے چہرے پر کپڑا نہ پھیر اگر کہ اس سے ان کے چہرے کی قدرتی رونق جاتی رہتی ہے اور ان کے بالوں میں دوسرے بالوں کا جوڑ مت لگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے کے ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھیں اور اگر وقت مقررہ پر ختنہ نہ ہو تو لڑکے کے بالغ ہونے تک جب میسر ہو کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے کہ اس سے لوہے کی حرارت دفع ہوتی ہے

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّۃُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِتِّبَاعٌ مِّنَّا لَکَ وَلِنَبِیِّکَ بِمَشِیَّتِکَ وَبِاِرَادَتِکَ وَقَضَائِکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَہٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَہٗ وَاَمْرٍ اَنْفَذْتَہٗ فَاَذَقْتَہٗ حَرَّ الْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِہٖ فَاَمْرٍ بِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ فَطَھِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمُرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِہٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِہٖ وَزِدْہُ مِنَ الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْہُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا تَعْلَمُ۔

حسن ابن خالد سے منقول ہے کہ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارکباد کس دن دینی چاہیئے۔ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو جبرئیل ساتویں دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس مبارکباد دینے آئے تھے۔ اور یہ حکم لائے تھے کہ ان کا نام رکھو سر منڈاؤ عقیقہ کرو۔ اور دونوں کانوں میں سوراخ کرو۔ اسی طرح ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے وقت بھی ساتویں دن جبرئیل آئے تھے اور یہی احکام لائے تھے۔ اور جناب امام حسین علیہ السلام کے سر پر بائیں جانب دو گیسو بھی چھوڑے گئے تھے اور ان کے داہنے کان کی تو لو اور بائیں کان میں اوپر کی جانب سوراخ کیا گیا تھا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی لڑکے کا ختنہ کیا جائے اور پھر غلاف پیدا ہو کر سر حشفہ کو چھپا لے تو لازم ہے کہ اس کا ختنہ دوبارہ کرو۔ کیونکہ زمین اس شخص کے پیشاب کرنے سے جس کا حشفہ غلاف میں ہو خدا کے سامنے چالیس دن نالہ و فریاد کرتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جس شخص کا ختنہ بلا عذر قوی نہ ہوا ہو تو نہ وہ لوگوں کی پیش نمازی کرے نہ اس کی گواہی قبول ہے نہ اس کے جنازے کی نماز جائز ہے کیونکہ اس نے پیغمبروں کی بہتر سے بہتر سنت کو ترک کیا اور وہ عذر قوی سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ختنہ کرنے سے مر جانے کا ڈر ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ پہلی عورت جس کی ختنہ کی گئی وہ حضرت ہاجرہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ

تھیں کہ حضرت سارہ والدہ حضرت اسحق علیہ السلام نے غصہ سے ان کی ختنہ کر دی تھی۔ مگر وہ اور حضرت ہاجرہ کی خوبی کی زیادتی کا باعث ہوئی۔ اور اسی دن سے عورتوں کی ختنہ کرنے کی سنت جاری ہوئی۔

# گیارھویں فصل

## بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے آداب اور ان کے حقوق کی رعائتیں

یاد رکھنا چاہیئے کہ بچوں کو دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے اور علماء میں یہ مشہور ہے کہ بلا عذر دو برس سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ کوئی مرض ہو یا حالت اضطراری ہو اور اکیس مہینے سے کم بھی نہ ہو سوائے اس کے کہ مجبوری ہو یعنی دایہ بہم نہ پہنچے یا اس کی اجرت دینے پر قدرت نہ ہو۔ یا ماں دودھ پلاتی ہو۔ اور اس کا دودھ سوکھ گیا ہو۔ یا اسے مرض لاحق ہو گیا ہو۔ اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ جس وقت سے ماں کی چھاتی میں دودھ اترے دہی اپنے بچے کو پلائے اور ان کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے گی تو وہ بچہ باقی نہ رہے گا یا اگر زندہ رہا تو طاقت نہ آئے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دیکھا کہ اسحق کی ماں اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ فرمایا کہ اے اسحق کی ماں فقط ایک ہی چھاتی سے دودھ نہ پلا بلکہ دونوں چھاتیوں سے پلا کیونکہ ایک کھانے کا عوض ہے اور ایک پانی کا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اکیس مہینے سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اس بات کی نگرانی کرو کہ دایہ تمہارے بچوں کو کم دودھ نہ دے اور دایہ یہودی و نصرانی ہو سکتی ہے مگر وہ تمہارے بچوں کو اپنے گھر لے جانا چاہیں تو ان کو شراب پینے کی اور سور کا گوشت کھانے اور ان سب چیزوں کی جو مسلمان کے دین میں حرام اور ان کے نزدیک حلال ہیں سخت ممانعت کرنی چاہیئے۔ جو دودھ زنا سے پیدا ہوا ہو اس کے پلانے کی معتبر حدیثوں میں ممانعت آئی ہے۔

بعض حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کوئی کنیز زنا کرے اور اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہو۔ تو جس صورت میں مالک کنیز اپنی لونڈی کو زنا کرنے والے پر حلال کر دے تو اس کا دودھ بچے کو دیا جا سکتا ہے اور جس آزاد عورت نے اپنے اختیار سے زنا کیا ہو اور اس سے دودھ پیدا ہوا ہو اس دودھ کے متعلق حدیث میں ممانعت ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دایہ ایسی ہو جو صورت سیرت دونوں میں اچھی ہو کیونکہ دودھ سرایت کرتا ہے اور بچہ صورت اور سیرت دونوں میں دایہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچے کو سات برس تک تو کھیلنے دو بعد اس کے آئندہ سات برس اس کی تعلیم و تربیت میں کوشش کرو۔ اگر دوسرے سات برس میں نیک رہا سنبھل گیا تو پھر کوشش جاری رکھو ورنہ سمجھ لو کہ اس سے نیکی کی کوئی امید نہیں ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکے چھ چھ برس کے ہوجائیں وہ ایک لحاف میں نہ سونے پائیں۔
ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس دس برس کی ہوجائیں ان کے بستر جدا کردو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جلد اپنے بچوں کو حدیثیں یاد کراؤ تاکہ مخالفین ان کو گمراہ نہ کرنے پائیں۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ہم اہلبیت کی محبت اپنے دل میں پائے اسے لازم ہے کہ اپنی ماں کے حق میں بہت دعا کرے کہ وہ امانت دار رہی اور اس کے باپ کے حق میں خیانت نہیں کی۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے سخت رنج ہے۔ فرمایا رنج کا باعث؟ عرض کیا کہ خدائے تعالےٰ نے مجھے بیٹی عنایت کی۔ فرمایا اے سکونی زمین اس کا بوجھ اٹھانے کیلئے موجود ہے۔ اور خدا روزی دینے کے لئے۔ تیری عمر کا ایک لمحہ اس کی زندگی میں شامل نہ کیا جائے گا۔ تیری مقررہ روزی کا ایک دانہ بھی وہ نہ کھائے گی (پھر افسوس کیوں ہے) اس کے بعد فرمایا کہ اس کا نام کیا رکھا ہے۔ عرض کی فاطمہ۔ حضرت نے دو مرتبہ آہ آہ کر کے دستِ مبارک اپنی پیشانی پر رکھ لیا اور فرمایا کہ آنحضرت نے حقوقِ اولاد کے بارے میں جو ماں باپ کے ذمہ ہے یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر بیٹا ہو تو باپ کا یہ کام ہے کہ خولصورت اور نیک سیرت دایہ اس کے لئے مقرر کرے۔ نام اس کا اچھا رکھے۔ قرآن کی تعلیم دے ختنہ کرائے۔ تیرنا سکھائے۔ اور اگر لڑکی ہو تو ان باتوں کی نگرانی ماں کے ذمہ ہے کہ دایہ اس کے لئے اچھی مقرر کرے نام اس کا اچھا رکھے سورۂ نور اس کو یاد کرائے اور سورۂ یوسف اس کو نہ پڑھائے۔ اوپر کا مکان اسے رہنے کو دے اور جہاں تک جلد ممکن ہو اس کے شوہر کے گھر بھیج دے پھر فرمایا جب تونے اپنی لڑکی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو خبردار نہ کبھی اسے گالی دینا نہ برا بھلا کہنا اور نہ مارنا پیٹنا۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی گئی ہے کہ بعض بعض ماں باپ کو بھی اولاد کی طرف سے عاق ہوجانیکا گناہ ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سے اولاد ماں باپ کی طرف سے عاق ہوسکتی ہے اسی طرح ماں باپ اولاد کی طرف سے عاق ہوسکتے ہیں اور فرمایا کہ خدا ان باپوں پر رحم کرے جو اپنی اولاد کی نیک کاموں میں مدد کریں۔ اور انھیں نیک بنائیں۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کی نیکی میں مدد کرتا ہے اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ یہ مدد کیونکر کرسکتے ہیں۔ فرمایا آسان آسان کام اسے بتلاؤ جو اس سے بن پڑے اور جو کام وہ کرے اسے شاباش دو تاکہ نیکی میں اس کا حوصلہ بڑھے۔ اور جو کام مشکل ہوں اس سے درگذر کرو اور حتی الامکان اسے زیادہ تکلیف نہ دو۔ اور غصے اور حماقت سے پیش نہ آؤ۔
حدیثِ صحیح میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالےٰ ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اسے قرآنِ مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن یہ شخص اور اس بچہ کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو حلّے انھیں ایسے پہنائے جائیں گے کہ ان کے نور سے اہلِ بہشت کے چہرے بھی نورانی ہوجائیں گے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص کو دیکھا اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کے

بوسے لیتا تھا اور دوسرے کا نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو دونوں پر یکساں مہربانی کیوں نہیں کرتا۔ لہٰذا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دینا چاہیئے سوائے اس صورت کے کہ کوئی ان میں سے زیادہ عالم ہو یا زیادہ صالح ہو۔ کیونکہ علم اور صلاحیت کے سبب سے فضیلت دے سکتے ہیں۔

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب لڑکا تین برس کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہلاؤ جب تین برس سات مہینے بیس دن کا ہو جائے تو سات مرتبہ محمدٌ رسول اللّٰہ کہلاؤ جب پورا چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صلی اللّٰہ علیٰ محمدٍ وآلہٖ کہلواؤ۔ اور جب پورا پانچ برس کا ہو جائے تو خدا کو سجدہ کرنا سکھاؤ۔ جب چھ برس کا ہو جائے تو وضو اور نماز یاد کراؤ جب پورا سات برس کا ہو جائے تو اس وقت نماز اچھی طرح یاد ہونی چاہیئے اور وضو و نماز کے ترک پر اُسے سزا ملنی چاہیئے۔ (نتیجہ اس خاص تعلیم کا یہ ہے) جب وضو اور نماز بچے کو یاد ہو جائے گی تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔

حضرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بازار جائے اور اپنے اہل وعیال کے لئے پسندیدہ چیزیں خرید کر گھر لائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس صورت میں ملتا کہ فقیروں کے ایک گروہ کے لئے بہت سی خیرات بہم پہنچا کر خود ان تک پہنچاتا۔ مناسب ہے کہ جو کچھ لائے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کو دے۔ کیونکہ جو شخص بیٹی کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے رویا ہو اور جو شخص خدا کے خوف سے رویا ہوگا بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کو تازہ کھجوریں کھلاؤ کہ اس سے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

کتاب طب الائمہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر بچہ زیادہ روتا ہو یا کوئی عورت خواب میں ڈرتی ہو یا کسی کو نیند نہ آنے سے تکلیف ہو تو یہ آیت پڑھنی چاہیئے۔ فَضَرَبْنَا عَلٰٓی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جو لڑکی چھ برس کی ہو جائے اُسے نامحرم مرد سے چھپائیں اور گود میں نہ بٹھائیں۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے کہ باوجود قدرت کے اپنے بچوں کو نان نفقہ نہ دے اور وہ ضائع ہو جائیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے بال بچے اس کے قیدی ہیں پس جس شخص کو خدا نعمت عطا فرمائے اسے لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کا بھی کھانا دانہ بڑھا دے ورنہ تھوڑے ہی دن میں وہ نعمت زائل ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں دو پھپیوں یا دو خالاؤں کا خرچ ہو یہ خرچ اُسے آتش جہنم سے بچانے کو کافی ہے۔

فرمایا حضرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ نے کہ بہشت میں ایک خاص درجہ ہے کہ اس درجے تک سوائے تین آدمیوں کے اور کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ اوّل امام عادل دوسرے وہ جو اپنے عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ تیسرے

وہ جو اپنے بال بچوں کے اخراجات کا تحمل کرے۔ اور ان سے جو تکلیفیں اسے پہنچے صبر سے ان کو برداشت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ شخصوں کا نان نفقہ واجب ہے۔ اول اولاد دوسرے باپ تیسرے ماں چوتھے غلام پانچویں زوجہ اولاد کی اولاد بھی شامل ہے جہاں تک نیچے جائیں۔ ماں باپ میں دادا اور دادی بھی شامل ہیں جہاں تک اوپر چلے جائیں۔

# بارھویں فصل

## اولاد پر ماں باپ کے حقوق اور ان کی عزت و حرمت کا واجب ہونا

یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی عزت ضروریاتِ دین سے ہے ان کو اپنے سے خوش رکھنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور ان کو اپنی طرف سے آزردہ رکھنا یا ان سے عاق ہو جانا کبیرہ گناہ ہے۔ حق تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ کافر بھی ہوں اور تم کو یہ حکم دیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ تو ان کی اطاعت نہ کرو لیکن پھر بھی دنیا میں ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کے ساتھ شریک نہ سمجھنا اگر لوگ تجھے جلا دیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جان بچانے کے لئے تو کوئی بات تقیۃً کہدے مگر دل تیرا ایمان کی طرف مستقیم ہو اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ماں باپ کی اطاعت اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ یہاں تک کہ وہ تجھ سے یہ بھی کہیں کہ اپنی عورت کو طلاق دیدے یا اپنے مال و دولت سے دست بردار ہو جا تو بجا لانا کیونکہ معاملات دنیوی میں ان کی اطاعت کرنا جزو ایمان ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ بیٹے پر باپ کا حق کیا ہے؟ فرمایا باپ کا نام نہ لے راستہ چلنے میں اس کے آگے نہ چلے۔ کسی جگہ باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اس کے سبب سے اس کے باپ کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے ماں باپ کے ساتھ زندہ ہوں یا مردہ نیکی کیوں نہیں کرتے مرنے کے بعد ان کے لئے نمازیں پڑھو روزے رکھو۔ نیابتہً حج کرو۔ ان اعمال کا ثواب ان کو بھی پہنچے گا۔ اور تم کو بھی ملے گا چونکہ یہ نیکی ماں باپ کے حق میں ہے خدا تم کو اس کا بہت ہی ثواب دے گا۔

حدیث حسن میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ تین مرتبہ یہی سوال کیا اور یہی جواب ملا۔ چوتھی مرتبہ جب سوال کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جہاد کا بڑا شوق ہے حضرت نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کر اگر مارا گیا تو خدا کی حضور میں ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ اور بہشت کی روزی اور اگر اثنائے جہاد میں اپنی موت بھی مر گیا تو بھی تیرا اجر خدا کے ذمہ رہا۔ اور اگر زندہ ہی لوٹ آیا تو بھی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائیگا۔ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ میرے ماں باپ بڈھے ہیں۔ وہ مجھ سے بہت مانوس ہیں اور میری جدائی گوارہ نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا۔ تو تو اپنے ماں باپ ہی کے پاس رہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ اسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ماں باپ کا ایک رات کا اُنس تیرے حق میں خدا کی راہ میں سال بھر جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص ماں اور باپ کے حق کا بدلہ سوائے دو صورتوں کے نہیں دے سکتا وہ یہ ہیں اول تو باپ غلام ہو اور بیٹا اس کو خرید کر آزاد کر دے۔ دوسرے یہ کہ وہ قرضدار ہو اور بیٹا اس کا قرضہ ادا کر دے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کی زندگی میں تو ان کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے نہ ان کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اسی سبب سے خدا اس کو ماں باپ کی طرف سے عاق کر دیتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں تو کوئی شخص ماں باپ کی طرف سے عاق ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد وہ ان کا قرضہ ادا کرتا ہے ان کے لئے استغفار پڑھتا ہے۔ اسی سبب سے اس کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ لیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں کہ ان کے خلاف کسی طرح خدائے تعالیٰ کی اجازت نہیں۔ اول امانت کا ادا کرنا خواہ وہ امانت نیک کی ہو یا بد کی۔ دوسرے عہد و پیمان کا پورا کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہوا ہو یا بد کے تیسرے ماں باپ کی اطاعت خواہ وہ نیک کی ہو یا بد کی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ کی طرف تیز نظر سے دیکھنا بھی داخلِ نافرمانی ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا میرے والد ماجد نے ایک شخص کو راستہ میں جاتے ہوئے دیکھا تھا اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا اور باپ کے ہاتھ پر سہارا دیئے ہوئے چل رہا تھا۔ میرے والد ماجد نے جیتے جی اُس سے کلام نہ کیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے اور دوسروں کی عورتوں کی پردہ دری نہ کرو کہ اور لوگ بھی تمہاری عورتوں کی پردہ دری نہ کریں۔ فرمایا جس شخص کو یہ منظور ہو کہ خدا جانکنی کی تکلیف اس پر آسان کرے اُسے لازم ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے۔ کیونکہ ان نیکیوں کے سبب سے حق تعالیٰ موت کی سختیاں اس پر آسان کر دیتا ہے اور جیتے جی پریشان نہیں ہونے دیتا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین دعائیں اور تین بد دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں اوّل نیک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا اور نافرمان اولاد کے حق میں ان کی بد دعا۔ دوسرے ظالم کے حق میں بد دعا۔ اور اس شخص کے حق میں جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے مظلوم کی دعا۔ تیسرے اس مومن کے حق میں جو ہم اہلبیت کی رعایت سے کسی مومن کو اپنے

مال میں شریک کرے۔ اس مومن کی دعا اور اس مومن کے حق میں جس کے پاس اس کا برادر مومن کوئی حاجت لے کر آئے اور وہ باوجود قدرت کے اس کی اعانت نہ کرے اس غریب مومن کی بددعا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو نیک فرزند شفقت اور مہربانی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہے۔ ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہے وہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کی عظمت اور اس کا کرم اس سے بھی زیادہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اول امام عادل کی طرف دیکھنا۔ دوسرے عالم کی طرف دیکھنا۔ تیسرے ماں باپ کی طرف دیکھنا۔ یہ بھی فرمایا کہ تین گناہوں کی سزا بہت جلد اسی دنیا میں مل جاتی ہے اول ماں باپ کی نافرمانی۔ دوسرے بندگانِ خدا پر ظلم۔ تیسرے خدا اور خلقِ خدا کی ناشکری۔

# پانچواں باب

## مسواک اور کنگھا کرنے۔ ناخن ترشوانے اور سر منڈانے وغیرہ کے آداب

## پہلی فصل

### مسواک کرنے کی فضلیت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسواک پیغمبروں کی سنّت ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ مجھے برابر مسواک کا حکم دیتے تھے یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ میرے دانت گھس جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کے بارہ فائدے ہیں۔ (۱) پیغمبروں کی سنّت ہے (۲) منہ صاف ہوتا ہے (۳) آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ (۴) خدا کی خوشنودی کا باعث ہے (۵) بلغم دفع ہوتا ہے (۶) حافظہ زیادہ ہوتا ہے۔ (۷) دانت سفید ہو جاتے ہیں (۸) نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ (۹) دانتوں کی بوسیدگی اور گرنا موقوف ہو جاتا ہے (۱۰) دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں (۱۱) بھوک سچی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ (۱۲) فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان حضرت نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم اور علی رضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ السلام کی سنتوں میں سے پانچ امر سر سے متعلق ہیں۔ اور پانچ دھڑ سے۔ جو سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ مسواک کرنا۔ لبیں کتروانا۔ مانگ نکالنا جس سے مسح کی جگہ کھلی رہے۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ اور جو امور دھڑ سے متعلق ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ختنہ کرنا۔ پاکی لینا۔ بغلوں کے بال منڈوانا۔ ناخن کٹوانا۔ استنجا کرنا۔

دوسری روایت کے متعلق جو امور سر کے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ لبیں کترانا۔ داڑھی بڑھانا (جس کی حد ایک مٹھی تک ہے) سر منڈانا۔ مسواک کرنا۔ خلال کرنا۔ اور جو پانچ امور دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ سارے بدن کے بال دور کرنا۔ ختنہ کرانا۔ ناخن کٹوانا۔ غسلِ جنابت کرنا۔ پانی سے استنجا کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نمازِ شب کو اُٹھو تو مسواک کرو کیونکہ ایک فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منہ پر منہ رکھتا ہے اور جو کچھ قرآن دُعا درود وغیرہ پڑھتے ہو اس کو آسمان پر لے جاتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ تمہارے منہ سے خوشبو آتی ہو۔ (اگر وقت کافی نہ ہو تو انگلی ہی سے دانتوں کو صاف کر لینے کی اجازت ہے۔)

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ تین چیزیں حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں اور درد کھو دیتی ہیں وہ یہ ہیں کندر چبانا۔ مسواک کرنا۔ قرآن مجید پڑھنا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ویسی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں مسواک کرنے سے دانت گر جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ مسواک کرنا ترک نہ کرو اگرچہ تین دن میں ایک ہی دفعہ ہو۔

# دوسری فصل

## سر منڈانے کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتوں کا مزہ جسے پڑ گیا پھر نہیں چھوٹتا۔ سر منڈانا، اونچا کپڑا پہننا۔ لونڈیوں سے ہمبستری کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سر کے بال منڈوا دینا چاہیئے تاکہ بالوں کی جڑوں میں میل نہ پیدا ہو اور اس میں جوئیں نہ ہونے پائیں۔ اس کے علاوہ سر منڈانے سے گردن فربہ ہوتی ہے اور آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور بدن کو آرام ملتا ہے اور فرمایا کہ میں ہر جمعہ کو سر منڈاتا ہوں۔

حدیثِ صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور ان کی روشنی کم ہو جاتی ہے اور جب سر منڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب حجامت بنوانے کا ارادہ ہو تو رو بقبلہ بیٹھ جاؤ۔ حجام ابتدا میں پیشانی سے دونوں کنپٹیوں تک حجامت بنا کر پھر باقی بنائے اور جب حجامت بننی شروع ہو تو یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سُنَّتِهٖ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِىْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا سَاطِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّىْ بِالتُّقٰى وَجَنِّبْنِى الرَّدٰى وَجَنِّبْ شَعْرِىْ وَبَشَرِىْ الْمَعَاصِىْ وَجَمِيْعَ مَا تَكْرَهُ مِنِّىْ فَاِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا۔

# تیسری فصل

## عورتوں اور مردوں کے لئے سر کے بال رکھنے کے آداب

عورتوں کو بے ضرورت و بلا عذر سر کے بال منڈانے حرام ہیں۔ اور مردوں کے لئے دونوں باتیں مسنون ہیں خواہ سب بال منڈائیں یا سب بال رکھیں اور ان کی پرورش کریں۔ یعنی دھوئیں۔ کنگھا کریں۔ اور آگے کی مانگ نکالیں۔ مگر منڈانا افضل ہے۔ کیونکہ ابتدائے اسلام میں اہل عرب میں سر کا منڈانا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا۔ اور پیغمبر یا امام کو کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہیئے جو لوگوں کی نظر میں معیوب و مذموم ہو اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اپنے سر مبارک پر چار چار انگل بال رکھتے تھے اور حج و عمرہ کے وقت منڈا ڈالتے تھے۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سر کے بال بڑے رکھنا چاہے تو اُسے لازم ہے کہ ان کی خبر گیری خوب کرے ورنہ کٹوا دے یا خشخاشی رکھے

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ بار بار سر کے بالوں کے دو حصے کر کے بیچ میں مانگ کھولتے رہتے تھے۔ فرمایا کہ آنحضرت کے بال اتنے بڑے بڑے ہوتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ آنحضرت کے بالوں کے سرے کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ آنحضرت کے سوائے کسی پیغمبر نے سر پر بال نہیں رکھے۔

ایک معتبر حدیث میں یہ مضمون اور زیادہ ہے کہ جو شخص سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر مانگ نہ نکالے گا خدائے تعالےٰ قیامت کے دن آگ کے آرے سے اس کا سر کھول دے گا۔

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اس عورت کو جو حد بلوغ کو پہنچ گئی ہو اس سے ممانعت کی ہے کہ وہ مردوں کی طرح سر کے تمام بال کو اکٹھا کر کے آگے یا بیچ میں کنپٹیوں کی طرف گرہ دے کر لٹکائیں۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے عورتوں کو ہندوؤں کی سی چوٹی رکھنے کی ممانعت اور بالوں کو سمیٹ کر پیشانی کی طرف گرہ لگانے کی بھی ممانعت کی ہے نقش خضاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں انہی پچھلی دو باتوں کے سبب سے ہلاک ہوئیں۔ نقش خضاب سے مراد گودنا ہے جو عرب کی عورتوں میں رواج تھا یا مہندی کے نقش مراد ہیں۔

دو اور حدیثوں میں فرمایا کہ اُون کے یا جانوروں کے بالوں یا اپنے بالوں کا موباف بنا لینے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر دوسری عورتوں کے بال اپنے بالوں کے ساتھ نہ ملانا چاہیئے اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر کسی جانور کے بالوں کا موباف ہو تو نماز میں اُسے الگ کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ نماز اس کے ساتھ جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر حلال جانوروں کے بال کا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

# چوتھی فصل

## لبیں کتروانے کی فضیلت

لبیں کتروانا سنتِ موکدہ ہے اور جتنی زیادہ کتروائی جائیں بہتر ہیں۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی لبیں نہ بڑھنے دو ورنہ شیطان کو گھات کا زیادہ موقع ملے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لبیں کتروانے سے غم اور وسواس دور ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت ادا ہو جاتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لبیں یہاں تک کتروانی سنت ہیں کہ اوپر کے ہونٹ سے اونچی ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بالوں کی جڑوں تک لبیں کترواتے تھے اور انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض بالخورہ سے امان ملتی ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے ان حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جس سے روزی بڑھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروایا کر۔

ایک معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو ناخن اور لبیں کتروائے اور کترواتے وقت بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پڑھے تو حق تعالیٰ اس کے بال و ناخن کے ہر ہر ریزہ کے بدلے اس کو اولادِ اسمٰعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کرے گا اور وہ سوائے مرض الموت کے کسی بیماری میں نہ گرفتار ہوگا۔

# پانچویں فصل

## ڈاڑھی بڑھانے کے آداب

یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈاڑھی کو متوسط رکھنا سنت ہے نہ زیادہ طویل ہو نہ بہت کم اور ایک مشت سے زیادہ ڈاڑھی بڑھانا مکروہ ہے۔ بلکہ حرام ہونے کا بھی احتمال ہے۔ اور یہ بات علماء میں مشہور ہے کہ سوائے رخساروں اور نیچے کے ہونٹ کے دونوں طرف کی باقی داڑھی منڈانا حرام ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ ڈاڑھی ایسی کتروائی جائے کہ منڈی ہوئی نہ معلوم ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ داڑھی پر ہاتھ رکھو اور جتنی اس سے نکلتی رہے اس کو کٹوا دو۔

محمد بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک خط تراش کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی اصلاح بناتے دیکھا حضرت نے اس سے ارشاد فرمایا کہ میری ڈاڑھی کو مدوّر کر دے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام قلمیں پتلی رکھا کرتے اور گلے کے بال بھی منڈا ڈالتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے برادر بزرگ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ گھنی داڑھی کے بالوں کو کس طرح سے کم کرنا چاہیئے۔؟ حضرت نے فرمایا کچھ پہلوؤں اور کچھ سامنے سے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قدیم زمانہ میں ایک گروہ داڑھی منڈایا کرتا تھا۔ اور مونچھوں پر تاؤ دیا کرتا تھا حق تعالےٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور سجدہ سے سر اٹھا کر مدّتِ مدید کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا کہ پروردگار میرا حسن وجمال بڑھا دے۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ ان کے چہرۂ مبارک پر گھنی داڑھی نمودار ہوگئی۔ چونکہ اس سے پہلے ان کے داڑھی نہ تھی عرض کیا کہ پروردگارا یہ کیا ہے۔ خدا کی طرف سے وحی ہوئی کہ یہ قیامت کے دن تمہاری اور تمہاری اولاد کی زینت ہے۔

# چھٹی فصل

## سفید بالوں کی فضیلت اور ان کے اکھاڑنے کی ممانعت

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پہلے سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کوئی ناواقف کسی ایسے جلسے میں آتا جس میں باپ بیٹے موجود ہوتے تھے تو باپ بیٹے میں کوئی فرق نہ ہوتا تھا بلکہ اس کو دریافت کرنا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون اور بیٹا کون ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوندا میرے بال سفید کر دے کہ مجھ میں اور میرے بیٹوں میں امتیاز ہو جائے۔ حضرت کی داڑھی اور سر مبارک کے بال سفید ہوگئے

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہے اور جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا قیامت میں وہ اس کے لئے ایک نور ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن تین قسم کے آدمیوں سے نہ تو بات ہی کریگا نہ رحمت کی نظر سے اُن کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کے اعمال کو پسند کرے گا۔ بلکہ دردناک عذاب ان کے لئے مہیا کریگا۔ اول وہ شخص جو اپنے سفید بالوں کو اکھاڑے۔ دوسرے وہ جو جلق لگائے یا اپنے جسم کے کسی حصے سے ایسا فعل کرے کہ منی خارج ہو۔ تیسرے وہ شخص جو اغلام کرے اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اس حدیث کے پہلے حصّے کے یہ معنی ہوں گے کہ سفید بالوں کے اکھاڑنے والے کی کوئی غرض فاسد ہو کیونکہ سفید بال مبارک ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ سفید بال پیشانی کی جانب باعثِ برکت ہیں اور رخساروں پر علامتِ سخاوت وجوانمردی اور زلفوں میں نشان شجاعت ودلاوری اور گدی کی طرف موجب نحوست اور ظاہر معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ یہ علامتیں اس صورت میں راست آئیں گی یا نحس ہوگی۔ جب بالوں کی سفیدی کی ابتدا مقام مذکورہ کی طرف سے شروع ہوئی ہو۔

# ساتویں فصل

## ناک کے بال کتروانے کا حکم اور داڑھی کے ساتھ بازی کرنے کی ممانعت

حدیثِ معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر شخص کو لبیں اور ناک کے بال کتروانے چاہیئں اور اپنے اور اپنے سر کی آراستگی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ حسن وجمال کی زیادتی کا باعث ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں وسواسِ شیطانی سے ہیں۔ مٹی کھانا۔ خالی بیٹھے ہوئے مٹی یا تنکے توڑے جانا۔ ناخن کو دانت سے کترنا۔ داڑھی چبانا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بار بار داڑھی پر ہاتھ نہ پھیرو کہ یہ ایک قسم کا عیب ہے اور داڑھی اس سے بدصورت ہو جاتی ہے۔

# آٹھویں فصل

## ناخن کتروانے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ناخن کتروانے سے بہت بڑے بڑے امراض موقوف ہو جاتے ہیں اور روزی فراخ ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناخن کتروانے کا حکم اس سبب سے ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کو گندگی پھیلانے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس کے علاوہ نسیان کا عارضہ پیدا ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مردوں کو تو یہ حکم دیتے تھے کہ ناخن زندہ ناخن کے پاس سے کٹواؤ اور عورتوں کے لئے فرمایا کہ تھوڑا سا چھوڑ کر کٹواؤ کہ زینت کا موجب ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر وحی نہ آئی لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت نے ان لوگوں سے جو منتظر تھے یہ فرمایا کہ مجھ پر وحی کیونکر آئے۔ تم لوگ ناخن نہیں کترواتے اور انگلیوں کا میل نہیں دور کرتے۔

# نویں فصل

## ناخن کتروانے کے آداب واوقات

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے دانتوں سے ناخن کاٹنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیثِ حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے مرض بالخورہ اور جذام اور اندھے پن سے امان ملتی ہے۔ اگر ناخن کتروانے کی ضرورت نہ ہو تو گھسنا ضرور چاہیئے۔ کہ اس کے ریزے کچھ گر جائیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ شارب و ناخن کتروانے سے اور سر کو خطمی سے دھونے سے افلاس دور ہوتا ہے۔ اور روزی بڑھتی ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ ہم نے سُنا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک تعقیبات روزی کی زیادتی کے لئے شہر بشہر پھرنے سے بہتر ہے؛ فرمایا کہ آیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ منفعت بخشے۔ عرض کی کہ ہاں یا ابنِ رسول اللہ فرمایا ہر جمعہ کو ناخن اور لبیں کترواؤ اگر ناخن بہت بڑے بڑے نہ ہوں تو ذرا گھس ہی لو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو آنکھوں کے آزار میں مبتلا پایا فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جس کے کرنے سے کبھی آنکھیں نہ دکھیں؛ اس نے عرض کی کہ ابنِ رسول اللہ ضرور فرمایئے۔ فرمایا ہر پنجشنبہ کو ناخن کتروایا کر اس شخص نے جب سے اس فرمان کی تعمیل کی آنکھیں نہ دکھیں۔

حدیثِ معتبر میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کو کتروانے میں ابتدا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرنی چاہیئے اور اختتام دائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کو کتروائے اور ایک ناخن جمعہ کو کتروائے خدا اس کی پریشانی کو زائل کر دے گا۔

حدیثِ معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کتروائے حق تعالےٰ اس کی پوروں میں سے درد نکال دیتا ہے اور اس کے بجائے صحت ان میں داخل کرتا ہے اور جو شخص ہفتہ یا جمعرات کو ناخن اور لبیں کترواتا ہے۔ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے اسے امان ملتی ہے۔

ایک حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اصحاب کا یہ مقولہ ہے کہ جمعہ ہی کے دن ناخن کتروائے جائیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کترواؤ خواہ کسی اور دن یعنی اگر کسی دن ناخن اتنے بڑھ جائیں کہ کٹوانے کی ضرورت معلوم ہو تو جمعہ کا انتظار نہ کرنا چاہیئے جیسا کہ آئندہ کی حدیث میں وارد ہے کہ ناخن جس وقت بڑھ جائیں کٹوا ڈالو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹواتا رہے گا اس کی اولاد کی آنکھیں کبھی نہ دکھینگی اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات وجمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل ہوں تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لئے ایک رہنے دے یا یوں کرے کہ جمعرات کو سب کٹوا دے۔ اور جمعہ کے دن سب کو ریت دے کہ ذرا ذرا سے ذرے ان کے گر پڑیں ناخن کٹوانے کے وقت یہ دعا پڑھیں۔ بسم اللہ وباللہ وعلیٰ سنۃ محمد وآل محمد۔ چنانچہ یہی حدیث لبیں کتروانے کے بارے میں بھی آچکی ہے۔ اور یہ جو عوام الناس کا خیال ہے کہ دائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے کلمہ کی انگلی کو لینا چاہیئے۔ پھر چھنگلیا پھر

انگوٹھا پھر بیچ کی انگلی پھر باقی پانچوں بائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے انگوٹھا کو لینا چاہیئے۔ پھر چھنگلیا پھر بیچ کی انگلی بعد چھنگلیا کے برابر والی انگلی پھر کلمے کی انگلی یہ ترتیب اہلِ سنت کی احادیث میں وارد ہوئی ہے اور جو کچھ اس سے پہلے ہم نے بیان کیا وہ اہلِ تشیع کے اخبار کے مطابق ہے اور اسی پر عمل کرنا بہتر ہے۔

# آٹھویں فصل

## بال ناخن اور جو چیزیں لائق دفن ہیں اُن کا دفن کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیۂ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا کی تفسیر ہیں۔ حالتِ زندگی میں پنہاں ہونے سے مراد بال و ناخن کا دفن کرنا ہے۔

حدیثِ معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمیں چار چیزوں کے خاک میں چھپانے کا حکم دیا ہے۔ بال، دانت۔ ناخن اور خون۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سات چیزیں جس وقت جسم انسان سے جدا ہوں۔ ان کو فوراً دفن کر دینا چاہیئے۔ بال۔ ناخن۔ خون حیض۔ آنول نال۔ دانت اور نطفہ بستہ جس میں خون پڑ گیا ہو۔

# نویں فصل

## سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عمدہ لباس پہننے سے دشمن کو ذلت ہوتی ہے اور بدن پر روغن ملنے سے پاس اندہ پریشانی دور ہوتی ہے اور سر میں کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنے سے بخار جاتا رہتا ہے روزی فراخ اور قوتِ جماع زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سر میں کنگھا کرنے سے بیس قسم کی بیماریاں اور سر میں درد دور ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں یوں فرمایا کہ رخساروں پر کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ اور ڈاڑھی میں نیچے کی طرف کنگھا کرنے سے طاعون دور ہوتا ہے۔ اور زلفوں میں کنگھا کرنے سے وسوسہ شیطانی رفع ہوتا ہے اور بلغم کا دفاع ہوتا ہے۔

# دسویں فصل

## کنگھا کرنے کے آداب و اوقات اور کنگھیوں کی قسمیں

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جا نماز میں ایک کنگھا رہتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتے اس کنگھے سے کنگھا فرماتے۔

حدیث حسن میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیۂ کریمہ خُذُوا زینتکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ میں زینت سے مراد ہے کہ ہر نماز سے پہلے کنگھا کرو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سر اور داڑھی میں کنگھا کر چکو تو اسے سینے پر پھیر لو کہ اس سے غم اور بیماری دفع ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گن کر ستر مرتبہ ڈاڑھی میں کنگھا کرے۔ چالیس روز تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کنگھا نہ کرو کہ اس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سات مرتبہ سر ڈاڑھی اور سینہ پر کنگھا کرے کوئی درد اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر کنگھا نہ کرو کہ دل ضعیف ہوتا ہے بیٹھ کر کنگھا کرنے سے دل قوی ہوتا ہے اور جلدِ بدن دبیز ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہو گا۔

قاسم ابنِ ولید سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر کنگھے کا خانہ اور تیل کی پیالی ہاتھی کی ہڈی کی ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حسن ابنِ عاصم سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا کہ حضرت کے دستِ مبارک میں ہاتھی دانت کا کنگھا ہے عرض کی قربان جاؤں عراق کا ایک گروہ ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا حلال نہیں جانتا۔ فرمایا کیوں! میرے والد ماجد کے پاس تو ایک یا دو کنگھی ہاتھی دانت کی ہی تھی۔ پھر فرمایا کہ ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرو کہ اس سے بخار جاتا رہتا ہے۔

ایک روایت میں امام جعفر صادق آلِ محمد علیہ السلام سے منقول ہے کہ خالص چاندی کا کنگھا یا اور کسی قسم کی کنگھی جس پر چاندی جڑی ہو کرنا مکروہ ہے۔

# چھٹا باب

## خوشبو اور پھول اور تیل سونگھنے ملنے کے آداب

## پہلی فصل

### روئے زمین پر خوشبو پیدا ہونیکے اسباب

حدیثِ معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آدم و حوّا بہشت سے زمین پر آئے تو حضرت آدمؑ کوہِ صفا پر اترے اور حضرت حوّا کوہ مروہ پر اور چونکہ حضرت حوّا نے بہشت کی خوشبو لگا کر اپنے بالوں میں کنگھی کی تھی اور گوندھ لئے تھے اب زمین پر اتر کر یہ خیال آیا کہ جب میرا خدا مجھ سے ناراض ہے تو ان بالوں کو گندھے رہنے سے کیا فائدہ۔ اس سبب سے اپنی چوٹی کھول ڈالی۔ اس وقت جو خوشبو ان کے بالوں سے نکلی تھی اسے ہوا مشرق و مغرب میں اڑا لے گئی اور اس میں سے زیادہ حصہ سرزمینِ ہند میں پہنچا یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں خوشبوئیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت ہی سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے اس درخت میں سے کچھ کھا لیا جس کی ممانعت کی گئی تھی۔ بہشت کا لباس اور زیور سب گر گیا۔ اس وقت بہشت کے پتوں میں سے ایک پتہ لے کر ستر عورتین کیا جب زمین پر اُترے تو جنوبی ہوا اس پتے کی خوشبو اڑا کر ہندوستان لے گئی اور وہاں بہت قسم کی گھاس اور بعض درختوں میں خوشبو پیدا کر دی۔ یہی سبب ہے کہ ہندوستان میں کئی قسم کی گھاسیں خوشبودار پیدا ہوتی ہیں۔ اور پہلا جانور جس نے وہ بہشتی پتہ کھایا یا خواہ خوشبودار گھاس میں سے کچھ کھا لیا وہ مشک والا ہرن تھا۔ اس پتے یا گھاس کا کھانا تھا کہ خوشبو اس کے رگ و پے میں دوڑ گئی اور بالآخر اس کی ناف میں جمع ہو گئی جس سے مشک بہم پہنچتا ہے۔

# دوسری فصل

## خوشبو کی فضیلت اور اس کے آداب

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ عطر لگانا اور خوشبو سونگھنا پیغمبروں کے اخلاق پاکیزہ میں داخل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشبو دل کو قوت دیتی ہے اور جماع کی طاقت بڑھاتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد کو خوشبو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز لگائے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک دن بیچ کرکے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ کے دن ضرور لگائے یہ ناغہ نہ ہو۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مونچھوں پر خوشبو لگانا پیغمبروں کی عادت سے ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو مرغوب ہے کیونکہ فرشتے خوشبو پسند کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح ہی کو خوشبو لگائے رات تک اس کی عقل میں فتور ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص خوشبو لگا کر نماز پڑھے اس کی نماز بغیر خوشبو والے کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ پیغمبروں کو خدا نے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ خوشبو۔ عورت۔ مسواک۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جس جگہ سجدہ فرماتے تھے وہ جگہ معطر ہو جایا کرتی تھی اور اسی خوشبو کے سبب لوگ ان حضرت کے سجدہ کے موقع کو پہچان لیا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کا مال کھانے سے زیادہ خوشبو میں صرف ہوتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کے لئے خوشبو ایسی ہونی چاہیئے جس کی رنگت ظاہر اور خوشبو مخفی ہو اور مردوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہو جس کی بو ظاہر رنگت مخفی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ منگل کے دن ناخن کترواؤ۔ بدھ کے دن حمام کرو جمعرات کے دن پچھنے لگواؤ جمعہ کے دن اپنے کو بہتر سے بہتر خوشبو سے معطر کرو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر ہمیشہ اپنے کو معطر رکھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے گی وہ جب تک گھر پلٹ کر نہ آئے گی برابر اس پر خدا کی لعنت ہوتی رہے گی۔

# تیسری فصل

## خوشبو رد کر دینے کی کراہت

لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا ہو سکتا ہے کہ لوگ کسی شخص کیلئے خوشبو لائیں اور وہ

اُسے قبول نہ کرے بلکہ رد کردے؟ فرمایا کرامت خدا کا رد کرنا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ لوگ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے لئے خوشبودار تیل لائے حضرتؑ نے لے لیا اور اپنے جسم مبارک پر مل لیا۔ حالانکہ اس روز سے پہلے بھی مل چکے تھے اور بعد ملنے کے فرمایا کہ ہم خوشبو کو کسی وقت رد نہیں کرتے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ خوشبو اور شیرینی کو جو آنحضرت کے لئے لائی جاتی تھی۔ کبھی رد نہ فرماتے تھے۔

حسن ابن جوین سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت میرے لئے ایک برتن لائے جس میں مشک تھا۔ اور فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے کے مل لے۔ میں نے تھوڑا سا لے کر مل لیا۔ پھر فرمایا کہ اور لے اور اپنی گردن و گریبان میں لگالے میں نے حکم کی تعمیل کی۔ اور تھوڑا سا مشک باقی رہ گیا تھا فرمایا کہ اسے بھی لے کر وہیں لگالے میں نے پھر تعمیل کی۔ بعد اس کے فرمایا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سوائے گدھے کے کرامت کو کوئی رد نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ کرامت کون کون سی چیز ہے فرمایا ہر ایک خوشبو اور گدا یا تکیہ جو بیٹھنے کے لئے یا سہارا لینے کے لئے لوگ پیش کریں اور مانند ان کے اور عزت والی چیزیں۔

# چوتھی فصل

## مشک و عنبر و زعفران کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشبو سے مراد مشک و عنبر و زعفر و عود ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی مشکدان رانگ کی تھی۔ اور حضرت کپڑے پہننے کا ارادہ فرماتے تھے۔ تو اسے طلب فرما کر تھوڑا سا اپنے جسم اطہر پر مل لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ان حضرت کی جانماز میں ایک شیشی مشک کی رہتی تھی۔ جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے تو تھوڑا سا اس میں سے مل لیا کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اتنا مشک ملتے تھے کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر مشک کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک آبنوسی صندوقچی نکالی جس میں بہت سے خانے تھے اور ہر ہر خانہ میں ایک ایک خوشبو تھی۔ از انجملہ ایک خانے میں مشک بھی تھا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے بڑے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا بدن پر ملنے کے تیل میں مشک ملا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہم خود ملاتے ہیں بہت سی حدیثیں خلوق[1] کی تعریف میں آئی ہیں۔ بعض اخبار میں وارد ہوا ہے کہ خلوق متواتر نہ لگانا چاہیئے۔

---

[1] خلوق ایک خوشبو کا نام ہے۔

# پانچویں فصل

## غالیہ کی فضیلت

بسند موثق منقول ہے کہ اسحاق ابنِ عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سوداگروں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں تو غالیہ اپنے جسم پر مل لیا کرتا ہوں تاکہ مجھے فقیر نہ سمجھیں۔ حضرت نے فرمایا غالیہ تھوڑا ہو یا زیادہ برابر ہے اور جو شخص کبھی کبھی تھوڑا تھوڑا غالیہ مل لیا کرے اس کے لئے وہ کافی ہے۔ اسحاق کہتا ہے کہ میں نے حضرت کی ہدایت کے بموجب عمل کیا سال بھر میں صرف دس درہم کا غالیہ خرید کیا تھا اسی سے سال بھر تک برابر معطر رہتا تھا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام اس ہیئت سے اپنے گھر سے نکلے کہ خز کا جبہ اور خز کی عبا پہنے ہوئے اور اپنی ریش مبارک کو غالیہ سے معطر کئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت اس وقت اس طرح سے کیوں تشریف لائے ہیں؟ ارشاد فرمایا میرا ارادہ ہے کہ خدا کی عبادت کروں۔ اور حورانِ بہشت کی خواستگاری کروں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے لئے آراستگی کرنا خوشبو لگانا سنت ہے۔

حدیث میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمانے کے بموجب اُن حضرت کے لئے روغن تیار کرتے تھے جس میں مشک وعنبر ملا ہوتا تھا۔ اور ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی و سورۂ حمد و معوذتین اور آیاتِ حفظ میں سے چند آیتیں لکھ کر ایک شیشے میں وہ روغن اور آیتیں رکھ دیتے تھے اور حضرت ہمیشہ اس روغن کو جسم اقدس پر ملا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حکم کے بموجب لوگوں نے مشک ملا ہوا روغن تیار کیا جس میں سات سو درہم خرچ ہوئے فضل ابن سہیل وزیر خلیفہ مامون نے حضرت کی خدمت میں اعتراضاً لکھا کہ لوگ اس بارے میں حضرت پر فضول خرچی کا عیب لگاتے ہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ آیا تجھے یہ خبر نہیں کہ یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے۔ مگر دیبائے زربفت کے کپڑے پہنتے تھے۔ طلائی کرسیوں پر بیٹھتے تھے پھر بھی ان کی نبوت میں کوئی بٹہ نہ لگا۔ اس کے بعد حضرت نے دوسرا حکم دے کر چار ہزار درہم کا غالیہ تیار کرایا۔

# چھٹی فصل

## بدن پر روغن ملنے کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے ملاحت بڑھتی ہے دماغ قوت پاتا اور تازہ ہوتا ہے۔ مسامات کھل جاتے ہیں۔ جلد کی سختی اور خشکی جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت روغن بدن کے رگ و پے میں دوڑ جاتا ہے چہرہ کو

خوبصورت اور پُر رونق بنا دیتا ہے۔
اور ایک حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جسم میں روغن ملے حق تعالےٰ اُسے ہر بال کے بدلے ایک نور عطا فرمائیگا۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب روغن ہتھیلی پر ڈالو تو یہ پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الزِّیْنَۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْنِ وَالشَّنَاٰنِ وَالْمَقْتِ

# ساتویں فصل

## روغن بنفشہ و روغنِ بادام کے فوائد

حدیثِ حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ کی فضیلت سب روغنوں پر ایسی ہے جیسی ہم اہل بیت کی تمام آدمیوں پر۔ فرمایا کہ سب سے بہتر روغن بنفشہ ہے اسے بہت ملو کہ سر اور آنکھ کے درد کو نفع دیتا ہے۔
دوسری روایت میں عقبہ سے منقول ہے کہ ایک شخص خچر سے گر پڑا تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کی ناک میں روغن بنفشہ اور روغن بادام ٹپکاؤ حکم کی تعمیل کرتے ہی آرام ہوگیا۔ بعد اس کے حضرت نے فرمایا اے عقبہ روغن بنفشہ جاڑے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا اور ہمارے شیعوں کے لئے مفید اور ہمارے دشمنوں کے لئے مضر ہے اور اگر لوگوں کو اس کا پورا پورا فائدہ معلوم ہو تو ایک اوقیہ بھر ایک اشرفی کو ملے۔

# آٹھویں فصل

## روغن بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل اپنے جسم میں ملا کرو کہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر درد سے بچاتا ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں۔ ستر بیماریوں کو نفع دیتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے کہ چنبیلی کا روغن علاوہ بہت سے فائدوں کے ستر بیماریوں کی دوا ہے۔ ظاہراً چنبیلی سے مراد سفید چنبیلی جس کو عربی میں رازقی کہتے ہیں بہت سی حدیثوں میں لفظ رازقی ہی وارد ہے۔

# نویں فصل

## اور روغنوں کے فائدے

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ روغن زیت

کو کھاؤ اور لگاؤ بدن پر ملو کیونکہ جو شخص کھائے گا یا بدن پر ملے گا چالیس روز شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

دوسری حدیث موثق میں مذکور ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ کے سر میں جب درد عارض ہوا تھا تو دھونی تلی کا تیل ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روغن گل خیرہ اپنے جسم مبارک پر ملا کرتے تھے۔

# دسویں فصل

## بخور کی فضیلت اور اس کی قسمیں اور آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کسی شخص سے ممکن ہو خوشبو کی دھونی سے کپڑوں کو خوشبودار بنائے۔

جو لوگ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں جاتے تھے ان کو بخور کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

مرازم نے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا جب فارغ ہو کر کپڑے پہننے کے درجے میں آئے تو حضرت نے عود سوز طلب فرمایا اور اپنے جسم مبارک کو اس سے بسایا اور پھر حکم ہوا کہ مرازم کو بھی اس سے خوشبو پہنچاؤ

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زوجہ اپنے کپڑوں کو خوشبودار کرنا چاہتی تھیں تو پہلے خرمائے صیحانی کی ایک گٹھلی اور کچھ اس کا پوست آگ میں ڈال دیتی تھیں اور جب وہ ذرا ذرا سلگ جاتی تھیں تو اور بھی خوشبوئیں ڈال دیتی تھیں پھر کپڑوں کو خوشبو پہنچاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اس سے خوشبو اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام عود خالص کا بخور لیا کرتے تھے اور بعد اس کے گلاب و مشک اپنے جسم اطہر پر ملتے تھے۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ عود قماری کی دھونی لیا کرتے تھے۔

حدیث میں ان حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں عود ہندی کا بخور لینا چاہیئے کہ اس میں آٹھ قسم کی شفا ہے۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ بخور کرتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ عَرَقَنَا وَذَكِّ رَوَائِحَنَا وَاَحْسِنْ مُنْقَلَبَنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَالْجَنَّةَ مَعَادَنَا وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَافِیَتِكَ اِیَّانَا وَكَرَامَتِكَ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

# گیارھویں فصل

## گلاب کے پھول اور گلاب کے عرق و دیگر پھولوں کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ گلاب سے منہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے

اور پریشانی دور ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ایک چلّو گلاب منہ پر ڈالے گا۔ خواری اور پریشانی سے نجات پائے گا اور جو شخص اسی دن عرق گلاب ایک چلّو منہ پر ڈالے گا تو اس سال مرضِ سرسام وذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کف بھر گل سُرخ مجھے عطا فرمائے اور جب میں سونگھنے کے ارادے سے ناک کے قریب لایا۔ تو ارشاد فرمایا کہ بہشت کے پھولوں میں سے گلاب کے پھولوں کے بعد یہ سب سے بہتر ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو معراج میں لے گئے تو زمین کو حضرت کے جانے کا رنج ہوا بایں سبب اس میں کبر پیدا ہوا اور جب واپس آئے تو زمین کو خوشی ہوئی اور گلاب پیدا ہوا لہٰذا جسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوشبو سونگھنا ہو وہ گل سُرخ سونگھ لے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ نرگس کا سونگھنا اور اس کا ملنا بہت ہی اچھا ہے اور جب کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا۔ اور وہ آگ ان پر سرد ہوگئی اور وہ صحیح سالم رہے تو خدا نے ان کے لئے نرگس پیدا کی اسی دن سے نرگس دنیا میں آئی۔

# بارھویں فصل

## پھول سونگھنے کے آداب

حدیثِ معتبر میں مالک جہنی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک پھول دیا۔ انھوں نے اس کو سونگھا اور آنکھوں سے لگایا پھر فرمایا کہ جو شخص پھول لے سونگھے اور آنکھوں سے لگائے اور اللھم صل علیٰ محمد وال محمد پڑھے ابھی وہ پھول زمین پر نہ رکھنے پائے گا کہ اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

# ساتواں باب

## حمّام جانے۔ سر اور بدن دھونے۔ نورہ لگانے اور بعض غسلوں کے آداب

## پہلی فصل

### حمام کی فضیلت

احادیث میں وارد ہے کہ حمام برہنگی ظاہر کرتا ہے اور پردہ فاش کرتا ہے اور میل کچیل جسم سے پاک و صاف کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حمام بہت اچھی جگہ ہے جہنم کا یاد دلانے والا اور میل کچیل کا صاف کرنے والا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک دن بیچ حمام جانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اور روز روز جانے سے گردوں کی چربی پگھل جاتی ہے۔ اور بدن دُبلا ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اعلیٰ درجہ کا علاج امراض یہ چار تدبیریں ہیں حقنہ، پچھنے لگوانا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ حمام کرنا۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنی عورت کو حمام نہ بھیجے۔ علما نے اس کی تاویل میں دو وجہیں نکالی ہیں اول یہ کہ یہ حدیث اس ملک میں فرمائی گئی ہے جس میں گرمی اور ہوا کے اعتبار سے عورتوں کو حمام جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری مراد یہ کہ مناسب نہیں ہے کہ اپنی عورت کو بارادۂ سیر دریا وغیرہ یا حماموں میں جانے کی کسی طرح اجازت نہ دیں۔

○

# دوسری فصل

## حمام میں جانے آنے کے آداب اور وہ دعائیں جو پڑھنی چاہئیں

سب ہی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے لازم ہے کہ بغیر لنگی باندھے حمام میں نہ نہائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص حمام میں جائے وہ دوسروں کی برہنگی نہ دیکھے خدائے تعالےٰ اس کو آتشِ جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے زیرِ آسمان ننگے نہانے سے اور نہروں۔ ندیوں میں ننگے داخل ہونے سے ممانعت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ نہروں میں پانی کے فرشتے رہتے ہیں۔ اسی طرح حمام میں ننگے نہانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں بغیر کچھ تھوڑا کھائے ہوئے نہ جاؤ۔ کیونکہ اگر کوئی چیز معدہ میں ہوگی تو بدن کی قوت زیادہ کرے گی۔ اور معدہ کی حرارت فرو کرے گی۔ مگر جب معدہ بالکل بھرا ہو اس وقت حمام میں نہ جاؤ۔

نیز فرمایا کہ اگر موٹا ہونا چاہو تو کچھ کھا کر حمام میں جاؤ اور اگر دبلا ہونا منظور ہو تو نہار منہ جاؤ۔

بسندِ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کپڑے اتارنے کے درجے میں کپڑے اتارو تو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِعْ عَنِّیْ رِبْقَۃَ الشِّرْکِ وَثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ اور جب حمام کے اول درجے میں سے جاؤ تو کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَاَسْتَعِیْذُبِکَ مِنْ اَذَاہُ جب دوسرے درجے میں جاؤ تو یہ کہو اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ وَالنَّجَسَ وَطَھِّرْ جَسَدِیْ وَقَلْبِیْ ........ اور تھوڑا سا گرم پانی سر پر ڈالو اور اگر ہو سکے تو تھوڑا سا اس پانی میں سے پی لو کہ اس سے مثانہ اور مجرائے بول صاف ہو جاتا ہے۔ دوسرے درجے میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد تیسرے درجے میں جاؤ اور یہ پڑھو۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَنَسْأَلُہُ الْجَنَّۃَ جب تک اس درجے میں رہو اس دعا کو مکرّر پڑھے جاؤ۔ حمام میں ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پیو اور خربزہ کبھی نہ کھاؤ۔ اس سے معدہ فاسد ہو جاتا ہے ٹھنڈا پانی بدن پر بھی نہ ڈالو کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے مگر جب حمام سے باہر آؤ تو ٹھنڈا پانی لے کر پاؤں دھو لو کہ اس سے امراضِ جسمانی دور ہو جاتے ہیں اور جب کپڑے پہنے لگو تو یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِی التَّقْوٰی وَجَنِّبْنِی الرَّدٰی ان ہدایتوں کے بموجب عمل کرنے سے تم ہر درد سے امان پاؤ گے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حمام سے نکل آنے کے بعد کوئی برادرِ مومن تم سے یہ کہے حَمَّمُکَ حَمِیْمُکَ تو تم اس کے جواب میں کہو۔ اَنْعَمَ اللّٰہُ بَالَکَ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حمام سے نکلو تو عمامہ سر پر باندھو نیز فرمایا کہ حمام سے نکل کر پاؤں دھو ڈالو کہ اس سے آدھا سیسی کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام حمام سے نکل کر گرمی ہو یا جاڑہ عمامہ باندھ لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے درد سر کو امان ملتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ حمام بدھ کے دن جانا چاہیئے۔

# تیسری فصل

## حمام میں کیا کرنا چاہیئے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ حمام میں چت نہ لیٹو کہ اس سے گردہ کی چربی پگھل جاتی ہے اور ٹھیکرے اور اینٹ اپنے پاؤں پر نہ رگڑو کہ اس سے بالخورہ اور جذام ہو جاتا ہے۔ (اس حدیث کے بارے میں ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا قول اور کتاب من لایحضر کے ترجمہ میں ملا محمد تقی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ ٹھیکرے سے مراد شام کے برتنوں کا ٹھیکرا ہے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد اپنے بیٹے کے ساتھ حمام میں نہ جائے مبادا وہ اس کو برہنہ دیکھے یہ بھی فرمایا کہ باپ ماں کے لئے اپنی اولاد کو اور اولاد کے لئے اپنے ماں باپ کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو حمام میں کسی کی برہنگی پر نظر ڈالے اور اس پر بھی لعنت کی ہے جو بغیر لنگی باندھے حمام میں جائے کہ لوگ اس کی برہنگی دیکھیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کروٹ سے نہ لیٹو کہ اس سے بھی گردے کی چربی پگھل جاتی ہے آدمی دبلا ہو جاتا ہے اور حمام میں کنگھا نہ کرو کہ بال کمزور ہو جاتے ہیں اور مٹی سے سر نہ دھوؤ کہ اس سے عزت جاتی ہے۔ (اس حدیث میں بقول دونوں عالموں کے مٹی سے مصر کی مٹی مراد ہے)

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حمام میں قرآن مجید پڑھنے اور جماع کرنے کی نسبت استفسار کیا آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری روایت حسن میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے تو حمام میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔ آپ نے فرمایا صرف اس وقت جب کوئی حمام میں برہنہ ہو اگر سب لنگیاں باندھے ہوئے ہوں تو کسی کے لئے قرآن مجید پڑھنے میں کچھ مضائقہ نہیں یہ بھی ضرور ہے کہ پڑھنے سے رضائے خدا مراد ہو نہ خوش الحانی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں پیشاب کرنے سے افلاس اور پریشانی ہوتی ہے۔

# چوتھی فصل

## سر اور بدن سے بدبو رفع کرنے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جسم کو معطر کرنے کے واسطے پانی کافی ہے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کپڑے بدلے پاک وصاف ہو کر بدلے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سر دھونے سے میل بھی دور ہوتا ہے اور آنکھوں کے ہر قسم کے آزار بھی اور کپڑے دھونے سے غم والم برطرف ہو جاتا ہے اور نماز کے لئے جو صفائی مطلوب ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے یہ بھی فرمایا کہ جسم انسان کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لہذا تم اپنے جسم کو پانی سے پاک کرتے رہا کرو۔ اور اپنے بدن کی اصلاح سے غافل نہ ہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا اپنے اس گندے بندے کو سخت ناپسند کرتا ہے جس کے پہلو میں بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف پہنچے۔ یہ بھی فرمایا کہ پانی کو اپنی خوشبو سمجھو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ کا بڑا غضب بنی اسرائیل پر اس وقت تھا جب ان کو مصر میں پہنچایا اور بڑی رضامندی اس وقت تھی جب ان کو مصر سے نکالا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ مصر کی مٹی سے سر دھوو نہ مصر کے بنے ہوئے آبخورے میں پانی پیو کیونکہ ان دونوں باتوں سے عزت جائے گی اور ذلت نصیب ہو گی۔

جابر جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے سر میں جوئیں بہت ہو گئی ہیں وہ کثرت سے گرتی ہیں۔ اور میرے کپڑوں کو میلا اور خراب کرتی ہیں۔ فرمایا کہ تو مدو کو کوٹ کر عرق نکال کر اور سرکہ میں جو شراب سے بنا ہو اور خوب تیز ہو عرق ڈال کر اتنا مل کہ جھاگ ہو جائے پھر سر اور داڑھی میں خوب مل کر دھو ڈال اور اس کے بعد دودھ کی چکنائی سر اور داڑھی میں لگا یہ علت قطعی موقوف ہو جائے گی۔

# پانچویں فصل

## بیری کے پتوں اور خطمی کے پتوں سے سر دھونے کی فضیلت

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناخن اور لبیں کتروانے اور سر کو خطمی سے دھونے سے فقری اور درویشی دور ہو جاتی ہے اور روزی کشادہ ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن اور لبیں کترائے اور خطمی سے سر دھوئے۔ اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیثِ موثق میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیری کے پتوں سے سر دھونے سے روزی کشادہ ہوتی ہے۔

# چھٹی فصل

## نورہ لگانے کی فضیلت

حدیثِ حسن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے سے بدن صاف ہو جاتا ہے۔

حدیثِ صحیح میں عبدالرحمن ابن ابی عبداللہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ نورہ لگاؤ میں نے عرض کی کہ مجھے لگائے ہوئے چند ہی روز ہوئے ہیں فرمایا نہیں پھر لگا۔ اس سے بدن صاف ہوتا ہے اس مضمون کی کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص کو ان حضرت نے نورہ لگانے کا حکم صادر فرمایا اس نے عرض کی کہ مجھے لگائے ہوئے تین ہی دن ہوئے ہیں۔ فرمایا پھر لگا نورہ نقصان کرنے والی چیز نہیں بلکہ پاک کرنے والی چیز ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بدن کے بال دور کرتے رہو کہ یہ نجس اور کثیف ہیں۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بدن کے بالوں کا بڑھ جانا قاطع منی ہے یعنی اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ ہڈیوں کے جوڑ سست ہو جاتے ہیں۔ کمزوری اور جذام پیدا ہوتا ہے۔ نورہ لگانے سے منی بڑھتی ہے۔ بدن قوی اور فربہ ہوتا ہے۔ اور گردوں کی چربی اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے لبوں اور بغل کے اور ناپاکی کے بال نہ بڑھاؤ کہ شیطان کو گھات کا موقع ملتا ہے۔

# ساتویں فصل

## بغل کے بال منڈوانا

حدیثِ معتبر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بغل کے بال نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اکثر وہ حضرت بغل کے بال دور کرنے کے لئے حمام میں تشریف لے جاتے تھے۔ اور وہیں نورہ لگاتے تھے۔

○

# آٹھویں فصل

## زیادہ سے زیادہ عرصہ جس میں نورہ لگانے میں تاخیر ہو سکتی ہے

حدیثِ معتبر میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو کوئی شخص خدا اور قیامت پر ایمان لایا ہے اُسے لازم ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے۔

حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے کے بارے میں سنت ہے کہ پندرہ دن میں ایک مرتبہ لگائے۔

دوسری روایت میں ہے کہ ہر بیس دن میں لگائے۔ اور اگر میسر نہ ہو تو قرض لے کر لگائے جس شخص کو چالیس دن نورہ لگائے گذر جائے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور خدائے تعالےٰ کے نزدیک اس کی کوئی وقعت نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناپاکی کے بال ایک ہفتہ سے زیادہ بڑھنے نہ دینے چاہئیں اور جسے نورہ لگائے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں۔

# نویں فصل

## نورہ لگانے کے وقت کی دعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگانے سے پیشتر تھوڑا سا نورہ اٹھا کر سونگھے اور یہ کہے صَلَّی اللہُ عَلٰی سُلَیْمَانَ اِبْنِ دَاوٗدَ کَمَا اَمَرْنَا بِالنُّوْرَۃِ اس کو نورہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

# دسویں فصل

## نورہ لگانے کے اوقات و آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک دفعہ نورہ لگانا جاڑے کے موسم میں گیارہ مرتبہ لگانے سے منفعت میں بڑھ کر ہے۔

حضرت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدھ کے دن نورہ نہ لگاؤ کہ یہ دن نحس ہے۔ اور دوزخ بدھ ہی کے دن پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزوں سے جذام پیدا ہوتا ہے۔ جمعہ اور بدھ کے دن نورہ

لگانا اور دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے وضو یا غسل کرنا جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانا۔ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا۔ بھرے پیٹ پر کچھ کھانا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نورہ لگا کر جذام میں مبتلا ہو جائے تو اُسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے۔ (عجب نہیں کہ یہ دونوں حدیثیں تقیّہ پر محمول ہوں یا یہ کہ یہی اہلسنت کے طریقے سے روایت کی گئی ہو کیونکہ گذشتہ احادیث سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جمعہ کے دن نورہ لگایا کرتے تھے)

ایک حدیث میں منقول ہے کہ علی بن یقطین حضرت امام موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھنا چاہتے تھے کہ آیا مرد حالتِ جنب میں نورہ لگا سکتا ہے مگر جب عریضہ لکھا تو یہ لکھنا بھول گئے۔ حضرت نے بروئے اعجاز اس کا جواب لکھ بھیجا کہ حالتِ جنب میں نورہ لگانے کا کوئی مضائقہ نہیں بلکہ جنب کی زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے اور یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی کیا گیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگانے کی حالت میں بیٹھا رہے خوف ہے کہ وہ عارضہ فتق میں مبتلا ہو جائے۔

بسند حسن منقول ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کوئی شخص نورہ بدن پر ملنے کے بعد بدبو رفع کرنے کی غرض سے روغن زیتون آٹے میں مخلوط کرکے بدن پر ملے۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا نورہ لگانے کے بعد خالص آٹا بدن پر مل سکتے ہیں فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ تو اسے اسراف سمجھتے ہیں۔ فرمایا جو چیز بدن کی اصلاح میں صرف کی جائے وہ داخلِ اسراف نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ چھنا ہوا آٹا روغن زیت میں ملائیں اور وہ اپنے بدن پر مل لیا کریں۔ اسراف اس شے میں سمجھا جاتا ہے کہ مال تلف ہو اور بدن کو نقصان پہنچے۔

# گیارھویں فصل

## نورہ کے بعد مہندی لگانے کی فضیلت

حسین ابن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت امام کاظم علیہ السلام جب حمّام کا ارادہ فرماتے تھے تو حکم فرماتے تھے کہ حمام اتنا تیز گرم کرو کہ اس میں کوئی یکایک نہ جا سکے۔ پھر فرماتے تھے کہ حمام کے فرش پر پردے ڈال دو اس کے بعد اندر تشریف لے جاتے تھے ایک دن حمام سے برآمد ہوئے تو ایک شخص کنیدنام جو حسب تصریح صاحب کافی آلِ زبیر میں سے تھا اُن حضرت کے قریب آیا اور دستِ مبارک میں مہندی کا اثر دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ رنگ آپ کے دستِ مبارک میں کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا یہ مہندی کا رنگ ہے جس کی نسبت میرے آباو اجداد نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص حمام میں جائے اور نورہ لگانے کے بعد مہندی سر سے پاؤں تک ملے تو وہ دیوانگی جذام برص اور خارش سے دوبارہ نورہ

لگانے تک محفوظ رہے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حکم ابنِ عتبہ نے دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام مہندی اٹھا اٹھا کر اپنے ناخون پر لگا رہے ہیں۔ فرمانے لگے اے حکم اس باب میں تو کیا کہتا ہے۔ حکم نے عرض کیا کہ جو کام آپ کرتے ہیں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں مگر ہمارے یہاں تو نوجوان آدمی اس طرح لگاتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اے حکم نورہ لگانے کے بعد ناخن مردے کے ہوجاتے ہیں۔ اس سبب سے ہم انھیں مہندی سے رنگ لیتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہندی ملنے سے بدبو دور ہوجاتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوجاتی ہے۔ اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے اور جو شخص نورہ لگانے کے بعد تمام بدن پر مہندی مل ڈالے تو اس کا افلاس و پریشانی زائل ہوجاتی ہے۔

# بارہویں فصل

## غسل جمعہ اور تمام غسلوں کے آداب

یاد رکھنا چاہیئے جیسا کہ علماء میں مشہور ہے واجب غسل چھ ہیں۔ غسل جنابت۔ غسل حیض۔ غسل استحاضہ۔ غسل نفاس۔ غسل مس میت مستحب ہے کہ وقت غسل جنابت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ وَ تَقَبَّلْ سَعْیِیْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اور اگر یہ بھی پڑھے تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ وَ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ اَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَآءَ عَلَیْكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ طَھُوْرًا وَّ شِفَآءً وَّ نُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بعض نے اسی دعا کو بعد غسل کے پڑھنے کو کہا ہے۔

تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جو شخص وضو یا غسل جنابت کے بعد یہ دعا پڑھے گا اس کے گناہ اس طرح دور ہوجائیں گے جس طرح درختوں کے پتے گر جاتے ہیں اور اس وضو یا غسل کے ہر ہر قطرے کے بدلے خدائے تعالےٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو خدا کی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تکبیر میں اور پیغمبروں پر درود بھیجنے میں پیہم مشغول رہے گا۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْكَ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَ اَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّكَ وَ خَلِیْفَتُكَ بَعْدَ نَبِیِّكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَاَنَّ اَوْلِیَآءَهٗ خُلَفَآؤُكَ وَاَوْصِیَآءَهٗ اَوْصِیَآؤُكَ

سنتی غسل تعداد میں باسٹھ ہیں ازانجملہ غسل جمعہ کا اوّل ہے جس کو بعض علماء واجب جانتے ہیں۔ احتیاط اس میں ہے کہ حتی الامکان ترک نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غسلِ جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ اور ظاہر و باطن کا پاک کرنے والا ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب جمعہ کے غسل سے فارغ ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَاَنْقِ غُسْلِیْ وَاَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ ذِکْرَ لَکَ وَذِکْرَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَالْمُتَطَهِّرِیْنَ وقت اس غسل کا جمعہ کے دن صبح صادق سے لے کر ابتدائے زوال تک ہے اور مشہور یہ ہے کہ جتنا نماز جمعہ کے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے مگر جب اس بات کا خوف ہو کہ جمعہ کے دن پانی میسر نہ آئے گا۔ تو جمعرات کے دن بھی کر سکتا ہے۔ اسکیلئے قضا کی نیت درکار نہیں ہے لیکن شنبہ کے دن صبح سے شام تک قضا کی نیت سے غسل کر سکتا ہے۔

ماہِ رمضان کی طاق راتوں میں غسل سنت ہے۔ بالخصوص پہلی۔ پندرھویں۔ سترھویں کی شب وہ شب ہے کہ مومنین اور کافرین بدر میں جمع ہوئے ہیں اور سترہواں روزہ وہ روزہ ہے جس میں اسلام کی بڑی سے بڑی فتح ہوئی ہے۔ انیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں سال بھر کے واقعات مندرج ہوتے ہیں۔ اور بنا بر بعض احادیث کے اکیسویں یہ وہ شب ہے جس میں ابنیاء کے وصیوں نے شہادت پائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ اور قوی احتمال یہ ہے کہ یہ شب شبِ قدر ہے۔

تیئسویں۔ اس شب کے شبِ قدر ہونے کا بہت زیادہ احتمال ہے۔ علماء کا قول ہے کہ اس رات میں دو غسل کرے۔ ایک غروب آفتاب کے قریب اور دوسرا پچھلی رات میں اور بعض روایتوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے پچھلے دہے کی ہر رات کو غسل کرے۔

شبِ عید الفطر اور روز عید الفطر اور روز عید الاضحیٰ کو غسل سنت ہیں اور ظاہراً روز عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا غسل صبح سے شام تک ہے کسی وقت ہو کر سکتے ہیں لیکن نماز عید سے پہلے افضل ہے۔

آٹھویں ذی الحجہ اور عرفے کے دن قریب زوال اور رجب کی پندرھویں شب غسل سنت ہے۔

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ماہِ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری تاریخ غسل کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسے اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور عید مبعث کا غسل سنت ہے یہ بموجب اقوال اکثر علماء ستائیسویں رجب ہے، گو کوئی خاص حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔

پندرھویں شعبان۔ عید ولادت حضرت صاحب العصر والزماں علیہ صلوات اللہ المنّان ہے۔ عید غدیر اٹھارھویں ذی الحجہ۔ عید مباہلہ چوبیسویں ذی الحجہ اور بقول بعض عید دحوالارض۔ پچیسویں ذیقعدہ کا غسل سنت ہے۔ گو دحوالارض کے متعلق کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔ بعض کے قول کے مطابق عید نوروز کا غسل ہے اور معلّے بن خنیس کی حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے اور بنا بر مشہور نوروز وہ دن ہے جس دن آفتاب برجِ حمل میں منتقل ہوتا ہے۔ اسی طرح حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے لئے غسل سنت ہے۔ جسے بعض واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کرے۔

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کا غسل سنت ہے خواہ وہ زیارت قریب سے

کی جائے یا بعید سے۔

مطلق استخارے کے لئے غسل سنت ہے اور بالخصوص استخارے کی خاص نمازوں کے لئے اور ان نمازوں کے لئے جو طلبِ حاجت کے واسطے مخصوص ہیں اُن میں زیادہ تاکید ہے۔

گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے غسل سنت ہے اور سورج گہن کی نماز قضا پڑھنے کے لئے غسل سنت ہے۔ مگر اس صورت میں کہ یہ نماز جان بوجھ کر ترک کی ہو۔ اور سارے سورج کو گہن لگا ہو۔ اور بعض علمار کا قول یہ ہے کہ یہ غسل واجب ہے۔ احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کیا جائے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی۔ گو سارے سورج کو گہن لگا ہو تا ہم بوجہ قضا کرنے کے غسل لازم ہوگا۔ اور اگر سارے سورج کو گہن لگا ہو تو نماز ادا کرنے کے لئے بھی غسل کرے۔ اور یہ قول قوی ہے۔

حرم محترم اور شہر مکہ معظمہ اور خانۂ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے طواف کے لئے حرم مدینہ طیبہ شہر مدینہ منورہ اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ میں داخل ہونے کے لئے اور قربانی کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ غسل کرنا سنت ہے۔

غسل ولادت جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے سنّت ہے

غسل روزِ ولادت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ یعنی سترھویں ربیع الاوّل بعض کے اقوال کے مطابق سنّت ہو۔ اور جہاں تک میری نظر سے گذرا وہ غسل اس دن کی زیارت کے لئے ہے۔

نماز استسقار کیلئے غسل سنت ہے اور چھپکلی مارنے کے بعد اور اسی طرح جو شخص کسی ایسے شخص کو ارادتاً دیکھنے گیا ہو جسے پھانسی دی گئی ہو۔ اس کے لئے اس حالت کے دیکھنے کے بعد غسل سنّت ہے۔ اور بعض کے نزدیک واجب ہے۔ اکثر علمار کا یہ قول ہے کہ پھانسی کے تین دن کے بعد بھی اگر کوئی اس کے دیکھنے کو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا سنت ہوگا۔ وہ حق پر مارا گیا ہو یا ناحق پر۔ خواہ وہ شرعی طریقے سے مارا گیا ہو یا غیر شرعی طور پر اور بعض علمار کا قول ہے کہ اگر کسی ضرورت کے سبب سے (جیسے زخم وغیرہ کے باعث پٹی کا بندھے ہونا وغیرہ) کوئی غسل واجب ناقص کیا گیا ہو۔ تو بعد رفع عذر کے اس کا اعادہ سنت ہے۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں کا ایک کپڑا اشترک ہو اور اس میں منی کا اثر پایا جائے اور یہ فیصلہ نہ ہو کہ وہ منی کس کی ہے تو دونوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

بعض کا قول ہے کہ میّت کفنانے کے لئے غسل کرنا سنت ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غسل سے مراد وہی غسل مس میت ہے جس کی نسبت بہ امر مسنون ہے کہ وہ کفنانے سے پہلے بجا لایا جائے۔

اسی طرح جو شخص میت کو بعد غسل دینے کے چھوئے اس کو بھی غسل کرنا سنت ہے۔

بعض کا یہ قول ہے کہ جو شخص حالتِ جنب میں مرجائے تو اس کو غسل میت سے پہلے یا غسل میت کے بعد غسل جنابت دینا سنت ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عید الفطر کا غسل کرنا چاہو تو چھت کے نیچے کرو۔ اور پہلے یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور جب غسل سے فارغ ہو تو کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ وَطَهِّرْ دِيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الدَّنَسَ

یاد رکھنا چاہیئے کہ غسلوں کی تفصیل اور ان کے احکاموں کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ وہ تفصیل تمام کتاب عبادات میں لکھے جائیں گے ۰

# آٹھواں باب

## سونے جاگنے اور بیت الخلا جانے کے آداب

# پہلی فصل

### سونے کے اوقات

یاد رکھنا چاہیئے کہ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور مغرب وعشا کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سونا مکروہ ہے۔ اور ظہر کی نماز سے پہلے گرمی کے موسم میں اور ظہر وعصر کے مابین قیلولہ سنّت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین تین چیزوں کے سبب خدا کی درگاہ میں نالہ وفریاد کرتی ہے اوّل تو ناجائز خون سے جو اس پر گرایا جائے۔ دوسرے اس غسل کے پانی سے جو زنا کے بعد کیا جائے۔ تیسرے اس شخص کے سونے سے جو طلوعِ آفتاب کے پہلے سوئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبح کا سونا منحوس ہے روزی کم ہوتی ہے۔ رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ چہرہ بدصورت اور متغیر ہو جاتا ہے۔ اور یہ سونا اس سبب سے منحوس ہے کہ خدائے تعالےٰ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین روزی تقسیم فرماتا ہے خبردار اس وقت کبھی نہ سونا یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کے واسطے بھنے ہوئے مُرغ اور ترنجبین اسی وقت نازل ہوا کرتی تھی اور جو اس وقت سوتا تھا اس کو حصّہ نہ آتا تھا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک جانماز پر بیٹھا رہے خدائے تعالےٰ اس کو آتش جہنم سے بچائے گا۔

دوسری حدیث میں اس جانماز پر بیٹھے رہنے کا ثواب یہ بیان فرمایا کہ خانۂ کعبہ کے حج کے برابر ہے اور یہ بھی فرمایا کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

کئی حدیثوں میں یہ تجویز بھی وارد ہوئی ہے کہ اگر نماز صبح پڑھ کر کچھ تعقیبات بھی پڑھ لیا کرے اور پھر طلوع آفتاب کے پہلے

سو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ چنانچہ حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ کل طلوعِ آفتاب کے بعد آنا کہ میں نمازِ صبح پڑھ کر سو جایا کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دن کے اوّل حصّے میں سونا بیوقوفی ہے اور وسط میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے مغرب اور عشا کے مابین سونا روزی سے محروم کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلے میرا حافظہ بہت اچھا تھا مگر اب نسیان زیادہ ہو گیا ہے فرمایا تو قیلولہ کیا کرتا تھا جسے اب چھوڑ دیا؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ پھر قیلولہ شروع کر دے اس نے حسب ہدایت عمل کیا حافظہ عود کر آیا۔

# دوسری فصل

## سونے سے پہلے وضو کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص وضو کر کے لیٹے بچھونا اس کا مسجد کا حکم رکھتا ہے۔ اگر بستر پر لیٹنے کے بعد یاد آئے کہ وضو نہیں ہے تو لحاف ہی پر تیمم کرے کیونکہ اگر وضو یا تیمم کے ساتھ ذکرِ خدا کرتے کرتے سو جائے تو اس کا سونا نماز پڑھنے کے برابر سمجھا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے لئے حالتِ جنب میں سونا مناسب نہیں اور نہ بے وضو سونا۔ اگر غسل و وضو کے لئے پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی پر تیمم کرے کیونکہ سوتے میں مومن کی رُوح کو آسمان پر لے جاتے ہیں حق تعالےٰ کی طرف سے اسے درجہ قبولیت حاصل ہوتا ہے۔ اور اس پر رحمت و برکت نازل ہوتی ہے۔ اب اگر اس کی اجل آگئی تو وہیں جوارِ رحمت میں جگہ مل جاتی ہے ورنہ اپنے امین فرشتوں کی معرفت اُسے اُس مومن کے جسم کی طرف پھر واپس بھیج دیتا ہے۔

دوسری حدیثِ معتبر میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو سال بھر پیہم روزے رکھتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی نے عرض کی کہ یا حضرت میں ہوں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو رات بھر جاگتا ہے اور عبادت کرتا ہے؟ پھر جناب سلمان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ہوں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے تمام صحابیوں سے مخاطب ہو کر تیسرا سوال کیا کہ تم میں سے کون ایسا ہے کہ جو روزمرّہ ایک قرآن ختم کرتا ہے۔ سب خاموش رہے مگر سلمان فارسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ختم کرتا ہوں۔ یہ سنکر عمر بن الخطاب کو غصّہ آیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ فارسی ہم قریشیوں پر فخر کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ روزے سے نہیں ہوتا۔ اور بہت راتیں ایسی گزر گئی ہیں کہ بالکل سوتا رہتا ہے، اور بہت دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھتے نہیں دکھائی دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ سلمان فارسی کی مثال لقمان کی سی ہے جسے شک ہو خود اس سے سوال کرے وہ جواب دے گا۔

عمر بن الخطاب نے فوراً سوال کیا۔ سلمان فارسی نے جواب دیا کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں اور حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہذا میرے تین روزے تیس روزوں کے برابر ہوئے اس لئے میرا مہینے کے مہینے روزے رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوئے۔ بلکہ میں تو اس سے بہت زیادہ رکھتا ہوں۔ کیونکہ شعبان کے سارے مہینے کے روزے رکھ کر ماہ مبارک رمضان کے روزوں سے وصل کر دیتا ہوں۔ رہا رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا۔ رات کو سوتے وقت وضو کر لیتا ہوں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے سن چکا ہوں کہ جو شخص رات کو با وضو سوئے گا۔ ایسا ہی ثواب اسے ملے گا جیسے رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا رہا ہو۔ ختم قرآن کی نسبت جو پوچھو تو روزانہ تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ لیتا ہوں اور اس کی نسبت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے سن چکا ہوں کہ آنحضرت جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرماتے تھے یا علیؑ تمہاری مثال میری امت میں وہی ہے جو سورۂ قل ہو اللہُ احَد کی قرآن مجید میں یعنی جو شخص قل ہو اللہُ اَحد کو ایک بار پڑھتا ہے اسے تہائی قرآنِ مجید ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھتا ہے۔ دو تہائی قرآن مجید پڑھنے کا اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اسے پورے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح یا علیؑ جو تمہارا زبانی دوست ہے اس کا تہائی ایمان کامل ہے۔ اور جو تمہارا زبانی دوست بھی ہے اور دلی دوست بھی اس کا دو تہائی ایمان کامل ہے۔ اور جو تمہارا زبان اور دل سے بھی دوست ہے اور ہاتھ سے بھی تمہاری نصرت کرتا ہے۔ اس کا ایمان پورا اور کامل ہے۔ یا علیؑ جس نے مجھے سچائی کے ساتھ ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اُسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اہل زمین تمہارے اسی طرح دوست ہوتے جیسے اہل آسمان تو خدا کسی کو عذاب میں مبتلا نہ کرتا۔ سلمان فارسی کے یہ جواب سنکر حضرت عمر بالکل خاموش ہو گئے۔

# تیسری فصل

## سونے کا مقام اور سونے سے پہلے کے آداب

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے تین قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے اول وہ جو تنہا کھانا کھائے دوسرے جو تنہا سفر کرے تیسرے وہ جو مکان میں تنہا سوئے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اکیلا سوئے خوف ہے کہ وہ دیوانہ نہ ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو مکان یا صحرا میں اکیلا سونا پڑے اس کو چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ۔

معتبر حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوٹھے پر تنہا سونا یا ایسے کوٹھے پر سونا جس کی دیواریں نہ ہوں مکروہ ہے یہ بھی فرمایا کہ مرد و عورت اس حکم میں مساوی ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ اگر کوٹھے پر تین طرف دیواریں ہوں تو کافی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں چاروں طرف ہونی چاہئیں۔ بعض روایتوں میں بلندی دیوار کی حد دو گز تک وارد ہے اور بعض احادیث میں کم از کم سوا گز مذکور ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت ہاتھ کھانے میں بھرے ہوئے اور چکنے نہ ہوں ورنہ شیطان غالب ہو جاتا ہے اور ممکن ہے کہ ایسا شخص دیوانہ ہو جائے تو وہ خود ہی قابلِ ملامت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت اپنے بچوں کے منہ دُھلا دیا کرو ورنہ شیطان ان کے ہاتھ منہ سونگھیگا اور وہ ڈریں گے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوتے وقت بچھونا جھاڑ ڈالو۔ اگر اس میں کوئی موذی جانور گھس بیٹھا ہے تو وہ نکل جاوے۔ اور تم ضرر سے محفوظ ہو جاؤ۔

# چوتھی فصل

## سونے کے کل آداب

سنت ہے کہ دہنی کروٹ روبقبلہ سوئے اور داہنا ہاتھ رخسارہ کے نیچے رکھے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے۔

جناب حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار قسم کا سونا ہے۔ پیغمبر جب سوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وحی پروردگار کے منتظر رہتے ہیں۔ مومنین روبقبلہ دہنی کروٹ سوتے ہیں اور دنیوی بادشاہ یا شہزادے بائیں کروٹ سوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھا چکے ہیں وہ رچے پچے اور شیطان واخوان الشاطین اور دیوانے پیٹ یعنی اوندھے سوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی شخص اوندھا نہ سوئے اور جو کوئی کسی کو اوندھا سوتے دیکھے تو اس کو جگا دے اور اس کو اس طرح ہرگز سونے نہ دے اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے نیچے رکھ لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ زندہ اٹھے گا یا نہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں دہنی کروٹ سونے کی فضیلت اور بائیں کروٹ سونے کی ممانعت میں آئی ہیں۔

# پانچویں فصل

## وہ آیتیں اور دعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہئیں

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ رہے تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ وَتَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ رَھْبَۃً مِّنْکَ وَرَغْبَۃً اِلَیْکَ لَامَنْجَاوَلَا مَلْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ؕ بعد اس کے تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوٰت اللہ علیہا پڑھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوتے وقت یہ دعا ضرور پڑھے ترک نہ کرے۔

وَمَالِیْ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ یہی دعا ہے جس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین علیہما السلام کا تعویذ کیا کرتے تھے۔

حدیث صحیح میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونے سے پہلے سورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو کیونکہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کا مضمون شرک سے بیزاری ہے۔ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کا مضمون اظہار توحید

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بچھونے پر لیٹ کر تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فَقَھَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَلَکَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے اسی دن پیدا ہوا ہو

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھے خدا تعالیٰ ایک ہزار فرشتوں کو مقرر کر دے گا کہ شر شیاطین اور ہر بلا سے اُس کی حفاظت کریں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب سوتے وقت سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے۔ قیامت کے دن چہرہ اُسکا چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں و درخشاں ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص رات کو یہ دعا پڑھ لے اُس کو صبح تک کوئی بچھو یا اور کوئی کاٹنے والی چیز نہ کاٹ سکے گی۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے وہ مکان کے نیچے نہ دبے گا اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا خدا تعالیٰ بہشت میں اُس کے واسطے بہشت میں اُس کے واسطے ایک مکان بنوائے گا۔ اور جو شخص سو مرتبہ استغفار پڑھیگا اُس کے گناہ اِس طرح دُور ہو جائیں گے جس طرح درختوں سے پتے گر جاتے ہیں

بسند معتبر حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ لیا کرے اس کے گناہ بخشدیے جائیں گے وہ اور اُس کے پڑوسی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے اور اگر سو بار پڑھے گا تو پچاس برس آئندہ کے گناہ بھی بخشدیے جائیں گے اگر سرزد ہوں۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ افْتَرَضْتَ عَلَیَّ طَاعَۃَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ

وَعَلِيّ بن مُحَمَّدٍ وَالحَسَنِ بن عَلِيّ وَالحُجَّةِ القَائِم صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيهِم اَجمَعِين اور اس رات کو مر جائے تو داخلِ بہشت ہوگا۔

حدیثِ معتبر میں حضرت علی بن الحسین علیہما علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے میں یہ دعا پڑھے۔ اس کا افلاس اسکی پریشانی دور ہو جائیگی اور کوئی کاٹنے والا جانور اُس کو نقصان نہ پہونچائے گا۔ اَللّٰھُمَّ اَنتَ الاَوَّلُ فَلَا شَیئَ قَبلَکَ وَاَنتَ الاٰخِرُ فَلَا شَیئَ بَعدَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ فَلَا شَیئَ فَوقَکَ اَنتَ البَاطِنُ فَلَا شَیئَ دُونَکَ وَاَنتَ الاٰخِرُ فَلَا شَیئَ بَعدَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبعِ وَرَبَّ الاَرَضِینَ السَّبعِ وَرَبَّ التَّورَاۃِ وَالاِنجِیلِ وَالزَّبُورِ وَالقُراٰنِ الحَکِیمِ اَعُوذُ بِکَ مِن کُلِّ دَابَّۃٍ اَنتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا عَلٰی صِرَاطٍ المُستَقِیمٍ

# چھٹی فصل

## سوتے میں ڈرنا، ڈراونے خواب دیکھنا، نہانیکی حاجت ہونا اور سب کے دفعیہ کی تدبیر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے میں ڈرتا ہو تو سونے سے پہلے دس مرتبہ یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ یُحیِی وَیُمِیتُ وَیُمِیتُ وَیُحیِی وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اُس کے بعد تسبیح جناب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھ لیا کرے اور طب الائمہ میں یہ اور زیادہ ہے کہ آیۃ الکرسی و قل ہو اللہ بھی پڑھ لیا کرے۔

حدیث صحیح میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے میں ڈرتا ہو اسے چاہئے کہ معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جس شخص کو سوتے میں نہانے کی حاجت ہوا کرتی ہو یا اس کا خوف ہو تو بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِکَ مِنَ الاِحتِلَامِ وَمِن سُوءِ الاَحلَامِ وَمِن اَن یَتَلَاعَبَ بِیَ الشَّیطَانُ فِی الیَقظَۃِ وَالمَنَامِ۔

حدیثِ حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پریشان خواب دیکھے تو اس کو چاہئے کہ کروٹ بدلکر کہے اِنَّمَا النَّجوٰی مِنَ الشَّیطَانِ لِیَحزُنَ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَلَیسَ بِضَآرِّھِم شَیئًا اِلَّا بِاِذنِ اللهِ عُذتُ بِمَا عَاذَت بِہٖ مَلٰئِکَۃُ اللهِ المُقَرَّبُونَ وَاَنبِیَآؤُہُ المُرسَلُونَ وَعِبَادُہُ الصّٰلِحُونَ مِن شَرِّ مَا رَاَیتُ وَمِن شَرِّ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ کسی شخص نے شکایت کی کہ مری لڑکی سوتے میں ڈرتی ہے کبھی کبھی تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اُس کے اعضا سست اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں لوگوں کا قول ہے کہ جن کے تصرف کے سبب سے ہے، فرمایا کہ اس کی فصد کرادے اور عرق سویا شہد میں ملا کر پکا کر تین دن پلا اس حکم کی تعمیل کرتی تھی کہ اس لڑکی کو آرام ہو گیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت بابرکت امام جعفر صادق علیہ السلام میں شکایت کی کہ ایک عورت مجھے خواب میں آکر ڈراتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو شاید زکوٰۃ نہیں دیتا عرض کیا یابن رسول اللہ زکوٰۃ تو برابر دیتا ہوں۔ فرمایا تو مستحقین کو نہ پہنچتی ہوگی یہ سنکر اُسنے رقم زکوٰۃ ان حضرت کے دست مبارک میں دیدی کہ مستحق کو دیدی جائے اسکے ساتھ ہی وہ کیفیت بھی جاتی رہی۔

# ساتویں فصل

## رفع بدخوابی اور پچھلی رات میں جاگ اٹھنے کی دعائیں

حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت اس آیت کو پڑھے گا

رات کو جس وقت جاگنے کی نیت کرے گا، اسی وقت بیدار ہو جائے گا۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔

دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پچھلی رات کو اٹھنا چاہے تو جب بستر پر لیٹے یہ کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ وَلَا تُنْسِنِيْ ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ اَقُوْمُ سَاعَةَ كَذَا سَاعَةَ کے لفظ کو گے ساتھ جس گھنٹہ کا خیال کرکے یہ دعا پڑھے گا خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو مقرر کر دے گا کہ اس کو ٹھیک اسی گھنٹہ پر جگا دے۔

حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جسے نیند نہ آتی ہو یہ دعا پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ دَائِمِ السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ

# آٹھویں فصل

## اچھے اچھے خواب دیکھنے کی نماز اور دُعائیں جاگ اٹھنے کے آداب اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے جمال باکمال سے مشرف ہونیکی تدبیر

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب میں مشرف ہونا چاہے تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد باقاعدہ غسل بجالائے اور چار رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور بعد نماز ہزار مرتبہ محمدؐ وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور ایسے پاک بستر یا کپڑے پر لیٹے کہ جس پر حلال یا حرام کچھ نہ کیا ہو اور داہنا ہاتھ داہنے رخسار پر رکھے نیچے رکھکر سو بار کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس کے بعد سو بار ماشاءاللہ کہئے۔ اس عمل کا باقاعدہ بجالانے والا خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا چاہے وہ سوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا مَنْ لَهٗ لُطْفٌ خَفِيٌّ وَّ اَيَادِيْهِ بَاسِطَةٌ لَا تُقْبَضُ اَسْئَلُكَ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ الَّذِيْ مَا لَطُفْتَ بِهٖ لِعَبْدٍ اِلَّا كَفٰى اَنْ تُرِيَنِيْ مَوْلَايَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَنَامِيْ

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص مردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے تو باوضو دہنی کروٹ لیٹے اور

تسبیح حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کی پڑھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْکَ بَدَأَتِ مَلْجَأَۃُ الْاَشْیَآءِ وَ اِلَیْکَ تَعُوْدُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْھَا کُنْتَ مَنْجَاہُ وَمَا اَدْبَرَ مِنْھَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ مَلْجَأٌ وَّلَا مَنْجًا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ فَاَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَسْئَلُکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَ بِحَقِّ عَلِیٍّ خَیْرِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ جَعَلْتَھُمَا سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ علیہم اجمعین السلام اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُوْسِنِیْ مِیْتَتِیْ فِی الْحَالِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْھَا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جب کوئی سوکر اُٹھے تو یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ النَّبِیِّیْنَ وَ اِلٰہِ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے کہ جسوقت کروٹ بدلو تو کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

# نویں فصل

## خواب کے سچے اور جھوٹے ہونیکا باعث اور اس کی تدبیر

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض اوقات مومن خواب دیکھتا ہے اور جیسا ہی دیکھتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے، اور کبھی خواب دیکھتا ہے اُس کا کوئی اثر نہیں ہوتا فرمایا جب مومن سوتا ہے اس کی روح آسمان کی طرف حرکت کرتی ہے۔ پس جو کچھ وہ رُوح آسمان پر عالم ملکوت میں جو محل تقدیر و تدبیر ہے دیکھتی ہے وہ برحق ہے ظاہر ہوتا ہے۔ اور جو کچھ زمین پر اور ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشاں ہے۔ راوی نے دریافت کیا آیا مومن کی رُوح سب کی سب آسمان پر چلی جاتی ہے۔ بدن میں کچھ نہیں رہتی۔ فرمایا ایسا ہو تو مر نہ جائے۔ بلکہ اُس کی مثال آفتاب کی سی ہے کہ خود آسمان پر ہے اور اُس کی شعاعیں اور روشنی زمین پر پہنچتی ہے۔ اسی طرح روح بدن میں رہتی ہے اور عکس آسمان کی طرف حرکت کرتا ہے۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ نصرانیوں نے خلیفہ ابوبکر سے آکر چند سوال کئے جب وہ جواب میں عاجز رہے تو یہ لوگ جناب امیر المومنین سلام اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کماحقہٗ ایک ایک بات کا جواب دیدیا۔ ازاں جملہ ایک یہ سوال تھا کہ خواب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا کیا سبب ہے فرمایا حق تعالیٰ نے رُوح کو پیدا کیا ہے اور اس کا بھی ایک بادشاہ مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ نفس ہے۔ جب آدمی سوتا ہے تو روح بدن سے نکل جاتی ہے مگر بادشاہ بدن میں رہتا ہے۔ اس رُوح کا گزر فرشتوں کے چند گروہوں کے پاس سے ہوتا ہے۔ اور جنوں سے بھی۔ جو سچا خواب ہے وہ فرشتوں کا اثر ہے اور جو جھوٹا خواب ہے وہ جنوں کا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ آخر زمانے میں مومن کی رائے اور

اس کا خواب اجزائے پیغمبری میں سے سترویں جز کے برابر ہوگا۔

دوسری حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ زندگی دنیا کی خوشخبری سے مراد نیک خواب ہیں جو مومن دنیا میں دیکھتا ہے۔ اور اُن کی خوشخبری سے خوش ہوتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آخری زمانہ میں مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا بلکہ جتنا سچا ہوگا۔ اتنا ہی اُس کا خواب بھی صحیح ہوگا۔ اس قول کی تحقیق یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے مومن کی روح کو دوسرے پاک عالم میں پیدا کیا ہے اور اُس کو انبیاؑ و اولیا کی رُوح سے ربط دیا ہے اور عالمِ ارواح میں انھیں کے ساتھ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ رُوحوں کے گروہ کے گروہ اور لشکر کے لشکر عالمِ ارواح میں مجتمع تھے جو رُوحیں اس عالم میں ایک دوسرے سے آشنائی رکھتی تھیں وہ اس عالم میں بھی آشنا ہیں۔ اور جن کو اس عالم میں ایک دوسرے سے نفرت ہے وہ اس عالم میں بھی اُن سے متنفر ہیں چونکہ بے انتہا مصلحتوں کے باعث ان پاک روحوں کو جسموں کے ناپاک اور اندھیرے قید خانے میں قید کیا گیا ہے۔ اور طرح طرح کے جسمانی تعلقات، نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات میں مبتلا ہوگئی ہیں اس وجہ سے اُس عالمِ قدس سے زیادہ دُوری اور غفلت ہوگئی۔ مگر مختلف لوگوں کی حالت اس بارے میں مختلف ہے۔ ایک گروہ درگاہِ الٰہی مقرب لوگوں کا ہے اور اُن کی رُوحوں کا تعلق ہر وقت عالمِ بالا سے ہے اور جسمانی تعلقات اُن کو کسی طرح اس عالم سے جُدا نہیں کرسکتے۔ بلکہ اُن کی حالت یہ ہے کہ اجسام اُن کے آدمیوں کے درمیان ہیں اور ارواح ملاءِ علیٰ کے قدسیوں کے ساتھ برابر گفتگو میں مشغول اور رُوح القدس کے ساتھ راز و نیاز میں مشغول رہتی ہیں اور ہر ہر لمحہ فیوض ربانی سے فائز ہیں۔

ایک گروہ ایسے بدبخت لوگوں کا ہے جو اس عالم کو بالکل بھول گئے ہیں۔ سوائے فنا ہونے والے عیش اور ادنیٰ درجہ کی لذتوں کے اور کسی بات کی طرف اُن کا دھیان ہی نہیں جاتا۔ یہانتک کہ ایک گروہ کا تو کثرت گمراہی اور شدت شقاوت اور بدبختی سے یہ حال ہوگیا ہے عیش و عشرت دنیا دی کے سوائے اس سے بہتر اور عشرت و عیش کا تصور ہی نہیں آتا۔ وہ پیغمبروں تک کو آخرت کے معاملہ میں جھٹلاتے ہیں۔ اور اُن کی آنکھوں، کانوں اور دلوں پر گویا مُہریں لگ گئی ہیں۔ اور نیکی اور نیک بختی کے دروازے اُن کے لئے بند ہوگئے ہیں

ایک تیسرا گروہ اور بھی ہے جو باوجود تعلقاتِ دنیا تحصیلِ مراتبِ آخروی سے بھی دست بردار نہیں ہے نفسِ لوّامہ[۱]

[۱] لوامہ: یہ وہ قوتِ تمیز ہے جسے ہر شخص نے محسوس کیا ہوگا کہ ارادۂ بدی کی مانع ہوتی ہے۔ اور بدی کر گزرنے کے بعد ملامت اور رنجیدہ اور پشیمان کرتی ہے۔ نیک ارادوں کو تحسین کرتی ہے اور نیک کام کرنے کے بعد دل خوش کرکے ہمت بڑھاتی ہے۔ ایسی قوت کا نام انگریزی زبان میں کانشنس ہے۔

کی تمنا میں رہتے ہیں، کبھی اُن کا گوشۂ دل شیطان کی طرف لگا ہوتا ہے کبھی فرشتوں کی طرف نصیحت کے بین. ایک وقت واعظوں اور رہنماؤں کے مجمع میں نیکی کی باتیں سننے میں مشغول دکھائی دیں گے اور دوسرے وقت انسان صورت شیطان سیرت رہزنان دین وایمان کے غول میں فسق وفجور میں مصروف نظر آئیں گے کبھی اپنے آپ کو گناہوں کی نجاست سے نجس کر لیتے ہیں اور کبھی توبہ وگریہ وزاری کے پانی سے اپنے آپ کو طاہر کرتے ہیں، چونکہ اس گروہ کی روحوں کو کچھ تو دنیوی اشغال کے تعلق کے سبب اور کچھ باعتبار اُن خطاؤں اور گناہوں کے جو ان سے سرزد ہوئے ہیں درگاہِ خدا وانبیاؑ وائمہ علیہم السّلام اور فرشتگان عالم بالا سے دوری ہو گئی ہے اس سبب سے سوتے وقت اُن کے نفوس بُرے کاموں سے تھوڑے بہت فارغ ہوتے ہیں اور بدخیالات کے داخل ہونے کے دروازے بند یعنی حواس خمسہ معطل ہوتے ہیں، وہ روحیں اپنے قدیم دوستوں کو یاد کرتی ہیں، اور اُن کا اختلاط کا خیال آتا ہے. وہ آسمان باطن کی طرف عروج کرکے قدسیوں سے باتیں کرتی ہیں، چونکہ رات کے اوّل حصے میں کچھ کچھ حالت بیداری کے خیالات بھی دل میں موجود ہوتے ہیں اسی سبب سے اس وقت کی پرواز تعلقات ومعاملات دُنیوی ہوتی ہے، اور اُس عالم سے جو تعلق ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیاطین ان پر غالب آجاتے ہیں اور خیالات باطل تعلقات کی طرح طرح کی شکلوں میں منتقل کر دکھلاتے ہیں۔ رات کے اوّل حصے سے جس قدر دوری ہوجاتی ہے اسی قدر نفس سے عالم بیداری کے خیالات دُور ہو جاتے ہیں۔ اور قریب صبح بالکلیہ عالم بالا سے متعلق ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ آسمان وزمین کے مابین کی خواہشوں اور طرح طرح کی زینت کے خیالوں سے نکل کر عرش الٰہی کے نیچے مقربانِ درگاہِ الٰہی کی صحبت میں پہنچ جاتی ہے اور شیطان کا غلبہ اُس وقت ضعیف ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے لطف ومہربانی سے آسمانی فرشتے غافلوں کو ہوشیار کرنے اور سوتوں کو جگانے اور شیاطین وجنّات کے لشکروں کے دور کرنے کے لئے آتے ہیں، اس وقت مومن کی روحوں کے خواب رحمانی خواب ہوتے ہیں اور جو فیوض اُن کو پہنچتے ہیں وہ ربّانی اور سبحانی فیوض ہیں، اب وہ فرشتے آکر جگاتے ہیں تاکہ غفلت سے جو کر توت دن میں کر چکے ہیں اُن کی معافی کے لئے نماز پڑھکر درگاہِ واحدیت میں گریہ وزاری کریں اور توبہ وپشیمانی سے معاف کرائیں، یہی وجہ ہے کہ نمازِ شب کا یہی وقت مقرر کیا گیا ہے، اور اس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا جس کا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو عبادت رات میں کی جاتی ہے، اس میں دل زبان سے زیادہ موافق ہوتا ہے۔ اور قول زیادہ راست۔ بہت ہی نیک بخت ہیں وہ لوگ جو اس وقت کی قدر کرتے ہیں اور جو بے اندازہ نعمتیں خدا کی طرف سے اُس وقت نازل ہوتی ہیں ان سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ اور رُوحانی فرشتوں کو شیطانی وسوسات دفع کرنے کے لئے اپنا مددگار بنا لیتے ہیں۔ اور اپنی مقدس روحوں کو تعلقات دُنیاوی کی ناپاکیوں سے پاک کرکے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لائق بنا لیتے ہیں، اور اس مبارک وقت جو مقربان درگاہ کے راز ونیاز کا موقعہ ہے منہ پھیر لے اپنے خدائے بے نیاز کی یاد کرکے اپنے رب کو ان لوگوں کا ہم آواز بنا لیتے ہیں۔ انسان کو مناسب ہے کہ کچھ کچھ اپنی قدر پہچانے اور کبھی کبھی اپنی اصلیت کو بھی یاد کرے۔ اور اس مقدس جوہر کو ایسی کم قیمت پر نہ بیچے اور اس عرش کے پرندے کو تعلقاتِ دُنیوی کے پنجرے میں مقید نہ رکھے وَفَّقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَائِرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِسُلُوْكِ مَسَالِكِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالتَّنْبِيْهِ مِنْ نَوْمِ الْغَافِلِيْنَ۔

حدیثِ معتبر میں فرمایا کہ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ کے زمانے میں ایک عورت کا شوہر سفر میں گیا تھا۔ اُس نے

خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا۔ وہ عورت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب عرض کیا، آنحضرتؐ نے فرمایا تیرا شوہر صحیح وسلامت سفر سے واپس آئے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسری دفعہ پھر اُس نے ویسا ہی خواب دیکھا۔ آنحضرت نے پھر وہی تعبیر دی اور اس کا شوہر پھر واپس آگیا۔ تیسری مرتبہ پھر سفر میں گیا۔ اس عورت نے پھر وہی خواب دیکھا۔ اب کی مرتبہ ایک شخص سے سامنا ہوگیا، خواب اس سے بیان کیا گیا۔ اس نے کہا تیرا شوہر مرجائے گا، اور ایسا ہی ہوا۔ یہ خبر اُڑتے اڑتے آنحضرتؐ کو پہنچی، آپؐ نے فرمایا کہ تو نے اُس کو نیک تعبیر کیوں نہ دی۔

حدیث معتبر میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اپنا خواب صرف اس مومن سے بیان کرو جسکا دل حسد اور عداوت سے پاک ہو، اور نفس سرکش کا تابع نہ ہو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آفتاب کو اپنے سر پر چمکتے ہوئے دیکھا، مگر بدن پر اس کی روشنی نہیں پڑتی۔ فرمایا نورِ ایمان تیری رہبری کرے گا، اور دین حق کو تو پالے گا، مگر ناتمام رہے گا۔ اور وہ نور تیرے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا تو تو کامل الایمان ہوجاتا اس شخص نے عرض کی کہ اور لوگ تو اس سے بادشاہی مراد لیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ تیرے آباو اجداد میں سے کتنے بادشاہ ہوئے ہیں جو تجھے بادشاہی کا خیال آیا، اور یہ تو بتلا کہ اس دینِ حق سے جس کے ذریعہ سے تو بہشت میں پہنچے گا، کونسی بادشاہی بہتر ہے۔

ایک اور شخص نے اُن حضرت سے عرض کی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ نیزے کا ڈانڈ میرے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا اُس پر پوری بھی تھی۔ عرض کی نہیں۔ ارشاد ہوا کہ اگر پوری ہوتی تو خدا تجھے بیٹا عنایت فرماتا، چونکہ پوری نہ تھی، بیٹی ہوگی، پھر تھوڑی دیر کے بعد استفسار فرمایا کچھ یاد ہے کہ اس ڈانڈ میں کئے پوریں تھیں، عرض کی بارہ، فرمایا بارہ بیٹیاں ہونگی، محمد بن یحییٰ کہتا ہے، میں یہ حدیث ایک شخص سے بیان کر رہا تھا اس نے کہا میں اُنہی لڑکیوں میں سے ایک کا بیٹا ہوں اور گیارہ خالائیں میری موجود ہیں۔

# دسویں فصل

## جاگنے کے آداب اور زیادہ سونے کی بُرائی

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ عشا کی نماز کے بعد باتیں بنانا اور جلسہ جمانا مکروہ ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے سوائے تین کاموں کے اور کسی بات کے لئے رات کا جاگنا اچھا نہیں، نمازِ شب کے لئے، قرآن خوانی اور طلب علم کے لئے اور اس دلہن کے لئے جو اوّل اوّل اپنے شوہر کے گھر آئی ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی، اوّل جو کسی کے قتل کا

ارادہ رکھتا ہو، دوسرے جس کے پاس مال بہت ہو اور اس کو کسی بھروسہ نہ ہو بلکہ لٹ جانے کا ڈر ہو، تیسرے جس نے لوگوں سے بہت ہی جھوٹی باتیں کہی ہوں اور لوگوں پر بہت سے بہتان باندھے ہوں، چوتھے جس کے ذمّہ مطالبہ زیادہ ہو اور اس کے پاس دینے کو کافی نہ ہو۔ پانچویں جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائے، اور میرے والد ماجد جن پر حق سبحانہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو فرمایا کرتے تھے، ممکن ہے کہ حدیث زیادہ غفلت کرنے والوں کی تنبیہ کے لئے فرمائی گئی ہو کیونکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنے نفس امارہ کو قتل کرنے کی فکر میں رہے کہ وہ اندرونی دشمن ہے اور یہ ہر وقت اس کے قتل کی فکر میں ہے، اور اس شخص کے پاس ایمان و عبادت کا سرمایہ ہے جس کے لٹ جانے سے یہ بیخوف نہیں کیونکہ نفس اور شیطان اور خواہشیں اور شہوتیں سب کی سب اس کے غارت کرنے پر متفق ہیں جھوٹ اس نے بہت سا بولا ہے، بد گوئی بہتوں کی کی ہے، ہر شخص سے عبادت اور بندگی کا بہت سا مطالبہ کیا گیا ہے، اور جتنا مطالبہ ادا کرنا چاہئے اتنا سرمایہ بہم پہنچایا نہیں، اور خدا جیسے محبوب سے بسبب خواب غفلت کے دوری ہوتی جاتی ہے' اب سمجھ لینا چاہئے کہ جس کے لئے یہ پانچوں اسباب بیداری کے موجود ہوں اُسے نیند کیونکر آئے، چنانچہ اسی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے اس شخص سے تعجب ہے کہ جو خدائی محبت کا دعویدار ہو وہ راتوں کو سوتا ہو۔

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے، زیادہ اور بے ضرورت سونا، بے محل ہنسنا، اور پیٹ بھرے پر کچھ کھانا، فرمایا کہ لوگوں نے خدا کی پہلی نافرمانی جو کی وہ ان چھ باتوں میں ہے۔ ۱ دنیا کی محبت ۲ ریاست کی محبت ۳ عورتوں کی محبت ۴ کھانے کی محبت ۵ سونے کی محبت ۶ آرام کی محبت

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ اے پروردگار تو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دشمن کسے رکھتا ہے؟ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ اُس شخص کو جو شام سے صبح تک مُردوں کی طرح پڑا رہے اور دن بھر بیہودہ باتوں میں گزارے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب کی طرف پشت کرکے زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ منہ آفتاب کی طرف ہو، آفتاب کی طرف منہ کرکے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند معتبر منقول ہے کہ دھوپ کی تین خاصیتیں ہیں۔ رنگ بدل دیتی ہے۔ آدمی میں بد بو پیدا کر دیتا ہے اور کپڑے پرانے کر دیتا ہے۔

# گیارھویں فصل

## پائخانہ جانے کے آداب

جب کوئی شخص پاخانہ جانا چاہے تو اپنا سر ڈھک لے اور اگر عمامہ یا ٹوپی وغیرہ پر اور کوئی چیز لپیٹ لے تو اور

اچھا ہے۔ پھر بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ پھر کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبِّ اخرج عَنِّی الاذی سرعنھا بغیر حِسَاب وَجْعَلنی لک مِنَ الشَّاکِرِیْنَ فِیمَا تصرفہ عَنِّی مِنَ الاَذٰی الغم الَّذِی لو حبستہ عنی ھلکت لک الحمد اعصمنی من شر ما ھذہ البقعۃ واخرجنی منھا سالما وحل بینی و بین طاعۃ الشیطان الرجیم۔

حدیث میں وارد ہے کہ ہر بندے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اس کا سر قدمچہ کی طرف جھکا دیتا ہے کہ وہ اپنے براز کو دیکھے اور سر جھکانے سے پہلے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے ابن آدم تیری ان عمدہ عمدہ غذاؤں کا جن کی نفاست اور لطافت میں تو ایسی ایسی کوششیں کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہے اب غور کر لے کہ تو نے وہ کہاں سے بہم پہنچائی تھیں۔ اور انجام اس کا کیا ہوا۔ اس حالت میں مناسب ہے کہ بندہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارزقنی الحلال وجنبنی الحرام اور جب استنجا کے پانی پر نظر پڑے تو یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ الْمَاءَ طَھُوْرًا وَّلَمْ یَجْعَلْہُ نجسا اور جب استنجا کرنا چاہے تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فرجی وسَتِّرْ عورتی وحرمنی علی النار ووقعنی لما یعربنی منک یا ذالجلال والاکرام اور جب اٹھنے لگے تو پیٹ پر ہاتھ پھیر کر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَنَّانِی طعامی وشرابی وعافانی من البلوی جب باہر آنا چاہے تو جیسا مشہور ہے کہ داہنا قدم پہلے اٹھائے اور ہاتھ پیٹ پر پھیر کر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَرَّفَنِی لذتہ وبقی فی جسدی قوتہ واخرج عنی اذاہ یالھا من نعمۃ نعمۃ لا یقدر القادرون قدرھا

حدیث کی بعض کتابوں میں اس دعا میں یالھا من نعمۃ تین مرتبہ کہنا وارد ہوا ہے۔

سنت ہے کہ جب پیشاب کے قطرے آنے موقوف ہو جائیں تو استبرا کرے اور بعض استبرا واجب جانتے ہیں طریقہ استبرا یہ ہے کہ انگوٹھے سے مقعد کے پاس سے لے کر خصیوں کے نیچے تک تین مرتبہ زور سے سونتے اس کے بعد کلمہ کی انگلی عضوِ تناسل کے نیچے اور انگوٹھا اوپر رکھ کر تین مرتبہ سر حشفہ تک زور سے سونتے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ حشفہ کو بھی تین مرتبہ جھٹکدے مگر اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

سنت ہے کہ استنجا ٹھنڈے پانی سے کرے اور اس سے بواسیر دفع ہوتی ہے اور پاخانے میں زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے آئین کو حکم دیا تھا کہ بیت الخلا کے دروازے پر لکھ دو کہ پاخانہ میں زیادہ بیٹھنے سے بواسیر ہوتی ہے۔

ہڈی اور اوپلے سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔ جنوں نے حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنے حیوانات کے لئے کھانا طلب کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے ہڈیاں اُن کے لئے اور گوبر ان کے حیوانات کے لئے مقرر فرمایا یہی وجہ ہے کہ ہڈی کو چھوڑنا اچھا نہیں ہے۔ اسی طرح کھانے کی چیزوں مثلاً روٹی سے استنجا کرنا سخت مکروہ اور محترم چیزوں سے استنجا کرنا جیسے خاکِ تربت امام حسین علیہ السلام اور لکھی ہوئی چیز جس پر قرآن مجید یا نام خدا، پیغمبروں اور ائمہ ہدا علیہم السلام کے اسمائے گرامی یا احادیث و مسائل فقہ لکھے ہوں حقیر سمجھ کر قطعاً حرام ہیں اور اگر استخفاف کی وجہ سے کوئی شخص ان چیزوں سے استنجا کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مطلقاً مکروہ ہے، اور بائیں ہاتھ سے

اس صورت میں مکروہ ہے کہ اسمیں کوئی انگوٹھی ہو جس پر خدا یتعالیٰ یا پیغمبروں یا ائمہ اطہار علیہم السّلام یا آیت قرآنی کندہ ہوں اور اگر قصداً اس طرح کے اسمار اور آیتِ قرآنی کندہ کرایا ہو تو ایسی انگوٹھی پہنے ہوئے پاخانہ جانا یا ساتھ لیجانا بھی سخت مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس دعاؤں تعویذ اور قرآن مجید لیجانا اور روہ چاندی کے سکے جن پر کلمۂ طیبہ اور اسمائے الٰہی یا اسمائے ائمہ وغیرہ لکھے ہوں پاخانہ لیجانا بیحد مکروہ ہے جبتک کہ ایسی چیزیں تھیلی یا کسی غلاف میں نہ ہوں۔

پاخانہ میں مسواک کرنی مکروہ ہے کہ اس سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔ پاخانہ پھرتے وقت بولنا بھی سخت مکروہ ہے مگر ذکرِ خدا کرنے یا مقررہ دعائیں اور آیت الکرسی پڑھنے، خدا کی حمد کرنے اور مؤذن کے الفاظ دہرانے کی اجازت ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی اور خدا سے عرض کیا کہ بار یتعالیٰ مجھ پر چند حالتیں ایسی گزرتی ہیں کہ میں تری شان اس سے ارفع سمجھتا ہوں کہ ان موقعوں پر تجھے یاد کروں، خطاب ہوا کہ اے موسیٰ مری یاد ہر حالت میں بہتر ہے۔ ہاں سلام کا جواب دینا واجب ہے، اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اگر حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنے تو درود بھیجے اور اگر چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور محمد و آل محمد پر درود بھیجنا سنت۔ اگر کسی سے کوئی کام متعلق ہو اور یہ خوف ہو کہ باہر نکلنے تک وہ ہاتھ نہ آئے گا اور سخت نقصان اس کی وجہ سے ہوگا اور اشارہ یا تالی بجانے سے کام نہ چلے تو بات کرنی جائز ہے، منقول ہے کہ جو شخص بلا ضرورت پاخانے میں باتیں کرے گا، اُس کی حاجت بر نہ آئے گی، اور پاخانہ و پیشاب کرنے میں کھانا پینا مکروہ ہے، اور ایسے پانی سے استنجا کرنا جسمیں بغیر کسی نجاست کے ملے بو آنے لگے مکروہ ہے ہاں اگر اور پانی نہ مل سکے تو مجبوراً جائز ہے۔

# بارھویں فصل

## پاخانہ و پیشاب کے لئے کس کس طرح اور کہاں کہاں بیٹھنا اور جانا چاہئے اور کن کن مقامات کے لئے ممانعت ہے۔

واجب ہے کہ اپنے ستر کو سوائے منکوحہ ممنوعہ عورتوں کے اور لونڈیوں کے (جن سے مباشرت جائز ہو) نادان بچوں اور کل حیوانات اور سب نامحرموں سے چھپاؤ اور ستر سے مراد عضوِ تناسل، خصیہ، مقعد اور عورتوں کی اندام نہانی ہے، اور سنّت ہے کہ خواہ کسی مکان میں ہو یا کوچے میں اپنا تمام جسم چھپائے، اور اگر صحرا میں ہو تو اتنے فاصلے پر چلا جائے کہ کوئی اس کے جسم کو نہ دیکھ سکے۔ اکثر علمار کا قول ہے کہ خواہ جنگل میں ہو یا گھر میں پیشاب پاخانے کی حالت میں قبلہ کی طرف رُخ کرنا حرام ہے اور اجتناب میں احتیاط ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف بھول کر پیشاب کر رہا ہو اور یاد آ جائے پر قبلہ کی تعظیم اور بندگی کے سبب اپنا رُخ بدل دے تو وہاں سے اُٹھنے نہ پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ اور احتیاط اس میں ہے کہ استنجا کرنے کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف پشت یا رُخ نہ کرے، سنت ہے کہ شمال یا جنوب کی طرف رخ کرے

یا چاروں سمتوں کے بین بین۔

اگر قبلہ معلوم نہ ہو تو اس کے دریافت کرنے میں کوشش کرنا مناسب ہے کہ اس بات سے خاطر جمع ہو جائے کہ منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف نہ رہے اور جہاں معلوم کرنا مشکل ہو وہاں رُخ یا پشت کرنے کا مضائقہ نہیں مگر اس صورت میں پیٹھ ادھر اودھر ہو تو بہتر ہے۔

سنت ہے کہ پیشاب کرنے کے لئے کوئی بلند مقام یا ایسی جگہ جہاں کی مٹی ملائم ہو ڈھونڈ لینی چاہئے، تاکہ چھینٹے اُڑنے کا خطرہ نہ رہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے زیادہ پیشاب کے بارے میں احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر تشریف لے جاتے یا کسی ایسی جگہ جہاں نرم مٹی بہت ہوتی کہ چھینٹیں نہ اڑیں۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ قبر کا عذاب زیادہ ان لوگوں پر ہوگا جو پیشاب کے بارے میں احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور ٹھہری ہوئی پانی میں اور بدتر، مگر بعض احادیث میں قرار ہوا ہے کہ آپ جاری میں پیشاب کرنے کا کوئی مضائقہ نہیں اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے جن اور شیاطین غلبہ پاتے ہیں اور دیوانگی اور بھول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ پانی میں پاخانہ بھی نہ کریں اور نہ کھڑے کھڑے پیشاب کریں۔ دونوں مکروہ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پیشاب کرے خوف ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور بہت بلند مقام کے نیچے کی طرف پیشاب کرنا جانوروں کے سوراخ میں پیشاب کرنا اور پانی بہنے کی جگہوں میں پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا گو اس وقت وہ خشک ہوں علیٰ ہذا القیاس راستوں اور راستوں کے کنارے اور مسجدوں میں اور ان کی دیوار کے قریب ایسے مقامات و مکانات میں جہاں لوگوں کے گالیاں بکنے اور برا کہنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔ حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو قافلے کے اترنے کے سائے میں پاخانہ کرے اور اس پر بھی لعنت کرتا ہے جو لوگوں کو ایسے کنوؤں اور چشموں کے پانی لینے سے روک دے جن پر لوگ باری باری پانی بھرتے ہوں، یا جو پانی کسی خاص گروہ کی ملکیت ہو اور ہر دن اور ہر رات میں کسی خاص آدمی کی باری آتی ہو اس سے وہ باری والے کو روک دے۔

---

# نواں باب

## پچھنے لگانے اور تنقیہ کرنے کے آداب۔ بعض دواؤں کے خواص اور بعض بیماریوں کا علاج دعاؤں و حرزوں کا ذکر

# پہلی فصل

## بیماریوں میں مبتلا ہونے اور ان پر صبر کرنیکا ثواب اور مومنوں کے امراض کی سختی

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر تبسم فرمایا۔ اصحاب نے اس کا سبب دریافت کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے دو فرشتوں کے بارے میں تعجب تھا جو ایک بندۂ مومن کو اس کی عبادت گاہ میں تلاش کرنے کے لئے زمین پر اترے تھے کہ اس کے رات دن کے نیک اعمال لکھ لیں۔ جب اسے وہاں نہ پایا تو آسمان کی طرف پلٹ گئے اور عرض کی خداوندا تیرے فلاں بندے کو اس کے مقام عبادت میں تلاش کیا نہ پایا۔ وہ بیمار ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جبتک وہ میرا بندہ بیمار رہے تو جس طرح حالت صحت میں اس کے رات دن کے نیک عمل لکھتے تھے ویسا ہی بیماری میں بھی لکھتے رہو۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جب مومن بڑھاپے سے کمزور ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جو اعمال جوانی اور قوت کی حالت میں کرتا تھا وہی لکھتے رہو۔ اسی طرح ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ بیمار مومن کے لئے نیکیاں لکھتا رہے جو بحالت صحت کرتا تھا اور بیمار کافر کے لئے وہ بدیاں لکھتا رہے۔ جو زمانہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

حدیث حسن اور دوسری حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔ بیماری اور درد کے سبب سے ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ بیماری کے زمانے میں بندۂ مومن کے کوئی گناہ نہ لکھو۔

حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بیماری کے دکھ نہیں سہتا وہ سرکش ہو جاتا ہے

اور اس میں کوئی جزو خیر و خوبی باقی نہیں رہتی

دوسری حدیث میں فرمایا ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو سال کی عبادت کے برابر ہی اور تین رات کی بیماری یعنی بخار ستر برس کی عبادت کے برابر ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بندۂ مومن کے ایک رات کا بخار اگلے اور پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ کئی معتبر حدیثوں میں جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے جو بندۂ مومن تین رات بیمار رہے اور اپنے عیادت کرنے والوں سے کسی قسم کی شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے بہتر خون عطا کروں گا۔ پھر اگر اسے صحت دونگا تو گناہوں سے پاک کردوں گا۔ اور اگر موت دونگا تو جوار رحمت میں لے لوں گا۔

معتبر حدیثوں میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندۂ مومن ایک رات بیمار رہے۔ اور اپنی بیماری اس طرح سہے جو سہنے کا حق ہے، یعنی اپنی تکلیف کی کسی کو خبر نہ کرے بلکہ جب صبح ہو تو خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرے تو پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اس کو عطا فرمائے گا۔

حدیث حسن میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہنا شکایت میں داخل نہیں کہ رات مجھے نیند نہ آئی یا بخار رہا بلکہ اسی قسم کی باتیں کہنا شکایت میں داخل نہیں کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوں کہ کوئی ویسی بلا میں مبتلا نہیں ہوا، یا مجھ پر جیسی پڑی ہے ایسی کسی پر نہ پڑی ہوگی

دوسری حدیث میں فرمایا بخار موت کا قاصد ہے، اور زمین پر قید خانہ اور اس کی حرارت جہنم کی گرمی ہے اور مومن کا حصہ حرارت جہنم سے صرف اتنا ہی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو بندۂ خدائے تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے اس کے لئے تین تحفوں میں سے ایک نہ ایک بھیجتا ہے۔ بخار یا درد سر یا درد چشم۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ انبیاء کی بلا سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے اور ان کے بعد جتنا کوئی شخص نیک اور بزرگ ہوگا، اتنا ہی اس کی آزمائش کڑی ہوگی، مومن کو اس کے ایمان اور نیک اعمال کے اندازے کے مطابق تکلیف پہنچتی ہے۔ جتنا جس کا ایمان راسخ ہوتا ہے اور اعمال نیک زیادہ ہوتے ہیں اتنی ہی اس کے لئے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ اور جتنا جس کا ایمان کمزور اور نیک اعمال کم ہوتے ہیں اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کو تکلیف و مصیبت کے دریا میں ایسے غوطے دیتا ہے جو غوطے دینے کا حق ہے، اور اس پر ایسی ایسی بلائیں نازل کرتا ہے جو نازل کرنے کا حق ہے۔ اور جس وقت وہ بندہ خدا سے اس بلا کے دفعیہ کی درخواست کرتا ہے تو جواب میں فرماتا ہے کہ "اے میرے بندے دعا سننے کے لئے موجود ہوں، تیری حاجت کو فوراً بر لانے پر قادر ہوں، مگر تیری اس دعا کو بھی تیری عاقبت کے واسطے ذخیرہ کرتا ہوں کہ وہ تیرے حق میں بہتر ہے۔

حدیث حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پر چالیس ایسی راتیں نہیں گزرنے پاتیں کہ اسے کسی نہ کسی بات سے رنج نہ پہونچے، رنج پہونچنے سے اسے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور خدا یاد آتا ہے

حدیث صحیح میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ بہشت میں ایک درجہ ایسا بھی ہے کہ اس درجہ میں کوئی شخص بلاہیں مبتلا ہوئے بغیر نہیں پہنچ سکتا، اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اُس کی مصیبتوں کے مقابل ثواب کیسے کیسے ہیں تو اس بات کا آرزومند ہو کہ اس کا بدن قینچی سے کتر کتر کر پارہ کر دیا جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کی اور اپنے مکان پر بلایا۔ جب حضرت وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اس کی مُرغی نے دیوار پر انڈا دیا اور وہ انڈا وہاں پھسل کر ایک کھونٹی پر جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی رک گیا نہ تو نیچے ہی گرا نہ تو ٹوٹا۔ آنحضرتؐ نے تعجب فرمایا، اُس شخص نے عرض کی کہ آپ اس پر کیا تعجب فرماتے ہیں۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق پر مبعوث کیا ہے کہ میرا آج تک کبھی کوئی نقصان ہی نہیں ہوا۔ آنحضرت یہ سن کر اُٹھ گئے اور اس کا کھانا نہ کھایا، فرمایا کہ جس شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا، اُس سے نیکی کی کوئی امید نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر قسم موت سے مارتا ہے مگر اُس کی عقل کبھی زائل نہیں کرتا، کیا تمھیں معلوم نہیں کہ شیطان حضرت ایوب کے مال اور اہل و عیال پر مسلط ہوا مگر عقل پر تسلط نہ پایا۔ یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ بندۂ مومن کو اس عقل کے وسیلے سے خدا کی وحدانیت کی معرفت حاصل رہے

# دوسری فصل

## پچھنے لگوانے، ناک میں دوا ٹپکانے، حقنہ کرنے اور قے کرنے کی فضیلت و آداب

حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اتوار کے دن پچھنے لگوانا ہر بیماری کے واسطے مفید ہے، دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم کو جمعہ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا عرض کی قربان جاؤں آپ جمعہ کے دن پچھنے لگواتے ہیں حضرت نے فرمایا جب خون کی زیادتی ہو دن ہو یا رات آیۃ الکرسی پڑھو اور پچھنے لگوالو۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص منگل کے دن جو چاند کی ساتویں، چودھویں اور اکیسویں ہو اور پچھنے لگوائے تو سال بھر کے لئے بالعموم تمام امراض سے نجات پائے گا، اور بالخصوص سر کے درد اور دانتوں کے درد دیوانگی جذام اور برص سے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمھیں پچھنے لگوانے کی ضرورت ہو تو جمعرات کے دن لگواؤ ہر جمعہ کے دن سہ پہر سے خون بخوف روز قیامت اپنی جگہ سے متحرک ہوتا ہے اور اگلی جمعرات کی صبح تک اپنے اصلی مقامات

پر عود نہیں کرتا، یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوانے ہوں تو مہینہ کی آخری جمعرات کو دن کے اوّل حصّے میں لگواؤ، اخلاط فاسدہ بدن سے دُور ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب پچھنے لگواؤ اور خون نکل آئے تو سینگی میں سے خون گرانے سے پہلے یہ دُعا پڑھو
أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْكَرِيْمِ فِيْ حِجَامَتِيْ هٰذِهٖ مِنَ الْعَيْنِ فِي الدَّهْرِ وَمِنْ كُلِّ سُوْءٍ

بسندِ معتبر جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہے کہ زیادہ شفا دو چیزوں میں ہے۔ پچھنے لگوانے ہوں تو مہینے کی آخری جمعرات کو دن کے اوّل حصّے میں لگواؤ پچھنے لگوانے کی عادت بہت اچھی ہے۔ آنکھوں میں نور بڑھتا ہے۔ اور امراض دُور ہو جاتے ہیں

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پچھنے لگوانے کے بعد انار شیریں کے استعمال سے خون میں سکون ہوتا ہے ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ بدھ کے دن جب قمر در عقرب ہو پچھنے نہ لگوانا چاہئے۔

منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد جگر کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ پاؤں کی فصد کھلوالو۔

# تیسری فصل

## علاج کی قسمیں جو ائمہ سے وارد ہوئی ہیں اور اطبّاء سے رجوع کرنے کا جواز

حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بیماری کی بھی تین قسمیں ہیں اور علاج کی بھی تین، ایک تو بیماری پت کی ہے یعنی صفرا اور سودا دوسری بلغم ہے تیسری خون ہے۔ خون کا علاج پچھنے۔ پت کا مسہل اور بلغم کا علاج حمام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے طریقے علاج کے تم لوگوں میں مروج ہیں سب سے اچھے چار ہیں، حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا، پچھنے لگوانا، حمام میں جانا

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عربوں کی طب میں صرف سات علاج ہیں۔ پچھنے لگوانا، حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا حمام کرنا، قے کرنا، شہد کھانا۔ اور آخری علاج ان کا داغ دینا ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ سینگی اور فاقہ تمام علاجوں کا خلاصہ ہے۔ اور معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔ اور ہر جسم کو وہی چیزیں دو جنکا اسے عادی کر دیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جہاں تک طبیعت مرض کی برداشت کرسکے دوا سے بچو۔ نیز فرمایا کہ جس وقت بھوک لگے کھالو۔ جب پیاس لگے پانی پی لو۔ جب پیشاب لگے کر ڈالو۔ جب تک ضروری نہ ہو جماع نہ کرو۔ جب نیند آئے سو جاؤ، جب تک ان ہدایتوں پر عمل کرتے رہوگے طاقت برقرار رہے گی۔

فرمایا کہ جب تک مرض کا مقررہ وقت پورا نہیں ہوتا، حق تعالیٰ دوا کو تاثیر کرنے کی ممانعت فرما دیتا ہے۔ جس وقت مرض کا وقت پورا ہو جاتا ہے دوا کو اثر کرنے کی اجازت مل جاتی ہے۔ اور اسی دوا سے آرام ہو جاتا ہے۔ ہاں

یہ ہوسکتا ہے کہ مقررہ وقت میں دعا اور خیرات یا نیک عمل سے خدائے تعالیٰ کی مرض اور دوا کو تاثیر کرنے کی اجازت فرما دیتا ہے۔

فرمایا شہد میں ہر مرض کے لئے شفا ہے اور جو شخص ہر روز نہار منہ ایک انگلی شہد کھا لیا کرے تو بلغم دفع ہوجائیگا اور سودا بھی جاتا رہے گا۔ ذہن بھی صاف اور حافظہ بھی قوی ہو جائے گا۔ اور اگر کندر کے ساتھ کھا کر ٹھنڈا پانی پی لے تو حرارت میں سکون اور صفرا کی اصلاح ہو جائے گی، کھانا ہضم ہونے لگے گا تم معدہ میں جو فاسد خلطیں جمع ہوگی انکا دفعیہ ہوجائے گا۔

فرمایا کہ اگر کچھ تدبیریں بدن کو موٹا کرنے کی ہیں تو یہ ہیں۔ مالش کرنا۔ ملائم کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا اور حمام میں نہانا اس میں سے مالش تو وہ چیز ہے کہ اگر مردہ بھی زندہ ہو جائے تو تعجب نہیں۔

نیز فرمایا کہ قرآن مجید ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ مناسب ہے کہ تم اپنی بیماریوں کا علاج صدقہ سے کرو۔ حصولِ شفا کے لئے قرآن مجید پڑھو۔ کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفا نہیں اس کو کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا۔ حضرت امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ نے فرمایا امراض خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتے ہیں۔ آدمی کے لئے مناسب ہے اپنے حفظ صحت میں کوشش کرے مبادا اخلاط فاسد غالب آئیں اور اسے ہلاک کردیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرے بال بچے ملا کر ہم سب دس آدمی ہیں۔ اور سب کے سب بیمار ہیں۔ فرمایا سب سے بہتر علاج صدقہ ہے۔ اور اس سے جلد تر کوئی چیز اثر نہیں کرتی۔

بسندِ معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو مہر تو نے اپنی زوجہ کو دیا ہے۔ اس میں سے ایک درم اس سے مانگ لے کہ وہ بخوشی خاطر بخشدے، پھر اُس کا شہد خرید اور بارش کے پانی میں ملا کر پی جا، اُس نے حسب فرمودہ عمل کیا اور شفا پائی۔ لوگوں نے ان حضرت سے اُسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر تمہاری عورتیں اپنے مہر میں سے کچھ تمہیں بخوشی خاطر بخشدیں تو وہ تم کھالو تم کو رچے پچیگا۔ اور شہد کے بارے میں فرماتا ہے "اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اور پانی کے بارے میں فرماتا ہے کہ اتارا ہم نے آسمان سے برکت دینے والا پانی، اب اس موقع پر اس شخص کے لئے وہ چیز جس کی نسبت خدا نے گوارا ہونے کی بشارت دی ہے، اور شفا اور برکت تینوں چیزیں جمع ہوگئیں، پھر شفا کیوں نہ ہوتی۔

حدیث معتبر میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ بیمار کو راستہ نہ چلنا چاہئے کہ اس سے مرض زیادتی کے ساتھ عود کر آتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے آنحضرتؑ سے پوچھا کہ بیمار کو کئے روز پرہیز کرنا چاہئے، فرمایا دس دن۔ دوسری حدیث میں ہے کہ گیارہ دن ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ سات دن سے زیادہ پرہیز کچھ نفع بخش نہیں۔

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران نے بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ پروردگار بیماری اور تندرستی کس کے ہاتھ ہے۔ خطاب ہوا میرے۔ عرض کی پھر حکیم کیا کرتے ہیں، فرمایا لوگوں کا دل خوش کرتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔ آیا یہودی اور نصرانی طبیبوں سے معالجہ کر سکتے ہیں، فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، شفا تو اللہ کے ہاتھ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آدمی دوا پیتا ہے کبھی تو وہ مر جاتا ہے اور کبھی اچھا ہو جاتا ہے مگر اکثر تو اچھا ہی ہو جاتا ہے۔ اس میں رمز کیا ہے۔؟ فرمایا حق تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے اور شفا بھی اسی کے ہاتھ ہے۔ اور کوئی بیماری اس نے ایسی پیدا نہیں کی جس کی دوا نہ ہو۔ مناسب یہ ہے کہ انسان دوا پیتے وقت خدا کا نام لیا کرے۔ یعنی صرف دوا پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ اس سے بھی اعانت طلب کرے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں مرض کا بھیجنا اور دوا میں تاثیر بخشنا۔ صحت عطا فرمانا سب کچھ ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے کسی عورت یا مرد کی نسبت دریافت کیا کہ اُس کی آنکھوں سے کالا کالا پانی بہتا ہے۔ اور معالج یہ کہتے ہیں کہ تیری آنکھوں میں سلائی پھیری جائے گی۔ اور یہ ضرور ہے کہ مہینہ بھر یا چالیس دن تک بجیس و حرکت چت لیٹنا پڑے گا۔ اس حالت میں نماز اشاروں سے پڑھنی ہوگی، اس کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا چونکہ اس کی حالت اضطرار کی ہے معالجین کی ہدایت پر عمل کرنیکا کچھ مضائقہ نہیں۔

معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ کوئی دوا ایسی نہیں جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض پیدا کر دے۔ اور اس تدبیر سے زیادہ نافع کوئی تدبیر نہیں کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے۔

# چوتھی فصل

## بخاروں کی قسمیں اور ان کا علاج

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہم بخار کا علاج کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ سیب کھاتے ہیں۔ اور سرد بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالتے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار کے دفیعہ کے لئے دعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں مفضل سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گرمی کے موسم میں گیا، حضرت کو بخار تھا، دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت کے سامنے ہرے ہرے سیبوں کا ایک طباق بھرا ہوا رکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا مولا لوگ تو سیب کو بخار کے لئے اچھا نہیں سمجھتے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ تو بخار کو کھونے والی چیز ہے اور حرارت کو کم کرنیوالی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کباب بخار کو دفع کرتا ہے (مخصوصاً تپ ولرزہ کو)
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ٹھنڈا پانی بھی بخار کو دور کرتا ہے۔ یہ فرمایا کہ میں دو مہینے بیمار رہا۔ خدا نے مجھے الہام کیا، اس کے مطابق میں نے حکم دیا کہ تھوڑے چاول دھو کر بھون لیں، اور چکی میں دل لیں اور اس دلیہ میں سے تھوڑا باریک کوٹ کر روغنِ زیت میں ملالیا۔ اور تھوڑے پانی میں ان دونوں کا ملاکر کھاتا تھا کہ بخار جاتا رہا، یہ بھی فرمایا کہ پیغمبروں کی اولاد کا بخار اوروں کی بہ نسبت دوگنا ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخار کا علاج تین چیزوں سے کرنا چاہئے، قے، پسینہ، مسہل
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تیسرے دن کے پرانے بخار کے لئے یہ علاج ارشاد فرمایا، کالے دانہ کو شہد میں ملاکر تین انگلیاں چاٹ لیا کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مفید ہیں۔ شہد کی نسبت تو خدا فرماتا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اور کالے دانے کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حضرت امام نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوتھیا بخار کے لئے سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ باری والے دن فالودے میں شہد اور بہت سی زعفران ملاکر کھلادیں اور کوئی چیز نہ کھائیں۔

طب الائمہ میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ دعا دفیعہ سل کی مومنوں کے لئے مخصوص ہے جب تم خدانخواستہ مبتلا ہو جاؤ تو اس دعا کو تین مرتبہ ہر روز پڑھو۔ خدا اپنے حول و قوت سے آرام دے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْوِيكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُغْنِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ شَافِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ خُذْهَا فَلْتُهَنِّئُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ لَتَبْرَءَنَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ

کئی اور معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کوئی بیمار اور درد والا ایسا نہیں جس پر ستر مرتبہ الحمد پڑھی جائے اور اس کی بیماری اور درد میں سکون نہ ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات دفعہ سورہ الحمد پڑھے اغلب ہے کہ آرام ہو جائیگا اگر اس پر بھی آرام نہ ہو تو ستر مرتبہ پڑھے میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ ضرور آرام ہو جائے گا۔

حدیث معتبر میں داؤد رضی سے منقول ہے کہ میں مدینہ منورہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا۔ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کو خبر پہنچی تو حضرت نے مجھے لکھا کہ ایک صاع گیہوں منگالے اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینے پر ڈال لے اور یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ إِذَا سَئَلَكَ بِهٖ مُضْطَرٌّ كَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ تُعَافِيَنِيْ مِنْ عِلَّتِيْ اس کے بعد سیدھا ہو بیٹھ اور ان گیہوں کو جمع کرے اور یہی دعا پڑھ پھر گیہوں کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ فقیروں کو دیدے اور تیسری مرتبہ بھی یہی دعا پڑھ لے۔ داؤد کہتا ہے میں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح کرنے سے میری بیماری جاتی رہی۔ جیسے کوئی قید سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور بعد میں سب لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور سخت سے سخت مرضوں سے شفا پائی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد دس دن میں گھر سے نکلا تو راستے میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ اے سلمانؓ جناب فاطمہ کے لئے بہشت سے کچھ تحفے آئے ہیں اور وہ کچھ تمہیں بھی دینا چاہتی ہیں۔ تم وہاں ہو آؤ میں دوڑا ہوا ان حضرت کی خدمت میں پہنچا۔ مجھ سے ارشاد فرمانے لگیں کہ اے سلمانؓ کل میں یہاں بیٹھی ہوئی تھی جہاں اس وقت بیٹھی ہوں گھر کا دروازہ بند تھا، وفات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا غم تو میرے دم کے ساتھ، مگر کل ساتھ ہی اس کے یہ بھی فکر تھی کہ اب فرشتوں کا آنا اور وحی الٰہی کا لانا بھی اس گھر سے جاتا رہا۔ یکایک دروازہ کھلا اور تین کنواری لڑکیاں اندر آئیں، اُن کا حُسن وجمال، اُن کی نفاست ونزاکت اُن کی خوشبو احاطہ بیان سے باہر ہے میں اُنھیں دیکھتے ہی کھڑی ہوگئی اور اُن سے دریافت کیا کہ تم اہلِ زمین میں سے ہو۔ اُنھوں نے بصد ادب عرض کیا کہ ہم اہل زمین سے نہیں۔ بلکہ پروردگار عالم نے بہشت سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اور ہمیں آپ کی ملاقات کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا۔ اس کے بعد میں نے اُن میں جو سب سے بڑی معلوم ہوتی تھی اُس سے سوال کیا کہ تیرا نام کیا ہے، اُس نے عرض کی مقدودْ میں نے کہا تیرا یہ نام کیوں رکھا گیا ہے؟ اُس نے کہا کہ اس وجہ سے کہ مجھ کو خدا نے مقداد ابن اسود کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے دوسری سے دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اُس نے عرض کی کہ ذرہ میں نے اُس کے نام کا سبب دریافت کیا، اُس نے کہا میں ابوذر کے لئے ہوں پھر تیسری سے میں نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے۔ اُس نے عرض کی کہ سلمیٰ اُس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے سلمان فارسی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جب آپ کے والد ماجد نے آزاد کیا ہے۔ یہ قصہ بیان فرما کر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام نے فرمایا کہ وہ میرے لئے کچھ چھوہارے بھی لائی تھیں جو قد میں بڑی سے بڑی روٹیوں سے بڑے ہیں اور رنگ میں برف سے زیادہ سفید، اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبو دار۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ یہ ارشاد فرمایا کہ جناب مخدومہ نے ایک مجھے بھی عنایت فرمایا اور یہ حکم دیا کہ آج رات کو اسی سے افطار کرنا اور صبح گٹھلی مجھے دے جانا۔ میں وہ چھوہارا لے کر چلا۔ اب اصحاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں سے جس گروہ کے پاس سے ہو کر گزرتا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ سلمانؓ کیا تم بغل میں مشک لئے جاتے ہو۔ میں ان سے صاف کہہ دیتا تھا کہ مشک نہیں مگر یہ بھی نہیں بتاتا تھا کہ کیا ہے۔ حاصل کلام جب افطار کا وقت آیا تو میں نے وہ چھوہارا سب کھالیا۔ مگر گٹھلی کا نشان بھی نہ تھا۔ دوسرے دن مخدومۂ کونین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اس میں تو گٹھلی نام کو نہ تھی، فرمایا گٹھلی کہاں سے ہو یہ تو اس درخت کا پھل تھا جو خدائے تعالیٰ نے میری دعا کے سبب سے لگایا ہے، جو میرے والد نے مجھے تعلیم فرمائی ہے، اور میں اسے صبح وشام پڑھتی ہوں۔ سلمان نے عرض کی اے سیدہ عالمیان وہ دعا مجھے بھی تعلیم فرما دیجئے۔ فرمایا اچھا اگر تم چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو بخار میں کبھی مبتلا نہ ہو تو یہ دعا روز پڑھ لیا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ النُّوۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ النُّوۡرِ النُّوۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِىۡ هُوَ مُدَبِّرُ الۡاُمُوۡرِ بِسۡمِ اللّٰهِ الَّذِىۡ خَلَقَ النُّوۡرَ مِنَ النُّوۡرِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ

خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِیْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ عَلَى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دعا مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو تعلیم کی جن کو بخار تھا۔ سب نے اس کی برکت سے نجات پائی۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق آل محمد علیہ السلام کا لڑکا بیمار ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَآئِكَ وَ دَاوِنِیْ بِدَوَآئِكَ وَ عَافِنِیْ مِنْ بَلَآئِكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ

چوتھیا بخار کے واسطے منقول ہے کہ اس آیت کو لکھکر بیمار کے بازو پر یا گلے میں باندھے یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ

منقول ہے کہ تپ ولرزہ کے لئے یہ آیتیں لکھکر بیمار کے بازو پر باندھیں بِسْمِ اللّٰهِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ وَ جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ

# پانچویں فصل

## جامع دعائیں اور نافع دعائیں

حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے درد ہو اسے چاہیے کہ درد کی جگہ اپنا داہنا ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ حَقًّا لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَا وَ لِكُلِّ عَظِیْمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّیْ دوسری روایت میں فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھکر سات مرتبہ یہ کہے اور ہاتھ پھیرے اَیُّهَا الْوَجَعُ اُسْكُنْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَ قِرَّ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَ اهْدَأْ بِهُدُوْءِ اللّٰهِ

جناب امیر المومنین سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف پیدا ہوجائے اسے مناسب ہے کہ یہ دعا پڑھے کہ اس کی برکت سے کوئی درد یا مرض اس کو نقصان نہ پہونچائے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران علیٰ نبینا علیہ السلام نے خدا سے غلبۂ رطوبت کی شکایت کی خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہڑ بہیڑا آنولہ شہد میں ملا کر خمیر کر لو اور کھاؤ یہ بیان فرما کر حضرت نے فرمایا کہ اسی کو تم اطریفل کہتے ہو۔

طب الائمہ میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پڑوس میں ایک شخص کو بچھونے کاٹا ہے۔ خوف ہے کہ شاید وہ مر نہ جائے۔ حضرت امامؑ نے فرمایا کہ اس کو وہ جامع دوا کھلاؤ جو ہمیں امام رضا علیہ السلام سے پہونچی ہے۔ پھر اس کی ترکیب اس طرح ارشاد فرمائی۔ کہ سنبل، زعفران۔ قاقلہ عاقرقرحا۔ خربق سفید۔ بذرالبنج۔ فلفل سفید اکور فرفیون کل دواؤں کا دوگنا لیکر کوٹ چھان لیں، اور شہد کف گرفتہ میں ملا کر خمیرہ بنالیں۔ سانپ اور بچھو جس کو کاٹے اس کو ایک گولی کھلا کر اوپر سے ہینگ کا پانی پلادیں۔ فوراً آرام ہو جائیگا۔

حضرت امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی گئی ہے کہ فالج اور لقوے کے لئے اسی دوا کی ایک گولی عرقِ مردہ یعنی تخم ریحان کے عرق میں گھول کر ناک میں ٹپکادیں۔

امام نقی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ برودتِ معدہ اور خفقان کے لئے اسی دوا کی ایک گولی زیرہ کے پانی کے ساتھ کافی ہوگی،

دوسری حدیث میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر داہنے پہلو میں درد ہو تو اس کو ایک گولی کھلا کر اوپر سے زیرہ کا پانی پلانا منفعت بخش ہوگا، اور بائیں پہلو میں درد ہو تو ایک گولی ریشۂ کرفس کے عرق کے ساتھ کھلادیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اسہال کے لئے ایک گولی کھلا کر آب مورد پینا چاہئے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا کہ بجائے آب مورد۔ آب سداب یا مولی کا عرق پینا بھی مفید ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو سنا کے کل فائدے معلوم ہوں تو سنا اپنے وزن سے دوچند سونے کے برابر قیمت پائے۔ سنا کے استعمال سے چھیپ۔ برص۔ جذام۔ دیوانگی۔ فالج ولقوہ سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے کہ سنا۔ مویز سرخ، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ ہموزن کوٹ لے اور ہر روز نہار منہ اور سوتے وقت ایک ایک تولہ کھائیں۔ مذکورہ بالا سب فائدے حاصل ہونگے، ایک روایت میں اس کو سب سے بہتر دوا کہا گیا ہے۔

# چھٹی فصل

## دردسر۔ آدھاسیسی۔ زکام۔ مرگی۔ خلل دماغ اور تصرف جنات کا علاج

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دردسر، اور آدھاسیسی کے لئے یہ دعا لکھکر جدھر درد

ادھر لگائیں

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ وَلَا مَعَکَ شُرَکَاءُ یَقْضُوْنَ مَعَکَ وَلَا کَانَ قَبْلَکَ اِلٰہٌ نَدْعُوْہُ وَ نَتَعَوَّذُ بِہٖ وَ نَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَ نَدَعُکَ وَلَا اَعَانَکَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُکَّ فِیْکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ عَافِ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

روایت معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو تو یا پیشاب بند ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہے۔ اُسْکُنْ سَکَّنْتُکَ بِالَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ -

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حبیب سیستانی نے حضرت امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ہفتہ میں دو مرتبہ مجھے آدھا سیسی کا درد ستاتا ہے۔ فرمایا جس طرف درد ہوتا ہو اس جانب ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھا کرو۔ یَا ظَاھِرًا مَوْجُوْدًا وَّیَا بَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ اِنَّکَ رَحِیْمٌ اَیَادِیْکَ الْجَمِیْلَۃَ عِنْدَہٗ وَ اَذْھِبْ عَنْہُ مَا بِہٖ مِنْ اَذًی اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کان کے درد کے لیے یہ دعا سات مرتبہ پڑھیں اور ہاتھ کان پر پھیرتے جائیں لَوْ کَانَ مَعَہٗ اٰلِھَۃٌ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنَافِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انہی حضرت سے کسی نے شکایت کی کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے۔ اسے کبھی تو جن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان نوبت یہ پہنچی ہے کہ سب گھر والے اس سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسی برتن پر سات مرتبہ مشک و زعفران سے سورۂ حمد لکھو اور اسے پانی سے دھو کر ایک مہینہ تک وہی پانی بچہ کو پلاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ عارضہ اوّل ہی مرتبہ میں جاتا رہا۔

ایک حدیث میں فرمایا جس شخص کو مرگی آتی ہو اس پر یہ دعا پڑھو۔ عَزَمْتُ عَلَیْکَ یَا رِیْحُ بِالْعَزِیْمَۃِ الَّتِیْ عَزَمَ بِھَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلٰی جِنِّ وَادِی الصَّبْرَۃِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتِ وَ اَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃِ السَّاعَۃَ (یہاں مریض اور اس کی ماں کا نام لینا چاہئے)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو جن نے دبا لیا ہو، اس پر سورہ الحمد اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور انھیں تینوں سورتوں کو ایک برتن میں مشک و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اسے پلائیں اور مومنوں کے وضو اور غسل کے پانی سے نہلائیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر میں جن پتھر پھینکتے ہوں تو

صاحب خانہ کو چاہئے کہ اس پتھر کو اٹھا کر یہ کہے۔ حسبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی

حدیث حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اولاد آدم میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسمیں دو رگیں نہ ہوں منجملہ ان دونوں کے ایک رگ سر میں ہے جس کی حرارت سے جذام پیدا ہوتا ہے۔ اور دوسری دھڑ میں ہے جس کی حرارت سے سفید داغ ہوتے ہیں۔ جب سر کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ زکام کو اس پر مسلط فرما دیتا ہے۔ کہ وہ سر کے مادہ کو دفع کر دے اور جب بدن کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ اس پر پھوڑے اور پھنسیوں کو اس پر مسلط فرماتا ہے کہ وہ جسم کے مادے کو نکال دیں لہٰذا جس شخص کو زکام ہو جائے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اس شخص کو خدا تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ادا کرنا چاہئے۔

# ساتویں فصل

## سر۔ آنکھ اور گلے کی تمام بیماریوں کے علاج اور دعائیں

حدیث معتبر میں حضرت جناب امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس کی آنکھیں دُکھتی ہوں اُس کو چاہئے کہ درست اعتقاد سے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے، ضرور آرام ہو جائے گا۔

دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے ارشاد فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دعا تعلیم کروں کہ دنیا و آخرت میں تیرے لئے نفع بخش ہو اور تیری آنکھوں کو بالکل آرام کر دے عرض کی ہاں یا ابن رسول اللہ فرمایا صبح اور شام کی نماز کے بعد بلا ناغہ یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَ الْبَصِیْرَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَ الْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَ الْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَ السَّلَامَۃَ فِیْ نَفْسِیْ وَ السَّعَۃَ فِیْ رِزْقِیْ وَ الشُّکْرَ لَکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت با برکت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ حضرت کی آنکھیں خوب دُکھ رہی ہیں۔ دوسری بار دوسرے دن پھر شرف زیارت حاصل کرنے کو گیا۔ دیکھا کہ آنکھیں دکھنے کا نشان بھی باقی نہیں، میں نے سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ دعا پڑھی تھی اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَرَمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعَطَآءِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِحِلْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ عَلٰی مَا اَجِدُ عَیْنِیْ وَ مَا اَخَافُ وَ مَا اَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الطَّیِّبِیْنَ اَذْھِبْ ذٰلِکَ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُدْرَتِکَ

دوسری روایت میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے ان حضرت سے بینائی کم ہوجانے کی شکایت کی کہ بینائی اتنی کم ہوگئی ہے کہ شب کو مجھے کچھ نہیں سوجھتا فرمایا کہ تو یہ آیۃ "اللہ نور السمٰوٰت والارض آخر تک کسی جام پر چند مرتبہ لکھ اور پانی سے اُسے دھو کر ایک شیشی میں رکھ چھوڑ اور ایک سوسلائی بھر کر اس میں سے آنکھوں میں لگا لیا کر

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بہرے پن کی شکایت کی، حضرت نے فرمایا اپنے کانوں پر ہاتھ رکھکر پھیر اور یہ آیتیں پڑھ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں دانتوں کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ راتوں کو اس درد کے مارے چین نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اب جس وقت درد معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سورۂ الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھکر یہ آیت پڑھے۔ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفیعۂ درد کے لئے اعضائے سجدہ پر ہاتھ مَل کر درد کی جگہ پر ملنا چاہیے اور یہ پڑھنا چاہیے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالشَّافِی اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی آنا موقوف ہوجاتا ہے اور روشنی بڑھتی ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ سونے اور خرمہ کھانے سے پرہیز کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آنکھیں دکھتی ہوں یا اس کے متعلق اور کچھ شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوگا۔ اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوب چشم نہیں ہونے پاتا۔ اس طرح جمعرات اور جمعہ ناخن اور لبین کترانے سے آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کا ایک شہر میں گذر ہوا دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کے دانت گرے ہوئے اور منہ سُوجے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم سوتے وقت منہ ڈھانک کر نہ سویا کرو بلکہ منہ کھلا رکھا کرو۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے لوگوں کی بیماری زائل ہوگئی۔

معتبر حدیث میں ابراہیم ابن نظام سے منقول ہے کہ مجھے راستے میں چوروں نے گرفتار کرلیا اور گرم گرم لوہا میرے منہ میں ٹھونس دیا پھر میرے منہ میں برف بھر دی۔ جس سے میرے دانت سارے گر گئے خواب میں امام

رضا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی فرمایا سُعد (ناگرموتھ) اپنے منہ میں رکھا کرو کہ تیرے دانت پھر نکل آئیں۔ اس خواب کو دیکھے کچھ بہت دن نہ گزرے تھے جو یہ سننے میں آیا کہ امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری بستی میں تشریف لائے ہیں اور خراسان کا قصد ہے میں حضرت کی خدمت میں دوڑا گیا اور کیفیت عرض کی آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ حسب ارشاد تعمیل کرنے سے میرے دانت از سر نو نکل آئے۔

# آٹھویں فصل

## ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا، زخم، مسّے، پھوڑے پھنسیاں، جذام، برص، چھیپ وغیرہ کے علاج میں

علی ابن نعمان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے بدن پر مسّے بہت نکل آئے ہیں، اور مجھے اُن کی وجہ سے بہت تردّد ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر ہر مسّے کے لئے سات سات جو لیلو اور ایک ایک جو پر سات سات مرتبہ سورۂ الواقعہ اور سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھو۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفاً فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفاً لَاتَرٰی فِیْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا پھر ہر ہر جو کو ہر مسّے پر مل لو اس کے بعد سب جو کو اکٹھا کر کے ایک نئے کپڑے میں باندھ لو پھر ایک پتھر اس کپڑے میں باندھ کر کسی کنوئیں میں ڈالدو بہتر ہوگا کہ یہ عمل تحت الشعاع میں کیا جائے۔ راوی کا بیان ہے کہ حسب فرمودہ عمل کیا۔ ایک ہفتہ میں سب مسّے جاتے رہے۔

حدیث معتبر میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک لڑکی کو کنٹھ مالا نکل آیا تھا کسی شخص نے خواب میں مجھ سے کہا کہ اس لڑکی سے کہہ دو کہ اس دعا کو بتکرار پڑھے یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبِّ یَا سَیِّدِیْ

مکارم الاخلاق میں میں یہ نقش چیچک کے دفیعہ کے لئے لکھا ہے جب یہ مرض پھیلا ہو تو اس تعویذ کو لکھکر بچوں کے گلے میں باندھ دینا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چیچک سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر نکلے گی تو کم مگر لکھنے میں ترکیب اعداد کا خیال رکھیں یعنی خانہ پری نقش کی ہندسوں کی ترکیب سے کریں۔

۷۸۶

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۳ | ۲ | ۳ | ۱۶ |
| ۸ | ۱۱ | ۱۰ | ۵ |
| ۱۲ | ۷ | ۶ | ۹ |
| ۱ | ۱۴ | ۱۵ | ۴ |

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آتشک، پھوڑوں اور داد کے لئے ان آیتوں کو پڑھیں اور بطور تعویذ اپنے پاس رکھیں
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ مَثَلُ كَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ كَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَۃً اُخْرٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَنْتَ لَا تُكْبَرُ اَللّٰهُ یَبْقٰى وَ اَنْتَ لَا تَبْقٰى وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ یونس ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفید داغوں کی شکایت کی، جو اس کے چہرے پر پیدا ہو گئے تھے، حضرت نے فرمایا کہ پچھلی رات میں جبکہ ثلث شب باقی ہو اٹھ کر وضو کر اور نماز شب بجالا۔ اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدے میں یہ دعا پڑھ۔ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ یَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْطِنِیْ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اذْهِبْ عَنِّیْ هٰذَا الْوَجَعَ. فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِیْ وَ اَحْزَنَنِیْ اور تضرع و زاری بہت کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے بموجب ارشاد عمل کیا اور کوفہ پہنچنے سے پہلے پہلے وہ سفید داغ غائب ہو گئے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ سورہ انعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھکر پاک پانی سے دھو کر پئیں تو سفید داغ جاتے رہیں گے۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ سورہ یٰسین کو بھی شہد سے لکھکر پاک پانی سے دھو کر پینا یہی فائدہ رکھتا ہے۔

مکارم الاخلاق میں مذکور ہے کہ برص و جذام کے دفیعہ کے لئے ان آیتوں کو لکھکر صاحب مرض بطور تعویذ اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَۃِ رُسُلًا اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ بِاسْمِ فلاں بن فلانہ (یہاں اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے)

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کے زخم کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑی سی تازہ رال بہم پہنچائے، اور اسی قدر بکری کی چربی اور دونوں کو ایک کوری ٹھلیا پر رکھ کے ملائے۔ ظہر کے وقت سے عصر کے وقت تک ہلکی آنچ پر گرم ہونے دے اس کے بعد پرانے کتاں کا ایک ٹکڑا لے کر اس تیار شدہ مرہم کو اس پر پھیلا اور شل پھاہئے کے اس زخم پر لگائے۔ اور اگر اس زخم میں ناسور بھی ہو تو کتاں کی ایک بتی پر یہی مرہم لگا کر ناسور کے اندر رکھ دینا چاہئے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مر جانے کا اندیشہ تھا اور طبیب لوگ خوف کے مارے اس کے چیرنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے کسی شخص کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں بھیجکر متوکل کی یہ حالت عرض کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینگنیاں جو انہیں کے پاؤں سے کچل کر گوندا ہو گئی ہوں گلاب میں ملا کر اس پھوڑے پر ضماد کر دو۔ طبیبوں کو جب حضرت کا اس معالجے

کی خبر پہونچی تو وہ بہت ہنسے اور کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ وزیر نے جواب دیا کہ وہ حضرت مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں۔ اس لئے اُن کے فرمان کے بموجب عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حسب فرمودہ عمل کیا گیا۔ ضماد کرنا تھا کہ کھولن تو اسی وقت موقوف ہوگئی۔ نیند بھی آگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد خود بخود پھوٹ گیا۔ بہت سا مواد خارج ہوکر آرام ہوگیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چقندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کے جسم میں جذام کی رگ موجود ہے اور اس رگ کو شلغم کا کھانا گھُلا دیتا ہے۔

# نویں فصل

## اندرونی بیماریاں۔ قولنج۔ ریاحی درد۔ معدہ کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ کے علاج

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں دردِ سینہ کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن مجید سے طلب شفا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ یعنی جو تمہارے سینوں میں ہے۔ قرآن مجید میں اُس کے لئے شفا موجود ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس سے کہہ دے کہ تھوڑا شہد پانی میں ملا کر پی لے۔ دوسرے دن پھر وہی شخص آیا اور عرض کیا کہ شہد پیا تھا فائدہ نہ ہوا۔ فرمایا جا اور پھر شہد پلا اور اس کے پاس بیٹھکر سات مرتبہ الحمد بھی پڑھ جب وہ چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اسکا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو شہد نے نفع نہیں کیا۔

حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناف کے درد کی شکایت کی فرمایا ناف پر ہاتھ رکھکر تین سو بار یہ دعا پڑھ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ درد قولنج اور پیٹ کے درد کیلئے سورہ حمد اور معوذتین اور سورہ اخلاص مشک و زعفران سے ایک برتن میں لکھکر یہ دعا بھی لکھیں۔ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ مِنْهُ اس کے بعد بارش کے پانی سے دھوکر نہار منہ یا سوتے وقت پی لیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے درد کی شکایت کی فرمایا جب تو نماز سے فارغ ہوا کرے تب اعضائے سجدہ پر ہاتھ ملکر درد کی جگہ مل لیا کر، اور یہ آیت پڑھا کر اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا بُرْھَانَ لَہٗ بِہٖ فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

منقول ہے کہ کسی شخص نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قراقر معدہ اور بکثرت ریاح صادر ہونے کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ مجھے اس عارضہ سے اس قدر تکلیف ہو کہ لوگوں سے باتیں کرنے میں شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ خَیْرٍ فَھُوَ مِنْکَ لَا حَمْدَ لِیْ فِیْہِ وَ مَا عَمِلْتُ مِنْ سُوْءٍ فَقَدْ حَذَّرْتَنِیْہِ فَلَا عُذْرَ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَتَّکِلَ عَلٰی مَا لَا حَمْدَ لِیْ فِیْہِ اَوْ اٰمَنَ مَا لَا عُذْرَ لِیْ فِیْہِ

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے پیٹ کے درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھکر تین مرتبہ یہ آیت پڑھ وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتَابًا مُّؤَجَّلًا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَ سَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ اور سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ

دوسری روایت میں ہے کہ مُفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ضیق النفس کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ تھوڑی دور چلنے سے بھی سانس پھول جاتی ہے۔ اور مجھے بیٹھکر دم لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا اونٹ کا پیشاب پی، سانس ٹھہرنے لگے گی۔

کلینی نے حدیث حسن میں روایت کی کہ کسی شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کھانسی کی شکایت کی فرمایا تھوڑی سی انجدان رومی اور اس کے ہموزن مصری کا سفوف ایک دن یا دو دن کھالے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہی دن کھایا تھا کہ کھانسی جاتی رہی

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا حضرت عیسیٰ کو بھی وہ بیماری ہوتی تھی جو اولاد آدم کو ہوتی ہے۔ فرمایا بچپن میں اُنھیں جوانی کی بیماریاں لاحق ہوتیں اور بڑھاپے میں بچپنے کی چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بڈھوں کو ہوتا ہے وہ اُن کو بھی کبھی بچپن میں ہوجاتا تھا اور وہ اپنی والدہ ماجدہ سے فرماتے تھے کہ شہد اور کالا دانہ اور روغن زیت ملا کر لائیں اور جب لاتیں تو کھانے سے گھبراتے تھے، حضرت مریم علیہا السلام فرماتیں کہ جب تم نے خود منگائی ہے تو کھانے سے کیوں گھبراتے ہو۔ حضرت جواب دیتے کہ منگائی تو علم پیغمبری سے ہے، مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بدمزگی اور بچپن کا تقاضہ ہے اس کے بعد تناول فرما لیتے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنا ہو اس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر

جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سات دانے خرمائے عجوہ کے کھالے اس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پیچش کے درد کی شکایت کی، فرمایا گل ارمنی ہلکی آنچ پر بھون کر سفوف بنا کر کھاؤ۔

دوسری حدیث کے مطابق یوں فرمایا کہ برز قطونا۔ صمغ عربی۔ گل ارمنی بھون کر کھالو پیچش جاتی رہے گی۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ سے کسی نے پیچش کے درد کی شکایت کی فرمایا کہ اخروٹ مسلّم کو آگ پر بھون گو جب اُس کا مغز بریاں ہو جائے تو اسے توڑ کر نکالو اور کھالو۔

# دسویں فصل

## مختلف قسم کے درد۔ گٹھیا۔ فالج۔ بواسیر امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ معلیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی شرمگاہ کے درد کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ایسی جگہ کمر بند کھولا ہے جہاں مومن کے لئے شایان نہ تھا، ایسی سبب سے درد ہوا خیر اپنی شرمگاہ پر بایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَ ھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پاؤں کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آیتیں پڑھ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَ یَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَّ یَنْصُرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ یُکَفِّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَ کَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ فَوْزًا عَظِیْمًا وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ وَ الْمُشْرِکٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰہِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَیْھِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ وَ لَعَنَھُمْ وَ اَعَدَّ لَھُمْ جَھَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا وَ لِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا۔

---

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے ٹخنے کے درد کی شکایت کی، حضرت نے فرمایا کہ موضع درد پر ہاتھ رکھکر یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں شکایت لکھی کہ آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص کا پیشاب بند ہوگیا ہے حضرت نے جواب میں لکھا کہ اوپر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھو آرام ہو جائے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس بات کی شکایت کی کہ میرا پیشاب نہیں ٹھیرتا۔ برابر قطرہ قطرہ آئے جاتا ہے۔ فرمایا تھوڑا سا اسفند (کالا دانہ) لیکر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈال پھر سایہ میں خشک کرکے روغن گل سے چرب کرے اور سفوف بناکر پھانک لے

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ریگ مثانہ کے لئے ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ دار فلفل۔ دارچینی۔ زنجبیل۔ شقاقل۔ انیسوں خولنجان مساوی الوزن کوٹ چھان کر گائے کا گھی تازہ تازہ اس میں ملا دیں۔ اور تمام اجزا سے دو چند شہد یا شکر ملاکر رکھ چھوڑیں اور ایک چلغوزہ کے برابر کھایا کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلیلہ زرد ۴ ماشہ عاقرقرحا ۴ ماشہ رائی ۹ ماشہ کوٹ پیسکر نہار منہ کھائیں منہ میں خوشبو آنے لگے گی اور دانت مضبوط ہو جائیں گے۔

# گیارھویں فصل

## دفعیہ سحر و زہر۔ گزندہ جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دعائیں

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفعیہ سحر کے لئے یہ تعویذ ہرن کی جھلی پر لکھکر اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ مَا شَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر تمہیں کسی جادوگر یا ظالم کا خوف ہو تو نماز شب کے بعد اور نماز صبح سے پہلے اس شخص کے مکان کی طرف منہ کرکے سات مرتبہ یہ پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ وَ نَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطٰنًا فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا بِاٰیٰتِنَا اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَکُمَا

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو یہ خوف ہو

کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اسے چاہئے کہ تین بار کہے۔ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

فرمایا کہ جب کوئی خوبصورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے تو اس کو چاہئے کہ معوذتین پڑھکر جائے کہ نظر لگنے پائے۔ ایک اور روایت میں اور بھی فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو۔ دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کرکے سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے اور منہ پر پھیرے

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانی میرے اوپر غالب آگئے ہیں۔ فرمایا کہ تو اپنے قلب پر ہاتھ رکھکر تین مرتبہ کہا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَنَنْتَ عَلَيَّ بِالْاِيْمَانِ وَاَوْدَعْتَنِي الْقُرْاٰنَ وَرَزَقْتَنِيْ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالرَّاْفَةِ وَالْغُفْرَانِ وَتَمَامِ مَا اَوْلَيْتَنِيْ مِنَ النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَائِمُ يَا رَحْمٰنُ سُبْحَانَكَ وَلَيْسَ لِيْ اَحَدٌ سِوَاكَ سُبْحَانَكَ اَعُوْذُ بِكَ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَرَامَاتِ مِنَ الْهَوَانِ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُجْلِيَ عَنْ قَلْبِي الْاَحْزَانَ پھر محمد وآل محمد پر بکثرت درود بھیجا کر۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے انہی حضرت سے شکایت کی کہ مرے دل میں ہوا وہوس زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اور وسوسے بہت گذرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھا کر بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنِّيْ مَا اَجِدُ

شیخ احمد ابن فہد نے کتاب عدۃ الداعی میں اس شخص کے کھولنے کے لئے جس کو کسی نے اس کی زوجہ پر بستہ کردیا ہو یہ دعا نقل کی ہے کہ اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ اُدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا كَذٰلِكَ حَلَّلْتُ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَةَ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ۔

نیز فرمایا کہ جو شخص بچھو سے ڈرتا ہو وہ یہ دعا آیت پڑھ لیا کرے۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمام حشرات الارض سے بچنے کے لئے یہ دعا پڑھو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ اَعُوۡذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَ اَعُوۡذُ بِقُدۡرَةِ اللّٰہِ عَلٰی مَا یَشَاءُ مِنۡ شَرِّ کُلِّ هَامَّةٍ تَدُبُّ بِاللَّیۡلِ وَ النَّهَارِ اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس کو سانپ اور بچھو سے ڈر لگتا ہو وہ ہر رات کے اوّل حصے میں یہ دعا پڑھ لیا کرے بِسۡمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ اَخَذۡتُ الۡعَقَارِبَ وَ الۡحَیَّاتِ کُلَّهَا بِاِذۡنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی بِاَفۡوَاهِهَا وَ اَذۡنَابِهَا وَ اَسۡمَاعِهَا وَ اَبۡصَارِهَا وَ قُوَاهَا عَنِّیۡ وَ عَمَّنۡ تَجَنَّبۡتُ اِلٰی صَحۡوَةِ النَّهَارِ اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ

معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی غزوے میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اُن کے صحابیوں نے کھٹملوں کی شکایت کی فرمایا سوتے وقت یہ دعا پڑھ لو اَیُّهَا الۡاَسۡوَدُ الۡوَثَّابُ الَّذِیۡ لَا یُبَالِیۡ غَلۡقًا وَ لَا بَابًا عَزَمۡتُ عَلَیۡکَ بِاُمِّ الۡکِتَابِ اَنۡ لَّا تُؤۡذِیَنِیۡ وَ لَا اَصۡحَابِیۡ اِلٰی اَنۡ یَّذۡهَبَ اللَّیۡلُ وَ یَجِیۡءَ الصُّبۡحُ بِمَا جَاءَ بِهٖ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو زیادہ غصہ آئے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے تاکہ غصہ کم ہوجائے اور اگر کسی اپنے عزیز پر خفا ہو تو اپنا بدن مس کرلے غصّہ کم ہوجائے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیطان تمہیں کوئی بات بھلائے اور تم اسے یاد کرنا چاہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھکر یہ کہا کرو اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَا مُذَکِّرَ الۡخَیۡرِ وَ فَاعِلَهٗ وَ الۡاٰمِرَ بِهٖ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ تُذَکِّرَنِیۡ مَا اَنۡسَانِیۡهِ الشَّیۡطَانُ

معتبر حدیث میں یہ وارد ہوا ہے کہ ادائے قرض کے لئے یہ دعا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَغۡنِنِیۡ بِحَلَالِکَ عَنۡ حَرَامِکَ وَ بِفَضۡلِکَ عَمَّنۡ سِوَاکَ۔

ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ مجھ پر قرض زیادہ ہے۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ استغفار زیادہ کیا کر اور سورۂ انا انزلنا زیادہ پڑھا کر۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع فقر و پریشانی کے لئے نمازِ صبح کے بعد اس دعا کو دس مرتبہ پڑھو۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَ بِحَمۡدِهٖ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ وَ اَسۡئَلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص پر افلاس کا زور زیادہ

ہوئے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ زیادہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اور اس میں بہتر امراض کے لئے شفا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ مرض رنج وغم ہے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہر قسم کے اندوہ وغم کو دفع کرتا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس وقت میں یہ دعا پڑھ لیا کرتا ہوں، پھر اگر تمام جن اور تمام انسان مجھے تکلیف پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو مجھے پروا نہیں ہوتی۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غلام بھاگ گیا ہو اس کی واپسی کے لئے ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی دائرے کی شکل میں لکھو اور بیچ میں یہ دعا لکھو اَللّٰھُمَّ السَّمَآءُ لَکَ وَالْاَرْضُ لَکَ وَمَا بَیْنَھُمَا فَاجْعَلْ مَا بَیْنَھُمَا اَضْیَقَ عَلٰی فُلَانٍ مِّنْ جِلْدِ جَمَلٍ حَتّٰی تَرُدَّہٗ عَلَیَّ تَظْفِرَنِیْ بِہٖ اور اس دعا کو پڑھے بھی اور پھر اس کاغذ کو اس مقام پر جہاں وہ رات کو سویا کرتا تھا دفن کر دے۔ اور کوئی بھاری چیز اس پر رکھ دے

دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت امام صادق آلِ محمد علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر ہمارے پاس تعویذ ہو اور ہم جنب ہو جائیں تو کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں مگر جس عورت کو حیض آتا ہو اسے لازم ہے کہ جو تعویذ اپنے پاس رکھے چمڑے کے اندر رکھے فرمایا کہ دعائیں اور قرآن مجید جو تکان یا بیماریوں کے لئے پڑھنا چاہو پڑھو مگر جو افسوں ایسے ہوں جن کے معنی تم کو نہ معلوم ہوں اُن کو نہ پڑھو نیز فرمایا کہ تعویذات اور افسوں کی کثرت کفر ہے (یعنی خدا کو چھوڑ کر انھیں پر بھروسہ کرنا کفر ہے)

# بارھویں فصل

## حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدفن مبارک یعنی کربلائے معلی کی خاک پاک کے فائدے اور بعض مفرد دواؤں کی خاصیت

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک پاک ہر مرض کے لئے شفا اور بہت بڑی دوا ہے۔ اعتقاد ہونا لازمی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کو کوئی بیماری یا عارضہ ہو جائے وہ خاک پاک سے علاج کرے تو سوائے مرض الموت کے شفایاب ہوگا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ابن یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ بعض لوگ خاک تربتِ جناب امام حسین علیہ السلام سے فائدہ پاتے ہیں اور بعض لوگ نہیں پاتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ واللہ جس شخص کا اعتقاد اس کے نفع کے بارے میں درست ہے اس کو نفع ضرور ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک جملہ امراض کے لئے شفا ہے۔ گو قبر مبارک کے ایک میل کے فاصلے سے اٹھائی جائے

اور یہ بھی فرمایا کہ شفا کے دینے میں دعا کے سوا کوئی چیز اس کے مانند نہیں ہے۔ اور جو باتیں اس کی برکت کم کرنے والی ہیں وہ دو ہیں۔ ایک نامناسب مقام پر رکھنا۔ دوسرے اس کے شفا ہونے کا اعتقاد نہ رکھنا۔ وہ شخص جس کو اسکے شفا ہونے کا یقین ہے، وہ جس وقت شفائے مرض کے لئے کھائے گا۔ اسے حتمی اور یقینی شفا ہوگی۔ کسی دوسری دوا کی ضرورت نہ ہوگی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے ان حضرت سے عرض کیا کہ مجھے بہت سی بیماریاں اور درد ستاتے رہتے ہیں اور میں نے جو جو دوائیں کھائیں کسی سے فائدہ نہ ہوا۔ فرمایا کہ تو قبر مطہر جناب امام حسین علیہ السلام کی خاک کیوں نہیں کھاتا کہ اس میں ہر درد کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔ جس وقت خاک پاک اٹھانا ہو یہ دعا پڑھ کر اٹھانا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الطِّیْنَۃِ وَ بِحَقِّ الْمَلَکِ الَّذِیْ اَخَذَھَا وَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ قَبَضَھَا وَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ حَلَّ فِیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اجْعَلْ لِیْ فِیْھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ

ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم خاک پاک تربت امام حسین علیہ السلام کو اٹھاؤ تو سورہ حمد۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ۔ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ۔ سورہ یٰسٓ۔ آیۃ الکرسی اور یہ دعا پڑھ کر اٹھاؤ۔ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ حَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ اَمِیْنِکَ وَ بِحَقِّ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَبْدِکَ وَ اَخِیْ رَسُوْلِکَ وَ بِحَقِّ فَاطِمَۃَ بِنْتِ نَبِیِّکَ وَ زَوْجَۃِ وَلِیِّکَ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَ بِحَقِّ الْاَئِمَّۃِ الرَّاشِدِیْنَ وَ بِحَقِّ الْمَلَکِ الْمُوَکَّلِ بِھَا وَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ ھُوَ فِیْھَا وَ بِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِیْ ضَمَّنْتَہٗ وَ بِحَقِّ جَمِیْعِ مَلٰٓئِکَتِکَ وَ اَنْبِیَآئِکَ وَ رُسُلِکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اجْعَلْ ھٰذِہِ الطِّیْنَ شِفَاءً لِّیْ وَ لِمَنْ یَّسْتَشْفِیْ بِہٖ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَ سَقَمٍ وَّ مَرَضٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اجْعَلْہُ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّ سُقْمٍ وَّ اٰفَۃٍ وَّ عَاھَۃٍ وَّ جَمِیْعِ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ پھر یہ کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الْمَیْمُوْنَۃِ وَ الْمَلَکِ الَّذِیْ ھَبَطَ بِھَا وَ الْوَصِیِّ الَّذِیْ ھُوَ فِیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ انْفَعْنِیْ بِھَا

إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب خاکِ شفا کھانا چاہو تو اوّل اس کو بوسہ دو پھر آنکھوں سے لگاؤ اور چنے بھر سے زیادہ نہ کھاؤ۔ کیونکہ جو شخص زیادہ کھائے گا گویا اس نے اہلبیت کا گوشت کھایا اور خون کھایا۔ اور جس وقت اسے مدفنِ مبارک سے اُٹھاؤ تو یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْمَلَکِ الَّذِیْ قَبَضَھَا وَ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ خَزَنَھَا وَ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ حَلَّ فِیْھَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَھَا شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ وَّ حِفْظًا مِّنْ کُلِّ سُوْءٍ پھر اس خاک پاک کو ایک کپڑے میں باندھ لو۔ اور اس پوٹلی پر سورۂ انا انزلناہُ پڑھ لو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب میت کو دفن کریں اس کے مُنہ کے برابر کربلا کی مٹی کی سجدگاہ رکھ دیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کے پاس یہ پانچ چیزیں ضرور رہنی چاہئیں۔ مسواک، کنگھا، جانماز خاکِ شفا کی چونتیس دانے کی تسبیح اور عقیق کی انگوٹھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خاکِ شفا کی تسبیح ہاتھ میں رکھے تو اس پر ایک استغفار پڑھنے سے ستر استغفار کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر خالی تسبیح پھراتا رہیگا۔ تو بھی فی دانہ سات استغفار کا ثواب ملے گا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ عناب سے بخار جاتا رہتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ والہٖ سے منقول ہے کہ سنائے مکی سے علاج کرو۔ کیونکہ اگر کوئی شئے موت کو رد کر سکتی ہے تو وہ سنائے مکی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ چار چیزیں طبیعت کو اعتدال پر لاتی ہیں۔ انار سورانی۔ خرمائے نارس پختہ۔ بنفشہ اور کاسنی۔

مفصل روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ والہٖ سے دریافت کیا کہ کالے دانے کا استعمال کیونکر کریں۔ فرمایا کہ اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دو علی الصّباح اس پانی کے دو قطرے بائیں نتھنے میں ٹپکالو۔ دوسرے دن پھر یہی عمل کرو۔ تیسرے دن داہنے نتھنے میں ایک قطرہ اور بائیں میں دو قطرے ٹپکاؤ۔ مگر ہر شب نئے دانے بھگونے چاہئیں۔

حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ والہٖ سے منقول ہے کہ اسپند کے ہر ہر درخت ہر ہر پتّے اور ہر ہر دانے پر ایک ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے، اور جب تک کہ وہ درخت یا پتّہ یا دانہ گل سڑ نہ جائے اس وقت تک وہ فرشتہ اس کیساتھ رہتا ہے۔ اس درخت کے ریشے اور شاخیں غم والم اور جادو کو دور کرتی ہیں۔ اور اس کے دانے بہتر بیماریوں کے لئے شفا ہیں۔ لہٰذا تم اسپند اور کندر سے علاج کیا کرو۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدا سے اپنی امت کی بزدلی کی شکایت کی تھی۔ وحی نازل ہوئی کہ تم اپنی اُمت کو اسپند کھانے کی ہدایت کرو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفعیۂ قولنج کے لئے انجیر کھانا مفید ہے اور یہ بھی فرمایا کہ انجیر کھانے سے گندہ دہنی جاتی رہتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بدن پر بال زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تر اور خشک انجیر کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔ اور درد نقرس اور اندرونی برودت کے غلبہ کو نفع بخش ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خرفے کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔ اور اُس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ کوئی ساگ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شہد میں ایک خاص برکت عطا کی ہے۔ یعنی اس میں تمام امراض کے لئے شفا ہے۔ اور ستر پیغمبروں نے اسے دعائے برکت دی ہے

فرمایا جو شخص زبیب یعنی مویز منقیٰ یا کشمکش کھائے اور اخروٹ اگر اُسے بواسیر کا عارضہ ہوگا تو جاتا رہے گا۔ کیونکہ منقیٰ اور اخروٹ باہم مل کر بواسیر کو جلا دیتے ہیں۔ ریاح کو دفع کرتے ہیں۔ معدہ کو نرم کرتے ہیں اور گردوں کو گرم ——— کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ نمک بچھو اور گزندہ جانوروں کا زہر دفع کرتا ہے۔

# دسواں باب

## لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آداب اور انکی قسمیں اور ہر قسم کے حقوق

## پہلی فصل

### رشتہ داروں، غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ رحم قیامت کے دن عرشِ الٰہی کو پکڑ کر یہ عرض کریگا کہ اے پروردگار جس نے دنیا میں صلہ رحمی کی ہے آج اس پر اپنی رحمت نازل فرما اور جسنے دنیا میں قطع رحم کیا ہے تو بھی آج اس کو اپنی رحمت سے دور کردے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال قبول ہوتے ہیں مال زیادہ ہوتا ہے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی۔

حدیث حسن میں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہ سے منقول ہے کہ پل صراط کے دونوں سروں میں سے ایک امانت ہے اور دوسرا صلۂ رحم پس جس شخص نے لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کی ہو گی۔ اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کی ہوگی وہ صراط سے بآسانی گزر کر بہشت میں داخل ہوگا، اور جس نے امانت میں خیانت اور عزیزوں کے لئے برائی کی ہوگی، اسے دوسرا کوئی عمل فائدہ نہ بخشے گا۔ اور پل صراط اُسے جہنم میں پھینک دے گا۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ کسی شخص نے انہی حضرت سے سوال کیا کہ میرے کچھ ایسے عزیز ہیں جو شیعہ نہیں ہیں آیا ان کا مجھ پر کوئی حق ہے۔ فرمایا بیشک ہے۔ حقِ رحم کو کوئی بات قطع نہیں کر سکتی۔ البتہ اگر عزیز شیعہ ہوں تو ان کا دہرا حق ہے، یعنی ایک حق رحم دوسرا حق اسلام۔ نیز فرمایا صلۂ رحم اور برادران ایمانی کے ساتھ نیکی کرنے سے قیامت کا حساب آسان ہو جائے گا۔ اور بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے، اس لئے تمہیں مناسب ہے کہ صلۂ رحم اور برادر ایمانی کے ساتھ نیکی کرنا ترک نہ کرو۔ گو وہ سلام کرنا، یا سلام کا اخلاق سے جواب دینا ہی کیوں نہ ہو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ اُن کا مرتکب مرنے سے

پہلے پہلے ان کا عذاب بھگت لیتا ہے۔ ظلم، قطع رحم، جھوٹی قسم، اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدکردار لوگوں کے بھی مال اور اولاد میں بسبب صلہ رحمی کے افزائش ہوتی ہے مگر جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھر کے گھر کو بے چراغ اور نسلیں منقطع کر دیتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی بہشت میں ہرگز نہ داخل ہوں گے، اوّل وہ جس نے ہمیشہ شراب پی ہو، دوسرے وہ جس نے ہمیشہ جادو کیا ہو۔ تیسرے جس نے ہمیشہ قطع رحم کیا ہو۔

یہ بھی فرمایا کہ جو عزیزوں کے حق کی رعایت کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کو ہزار دو ہزار ایسے درجے عنایت فرمائیگا کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک سو برس کے راستے کا فاصلہ ہوگا، ان میں سے پہلا درجہ تو چاندی کا ہوگا اور دوسرا درجہ سونے کا اوس سے آگے مروارید کا اس سے بڑھکر زمرّد کا آگے چل کر زبرجد اس کے بعد مشک پھر عنبر کا اس کے بعد کافور کا پھر اسی طرح اور سب چیزوں کے ہونگے جو خدائے تعالیٰ نے بہشت میں پیدا فرمائی ہیں۔

حدیث صحیح میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے معراج کی رات ایک شخص کو دیکھا کہ عرش سے چمٹا ہوا ہے، اور اپنے کسی عزیز کی شکایت کر رہا ہے میں نے پروردگار عالم سے سوال کیا اس کا اور اس کا کئے پشت کا فاصلہ ہے۔ خطاب ہوا کہ چالیس پشت کا۔

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو بغیر ایسی خطا یا جرم کے جس سے شرعاً مستحق ہو۔ اتنی مار مارے جتنی کہ خدا نے مقرر فرمادی تو بھی اس کے گناہ کا کفارہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اس غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ زرارہ نے ان حضرت سے غلام کے مارنے کی نسبت سوال کیا فرمایا جو چیز اس کے ہاتھ سے بغیر اس کے قصور کے تلف ہوئی ہے، اس کے متعلق اس پر کوئی الزام نہیں، ہاں اگر جان بوجھ کر تیری نافرمانی کرتا ہے تو تو اسے مار سکتا ہے۔ عرض کی۔ کس قدر۔ فرمایا تین چار یا پانچ تازیانے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو غلام مومن ہو۔ جب وہ سات برس خدمت کر چکتا ہے۔ آزاد ہو جاتا ہے۔ بعد اس کے کام لینا جائز نہیں۔ علما نے اس حدیث کو اس امر پر محمول کیا ہے کہ سات سال کے بعد ایسے غلام کو آزاد کرنا سنت موکدہ ہے

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے گی، خدائے تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اعلیٰ علیین میں اور بہشت کے اونچے غرفوں میں اسے جگہ دے گا، اول کسی یتیم کو پناہ دینا، اور اس کے احوال کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اس کے حق میں بمنزلہ باپ کے مہربان ہونا۔ دوسرے کمزور پر رحم کرنا اور اُس کی مدد کرنا۔ تیسرے اپنا مال ماں باپ کے لئے صرف کرنا۔ اور ان سے بتواضع و نیکی پیش آنا۔ اور ان کو رنج نہ دینا۔ چوتھے غلام کے ساتھ جہالت نہ برتنا۔ بلکہ جن کاموں کا اس کو حکم دیا ہے۔ ان میں اس کی امداد کرنا۔ اور جس کام کی انجام دہی اس کے بس سے باہر کی ہو۔ اس سے معذور رکھنا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تم اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی کپڑے پہناؤ، جو تم پہنتے ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ایسے ہیں کہ اگر تم اُن پر ظلم نہ کرو تو وہ تم پر ظلم کریں گے۔ اوّل کمینے، دوسرے زوجہ، تیسرے نوکر

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک غلام غائب ہو گیا۔ حضرت نے اسے تلاش کیا۔ تا آنکہ وہ ایک جگہ سوتا ہوا مل گیا۔ آپ خود اس کے سرہانے جا بیٹھے، اور اسے پنکھا جھلنے لگے، یہاں تک کہ وہ جاگ اٹھا۔ اس وقت اتنا فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ تو رات کو بھی سوئے اور دن کو بھی۔ رات کو سویا کر

معتبر حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں اول وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو۔ جب تک وہ واپس آ کر اپنے کو آقا کے حوالے نہ کرے، دوسرے وہ شخص جو کسی گروہ کی پیش نمازی کرتا ہو، اور مقتدی اس سے راضی نہ ہوں۔ تیسرے وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے وہ یہ ہیں۔ اوّل شہید، دوم وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو۔ اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو۔ تیسرے عیال دار آدمی جو حرام اور مشتبہ بحرام سے پرہیز کرتا ہو۔

# دوسری فصل

## پڑوسیوں، یتیموں اور کنبے والوں کے حقوق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام نے ہمیشہ مجھے پڑوسیوں کی رعایت کے بارے میں اس قدر نصیحت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اُن کو شریک میراث قرار دے دیں گے

نیز فرمایا کہ جو شخص بالشت بھر زمین اپنے ہمسایہ کی دبالے گا۔ خدائے تعالیٰ اس زمین کو ساتوں طبقے تک طوق بنا کر اس کی گردن میں ڈال دے گا۔ اور جس وقت موقف حساب میں لایا جائے گا تو وہ طوق اس کی گردن میں پڑا ہوگا۔ اور اس عذاب سے بچنے کی یہی صورت ہے کہ توبہ کرے اور اس کی زمین اسے واپس دیدے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی پڑوسی کا مکان چھین لے گا اور اسے تکلیف پہنچائے گا۔ خدا اس کا مکان کسی دوسرے پڑوسی کو دیدے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ آیا مال میں سوائے زکوۃ کے کوئی اور بھی حق ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ اول تو ایسے عزیزوں کے ساتھ جو تجھ سے بدی کرتے ہوں نیکی کرنا۔ اور احسان کرنا۔ دوسرے مسلمان پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ جو شخص رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور

اس کا مسلمان پڑوسی بھوکا رہے۔ وہ یقیناً مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان کے ہر طرف چالیس چالیس گز تک کے گھر پڑوسی کا حکم رکھتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مال کے حقوق میں سے ماعون بھی ہے۔ جس کے روکنے والے کے لئے خدا نے جہنم کی سزا مقرر فرمائی ہے۔ ماعون وہ قرضہ ہے جو پڑوسیوں کو دیا جائے۔ یا وہ نیکی ہے جو اُن کے حق میں کی جائے۔ یا گھر کے روزمرّہ کے مصرف کی چیزیں ہیں جو ان کو عاریتاً دی جائیں۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ چند کافر قیدیوں کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے اور ان میں سے ایک کو اس غرض سے پیش کیا کہ اس کی گردن مارنے کا حکم دیں۔ اسی وقت جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آپ جس قیدی کی گردن مارنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگوں کو کھانا بہت کھلاتا ہے۔ مہمان داری زیادہ کرتا ہے۔ کنبے میں جو خرچ ہوتا ہے دیتا ہے۔ اور عزیزوں کے بڑے بڑے خرچ خود اٹھاتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تیری نسبت مجھے وحی بھیجی ہے۔ اور ان خصلتوں کی وجہ سے میں تجھے قتل سے رہائی دیتا ہوں۔ قیدی نے عرض کی۔ آپ کا پروردگار ان خصلتوں کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ قیدی نے کہا تو میں اس خدا کی یکتائی اور آپ کی پیغمبری کی گواہی دیتا ہوں۔ قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپ کو اشاعت امر حق کے لئے بھیجا ہے، میں نے اپنے مال سے کبھی کسی کو محروم نہیں کیا

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص یتیموں کی حفاظت کرے اور ان کے اخراجات کا متکفل ہو۔ وہ اور میں بہشت میں اس طرح پاس پاس ہوں گے۔ جس طرح یہ کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی (آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

معتبر روایت میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ خدائے تعالیٰ ہر ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھیرا ہے۔ ایک ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش الٰہی لرز جاتا ہے۔ اس وقت پروردگار عالم فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو جس کے ماں باپ کو اٹھا لیا ہے۔ کس نے رلایا۔ میں اپنے عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جو اس کو تسلّی دے کر چپ کرے گا۔ میں اس پر بہشت واجب کرونگا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس شخص کے لئے جو یتیم کا مال ناحق کھا جائے دو عذاب مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو عذاب جہنم جو آخرت میں ہوگا، دوسرا عذاب دنیا میں ہوتا ہے کہ لوگ اس کے بعد اس کے یتیموں کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو اس نے اوروں کے یتیموں کے ساتھ کیا ہوگا۔

# تیسری فصل

## دوستوں اور برادر ایمانی کے حقوق

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت جناب امیر المومنین علیہ السلام وقت وفات حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ وصیت فرمائی کہ تم اپنے برادران ایمانی کے ساتھ قربۃً" الی اللہ برادرانہ سلوک کرنا۔ اور نیکیوں سے بسبب اُن کی نیکی کے دوستی رکھنا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ۔ ۔ ۔ ۔ عرض کی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بلا سبب ظاہری میرے دل پر اس قدر غم والم طاری ہوتا ہے کہ میرے بال بچے اور یار دوست اُس کے آثار میرے چہرے پر دیکھ لیتے ہیں۔؟ فرمایا خدائے تعالیٰ نے مومنین کو طینت بہشت سے پیدا کیا ہے اور اپنی نسیم رحمت ۔ ۔ ۔ ۔ اُن میں پھونک دی ہے۔ اس سبب سے تمام مومنین مثل حقیقی بھائیوں کے ہیں۔ اور جب اُن سے کسی ایک کی رُوح کو ایذا پہنچتی ہے۔ تو دوسرے بھی ملول و محزون ہو جاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ امام عادل کے چہرے کی طرف نظر کرنا عالم کی صورت دیکھنا، ماں باپ کی طرف بروئے مہربانی و شفقت دیکھنا۔ اور اس برادر مومن کی طرف دیکھنا جس سے للہ دوستی ہو عبادت ہے۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کے مابین بھائی چارہ اور جان پہچان تو عالمِ ارواح ہی میں ہو چکی ہے اس عالم میں جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں یاد آ جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ مومن کی آنکھ ہے مومن کا رہنما ہے۔ مومن مومن کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ مومن مومن پر ظلم نہیں کرتا۔ مومن مومن کو فریب نہیں دیتا۔ مومن مومن سے جھوٹ نہیں بولتا۔ اور مومن مومن کی غیبت نہیں کرتا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوستی، محبت یا یکدلی کی چند شرطیں ہیں جس شخص میں یہ سب نہ ہوں اس کو پکا دوست نہیں کہہ سکتے، اور جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس پر دوست کا لقب کسی طرح صادق ہی نہیں آ سکتا (وہ شرطیں یہ ہیں) اوّل دوست کا ظاہر و باطن تمہارے ساتھ یکساں ہو، دوسرے تمہاری عزت و خوبی کو اپنی عزت و خوبی اور تمہاری ذلت اور عیب کو اپنی ذلت اور عیب سمجھے، تیسرے صاحب مال یا صاحب اختیار ہو جانے سے تمہارے ساتھ جو برتاؤ تھا اس میں فرق نہ آنے دے، چوتھے جو بات اس کے بس میں ہو اس میں تم سے مضائقہ نہ کرے۔ پانچویں تکلیفوں اور بلاؤں کے وقت تم سے جدا نہ ہو اور تمہاری دوستی ترک نہ کرے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیس برس کی محبت قرابت کے برابر ہے اور علم صاحبان علم میں اس سے زیادہ ربط اور . . . میل جول پیدا کرتا ہے. جو ایک جدّی بھائیوں میں ہوتا ہے۔

حضرت جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں دوستی رکھو اور اپنے آپ کو بالکل ہی اُن کے حوالے کردو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دن تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ بھیم دشمنی نہ کئے جاؤ کیونکہ یہ اُمید ہے کہ شاید وہ کسی دن تمہارے دوست ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسکو یہ پانچ چیزیں حاصل نہیں ہیں، اس کی زندگی وبال ہے۔(۱) صحت جسمانی (۲) امن (۳) دولت (۴) قناعت (۵) دوست صادق۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا کہ دوستی ہزار آدمیوں سے کرنا مگر دشمنی ایک سے بھی نہیں۔ اور نیک آدمیوں کا غلام بھی بن جانا مگر بدوں کا بیٹا بھی نہ بننا

مصاحبت ہمیشہ عقلمند کی اختیار کرو، گو اس کے مزاج میں سخاوت نہ ہو، تاکہ اس کی عقل سے فائدہ اٹھاؤ مگر جو اس کے اخلاق میں بدی ہے اس سے بچو۔ علیٰ ہذا القیاس سخی کی مصاحبت اختیار کرو گو وہ عقلمند نہ ہو کیونکہ تم اپنی عقل کے ذریعہ سے اُس کی سخاوت سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ اور اس احمق سے جو بخیل بھی ہو، بہت دور بھاگو

# چوتھی فصل

## ان حقوق کا بیان جو مومنوں کے ایک دوسرے پر ہیں اور مخلوق خدا کے ساتھ نیک سلوک کا

بسند معتبر منقول ہے کہ معلّیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے ؟ فرمایا سات حق ہیں کہ اُن میں سے ہر ایک واجب ہے اور ان میں سے ایک کا تارک بھی خدا کی دوستی اور اطاعت سے باہر ہے۔ معلےٰ نے عرض کی وہ کیا ہیں؛ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تجھے ان کا علم ہو جائے اور تو ان پر عمل نہ کرے اور اُن کی رعایت نہ کر سکے۔ اس نے اصرار کیا تو ارشاد فرمایا۔ اوّل سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اپنے واسطے جو چیز تم پسند کرتے ہو وہ اس کے لئے بھی پسند کرو، اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

دوسرے اس کے غصے سے بچو اور اسے خوش رکھو اور جو کچھ وہ حکم دے اسے مانو

تیسرے جان۔ مال زبان ہاتھ اور پاؤں سے اس کی مدد کرتے رہو۔

چوتھے اس کے لئے بمنزلہ آنکھ اور رہبر اور آئینے کے ہو۔

پانچویں اگر وہ بھوکا ہو تو تم اس کے بغیر نہ کھاؤ۔ اور اگر پیاسا ہو تو تم اس کے بغیر پانی نہ پیو۔ اور وہ اگر ننگے بدن ہو تو تم اسے کپڑے پہنا کر پہنو۔

چھٹے اگر تمہارے پاس خدمت گار ہو اور اس کے پاس نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے خدمتگار کو اس کے کپڑے دھونے کو کھانا تیار کرنے کو اور بچھونا بچھانے کو بھیجدو۔

ساتویں۔ اگر وہ تمہیں کوئی کام کرنے کے لئے قسم دے تو بجالاؤ اور اگر وہ اپنے مکان پر تمہیں کھانے کے لئے بلائے تو قبول کر لو اور اگر بیمار ہو جائے تو عیادت کو جاؤ۔ اور اگر مر جائے تو اسکی تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ اسے کوئی حاجت ہے تو اس کے ذکر کرنے سے پہلے تم اس کی حاجت روائی میں پیشقدمی کرو ان باتوں سے اُسے تمہاری اور تمہیں اس کی سچی محبت ہو جائے گی۔

دوسری حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اسے چاہئے کہ اپنے عہدوں کو پورا کرے۔

بسند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھو اور جو چیز تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ اس کے لئے بھی پسند کرو۔ اور جو چیز اپنے لئے پسند نہ کرتے ہو۔ وہ اس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مانگ لو۔ اور جب وہ تم سے مانگے اسے دیدو۔ اور جو اچھی بات ہے اسے نہ چھپاؤ تاکہ وہ بھی تم سے نہ چھپائے۔ بوقت ضرورت اس کے مددگار بنو تاکہ وہ بھی تمہاری مدد کر سکے۔ پیٹھ پیچھے اس کی عزت کرو۔ اور جب وہ سفر سے آئے تو اسکی ملاقات کو جاؤ، اور ہر طرح اسکی عزت اور حرمت کرتے رہو تم اور وہ حقیقتاً جدا نہیں ہو اگر وہ تم سے خفا ہو جائے تو جب تک اس کا دل صاف نہ ہو جائے جدا نہ ہو۔ اور اگر اسے کوئی نعمت خدا کی طرف سے ملے تو تم شکریہ ادا کرو اور اگر اس پر کوئی بلا نازل ہو تو اسکی امداد کرو اور پہلے سے زیادہ اُس کے ساتھ محبت اور مہربانی سے پیش آؤ۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں۔ اور جو شخص یہ آواز سنے کہ کوئی مسلمان یہ کہکر فریاد کرتا ہے کہ اے مسلمانو! میری امداد کو پہنچو۔ اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں۔ اور فرمایا مجھے سب سے زیادہ اس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو نفع زیادہ پہنچتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے گروہ سے آگ یا پانی کا ضرر دفع کرے اُس کے لئے بہشت واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ اُسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اس سے عزیز نہ کرے اور وہ اگر سفر میں جائے تو اس کے بال بچوں کی خبر گیری کرے۔ اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو اس کو مدد دے۔ اگر مسلمان کا مال تقسیم ہوتا ہو، اور وہ موجود نہ ہو تو اس کا حصہ لے کر اس کے لئے رکھ چھوڑے اور جب وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کیا کرے، اور خود اس پر کوئی ظلم نہ کرے۔ اسے فریب نہ دے

اور اس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اُسے کوئی ناپسند بات نہ کہے۔ اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا تو دوستی منقطع ہو جائے گی، اور یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر کہنے والے نے جھوٹ کہا تو وہ خود کافر ہے، اور اگر سچ کہا تو دوسرا کافر ہے اور اگر اس پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے گا تو تہمت لگانے والے کا ایمان اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا؟ آپ نے عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا۔ جو ان میں امیر ہیں وہ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟ عرض کی بہت کم۔ فرمایا امراء غریبوں کی ملاقات کو کس قدر جاتے ہیں؟ عرض کی کم۔ فرمایا امراء غریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟ عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے۔ فرمایا۔ پھر وہ ہمارے شیعہ ہونیکا دعویٰ کیونکر کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ ایک دوسرے سے للہ دوستی کرو اور جب باہم ملاقات کرو اور ایک جلسہ میں بیٹھو تو ہمارے دین اور ہماری احادیث کا بیان کرو۔

# پانچویں فصل

## مومنوں کی حاجت روائی کرنا اور ان کے کاروبار میں کوشش کرنا اور انکو خوش کرنا

صحیح حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے مومن کو خوش کیا مجھے خوش کیا، اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علےٰ نبینا وعلیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اے موسیٰؑ کچھ بندے میرے ایسے بھی ہیں کہ ان کو نہ فقط بہشت عطا کرونگا، بلکہ انکو بہشت کا حاکم مقرر کرونگا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا وہ مومن جو مومنوں کو خوش کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسی نیکی کو میرے پاس لائے گا کہ میں اسی کے سبب اس کو بہشت عنایت کرونگا حضرت داؤدؑ نے دریافت کیا کہ پروردگارا وہ نیکی کون سی ہے۔ فرمایا کسی بندۂ مومن کو خوش کرنا۔ گو ایک دانہ خرما ہی سے ہو۔

معتبر حدیثوں میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب مومن قبر سے باہر آئے گا تو اس کے ساتھ ایک اور شخص بھی باہر نکلے گا، اور اسے اس اکرام و احترام کی بشارت دے گا جو خدا نے اس کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ مومن جواب میں اسسے کہے گا۔ خدا تجھے بھی ایسی خوبیوں کی خوشخبری دے بعد اس کے وہ شخص اس مومن کے ساتھ ہی رہے گا۔

جب اس کا کسی خوفناک مقام سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ تم کیوں گھبراتے ہو۔ یہ مقام تمہارے لئے نہیں ہے۔ اور جب کسی فرح ناک مقام کے پاس سے گذرے گا تو وہ کہے گا کہ یہ تمہارے لئے ہے۔ اس طرح بشارت پر بشارت دیتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ یہ دونوں موقف حساب میں پہنچ جائیں گے۔ جب حساب کے بعد پروردگار کی جانب سے یہ حکم پہنچے گا کہ اس مومن کو بہشت میں لیجاؤ تو اس وقت وہ شخص اس کو آخری بشارت پہنچائے گا کہ خدا نے تم کو بہشت میں داخل ہونے کا حکم دیدیا۔ مومن یہ حکم سن کر (مطمئن ہو کر) اس سے دریافت کرے گا کہ بھائی تو کون ہے جو قبر سے یہاں تک مجھے خوشخبریاں دیتا آیا۔ اس عالم تنہائی میں میرا مونس و غم خوار رہا۔ آخر میں مجھکو خدا کی طرف سے ایسی خوشخبری سنائی۔ جواب دیگا کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے دنیا میں فلاں مومن کو پہنچایا تھا۔ خدا نے مجھکو مجسم فرما دیا کہ میں تجھ کو خوشخبریاں پہنچاؤں اور اس تنہائی میں تری غمگساری کروں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک حج ستر غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور مسلمان کے ایک گھر بھر کا خرچ اپنے ذمہ لینا یعنی محض روٹی کپڑے دینا اور انکو ذلت کے سوال سے بچانا ستر حج سے افضل ہے۔

حدیث حسن میں حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خانۂ کعبہ کے گرد سات چکر کرکے طواف کرے خدا یتعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے، اور چھ ہزار گناہ مٹاتا ہے، اور اس کے لئے چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کی چھ ہزار حاجتیں برلاتا ہے۔ مگر کسی مومن کی ایک حاجت برلانا دس طواف سے افضل ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لیکر آئے اور وہ اس کی حاجت براری پر قادر نہو اور اسکے سبب سے اس کا دل غمگین ہو تو خدائے تعالیٰ اس کے غمگین ہونے پر اس کے لئے بہشت واجب فرمائیگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے لئے راستہ چل کر جاتا ہے خدا یتعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کو بھیجدیتا ہے کہ اس کی مشایعت کریں اور ہر ہر قدم پر اس کے لئے ایک ایک نیکی لکھیں ایک ایک گناہ مٹائیں اور ایک ایک درجہ بڑھائیں، اور جب وہ اس کی حاجت روائی سے فارغ ہو جائے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھدیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی مسلمان بھائی کے لئے اس کی حاجت روائی کو راستہ چل کر جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہزار غلام آزاد کروں، یا ہزار آدمیوں کو کسے کسائے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاد راہ خدا پر بھیجوں۔ نیز فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی جو مضطر و غمگین ہو شدت اور سختی کے وقت میں فریادرسی کرے، اس کے غم کو رفع کرے اور اس کی حاجت برلائے تو خدائے تعالیٰ اس کے لئے بہتر نعمتیں واجب کرتا ہے ازاں جملہ ایک دنیا میں ملے گی کہ اس کے تمام دنیاوی کاروبار حسب مراد چلیں اور اکہتر نعمتیں اسکے لئے

جمع رہیں گی کہ قیامت کے دن خوف اور شدت اور تکلیف کے وقت کام آئیں

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی برادر ایمانی کی ایک حاجت برلائے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کی سو حاجتیں برلائے گا جن میں سے ایک بہشت ہوگی۔

جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بہت سے غم دور کرے گا۔

جو شخص ظالم کے برخلاف ہوکر کسی مومن کی اعانت کرے گا تو حق تعالیٰ پل صراط سے گزرنے میں اسکی ایسے وقت مدد کرے گا جب لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے۔

جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ ننگا ہو۔ ایک کپڑا پہنا دے گا جب تک اس کے کپڑے کا ایک تار بھی اُس کے جسم پر باقی رہے گا، تو وہ شخص پہنا نیوالا تمام بلاؤں سے اس خدا کی حفاظت اور ضمانت میں رہے گا۔

جو شخص کسی مومن کو سواری دے کر پیادہ چلنے سے بچائے گا۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ناقہائے بہشت سے ایک ایسا ناقہ سواری کے لئے عنایت فرمائے گا جس کے سبب سے وہ فرشتوں پر بھی فخر کرے گا۔

جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عیادت کرتا ہے۔ فرشتے اسکو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ خوشا حال تیرا بہشت تیرے لئے مبارک ہو (یہاں تک فرماکر حضرت نے ارشاد فرمایا) خدا کی قسم مومن کی ایک حاجت برلانا خدا کے نزدیک متبرک مہینوں میں سے دو مہینے پے در پے روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن خدا نے ایک سایہ مقرر فرمایا ہے جس کے نیچے انبیا ہونگے یا اولیاء اور وہ مومن جس نے کسی بندۂ مومن کو آزاد کیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کا قرض ادا کیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی شادی کرادی ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تم تمام مسلمانوں کو اپنے عزیز خیال کرو جتنے بوڑھے ہیں ان کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں ان کو اپنی اولاد کی جگہ سمجھو۔ اور جتنے برابر والے ہیں، اُن سب کو اپنا بھائی سمجھو، اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کرو گے۔ برا بھلا کس کو کہو گے؟ عیب کس کے ظاہر کرو گے؟ اور اگر شیطان تم کو یہ فریب دینا چاہے کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو، تو اُس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو سن میں اپنے سے بڑا دیکھو، اس کی نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک اور مجھ سے مقدم ہے، اس لئے مجھ سے بہتر ہے۔ اور جو سن میں تم سے چھوٹا ہو تو اس کے نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں زیادہ ہیں لہٰذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے۔ اور اگر تمہارا ہم سن ہے تو یہ خیال کرو کہ

مجھے اپنے گناہوں کا یقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں ہمیں شک ہے اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہوسکتی اس واسطے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اگر لوگ تمہاری تعظیم کریں تو یہ خیال کرو یہ ان کی ذاتی نیکی ہے یعنی وہ اخلاق اور آداب پر عمل کرتے ہیں اور اگر تم سے پرہیز کرتے ہیں اور تمہاری عزت نہ کریں تو یہ خیال کرو کہ ہماری شامتِ اعمال ہے، ان قواعد پر عمل کرنے سے زندگی سہل ہو جائیگی اور دوست زیادہ ہو جائیں گے اور دشمن کم۔ لوگوں کی نیکی سے تم خوش ہوگے اور بدوں سے کوئی رنج نہ پہنچے گا۔ یہ خوب سمجھ لو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ عزت اس شخص کی ہے جس کی وہ گھر بیٹھے خبریں سنا کریں اور وہ سب سے بالکل بے پرواہ ہو۔ کسی سے کوئی سوال نہ کرے، بعد اس کے اس شخص کا نمبر ہے جو محتاج ہو مگر کسی سے کوئی سوال نہ کرے۔ کیونکہ اہل دنیا طالب مال ہیں اور جو مال میں ان کا مزاحم نہ ہو وہ انھیں سب سے زیادہ پیارا ہے اور جو بجائے مانگنے کے اپنے مال میں سے کچھ دیدے اس کی منزلت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی ایسی بھلائی کو جو یا تو اس کی قدرت میں ہو یا کسی دوسرے کے ذریعے پہنچ سکتی ہو کسی ایسے مومن سے روک لے جس کا وہ مومن محتاج ہے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس طرح محشور کریگا کہ منہ سیاہ ہوگا آنکھیں نیلی ہوں گی، ہاتھ گردن میں بندھے ہوئے اور طوق پڑا ہوا اور یہ فرمائے گا کہ یہ تیری خیانت کی سزا ہے جو تونے خدا اور رسول کے ساتھ کی۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

# چھٹی فصل

## مؤمنوں کی ملاقات اور بیماروں کی عیادت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وارد ہے کہ جو شخص خدا کی رضا جوئی کیلئے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جاتا ہے۔ خداوند عالم ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر آئے اُسے آواز دیتے رہیں کہ تو بڑا خوش نصیب ہے۔ اور بہشت تیرے لئے مبارک ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ فرشتہ ایک شخص کے پاس پہنچا جو ایک مکان کے دروازے پر کھڑا ہوا۔ مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ فرشتہ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے مالک مکان سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ وہ میرا مسلمان بھائی ہے، میں عبداللہ اس کی ملاقات کو آیا ہوں فرشتہ نے دریافت کیا اس کے سوا کوئی مطلب بھی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں، فرشتے نے کہا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے وہ تجھے سلام کہتا ہے، اور فرماتا ہے کہ میں نے تجھ پر بہشت کو واجب کیا۔ اور یہ بھی فرماتا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے تو ایسا ہے گویا وہ میری ملاقات کو آیا اور اس کا ثواب یعنی بہشت میرے ذمہ ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خوشا حال ان کا جو رضائے خدا کے لئے آپسمیں دوستی رکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے بہشت میں یاقوت سرخ کا ایک ستون پیدا کیا ہے۔ اور اس ستون پر ستر ہزار محل بنائے ہیں۔ اور ہر محل میں ستر ہزار غرفے اور یہ سب خدا نے اُن لوگوں کے لئے پیدا کئے ہیں۔ جو عند اللہ ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں۔ اور آپسمیں ملتے جلتے رہتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم پر احسان نہ کر سکے وہ ہمارے شیعوں میں سے جو نیک لوگ ہیں اُن کے ساتھ نیکی کرے کہ اس کے نامہ اعمال میں وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہمارے ساتھ نیکی کرنے سے لکھا جاتا ہے۔ اور جو ہماری ملاقات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہمارے شیعوں کی ملاقات کو جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار مسلمان کی عیادت کو جائے اگر صبح کے وقت گیا ہے تو شام تک اور شام کو گیا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس پر درود بھیجیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے جائے خدائے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے کہ قیامت تک اس گھر میں آکر خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس و تحلیل بجالایا کریں اور ان سب کے ذکر کا نصف ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو چاہئے کہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لئے آنے کی اجازت دے کیونکہ جو لوگ آئیں گے اُن کی ایک ایک دعا قبول ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کو جائے اسے چاہئے کہ بیمار سے اپنے حق میں دعا کا طالب ہو، کیونکہ بیمار مومن کی دعا فرشتوں کی دعا کا درجہ رکھتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھیں دُکھنے میں عیادت نہیں ہوتی، اور بیماری کی ابتدا میں تین دن متواتر عیادت چاہئے، بعد اس کے ایک دن بیچ کرکے اور جب بیماری زیادہ طول پکڑ جائے تو بیمار کو اس کے بال بچوں میں چھوڑنا چاہئے اور اس کی عیادت نہ کرنا چاہئے،

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو کوئی سیب یا بہی یا ترنج۔ خوشبو یا عود اپنے ساتھ لیتے جاؤ

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عیادت کرنے والوں میں اس شخص کا ثواب زیادہ ہے جو جلد اُٹھ آئے مگر یہ کہ مریض خود اس کا بیٹھنا پسند کرے اور اس سے بیٹھے رہنے کی درخواست کرے

# ساتویں فصل

## مومنوں کو کھانا کھلانا پانی پلانا، کپڑے پہنانا انکی ہر قسم کی امداد کرنا اور مظلوموں کی حمایت کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ بہشت اس کے لئے واجب ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی کافر کا پیٹ بھرے خدا پر لازم ہے کہ اس کے پیٹ کو زقوم جنت سے بھردے

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو سوائے خدا کے کوئی مخلوق خدا میں سے اس کے ثواب کو نہیں جان سکتا۔ خواہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل۔ نیز فرمایا کہ جن چیزوں سے بخشش واجب ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسے مقام پر جہاں پانی مل سکتا ہو پیاس بھر پانی پلائے تو حق تعالیٰ اس کو ایک پیاس پانی کے بدلے، ستر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور اگر کسی ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی کم یاب ہے تو اسے ایسا ثواب ہوگا۔ گویا اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو قتل سے بچا کر آزاد کر دیا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا جو شخص کسی مالدار مومن کو کھانا کھلائے تو اسے ایسا ثواب ہوگا گویا اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو قتل سے بچا کر آزاد کر دیا، اور جو کسی محتاج مومن کو کھانا کھلائے اوسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اولاد اسمٰعیل سے سو غلاموں کو قتل سے بچا کر آزاد کر دینے کا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک تین عمل سب سے بہتر ہیں، اول کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ دوسرے کسی مسلمان کا قرض ادا کر دینا۔ تیسرے مسلمان کا غم اور الم دور کرنا نیز فرمایا کہ جس گھر سے بھوکوں کو کھانا نہیں دیا جاتا اس سے خیر و برکت اس سے بھی جلد دور ہو جاتی ہے جتنی جلدی اونٹ کے کوہان میں چھری اُتر جاتی ہے

حضرت علی ابن الحسین صلوات علیہما سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس زیادہ کپڑے ہوں اور رکھتے یہ بھی معلوم ہو کہ کسی برادر مومن کو اس کی احتیاج ہے اور وہ اسے نہ دے تو خدائے تعالیٰ اس کو سرنگوں آتشِ جہنم میں ڈال دے گا۔ اور جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور اس کے قریب میں کوئی مومن بھوکا رہے تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم گواہ کرتا ہوں کہ اس بندے نے میرے حکم کی نافرمانی کی اور دوسروں کی اطاعت کی آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے اس کے عمل پر چھوڑ دیا اور میں اس کو ہرگز نہیں بخشونگا۔ حضرت رسولِ خدا سے منقول ہے کہ رات میں جو شخص پیٹ بھر کر سوے اور اس کا مسلمان بھائی بھوکا رہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

حضرت امام جعفر صادق سے السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس مکان ہو اور کسی مومن کو اس مکان میں رہنے کی ضرورت ہو اور صاحبِ مکان راضی نہ ہوتا ہو تو خدا تعالےٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس حاجتمند بندے کو دنیا کا ایک مکان دینے میں بخل کیا۔ میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کو ہرگز بہشت میں نہ گھسنے دوں گا۔

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے رستہ سے ایسی کوئی چیز ہٹا دے جس سے انہیں تکلیف پہنچتی ہے تو خدائے تعالےٰ چارسو آئتیں پڑھنے کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔ جن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملیں گی۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک بندہ اس سبب سے داخل بہشت ہوگا کہ اس نے مسلمانوں کے راستہ سے کانٹا ہٹا دیا تھا۔ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ کسی شخص سے حاجت پیش کرنے سے اس کے لئے تحفہ بھیجنا خوب ہوتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ہدیئے اور تحفے بھیجو کہ ہدیئے بھیجنے سے دلوں میں بغض اور کینہ باقی نہیں رہتا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہدیہ جن برتنوں میں آئے وہ پھیر دو کہ پھر بھی ہدیہ آتا رہے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہدیہ تین قسم کا ہوتا ہے، پہلا وہ جسکے مقابل نفع کی امید ہو۔ دوسرے وہ کہ بطور رشوت کے بھیجا جائے، تیسرے وہ جو محض قربۃً الی اللہ بھیجا جائے اور اس میں کوئی دنیوی غرض شامل نہ ہو۔

# آٹھویں فصل

## مفلسوں کمزوروں مظلوموں، بڈھوں اور مصیبت زدوں کے حقوق اور ان کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مفلس مومن مالدار مومن سے چالیس برس پہلے جنت پہنچ جائیں گے، پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایک مثال سناؤں، فقیر اور امیر کی مثال دو کشتیوں کی سی ہے جو محصول کی چوکی کے پاس سے گزریں گی، جو کشتی خالی ہوگی اس کو فوراً چھوڑ دیں گے جو بھری ہوگی اس سے مال کا حساب کرنے اور محصول لینے کے لئے ٹھہرائے رکھیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بندے کا جس قدر ایمان بڑھتا ہے اسی قدر روزی تنگ ہو جاتی ہے یہ بھی فرمایا کہ مومنین طلب روزی میں الحاح وزاری نہ کرتے تو معمولی حالت سے اور بھی زیادہ روزی تنگ ہوا کرتی۔

حضرت رسول خدا سے منقول ہے کہ فقر و درویشی مخلوق خدا کے پاس خدا کی ایک امانت ہے اور جو شخص اس کو چھپائے گا خدائے تعالےٰ اس کو اس شخص کا ثواب دے گا جو دنوں کو روزے رکھتا ہو اور راتوں کو نماز پڑھتا ہو اور جو شخص اس کا اظہار کسی ایسے شخص کے سامنے کر دیگا جو حاجت براری پر قادر ہو مگر حاجت بر نہ لائے تو اس سننے والے نے گویا اس غریب کو قتل کر دیا۔ مگر شمشیر و نیزہ سے نہیں بلکہ اس زخم سے جو اس کے دل میں لگا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن غریب مومنوں سے اس طرح

باتیں کرے گا کہ گویا معافی چاہ رہا ہے۔ اور یہ فرمائے گا کہ میں نے تم کو دنیا میں اس لئے مفلس نہیں کیا تھا کہ تم مرے نزدیک کچھ ذلیل تھے، آج تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں۔ جس جس نے تم سے دنیا میں نیکی کی ہو اُس کا ہاتھ پکڑو اور بہشت میں چلے جاؤ۔ اُن میں سے ایک شخص عرض کرے گا کہ خداوندا اہل دنیا کے پاس عورتیں تھیں۔ اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے، اور لذیذ کھانے کھاتے تھے اور اچھے مکانوں میں رہتے تھے، اور عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے، آج ہمیں بھی ایسی ہی سب چیزیں عنایت فرما۔ جواب میں ارشاد ہوگا۔ میں نے جو جو نعمتیں اہل دنیا کو ابتدائے دنیا سے انتہائے دنیا تک عطا کی تھیں ان سب سے ستر ستر گنی تم میں سے ایک ایک کو دیدیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک مالدار آدمی جو اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب آدمی جو میلے کچیلے کپڑے پہنے تھا اس کے برابر بیٹھ گیا، اس مالدار آدمی نے اپنا دامن جو اس غریب آدمی کی ران کے نیچے دب گیا تھا کھینچ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار کیا کہ آیا تو ڈر گیا تھا کہ اُس کا کچھ افلاس تجھ میں نہ چمٹ جائے، عرض کی نہیں، فرمایا پھر کیا اس بات کا خوف تھا کہ تیری کچھ دولت اس کے پاس نہ چلی جائے، عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ پھر کیا خیال تھا کہ تیرے کپڑے میلے نہ ہو جائیں۔ عرض کیا یہ بھی نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ پھر تو نے ایسی حرکت کیوں کی عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا ایک ہمنشیں نفس شیطان سے بھی بدتر ہے۔ جو ہر بدی کو میری نظر میں مزین کر کے دکھلاتا ہے۔ اور ہر نیکی کو معیوب لہٰذا میں اس حرکت کی تلافی میں، جو مجھ سے سرزد ہوئی اپنا آدھا مال اس مرد مفلس کو دیتا ہے۔ حضرت نے اس غریب آدمی سے خطاب کر کے فرمایا کہ آیا تو قبول کرتا ہے؛ اس نے عرض کی کہ نہیں امیر بولا کہ کیوں نہیں۔ غریب نے کہا۔ مجھے خوف ہے کہ میں بھی کہیں ایسا ہی متکبر نہ ہو جاؤں

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص پریشان حال سے سوال کیا کہ کبھی تو بازار جاتا ہے۔ عرض کی، ہاں یا ابن رسول اللہ۔ فرمایا تب تو ایسی چیزیں بھی دیکھتا ہی جن کے خریدنے سے عاجز ہو۔ عرض کی ہاں یا ابن رسول اللہ۔ فرمایا جب تو ایسی چیز دیکھے جس کا خریدنا تیری طاقت سے باہر ہو تو تیرے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

دوسری حسن حدیث میں منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا ایک گروہ محشور ہوگا۔ اور سیدھا بہشت کو چلا جائیگا جب یہ گروہ بہشت کے دروازے پر پہنچے گا تو فرشتے اس سے سوال کریں گے کہ تم کون لوگ ہو۔ وہ کہیں گے کہ ہم محتاج لوگ ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں داخلۂ بہشت کی ایسی جلدی پڑ گئی کہ حساب سے پہلے ہی چلے آئے۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں دیا ہی کیا تھا۔ اس وقت منجانب پروردگار آواز آئے گی کہ تم سچ کہتے ہو جاؤ بہشت میں چلے جاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ امرا کو اس سبب سے دولتمند نہیں کیا کہ وہ میرے نزدیک کوئی عزت رکھتے ہیں نہ غربا کو اس لئے ناچیز کیا کہ وہ میری نظر میں ذلیل وخوار ہیں۔ بلکہ میں نے بذریعہ

غربا امیروں کی آزمائش کی ہے کیونکہ غربا نہ ہوتے تو امراء کو بہشت کی صورت دیکھنی نصیب نہیں ہوتی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو اس کی مفلسی کی وجہ سے حقیر اور ذلیل سمجھے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔

صحیح حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص مرے بندہ مومن کو تکلیف پہنچاتا ہو اسے چاہئے کہ مجھ سے لڑنے کو تیار ہو جائے، اور جو میرے بندہ مومن کی عزت کرتا ہے اسے چاہئے کہ میرے غضب سے بےخوف ہو جائے اور اگر مشرق سے مغرب تک امام عادل کے ساتھ صرف ایک مومن باقی رہے تو زمین کے تمام مخلوقات کے گناہوں کے مقابلے میں ان دونوں کی عبادت کو کافی سمجھوں گا، اور انھیں دونوں کے سبب ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں برقرار رہیں گی، اور میں اُن کے ایمان ہی کو اُن کا ایسا مونس قرار دونگا کہ ان کو کسی اور مونس کی ضرورت نہ رہے۔

یہ بھی فرمایا کہ غریب مومن کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ جو شخص کسی مومن کی دلآزاری کے لئے زبان سے اپنے آدھی بات بھی نکالے گا۔ قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ رحمتِ خدا سے محروم ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لطف و مہربانی سے بات کرکے اپنے برادرِ مومن کی عزت بڑھائے گا، یا اس کی کوئی حاجت برلائے گا۔ یا اس کا کوئی رنج وغم دور کرے گا تو جتنی دیر اس کی حاجت برار یا مہربانی اور مدارات میں صرف کرے گا۔ اتنی دیر رحمت الٰہی اس کے سر پر سایہ فگن رہے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے منہ پر طمانچہ مارے تو سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس صورت سے محشور کرے گا کہ اس کی ہڈی سے ہڈی جدا ہوگی، اور گردن میں ایک طوق پڑا ہوگا۔ دونوں ہاتھ بھی طوق میں پھنسے ہونگے اور جہنم میں بھیجدیا جائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کو گالی دینا منع ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور مومن سے لڑنا کفر ہے۔ اور اس کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے۔

معتبر حدیث میں فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی مومن سے لڑنا کفر ہے اور اس کو نقصان پہونچانے کی دھمکی دے اور کوئی نقصان نہ پہنچائے وہ جہنم میں جائے گا اور جو دھمکی بھی دے اور نقصان بھی پہونچائے وہ جہنم میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جو لعنت کسی شخص کے منہ سے نکلتی ہے وہ گردش کرتی رہتی ہے، اگر اس کا مستحق اسے مل گیا تو اس پر پڑتی ورنہ لعنت کرنے والے پر واپس آجاتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کو روز روز طعنہ دے اس کی موت سب سے بدتر ہوگی، اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اس کا انجام بخیر نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے ان حضرت سے عرض کیا کہ آپ اس مسلمان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ

ایک مسلمان اس کی ملاقات کو آئے اور اجازت طلب کرے اور وہ باوجود گھر میں ہونے کے نہ اسے گھر میں آنے کی اجازت دے اور نہ خود باہر آئے، فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس ملاقات کو یا کسی کام کو آئے اور وہ باوجود گھر میں ہونے کے نہ اسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ خود باہر آئے تو جب تک پھر ان دونوں کی ملاقات نہو گی اس وقت تک اس ملاقات نہ نہ کرنے والے پر خدا کی لعنت ہوتی رہے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے یہاں ایسی روک ہو کہ دوسرا مومن اسکے پاس نہ پہنچ سکے، خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بہشت کے اور اس کے درمیان ستر ستر ہزار ایسی ایسی دیواریں قائم کردیگا کہ ہر دیوار کی چوڑائی ہزار ہزار برس کی راہ ہوگی اور ہر دیوار سے دوسری دیوار تک ستر برس کی راہ علیحدہ ہوگی۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیک بندوں میں سے ایک بندے کو دفن کے بعد فرشتوں نے قبر میں اٹھا کر بٹھایا اور اس سے یہ کہا کہ ہم عذاب الٰہی کے سو تازیانے تجھے لگائیں گے، یہ سن کر اس بیچارے کے ہوش اُڑ گئے کہنے لگا مجھ میں سو تازیانے سہنے کی قوت نہیں، انہوں نے ایک کم کردیا۔ الحاصل وہ عذر کرتا جاتا تھا اور وہ کم کرتے جاتے تھے یہانتک کہ بیس تازیانوں تک نوبت آگئی، تب بھی اس نے یہی کہا کہ مجھ میں قوت نہیں آخر کار فرشتے بولے ایک تازیانہ لگانا ضروری ہے، اس نے دریافت کیا کہ آخر یہ تازیانے کیوں مارتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ اس سبب سے کہ فلاں دن تونے بلا وضو نماز پڑھی اور فلاں موقع پر تونے ایک کمزور مومن پر ظلم ہو رہا تھا اور تو اس کے پاس سے گزرا تھا مگر اس کی مدد تونے نہ کی، غرض کہ انہوں نے عذاب خدا کا ایک تازیانہ مارا جس کے لگنے سے اس کی قبر آگ سے بھر گئی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کی طرف خدائے تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت سے دیکھے گا، اول وہ تاجر جس سے کوئی شخص کچھ خریدے اور پھر کسی سبب سے پچھتا کر واپس دے تو تاجر اسے پھیرلے۔ دوسرا وہ شخص جو مومن کی فریاد کو پہنچے، تیسرے وہ شخص جو غلام آزاد کردے۔ چوتھے وہ شخص جو مرد مجرد کی شادی کرادے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی فریاد کو پہنچے اور اس کو ہلاکت یا غم و اندوہ سے بچالے خدائے تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس درجے بڑھائے گا، اور دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اسے عنایت فرمائے گا اور دس عذابوں سے اسے نجات دے گا۔ اور روز قیامت دس شفاعتیں اس کے لئے مہیا کرے گا۔

حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بوڑھے آدمی کی اس کے بڑھاپے کے سبب عزت وحرمت کرے خدائے تعالیٰ اس کو قیامت کے خوف سے بیخوف کرے گا۔ اور یہ بھی فرمایا جو سفید ڈاڑھی والے آدمی کی اسکے بڑھاپے کے سبب عزت وحرمت کرے خدائے تعالیٰ اس کو قیامت کے خوف سے بیخوف کرے گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سفید ڈاڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

نیز فرمایا کہ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو

شخص ہموار زمین پر چالیس قدم کسی اندھے کی رہبری کرے تو اگر تمام زمین سونے سے پُر کردی جائے تو اس کے ثواب کے مقابل ایک سوئی کے ناکے کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اگر اس کے راستے میں کوئی خطرہ ہو اور اس سے اس کو بچا کر آگے نکال دے تو اس شخص کی نیکیوں کے پلہ میں دنیا سے لاکھ گنی زیادہ نیکی رکھی جائے گی کہ وہ اس کے تمام گناہوں پر غالب آجائے گی اور سب کو محو کر دے گی، اور اسے بہشت کے اعلیٰ غرفوں میں پہنچا دے گی۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مصیبت زدہ اور جذامی لوگوں کی طرف زیادہ نہ دیکھو کہ انہیں اس سے رنج پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں اور جب تم اُن سے بات کرو تو تمہارے اور اُن کے درمیان کم ازکم ایک گز کا فاصلہ ہو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں سے بہر حال اجتناب لازمی ہے۔ اوّل جذامی سے دوسرے سفید داغ والے سے تیسرے دیوانہ سے چوتھے حرامی سے پانچویں بدوی عرب سے

حدیث موثق میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کو بلا میں مبتلا دیکھو تو چپکے چپکے یہ دعا پڑھ لو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِی عَلَیْکَ وَعَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ [1]

حدیث حسن میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو جو سخت مرض میں مبتلا ہو دیکھو تو تین مرتبہ آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھو تاکہ وہ نہ سنے [2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَلَوْ شَاءَ لَفَعَلَ اس دعا کا پڑھنے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

# نویں فصل

## مومنوں کے حقوق کی رعایت اور انکی غیبت

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام زین العابدین سلام اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ فلاں شخص آپ کو گمراہ اور بدعتی جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اس کی ہمنشینی کے حق کی رعایت نہ کی اور اس کی بات مجھ تک پہنچا دی۔ اور نہ میرے حق کی رعایت کی کہ جو بات مجھے معلوم نہ تھی وہ اس کی نسبت مجھ سے کہدی موت سب کے لئے آنے والی ہے اور ہم سب محشور ہونگے قیامت سب کے فیصلہ کے لئے مقرر ہے اور خدا ہمارے درمیان میں بھی فیصلہ کردے گا۔ خبردار کبھی آئندہ غیبت نہ کرنا کہ یہ دوزخیوں کی خوراک ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا و رسول پر ایمان لایا ہو ایسی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھے جہاں کسی امام کو گالی دیتے ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کرتے ہوں۔

[1] اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جسمیں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی
[2] اللہ تعالیٰ کا شکر ہو کہ مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جسمیں تجھے مبتلا کیا ہے۔ اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کردیتا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص مسلمان کی غیبت کرتا ہے۔ اس کے روزے اور وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کے جسم سے مردار سے بھی بدتر بو آئے گی، جس سے تمام اہل محشر کو تکلیف ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مرجائے گا تو ایسا ہی سمجھا جائے گا کہ خدائے تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانتا تھا۔

اور جو شخص کسی برادر مومن پر احسان کرے یعنی کسی محفل میں لوگ اُسکی غیبت کرتے ہوں اور یہ اسے روک دے تو حق تعالیٰ دنیا و آخرت کی ہر قسم کی بدیوں سے اسے نجات دے گا، اور اگر باوجود قدرت کے نہ روکے اور منع کرے تو غیبت کرنے والے کے گناہ سے ستر گنی برائی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کے حق میں ایسی باتیں بیان کرے جو آنکھوں سے دیکھی اور کانوں سے سنی ہوں تو اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جن کے حق میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے[۱] ان الذین یحبّون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین آمنوا لھم عذاب الیم فی الدّنیا والآخرۃ

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کا وہ عیب اور گناہ ظاہر کرنا جو خدا نے اپنی ستاری سے پوشیدہ کیا ہے غیبت ہے اور ایسا کوئی عیب لگانا جو اس میں نہ ہو بہتان ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بغیر دشمنی یا مخالفت ہونے کے برادر مومن کی غیبت کرے تو ایسا ہے کہ شیطان اس کے نطفے میں شریک ہوا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے کیونکہ زناکار جب توبہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ مدعی معاف نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فاسق علانیہ گناہ کرتا ہے، اور کسی کی پرواہ نہیں کرتا، اس کی کوئی حرمت نہیں اور نہ اسکی غیبت حرام ہے۔

صحیح حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے سامنے برادرِ مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی حمایت کرے تو خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسکی حمایت کرے گا، اور باوجود قدرت رکھنے کے اس کی غیبت کو نہ روکے اور اس برادر مومن کی حمایت نہ کرے تو خدائے تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی مذمت کرے یا دوسروں سے اس غرض سے بیان کرے کہ اس کا عیب ظاہر ہو اس کی سخاوت اور بہادری میں بٹہ لگے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جائے تو خدائے تعالیٰ اس کو اپنی حمایت و نصرت سے خارج کر دیتا ہے۔ اور وہ شیطان کا حامی اور مددگار سمجھا جائے گا۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی عزت و آبرو کے خلاف بری باتیں

[۱] جو لوگ اس بات کے خواہشمند ہوں کہ گناہ کی اشاعت کریں اُن کے لئے دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ عذاب ہوگا ۱۲

بنانے سے اپنے آپ کو روکے خداوند عالم قیامت کے دن اس کے سب گناہ بخشدیگا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بلا تمہارے برادر مومن پر آتی ہے اس پر خوش نہ ہو اور اسے رنج نہ پہنچاؤ شاید خدائے تعالیٰ اس پر رحم کرے اور اس پر سے وہ بلا دور کر کے تمہاری طرف بھیجدے۔
بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ کفر سے دوسرے درجہ پر ان لوگوں کی حالت ہے جو کسی مومن سے دوستی تو رکھتا ہو لیکن اس کی خطاؤں اور گناہوں کو اس غرض سے یاد رکھتا جائے کہ کسی وقت اس پر طعن کرے اور اُسے الزام دے سکے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی پر تہمت لگائے تو اسکے دل میں ایمان اسطرح پگھل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ تم میں جو سب سے بدتر لوگ ہیں اُنھیں بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی، ہاں یارسول اللہ فرمایا کہ سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ جو رنجیدہ ہو کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور تین دن گزرنے پر آپسمیں صلح نہ کریں تو دونوں اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان سے ایمانی محبت اٹھ جاتی ہے، اور ان دونوں میں سے پہلے جو شخص صفائی کرے گا پہلے وہی بہشت میں جائے گا۔

# دسویں فصل

## ظالموں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب اور تھوڑی سی انکی کیفیت

بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ شیعہ اپنے بادشاہ کی اطاعت ترک کر کے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرو۔ اگر بادشاہ عادل ہے تو خدا سے اس کے بقا کی دعا کرو اور اگر ظالم ہے تو اس کے اصلاح کی دعا کرو کیونکہ تمہاری بہتری تمہارے بادشاہ کی بہتری میں ہے اور منصف بادشاہ بمنزلہ مہربان باپ کے ہے لہٰذا اس کے لئے خدا سے ان باتوں کی خواہش کرو جن کی اپنے لئے کرتے ہو۔ اور ان باتوں کی نہ کرو جن کی اپنے لئے نہیں کرتے۔

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو اپنے بادشاہ کی نیکی میں امداد کرے گا خدا اس پر رحم فرمائیگا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص طمع دنیا کے لئے کسی ظالم بادشاہ کی تعریف کرے یا اس سے بعجز پیش آئے جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ؎ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۱۲

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ظلم میں کسی ظالم کی رہنمائی کرے وہ جہنم میں ہامان وزیر فرعون کے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص کسی ظالم کی طرف سے لوگوں کو ستائے یا خود ظالم آزار دیتا ہو اور اسکی امداد کرے تو ملک الموت جس وقت اس کے پاس آئیں گے تو پہلے یہ کہیں گے کہ تجھے خدا کی لعنت ہے اور جہنم کی بشارت۔ اور جو شخص تازیانہ ہاتھ میں لیکر ظالم بادشاہ یا حاکم کے سامنے کھڑا ہوگا قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اسی تازیانے کو آتشی اژدہا بنا دے گا۔ جس کا طول ستر ہاتھ کا ہوگا۔ اور جہنم میں اس کے اوپر مسلط رہے گا۔ نیز فرمایا کہ فاسقوں کے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو خراب کرتی ہیں۔ اور نفاق کو اس طرح پیدا کرتی ہیں۔ جس طرح پانی درخت کو اُگاتا ہے۔ گانا بجانا سننا، فحش بکنا، بادشاہ کے یہاں حاضر ہونا اور شکار کھیلنے کے لئے جانا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرام باتوں سے پرہیز کر کے اس دین کی حفاظت و نگرانی کرو مخالفوں سے تقیہ کر کے اور خدا پر بھروسہ کر کے جس کے سبب شاہان دنیا سے حاجتیں طلب کرنا نہ پڑے اپنے دین کو قوت دو اور یہ یاد رکھو کہ جو مومن محض طلب دنیا کے لئے کسی صاحب سلطنت یا صاحب ثروت کے سامنے جو مذہباً اس کا مخالف ہو عجز و انکساری برتتا ہے۔ خدا اسے گمنام کر دیتا ہے۔ اسے دشمن سمجھتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور اگر اگر اس شخص سے کچھ دنیا اس کے پلے پڑ جاتی ہے۔ تو خدا اس سے برکت اٹھا دیتا ہے۔ اور اگر اس روپیہ کو حج یا عمرہ یا غلام آزاد کرنے میں صرف کرے تو اس کو ثواب نہیں دیتا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی منجانب پروردگار ندا کرے گا کہ ظالم اور ان کے مددگاروں کو لاؤ حتیٰ کہ جنہوں نے ان کی داوات میں سوت ڈالا ہو یا ان کی تھیلی کا منہ باندھا ہو یا ایک قلم تک بھی بھر کر اُن کو دیا ہے۔ ان سب کو ظالموں کے ساتھ محشور کرو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے ظالم کے ظلم کا بدلہ نہ لے تو خدائے تعالیٰ اس پر کسی ایسے ظالم کو مسلط کرے گا جو اس پر خوب ظلم کرے، اس وقت اگر یہ بد دعا کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور تکلیفیں سہ کر صبر کرے گا تو اس کا اجر بھی نہ ملیگا۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مالدار کے سامنے جا کر گڑگڑائے اسکا دو ثلث دین جاتا رہتا ہے۔

---

۱؎ ظلم کرنے والوں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ آتش جہنم میں جلائے جاؤ گے

علی ابن حمزہ سے منقول ہے کہ میرا ایک دوست بنی امیہ کے محرروں میں تھا اور اس نے میرے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میں بنی امیہ کی کچہری میں کام کیا کرتا ہوں۔ جس کی میں نے بہت کچھ مال جمع کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا اگر لوگ تیری طرح تحریر میں بنی امیہ کی امداد نہ کرتے۔ ان کے لئے مال غنیمت جمع نہ کرتے، ان کی طرف سے لڑائیاں نہ لڑتے، اُن کے پاس اکھٹے نہ رہتے تو وہ کسی طرح ہمارا حق غصب نہ کر سکتے۔ اس شخص نے عرض کی جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب بھی کوئی تدبیر ہے؟ حضرت نے فرمایا مگر تو میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا۔؟ اس نے عرض کی یابن رسول اللہ کروں گا۔ فرمایا جو کچھ تو نے بنی امیہ کی کچہری میں رہکر پیدا کیا ہے اس میں سے جس مال کے مالک کو پہچانتا ہو اسکو خیرات کردے اور جس مال کے مالک کو پہچانتا نہیں اس کو خیرات کردے، اگر ایسا کرے گا تو میں تیرے لئے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں۔ وہ شخص سر جھکا کر گھنٹہ بھر سوچتا رہا اس کے بعد سر اُٹھا کر اس نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کرونگا، علی بن حمزہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کوفہ گیا، اور اس نے تمام مال جس طرح سے کہا تھا اسی طرح دے ڈالا۔ یہاں تک کہ جو کپڑے پہنے تھے وہ بھی دے دیئے۔ ہم نے آپسمیں چندہ کر کے اس کے لئے کپڑے خریدے اور کچھ نقد بطور خرچ کے دیا۔ چند ماہ کے بعد وہ بیمار ہوا میں عیادت کو گیا تو اس وقت اس کی جان کندنی کی حالت تھی، یکایک آنکھ کھولی اور اتنا کہا کہ "حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی ضمانت پوری کردی" اور مر گیا۔ ہم اُسے دفن کر آئے۔ دوسرے برس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا جونہی مجھ پر نظر پڑی فرمایا واللہ ہم نے تیرے رفیق سے جس بات کی ضمانت کی تھی پوری کردی۔

مفضل ابن مزید سے جو خلفا کا محرر تھا اور مذہباً شیعہ تھا منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ حضرت ان خدمات سے واقف ہیں جو مجھے خلفاء کے لئے انجام دینی پڑتی ہیں، آپ نے فرمایا ہاں جو کچھ تجھے اس کام سے بہم پہنچے وہ شیعوں کو دیدیا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے[1] اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان کے اچھے ہونے میں تمام امت کی بہتری ہے اور ان کے برے ہونے میں ساری امت کی خرابی ہے۔ اول فقہا دوسرے سلاطین

حضرت صادق آل محمد سلام اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس امت میں سے جو ہماری امامت کا اعتقاد رکھتے ہونگے ان سب کے لئے مجھے نجات کی امید ہے۔ مگر تین قسم کے آدمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اول وہ زبردست جو اپنے زیردستوں اور رعایا پر ظلم کرتا ہو۔ دوسرے وہ شخص جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جو اعلانیہ فسق و فجور کرتا ہو۔

نیز فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جو ان سے جھگڑا کرے گا ذلیل وخوار ہوگا۔ اوّل باپ۔ دوسرے بادشاہ تیسرے قرض خواہ۔

حدیث حسن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو لوگوں کی حکومت میسر آئے اور وہ عدالت پر کمر باندھے اور اپنی قیام گاہ کا دروازہ کھلا رکھے اور پردہ اٹھادے کہ ہر کس و ناکس بے روک ٹوک آئے اور وہ

---

[1] ترجمہ:۔ نیکیاں بدیوں کو مٹادیتی ہیں۔

سب کی فریاد سنے تو خدائے تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے خوف کو امن سے بدل دے اور اس کو بہشت میں داخل کردے

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ کو رعیت کی بہتری منظور رہتی ہے تو اُن کے اوپر مہربان بادشاہ مسلط فرماتا ہے۔ اور اسے منصف وزیر عنایت فرماتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ مفصلۂ ذیل آدمیوں کو کبھی بہشت میں داخل نہ کروں گا۔ اول جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں، دوسرے چغلخور، تیسرے دیوّث چوتھے ظالم کی طرف سے لوگوں کو مار پیٹ کرنے والے پانچویں قبریں اکھاڑنے والے۔ چھٹے چونگی کا محصول وصول کرنے والے، ساتویں قطع رحم کرنے والے آٹھویں جو مسئلہ جبر کے قائل ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت صادق آل محمد سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے پاس جو ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت میں رہتے تھے یہ وحی بھیجی کہ تم جاکر اس بادشاہ سے کہدو کہ میں نے تجھے اس واسطے بادشاہ نہیں کیا ہے کہ تو لوگوں کو قتل کرے اور ان کا مال چھین لے بلکہ میں نے تجھے اس لئے بادشاہ کیا ہے کہ مظلوموں کو مجھ سے فریاد کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ میں مظلوموں کی دادرسی ضرور کرتا ہوں خواہ وہ کافر کیوں نہ ہو۔

دوسری روایت میں محمد ابن اسمٰعیل ابن مزیغ سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دربار میں ایک گروہ خدا کا بھی ہوتا ہے جن کو پروردگار عالم دینِ حق عطا فرماتا ہے اور شہروں پر اختیار دیتا ہے کہ اس کے دوستوں کو نقصان اور جور و جفا سے بچائیں اور مسلمانوں کے کاروبار درست کردیں اور مومنوں کی بدحالی میں پشت و پناہ بنیں اور ہمارے غریب شیعہ ان کا توسل ڈھونڈیں خدائے تعالیٰ اسی گروہ کے سبب سے مومنین کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے یہ لوگ ظالموں کی سلطنت میں راہِ راست پر چلنے والے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے اور زمین پر خدا کی امان ہیں۔ اُن کے نور سے آسمان کو اسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہلِ زمین کو قیامت کے دن ان کے نور سے میدان حشر منوّر ہوجائے گا یہ گروہ بہشت کے لئے پیدا ہوا ہے، اگر تم بھی اس گروہ میں محسوب ہونا چاہتے ہو تو ہمارے خالص شیعوں کو خوش رکھا کرو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حمیری نے حضرت صاحب الامر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں ایک عرضی لکھی کہ ایک شخص متولی اوقاف ہے اور اس میں تصرف کرنا جائز جانتا ہے اور بے دھڑک مال وقف اپنے صرف میں لاتا ہے مجھے کبھی کبھی اس کے گاؤں میں وارد ہونیکا اتفاق ہوتا ہے۔ اگر میں اس کا کھانا نہ کھاؤں تو مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور کبھی کبھی میرے لئے ہدیہ اور تحفہ بھی بھیجدیتا ہے۔ حضرت نے اس کے جواب میں لکھا کہ اگر اس مال وقف کے سوا جس پر اس کا قابو ہے اس کے پاس کچھ اور مال یا صورت معاش ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا کرو اور اس کا تحفہ بھی لے لیا کرو اور اگر سوا اس مال حرام کے اور کچھ اس کے پاس نہیں ہے تو نہ اس کا کھانا کھاؤ نہ اس کا تحفہ قبول کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین قسم کی دعائیں خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتیں

نیک اولاد کے حق میں باپ کی دعا اور بد اولاد کے خلاف باپ کی بد دعا۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی بد دعا اور ظالم سے بدلہ لینے والے کے حق میں مظلوم کی دعا۔ اس مومن کے حق میں جو ہم اہلبیت کی دوستی کے سبب کسی حاجت مند مومن کو اپنے مال سے مدد دے اس محتاج مومن کی دعا اور جو شخص باوجود اپنی قدرت اور دوسرے مومن کی احتیاج کی امداد سے انکار کردے اس کے خلاف مومن کی بددعا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا غصہ اور غضب دو قسم کے آدمیوں پر شدید اور سخت ہے ایک تو ظالم پر جو ظلم کرتا ہے اور جو میرے سوا کسی اور سے طلب کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو کسی مومن کا حق روک لیگا خدائے تعالیٰ بروز قیامت اس کو پانسو برس تک ایک جگہ کھڑا کر دے گا یہانتک کہ اس کے پسینے سے ندیاں جاری ہو جائیں گی۔ اور کوئی ایک منادی ندا کرتا ہو گا کہ یہ وہی ظالم ہے جس نے خدا کا مقرر کردہ حق نہ دیا تھا، اس کے بعد چالیس روز تک اس پر ملامت کی جائے گی پھر حکم ہو گا کہ اب اسکو جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اُٹھے تو اُس کے دل میں کسی پر ظلم کرنیکا خیال نہ ہو۔

# گیارھویں فصل

## کافروں اور مخالفوں کے ساتھ میل جول کرنے کے آداب اور تقیۃ کا ذکر

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کیلئے کافر ذمی کے ساتھ کاروبار میں شراکت کرنا یا امانت کے طور پر اپنا مال دینا کہ وہ اسکے لئے کچھ خریدیں یا کوئی اور شئے ان کے سپرد کرنا یا اُن سے دوستی کرنا مناسب نہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کو آتش پرست کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا۔ یا ایک فرش پر بیٹھنا، یا اس کی مصاحبت کرنا ہرگز جائز نہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر تمہیں نصرانی یا آتش پرست ڈاکٹر یا طبیب کے پاس اپنی حاجت لیجانی پڑے تو اس کو سلام کرنے یا کوئی دعائیہ فقرہ اس کی بابت کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ تمہارے سلام و دعا سے اس کو کچھ نفع نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ اہلِ کتاب کو تم اوّل سلام نہ کرو اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب صرف علیکم کہدو۔ ان کے ساتھ مصافحہ نہ کرو کنیت سے انکا نام نہ لو مگر حالتِ اضطرار میں ان سب باتوں کا کوئی مضائقہ نہیں

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں سے مصافحہ کرو تو ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر کرو اور

اگر ہاتھ چھو جائے تو دھو ڈالو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تقیہ ایمان کی سپر ہے جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یہ بھی فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مخالفوں کے ملک میں تقیہ واجب ہے اور جو شخص دفع ضرر کی غرض سے ازروئے تقیہ قسم کھائے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ و کفارہ نہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہ شخص بہتر ہے جو موقع اور محل پر سب سے زیادہ تقیہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے مخالفوں سے تقیہ کرو۔ اپنا مذہب چھپاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کرو، کیونکہ تم مخالفوں میں ایسے ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں، اگر پرندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں شہد ہے تو ایک کو جیتا نہ چھوڑیں۔ اور اگر اہلِ خلاف کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری محبت تمہارے سینوں میں ہے تو وہ بیشک تم سب کو مار ڈالیں۔

یاد رکھنا چاہئے کہ مخالفوں کے ملکوں میں جس وقت کسی ضرر کا خوف ہو تقیہ کرنا واجب ہے یعنی اپنے مذہب کا اظہار نہ کرے بلکہ انھیں کے مذہب کا اظہار ہو، اور جہاں خفیہ طور پر بھی ممکن نہ ہو وہاں ایسے اوقات میں کہ لوگ دیکھتے ہوں وضو اور نماز اور عبادتیں انہی کے طریق پر بجالانی چاہئیں۔ اور ہر شخص بجائے خود جانتا ہے کہ ضرر کا خوف کس وقت میں ہے اور کہاں کہاں تقیہ مناسب ہے۔ خواہ شیعوں کا ملک ہو یا غیروں کا، جس معاملہ میں آدمی ضرر کا خوف ہو اس میں تقیہ چاہئے، سوائے معاملہ قتل کے کہ اس میں تقیہ جائز نہیں ہے۔ مثلاً کسی شخص کو کوئی یہ کہے کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال ورنہ میں تجھے قتل کر ڈالوں گا۔ تو لازم ہے کہ خود قتل ہو جائے مگر اسے قتل نہ کرے۔

# بارھویں فصل

## زندوں پر مردوں کے حقوق

یاد رکھنا چاہئے کہ جب موت کے آثار ظاہر ہوں تو پہلے اسے خود اپنے حال کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عاقبت کا دائمی سفر درپیش ہے تو اس کے مناسب حال توشہ بھی ہو لہٰذا پہلی چیز جو اس کے لئے ضروری ہے گناہوں کا اقرار و اعتراف گذشتہ پر ندامت آئندہ کے لئے کامل توبہ اور خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری۔ تاکہ وہ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادے اور جو خوفناک کیفیتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں، ان میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دے، اس کے بعد وصیت کی طرف متوجہ ہو خدا اور مخلوق کے حقوق اپنے ذمہ رکھتا ہو سب ادا کردے یہ بات پس ماندوں کے لئے نہ چھوڑ جائے کیونکہ مرنے کے بعد اپنا اختیار باقی نہیں رہتا، اپنے مال کو حسرت کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے۔ اور شیاطین وجن وانس وصیوں اور وارثوں کے دلوں میں وسوسے

ڈالتے ہیں، اور میت کے ذمہ جو حقوق ہیں وہ ادا ہونے نہیں دیتے اور میت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی، ہر چند یہ کہتا کہ مجھے اتنی دیر کے لئے چھوڑ دو کہ میں جو جو نیکیاں اپنے مال سے کرنا چاہتا ہوں کر لوں مگر اس کی کوئی نہیں سنتا اور اس وقت کی حسرت و ندامت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اپنے تہائی مال کے لئے صدقات و خیرات کے لئے اور جن جن کاموں کیلئے مناسب سمجھے وصیت کر دے پھر برادر ایمانی سے اپنے قصور کو معاف کرائے اور بخشوائے، مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا اہانت کی ہو یا کسی کو تکلیف پہنچائی ہو، اور اگر وہ موجود ہوں تو معافی مانگے یا اگر موجود نہ ہوں تو کسی برادر ایمانی سے درخواست کرے کہ وہ اُن سے اس کا قصور معاف کرا دیں ازاں بعد اپنے بال بچوں کو خدا پر توکل کر کے کسی آمین کے سپرد کر دے، اور چھوٹے بچوں کے لئے ایک وصی مقرر کر دے۔ اس کے بعد اپنا کفن منگائے، اس پر شہادتین اور عقائد حقہ، اذکار و دعائیں، جن کا بڑی بڑی کتابوں میں پورا پورا رامذکور ہے خاک تربت جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ سے لکھوائے، یہ محض اس صورت میں ہے کہ پہلے سے غافل ہو، اور کفن تیار نہ رکھا ہو۔ ورنہ مومن کو چاہئے کہ ہمیشہ اس کا کفن تیار گھر میں موجود رہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جس شخص کا کفن پہلے سے تیار گھر میں موجود رہے گا وہ غافلوں میں نہ لکھا جائیگا۔ اور جس وقت اس کفن کی طرف دیکھے گا ثواب پائے گا۔ بہر حال کفن مہیا کرے یا پہلے سے موجود ہو تو سامنے منگالے، اسکے بعد مال اور اہل و عیال کا خیال چھوڑ دے اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے، اسی کو یاد کرے اور یہ سمجھے کہ یہ فانی چیزیں میرے کام کی نہیں ہیں۔ بلکہ دنیا و آخرت میں خدائے تعالیٰ کے لطف و رحمت کے سوا کوئی چیز میرے کام نہیں آسکتی۔ اور جب میرا توکل خدا پر ہے تو پس ماندوں کے کام خود بخود سنور جائیں گے۔ اور اگر میں زندہ بھی رہوں تو خدائے تعالیٰ کی مشیت بغیر نہ انہیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں نہ نقصان۔ حالانکہ یہ مسلم ہے کہ خدا ان کا خالق بھی ہے اور سب سے زیادہ مہربان بھی، پھر چاہئے کہ بیم و امید کی حالت اختیار کرے اور رحمتِ خدا اور شفاعتِ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حد سے زیادہ امیدوار اور ان بزرگواروں کی تشریف آوری کا منتظر رہے کیونکہ وہ بزرگوار اس وقت تشریف لاتے ہیں اور اپنے شیعوں کو بشارت دیتے اور ملک الموت سے سفارش فرماتے ہیں۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مرتے وقت نیک وصیت نہ کرے تو اس کی عقل یا مروت ناقص سمجھی جاتی ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ وصیت کیونکر کریں؟ فرمایا جب کسی شخص کی وفات قریب ہو اور لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ وَ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَارَیْبَ فِیْھَا وَ اَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَ اَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّ مَا وَعَدَ اللّٰہُ فِیْھَا مِنَ النَّعِیْمِ مِنَ الْمَاْکَلِ وَ الْمَشَارِبِ وَ النِّکَاحِ حَقٌّ وَ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْاِیْمَانَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الدِّیْنَ کَمَا وَصَفْتَ وَ اَنَّ الْاِسْلَامَ کَمَا شَرَعْتَ وَ اَنَّ الْقَوْلَ کَمَا قُلْتَ وَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ کَمَا اَنْزَلْتَ وَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ دَارِ

الدُّنيَا اِنِّیْ رَضِيتُ بِكَ رَبًّا وَ بِالاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ نَبِيًّا وَ
وَ بِعَلِیٍّ اِمَامًا وَ بِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَ رَجَائِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَ عُدَّتِیْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَنْزِلُ بِیْ وَ اَنْتَ
وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَ اِلٰهِیْ وَ اِلٰهُ اٰبَائِیْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَ اٰمِنْ
فِیْ وَحْشَتِیْ وَ اجْعَلْ لِیْ عِنْدَكَ عَهْدًا يَوْمَ اَلْقَاكَ مَنْشُوْرًا[1] اس کے بعد حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا کہ مرنے والا جب وصیت کرنا چاہے تو خدائے تعالیٰ سے اس کا عہد و پیمان اس طرح ہونا چاہئے جیسا کہ اُوپر
مذکور ہوا اور وصیت ہر مسلمان پر لازم ہے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آپ انصار میں سے ایک شخص کے پاس اسکی جان کندنی کے وقت تشریف لائے، اور اس سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہے عرض کی، خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے خائف۔ فرمایا جس شخص کی ایسے وقت میں یہ دو حالتیں ہوں گی ضرور ہے کہ خدا اس کی امید بر لائے، اور جس شے سے وہ ڈرتا ہے اس سے بچالے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ایک شخص کے پاس حالت احتضار

---

ترجمہ[1] یا اللہ! اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اے خفیہ و ظاہر کے جاننے والے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے مہربان میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں۔ گواہی دیتا رہا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے اور تو ایسا یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ اور قیامت یقیناً آنے والی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ معدوم و مدفون ہو گئے ہیں۔ اُن کو تو یقیناً زندہ کرے گا۔ تیرا حساب لینا برحق ہے دوزخ برحق ہے۔ ایمان برحق، دین ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے بتلایا۔ اسلام وہی ہے جیسا کہ از روئے شریعت تو نے مقرر فرمایا ہے۔ جو جو باتیں تو نے فرمائیں جوں کی توں ہیں۔ قرآن مجید وہی ہے جو نازل فرمایا۔ اور بلاشبہ تو خدائے برحق و برتر ہے۔ میں تجھ سے اس دار دنیا میں پھر عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونیسے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے نبی ہونے سے اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے امام ہونے سے اور قرآن مجید کے کتاب ہونے سے اور تیرے نبی کے اہلبیت کے ائمہ ہونے سے راضی اور خوشنود ہوں، یا اللہ تو سختیوں کی حالت میں میرا سہارا۔ مصیبتوں میں میری امید اور جو بلائیں تیری طرف سے مجھ پر نازل ہو جائیں۔ ان میں میرا وسیلہ اور جو نعمتیں مجھ کو عنایت کیں ان میں میرا ولی، میرا اور میرے ماں باپ کا معبود رہا ہے۔ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج۔ اور مجھے ایک چشم زدن کے لئے بھی میرے نفس کے حوالہ نہ فرما۔ اور قبر کی تنہائی میں میرا مونس ہو جس دن دوبارہ زندہ ہو کر تیری حضور میں حاضر ہوں۔ تو جو عہد میں اس وقت کرتا ہوں یہی میرا بیان تصور فرما۔ ۱۲

میں تشریف لے گئے۔ اور اس سے فرمایا کہ یہ پڑھو: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعْصِیَتِکَ وَ اقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ [۱]

رہا وہ امر جو مرنے والے کے عزیزوں اور اس کے برادران ایمانی سے متعلق ہے۔ انہیں چاہئے کہ اسے اس حالت میں اکیلا نہ چھوڑیں بلکہ اس کے پاس قرآن مجید۔ دعائیں۔ سورہ لیسین اور سورہ والصافات پڑھیں اور وحدانیت خدا اور رسالت جناب رسول اللہؐ اور امامت ائمہ معصومین کا اور دیگر اعتقادات مثلاً بہشت و دوزخ کے برحق ہونے کا خدا کے کامل صفات سے متصف ہونیکا اور ناقص صفتوں سے بری ہونیکا وغیرہ وغیرہ اسے بار بار تعلیم کریں اور وہ خود نہ پڑھ سکتا ہو تو اسے پڑھ کر سنائیں۔ نیز دعائے عدیلہ اسکے سامنے پڑھیں، اور اگر وہ عربی نہ جانتا ہو تو اس کے معنی اسے بتائیں۔ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں اور اس وقت میں حائض اور جنب اس کے پاس نہ آئیں کہ فرشتے اُن سے نفرت کرتے ہیں، مگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو حالت اضطرار میں ان کو بھی پاس رہنے کی اجازت ہے مگر جب جان نکلنے کا وقت آجائے تو ہٹ جائیں۔

معتبر حدیث میں وارد ہے کہ اگر کسی شخص کی جان نکلنے میں دشواری ہو تو اسے اس جگہ لے جائیں جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھتا رہا ہو۔ یا اس جائے نماز پر لٹا دیں۔ جس پر وہ نماز پڑھا کرتا تھا، تاکہ اگر آرام ہونا ہے تو شفا ہو جائے گی، ورنہ جان آسانی سے نکل جائے گی،

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرنے والے پر حالت احتضار میں ہرگز ہاتھ نہ رکھو اور اگر وہ ہاتھ پاؤں مارے تو اسے نہ روکو جیسا جاہل کرتے ہیں بلکہ اس کے پاس قرآن مجید پڑھو ذکر خدا کرو۔ اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیجو

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے مرنیوالے کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی کو حالت احتضار میں دیکھو تو اس سے یہ کلمات فرج کہلواؤ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَ مَا فِیْھِنَّ وَ مَا بَیْنَھُنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ [۲]

---

ترجمہ:۔ [۱] یا اللہ میں نے جو تیرے گناہ بہت کئے ہیں وہ معاف فرما دے اور تیری عبادت بہت ہی کم کی وہ قبول فرما لے ۱۲ س

ترجمہ:۔ [۲] سوائے خدا صاحب علم و کرم کے کوئی معبود نہیں۔ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی معبود نہیں۔ پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور کچھ جو کچھ ان میں اور ان کے مابین ہے سب کا اور عرش بزرگ کا پروردگار ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی خدا کے لئے سزاوار ہے جو کل مخلوق کا پروردگار ہے۔

ایک حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کے مرنے کے وقت ابلیس شیاطین کے ایک گروہ کو تعینات کرتا ہے کہ جس وقت اس کی جان نکلتی ہو۔ دین کے بارے میں اس کے دل میں شک ڈالتے رہیں اگر مرنے والا مومن کامل ہے تو اس کے دل میں شک نہیں ڈال سکتے مگر دوسروں کی حالت دقّت سے خالی نہیں اس لئے مناسب ہے کہ جب مرنے والا بات کر سکے تو اسے کلمات فرج۔ شہادتین اقرار امامت و ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین ایک ایک کر کے بتلاتے رہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر بت پرست بھی مرتے وقت مذہب شیعہ کا اعتقاد اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کا اقرار واقعی کرلے گا تو آتش جہنم اس کے جسم کو نہ چھوئے گی

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ایک جوان کے پاس جو مرنے کو تھا تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ مگر اسکی زبان بند ہو چکی تھی۔ وہ نہ کہہ سکا آنحضرتؐ نے ایک عورت سے جو اس کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی دریافت کیا کہ اس کی ماں بھی ہے۔ اس نے عرض کی کہ اس کی ماں میں ہی ہوں فرمایا تو اس سے خوش ہے یا ناراض۔ اس نے عرض کی چھ برس ہوئے میں نے اس سے بات بھی نہیں کی۔ فرمایا کہ اب تو اس سے راضی ہوجا۔ عرض کی بہت اچھا۔ اب میں اس سے خوش ہوں۔ آنحضرتؐ نے اس جوان سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ اسکی زبان کھل گئی، اور اس نے کہدیا۔ آنحضرت نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی ایک بدہیئت میلے کپڑے والا کالا آدمی جس سے سخت بدبو آتی ہے۔ میرے پاس کھڑا ہے اور ابھی میرا گلا پکڑے ہوئے تھا۔ فرمایا کہ یہ کہہ یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیرَ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اس جوان نے یہ دعا پڑھی۔ آنحضرت نے فرمایا۔ اب تجھے کیا نظر آتا ہے۔ عرض کی ایک خوش منظر نفیس لباس والا حسین آدمی میرے پاس ہے جس سے بہت ہی اچھی خوشبو آتی ہے۔ اور وہ کالا آدمی جا رہا ہے۔ فرمایا اس دعا کو پھر پڑھ لے۔ جب پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے کہا کہ وہ کالا آدمی اب مجھے نہیں دکھائی دیتا اور وہ خوبصورت آدمی میرے پاس موجود ہے۔ اور یہ کہتے کہتے اس کا دم نکل گیا۔

جب کسی مومن کا انتقال ہوجائے تو سنت ہے کہ اس کی آنکھیں اور منہ بند کر کے ٹھوڑی کے نیچے سے سر تک ایک پٹی باندھ دیں۔ اور سیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر دیں اور ایک کپڑا اسکو اڑھا دیں۔ قرآن مجید اس کے پاس پڑھیں اور اسکی تجہیز وتکفین میں بہت جلدی کریں۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادران ایمانی کو اسکے مرنے کی خبر کر دینی چاہئے کہ وہ اس کے جنازہ پر آکر نماز پڑھیں۔ اور اس کے لئے استغفار پڑھیں کہ میت کو بھی ثواب ہو اور اُن کو بھی۔

حدیثِ حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب مومن کو لوگ قبر میں رکھتے ہیں تو اس کو آواز دیجاتی ہے کہ پہلا عطیہ جو ہم تجھے دیتے ہیں وہ بہشت ہے اور پہلا عطیہ جو تیرے جنازے پر آنے والوں کو دیتے ہیں وہ ان کے گناہوں کی بخشش ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جنازے کے ساتھ دفن تک رہیگا۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ستر فرشتے اس کے لئے مقرر فرمائے گا کہ قبر سے لیکر موقف حساب تک اس کے ساتھ رہیں اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں۔

نیز فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جنازے کو ایک طرف کندھا دے اس کے پچیس گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اگر چاروں طرف کندھا دے تو سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور بہتر صورت یہ ہے کہ اول میت کے داہنے جانب کا اگلا سرا جو جنازے کا بایاں پہلو ہے داہنے کندھے پر رکھے پھر پچھلے سرے کو داہنا کاندھا دے۔ بعد اس کے میت کی بائیں جانب کا پچھلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں جانب کا اگلا سرا۔ اس صورت سے چاروں طرف کندھے دینے کو تربیع کہتے ہیں۔ اگر تربیع کرنا چاہے تو جنازے کے آگے ہو کر نہ نکلے بلکہ جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اسی طرح تربیع بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ راستہ چلنے میں بھی جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اسی طرح تربیع بجالائے۔

ان سب حدیثوں کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اگر مومن کا جنازہ ہو تو اس کے آگے آگے چلنا اچھا ہے مگر اہلِ خلاف کے جنازے کے آگے نہ چلنا چاہئے کیونکہ عذاب کے فرشتے اس کے استقبال کو آتے ہیں۔ اور جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کو دیکھکر یہ دعا پڑھے تو آسمان پر کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو اسکی آواز پر رحم کھا کر نہ روئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ صَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَۃِ وَ قَھَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کی مشایعت کریگا ہر قدم پر اسکے لئے لاکھ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی، اور لاکھ لاکھ گناہ اس کے نامۂ اعمال سے مٹائے جائیں گے، اور لاکھ لاکھ درجے اس کے لئے بہشت میں بلند کئے جائیں گے۔ اور اگر اسی جنازے پر نماز پڑھے گا تو خدائے تعالیٰ اس شخص کے وفات کے بعد ایک لاکھ فرشتے اس کے جنازے پر نماز پڑھنے کیلئے بھیجے گا جو دفن ہونے تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر یہ

---

ترجمہ لے اللہ اکبر وہ حالت یہی ہے جسکا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور دونوں کا وعدہ سچا ہے۔ یا اللہ ہمارا ایمان اور تسلیم ورضا کا درجہ بڑھا دے ہر قسم کی تعریف اس خدا کے لئے زیبا ہے جو اپنی قدرت کے غالب ہے اور جسنے موت سے بندوں کو مغلوب کیا ۱۲

کرنے میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا چاہئے۔ اول چھینکنے والا کہ اس کو یرحمکم اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) کہنا چاہئے گو اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ دوسرے جس پر سلام کرو اسے السلام علیکم یا سلام علیکم کہو گو وہ اکیلا ہی ہو۔ تیسرے وہ جس کو دعا دیجائے عافاکم اللہ (اللہ تم کو عافیت عطا کرے) گو وہ اکیلا ہی ہو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ مومنین کے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔ نیز سلام اور دعا کے قصد میں اور مومنوں کو بھی جو غائب ہیں داخل کرسکتے ہیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کو سلام نہ کرنا چاہئے۔ اوّل جو شخص جنازے کے ساتھ جارہا ہو۔ دوسرے جو نماز جمعہ کو جارہا ہو۔ تیسرے جو حمام میں ہو۔ اور یہ گمان ہو کہ لنگی باندھے ہوئے نہ ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم مسجد میں پہنچو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم سلام نہ کرو بلکہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کا نام لے کر سلام کرو اور نماز میں متوجہ ہو جاؤ اور جب کسی ایسے جلسے میں پہنچو جہاں لوگ باتیں کر رہے ہوں تو ان کو سلام کرو۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص گھر جائے تو چاہئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ کہے السلام علینا من ربنا (ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جب رخصت ہونے لگو تو ایک دوسرے کے لئے طلب مغفرت کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص اپنے گھر میں پہنچے اور اپنے گھر میں پہنچکر اپنے اہل وعیال کو سلام کرے تو اسکے گھر میں برکت ہوگی اور فرشتوں کو اسکے گھر سے اُنس ہو جائے گا۔

بعض احادیث میں وارد ہے کہ چند قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ ان کو سلام نہ کرنا چاہئے۔ (۱) یہودی (۲) آتش پرست (۳) عیسائی (۴) بت پرست (۵) جو شخص پاخانہ میں ہو۔ (۶) جو شخص سامنے شراب کا سامان لئے بیٹھا ہو۔ (۷) وہ شاعر جو شوہر دار اور عفیفہ عورتوں کی نسبت فحش باتیں کرتا ہو۔ یا لغو اشعار کہتا ہو (۸) وہ لوگ جو ایک دوسرے کو ماں کی گالی دینا دل لگی سمجھتے ہوں۔ (۹) چوسر۔ شطرنج گنجفہ۔ تاش۔ جوا۔ یا اور اسی قسم کی بازیوں میں سے کسی طرح کا کھیل کھیلتا ہو۔ (۱۰) جو شخص طنبورہ یا سارنگی عود یا گانے بجانے کے آلات میں سے کوئی چیز بجاتا ہو (۱۱) وہ مرد جس کے ساتھ لواط کرتے ہوں اور وہ کچھ اسکی پرواہ نہ کرے۔ (۱۲) جو شخص مسلمانوں سے سود لیتا ہو (۱۳) جو فاسق وفاجر کھلے خزانے فسق وفجور کرتا ہو۔ (۱۴) جو شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ (تاکہ اس کے خلوص وتوجہ میں فرق نہ آئے)

صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص شراب پیتا ہے۔ اس پر سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی جلسے سے اٹھے اور اہل جلسہ کو سلام کرکے رخصت ہوجائے تو اس کے بعد اگر لوگ نیک باتیں کرنے لگیں تو ثواب اس شخص کو بھی ملے گا۔ اور اگر بُری بُری باتیں کرنے لگیں تو اسکا عذاب حاضرین ہی تک رہے گا۔ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ[1] افْتَحْ لَہٗ فِی قَبْرِہٖ وَالْحِقْهُ بِنَبِیِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ اور اس کے لئے بہت کچھ استغفار کرو۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام جب کسی میت کو قبر میں اتارتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَصَاعِدْ عَمَلَہٗ وَ لَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا[2]

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میت کو قبر میں رکھیں تو لازم ہے کہ جو آدمی اس کی بہ نسبت زیادہ بزرگ ہوں وہ اس کے سر کے قریب ہوں خدا کا نام لیتے ہوں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی اولاد پر درود بھیجتے ہوں، شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوں سورۂ حمد۔ معوذتین۔ سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی پڑھتے ہوں قبر میں رکھنے کے بعد ممکن ہو تو میت کا منہ کھولکر اس کا رخسارہ خاک پر لگا دیں اور اس وقت اسے اقرار شہادتین و اقرار امامت آئمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین اور دیگر اعتقادات حقہ تلقین کریں۔

سنت موکدہ ہے کہ میت کو دفن کرکے قبر کے پاس ہی اس کے عزیزوں کو پرسا دیں۔

میت کے دفن ہونے کے پہلے بھی اس کے عزیزوں کو پرسا دینا مستحب ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی غمزدہ کو پرسا دے تو قیامت کے دن اسے حلۂ بہشت پہنایا جائے گا۔ اور اسے اتنا ہی ثواب ملیگا جتنا صاحب مصیبت کو بغیر اس کے کہ صاحب مصیبت کا ثواب کچھ کم ہو۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھے تو خدائے تعالیٰ خود اسکی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا کہ خدا کی عبادت کیا کرے اور اس عبادت کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جائے گا اور جسوقت یہ اپنی قبر سے محشور ہوگا۔ اس وقت سے لیکر بہشت میں پہنچنے تک قیامت کے جو خوف آئیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان سب سے اس فرشتہ کی بدولت محفوظ و مامون کردے گا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبرستان سے گزرے تو گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو جتنے مردے وہاں دفن ہونگے اتنا ہی ثواب اسے بھی ملے گا۔

---

ترجمہ [1] اللہ کے نام پر اطاعت الٰہی کی راہ میں دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر (خاتمہ ہوا) اے اللہ تو اس کی قبر میں دریچہ جنت کھول دے اور اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے ملا دے یا اللہ یہ اگر نیک ہو تو اس کی نیکیاں اور بڑھا دے اور اگر بد ہو تو اس کے گناہ معاف کردے اس پر رحم اور اسکی خطاؤں سے درگذر فرما۔

[2] یا اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے فراخ کردے اور اس کے نامۂ اعمال کو درجۂ قبولیت عطا فرما۔ اور اس سے خوشنود رہ۔

# گیارھواں باب

## ملنے جلنے کے آداب یعنی آپس میں سلام کرنے، مصافحہ کرنے، گلے ملنے، بوسہ لینے اور دینے کے نیز چھینکنے و نشست و برخاست کرنے اور مصاحبت وغیرہم کے آداب

# پہلی فصل

### سلام اور جواب سلام کی فضیلت اور اسکے آداب

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کے لئے سات خصلتوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا (۱) بیماروں کی عیادت کرنا (۲) مردوں کے جنازے کے ساتھ جانا (۳) جو شخص قسم دیکر کوئی بات کہے اس کو مان لینا (۴) جو شخص چھینکے اسے دعا دینا (۵) مظلوم کی حمایت نصرت کرنا (۶) ہر شخص کو سلام کرنا (۷) ضیافت قبول کرنا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے باتیں کرنی شروع کردے اسے جواب نہ دو اور آنیوالا جبتک سلام نہ کرلے اس کو کھانے کی تواضع نہ کرو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص دس مسلمانوں سے چلتے پھرتے ملے اور انہیں سلام کرے تو ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سلام جو شخص بھی کرے بلند آواز سے کرے کہ سب سن لیں تاکہ اسے یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے جواب سلام نہ دیا۔ اسی طرح جب کوئی سلام کا جواب دے تو وہ بھی بلند آواز سے تاکہ سلام کرنے والا یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین شخص ہیں کہ وہ اکیلے بھی ہوں تو ان سے بات

شخص دفن ہونیکے وقت تک ساتھ رہا تو خدائے تعالیٰ انھیں لاکھ فرشتوں کو جو اسکے جنازے پر بھیجے جائیں گے مقرر فرمادیگا کہ قیامت کے دن تک اسکے قبر کے نکلنے کے وقت تک اسکے لئے استغفار کرتے رہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کو غسل دے اور اسے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پلٹتے وقت یہ دعا پڑھے اس کے ایک برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ مگر ان میں گناہان کبیرہ شامل نہیں ہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا بَدَنُ عَبْدِکَ الْمُؤْمِنِ وَ قَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَہٗ مِنْہُ وَ فَرَّقْتَ بَیْنَھُمَا فَعَفْوَکَ عَفْوَکَ [1]

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی میت کو غسل دے اور جو عیب اس میت کے اُسے معلوم ہوں انکا کسی پر اظہار نہ کرے تو اسکے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے اسے اتنا ثواب ہوگا گویا اس نے قیامت تک اس کی پوشاک کا ذمہ لیا تھا۔ اور جو شخص کسی مومن کی قبر کھودے اسے اتنا ثواب ہوگا گویا اس نے مرحوم کو قیامت تک کے لئے ایک دلپسند مکان دیدیا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک جنازے پر نماز پڑھے تو اُس کے جنازے پر ستّر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے۔ اور اس کے تمام پہلے گناہ بخشدیے جائیں گے۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مرجائے اور اس کے جنازے کی نماز میں چالیس مومن شریک ہو کر کہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا [2] تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہی تسلیم کرلی ہے اور اس کے وہ سب گناہ جو میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخشدیئے ہیں۔

دوسری معتبر حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ سے منقول ہے کہ مومن کی وفات کے بعد اس کے نامہ اعمال کے عنوان میں وہ لکھا جاتا ہے جو لوگ اُن کی نسبت کہتے ہیں۔ اگر لوگ اسے عام طور پر نیک کہتے ہیں تو نیک لکھا جاتا ہے اور بد کہتے ہیں تو بد۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر کے پاس پہنچاؤ تو اُسے پائنتی کی طرف سے قبر میں اتارو۔ اور جب اسے قبر میں رکھ چکو تو آیۃ الکرسی پڑھکر یہ کہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

---

ترجمہ [1] یا اللہ تیرے مومن بندے کا جسم ہے جس سے رُوح کو تو نے نکال لیا ہے۔ اور دونوں میں جدائی کردی ہے اب تیری معافی درکار ہے۔

[2] خداوندا! ہم اس میت کے حالات سے سوائے نیکی کے واقف نہیں ہیں۔ اور تو اس کے اعمال و افعال سے کہیں زیادہ آگاہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھوٹے کو چاہئے کہ بڑے کو سلام کرے راستہ چلنے والے یا آنے والوں کو چاہئے کہ بیٹھے ہوؤں کو سلام کریں۔ چھوٹے گروہ کو چاہئے کہ بڑے گروہ کو سلام کرے۔

کئی معتبر حدیثوں میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جب ایک گروہ کا گزر دوسرے گروہ کے پاس... سے ہو، اور اس میں سے ایک شخص سلام کہے اور ان میں سے ایک شخص جواب دیدے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائیگا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ بڑھیا عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے جوان عورتوں کو سلام کرنا مگر وہ جانتے تھی اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آواز اچھی ہو۔ جس کے سبب سلام کرنے کے ثواب سے گناہ زیادہ ہو (مگر اس قسم کی باتیں دوسروں کی تعلیم کے لئے فرمائی ہیں کیوں کہ وہ جناب خود اس قسم کی باتوں سے منزہ اور معصوم تھے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اہل کتاب یعنی یہودی اور نصاریٰ اور مجوسی کو تم سلام نہ کیا کرو۔ اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف علیکم کہدو۔

واضح ہو کہ جہاں اور سلام ہیں وہاں اجازت حاصل کرنے کا بھی سلام ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو سنت ہے کہ پہلے تین مرتبہ باہر سے سلام کہیں اگر سلام کا جواب سنیں تو اس گھر میں جائیں ورنہ باہر سے باہر واپس جائیں۔ اس سلام کا جواب کسی پر واجب نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اجازت تین بار مانگنی چاہئے کیونکہ پہلی بار میں تو سنتے ہی ہیں اور دوسری بار میں خیال کرتے ہیں کہ کس کی آواز ہے۔ تیسری بار میں اس کا آنا پسند کرتے ہیں تو جواب دیدیتے ہیں اور اگر نہیں پسند ہوتا تو اس غرض سے چپ ہو جاتے ہیں کہ لوٹ جائے۔ اور خدائے تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ استیناس کے معنی ہیں زور سے پاؤں زمین پر مارنا اور سلام کرنا وغیرہ جس سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ کوئی آتا ہے۔

# دوسری فصل

## مصافحہ یعنی ہاتھ ملانے کی۔ معانقہ یعنی گلے ملنے کی اور بوسہ لینے اور دینے کی فضیلت اور ہر ایک کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو لوگ ایک جگہ موجود ہوں ان کا سلام تو مصافحہ کرنے سے پورا ہو جاتا ہے اور جو شخص سفر سے آیا ہو اسکا سلام گلے ملنے سے

معتبر حدیث میں حضرت ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں

---

ترجمہ[1] اے ایمان والو سوائے اپنے مکانوں کے اور گھروں میں نہ جاؤ جبتک کہ استیناس نہ کرلو۔ اور گھر والوں کو سلام نہ کرلو

ہمسفر تھا سوار ہونے کے وقت پہلے میں کجاوے میں جا بیٹھتا تھا اور بعد میں حضرت سوار ہوتے تھے اور جب دونوں ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے تھے تو حضرت مجھے سلام کرتے تھے، اور میرا حال اس طرح دریافت فرماتے تھے جسطرح وہ لوگ جو مدت کے بعد ملے ہوں ایک دوسرے سے دریافت کیا کرتے ہیں۔ اور جب اترنیکا وقت ہوتا تو اوّل حضرت سبقت فرماتے اور جب دونوں زمین پر پہنچ لیتے تو حضرت سلام کرتے اور میرا حال اسی طرح دریافت فرماتے۔ میں نے عرض کیا یابن رسول اللہؐ آپ یہ باتیں جس طرح کرتے ہیں اور لوگ جو ہمارے پاس رہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں کرتا۔ حضرت نے فرمایا، شاید تو مصافحہ کرنے کا ثواب نہیں جانتا۔ جتنی دیر دو مومن ملاقات اور مصافحہ میں مصروف رہتے ہیں، اتنی دیر ان کے گناہ اس طرح ان سے گرتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے اور جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ اُن پر رحمت کی نظر رکھتا ہے۔

حدیث حسن میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک درخت خرمہ کے گرد چکر لگائیں اس کے بعد پھر مصافحہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو جبتک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ خود نہ ہٹاتا تھا آنحضرتؐ اپنا دستِ مبارک نہ ہٹاتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپسمیں مصافحہ کرو کہ مصافحے کے سبب سینے کینے سے صاف ہوجاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں اسحاق صراف سے منقول ہے کہ میں کوفہ میں تھا اور یہاں کے رہنے والے میرے بہت سے شیعہ میرے پاس آتے جاتے تھے اور میں شہرت سے ڈرتا تھا۔ میں نے اپنے غلام سے کہدیا کہ جو مومن مجھے دریافت کرتا ہوا آئے اس سے کہہ دیا کرکہ یہاں نہیں ہیں۔ اتفاق سے اسی سال میں حج کو گیا اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت باسعادت میں پہنچا تو ان حضرت کا اپنے ساتھ پہلا برتاؤ نہ پایا۔ میں نے عرض کی قربان جاؤں اس تغیر کا باعث کیا ہے۔ فرمایا وہی جو تیرا مومنوں کے ساتھ متغیر ہوجانے کا سبب ہے۔ میں نے عرض کی۔ قربان جاؤں میں تو مشہور ہوجانے سے ڈرتا تھا۔ ورنہ مجھے جتنی محبت ہے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے اسحاق جب تیرے برادران مومن اور برادران ایمانی تجھ سے زیادہ ملنے کو آئیں تو اس امر سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ جب کوئی مومن کسی برادر مومن سے ملتا ہے اور وہ اسے خوش ہو کر مرحبا کہتا ہے تو کہنے والے کیلئے قیامت تک مرحبا لکھی جاتی ہے، اور جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ ان پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جن میں سے ننانوے اس کے حصہ میں آتی ہیں جو دوسرے سے محبت زیادہ کرتا ہے۔ اور خود انہیں نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے۔ مگر نظر رحمت بھی اسی پر زیادہ ہوتی ہے، جو دوسروں سے محبت زیادہ کرتا ہے۔ اور جب مصافحہ کی غرض سے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالتے ہیں تو رحمتِ الٰہی ان کو بالکل احاطہ کر لیتی ہے۔ اور اگر محض خوشنودی خدا کے لئے ملے اور اس میں کوئی دنیوی غرض شامل نہ ہو تو ان کو منجانب اللہ خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیے گئے، اب از سر نو عمل کرو اور جب ایک دوسرے کی مزاج پرسی اور باتیں کرتے ہیں تو فرشتے آپسمیں کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ۔ شاید یہ کچھ راز کی باتیں کریں کیونکہ خدا خود

اُن کے حق میں شمار ہے۔ اسحاق کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اے ابن رسول اللہ تو ایسے وقت میں جو جو باتیں کریں وہ تو نہ لکھی جاتی ہوں گی۔؟ یہ سن کر حضرت نے بلند آواز سے آہ سرد کھینچی اور آنسو گریہ فرمایا کہ آنسو رخسارۂ مبارک پر ڈھلک کر ریش اقدس پر ٹپکنے لگے، اور فرمایا کہ اے اسحاق خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی تعظیم کے سبب سے فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب مومن آپس میں ملاقات کریں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ۔ تو گو اس وقت فرشتے نہ لکھتے ہوں مگر خداوند کریم تو ان کی کل کیفیت سے آگاہ ہے۔ خفیہ راز اور پوشیدہ بات حتیٰ کہ جو دلوں اور سینوں میں محفوظ ہیں، اس پر سب روشن ہیں تو ایسے وقت میں جو باتیں وہ مومن کریں گے تو کیا اُسے خبر نہ ہوگی، اے اسحاق خدا سے اس طرح ڈر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور وہ تجھے۔ اگر تیرا یہ گمان ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو کافر ہے۔ اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور پھر تو اپنے گناہوں کو مخلوق سے چھپاتا ہے اور اس کے سامنے علی الاعلان کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تو اسے اس کے ادنیٰ بندوں سے بھی کم جانتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم شیعوں کی پیشانیوں میں ایک نور ہے جس کے سبب تم کو اہل دنیا پہچان لیتے ہیں۔ جب تمہاری آپس میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا کرو۔

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ کسی شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینا نہ چاہیئے سوائے رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کے سر اقدس اور دست مطہر کے یا ان کے جس کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینے سے خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ کا سر مبارک یا دستِ مطہر مراد ہو، اور اس کے یہ معنی سمجھ میں آتے ہیں کہ اس بات کا اشارہ ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی طرف ہے اور بظاہر سادات اور علماء بھی اس میں شامل ہیں تاکہ لوگ سادات کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کے فرزند ہونے کے سبب سے کریں اور علماء کی آنحضرتؐ کے دین کے مروج اور علوم کے محافظ ہونے کے سبب سے مگر احتیاط اس میں ہے کہ سوائے دست مبارک آنحضرت یا ائمہ علیہم السلام کے اور کسی کے ہاتھ کا بوسہ دینا نہ چاہیئے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے پیغمبر یا وصی پیغمبر کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا مناسب نہیں ہے۔

# تیسری فصل

## مجالس اور مجالس میں بیٹھنے کے آداب

منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو وصیت کی کہ آٹھ آدمیوں کو اگر ذلت پہنچے تو اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیئے، اوّل جو شخص بلا طلب کسی دعوت میں چلا جائے دوسرے وہ شخص جو صاحب خانہ پر حکومت کرے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے دشمنوں سے بھلائی کا طالب ہو۔ چوتھے وہ شخص جو بخیلوں اور لئیموں سے بذل و احسان کی امید رکھتا ہو۔ پانچویں وہ شخص جو دو آدمیوں کی بات میں بغیر ان کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ شخص جو بادشاہ کا استخفاف کرے۔ ساتویں وہ شخص جو محفل یا مجلس میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جو اس کے شایان شان نہ ہو۔ آٹھویں وہ شخص جو کسی ایسے شخص سے باتیں کرتا ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرے۔

حضرت جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں مجموعاً یا فرداً فرداً نہ ہوں اور وہ صدر مجلس میں بیٹھے احمق ہے اول جو کچھ اس سے دریافت کیا جائے اس کا جواب دے سکے۔ دوسرے جب اور لوگ حق کی باتیں کرنے سے عاجز ہوں تو وہ پورا پورا بیان کر سکے۔ تیسرے معاملات میں ایسی رائے دے سکے کہ اس رائے پر چلنے والوں کے لئے بہتری ہی بہتری ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو مومن کو ان سب کے پیچھے بیٹھنا چاہئے، کیونکہ لوگوں کے سروں کے اوپر سے پھلانگتے ہوئے صدر مجلس کی طرف جانا کم عقل کی علامت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب لوگ کسی جلسے میں بیٹھے ہوں اپنی اپنی جگہوں پر اور کوئی شخص پہنچ جائے اور اس کو لوگ بلائیں اور اس کے بیٹھنے کے لئے جگہ کشادہ کریں تو مناسب ہے کہ اس جگہ جا بیٹھے کیونکہ یہ ایک عزت ہے جو اس کے برادر مومن نے اس کے واسطے کی ہے اور کوئی نہ بلائے اور نہ جگہ خالی کرے تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا مناسب ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی کے گھر آئے اس کے لئے مناسب ہے کہ صاحب خانہ جس جگہ اسے بیٹھنے کا حکم دے وہیں بیٹھ جائے کیوں کہ صاحب خانہ اپنے گھر کی نیکی اور بدی سے خوب واقف ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ شارع عام پر ہرگز ہرگز نہ بیٹھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لوگوں کے درمیان ران کھول کر نہ بیٹھو۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مرتبہ سے کم جگہ پر بخوشی بیٹھ جائے جب تک اس جگہ سے نہ اٹھے گا خدا اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اکثر رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نشست کے تین طرز اختیار فرماتے تھے، کبھی تو زانو زمین سے اٹھا کر کھڑے کر لیتے تھے۔ اور دونوں ہاتھوں کو زانوں کے اردگرد ملا کر ایک ہاتھ کا پہنچا دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے اور کبھی کبھی دوزانوں بیٹھتے تھے، جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں اور کبھی ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھکر بیٹھتے تھے مگر چار زانوں کبھی نہ بیٹھتے تھے۔

روایت حسن میں ابوحمزہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو اس طرز سے بیٹھے دیکھا کہ ان حضرت کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگ اس طرز نشست کو اچھا نہیں سمجھتے کہ یہ وضع نشست خود پروردگار عالم کی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں تو تکان کی وجہ سے اس طرح بیٹھ گیا۔ مگر خدا کو کبھی تکان نہیں ہوتی نہ اس کو نیند آتی ہے نہ اونگھ، اسکے لئے جسم نہیں، جس کے لئے بیٹھنا اٹھنا سونا وغیرہ لازم ہو۔ ان چیزوں سے اس کی ذات منزہ ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو لوگ ایک جگہ گری کے

موسم میں بیٹھے ہوں ضرور ہے کہ اُن میں ہر ایک اپنے ہر طرف تخمیناً ایک بالشت کا فاصلہ چھوڑ کر بیٹھے۔ تاکہ لوگوں کو گرمی میں تکلیف نہ پہنچے۔

حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تنگ جگہ میں چارزانو بیٹھے اُسے آدمی نہ سمجھو۔

# چوتھی فصل

## صاحب خانہ کو اپنے گھر آنے والوں سے جو برتاؤ کرنے چاہئیں انکے آداب

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے اپنے دینی بزرگ کے اور کسی کیلئے تعظیم کے لئے اُٹھنا مکروہ ہے، یعنی عالم کی اس کے علم کے سبب اور نیک و پرہیزگار آدمی کی اُس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کے سبب تعظیم کی جائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کے گھر آئے صاحب خانہ پر اُس کا حق یہ ہے کہ اُس کے گھر آنے اور گھر سے جانے کے وقت تھوڑی تھوڑی دور ساتھ چلے۔

یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر آئے تو جب تک وہ وہاں سے نہ جائے صاحب خانہ پر حکم بڑا اور جو کچھ وہ حکم دے صاحب خانہ کو اس کی اطاعت کرنی چاہئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کے لئے کوئی تحفہ لائے مثلاً تکیہ یا بچھونا یا کوئی لباس یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کوئی مومن کسی مومن کو سلام ہی کرے تو بہشت ان چیزوں کا معاوضہ دینے کے لئے قریب ہوتی ہے۔ اس وقت جناب احدیت کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ میں نے اہل بہشت کا کھانا سوائے پیغمبروں اور اُن کے وصیوں کے اور اہل دنیا پر حرام کر دیا ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا بہشت کو حکم ہوگا کہ آج تو مومنوں کے تحفے کا بدلہ دیدے اس وقت غلمان اور حوریں بہشت سے بڑے بڑے خوان جن پر موتیوں کی جالیاں لگے ہوئے خوان پوش ہونگے۔ لیکر نکلیں گے۔ اور میدان حشر میں ان لوگوں کے پاس لائیں گے ان لوگوں کی عجیب کیفیت ہوگی، ایک طرف تو جہنم اور اس کی عقوبات پیش نظر ہونگے، اور دوسری طرف بہشت اور اس کے نعمات کہ حواس باختہ ہونگے اور عقل بیکار، خوان سامنے آئیں گے مگر کچھ نہ کھائیں گے، تب ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کرنے لگا کہ خدائے تعالیٰ نے تم پر اس شخص پر قطعی حرام کیا ہے، جس نے بہشت کے کھانے میں سے کچھ نہیں کھایا۔ اس وقت ہاتھ بڑھا بڑھا کر کھائیں گے۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کا حق سب جانتے ہیں صرف منافق نہیں جانتا۔ اول سفید ریش والا بڈھا مسلمان، دوسرا حافظ قرآن یا معنی قرآن جاننے والا تیسرے امام عادل۔

کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وہ کون سی عزت ہے جسکو رد کرنا نہ چاہئے؟ فرمایا کہ وہ عزت اس قسم کی ہے جیسے کسی کے لئے بیٹھنے کی جگہ دینا یا عطر وغیرہ پیش کرنا، یا بیٹھنے کے لئے کوئی چیز

بچھا دینا اور اسی طرح کے امتیازات
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی جو اس کے پاس آئے عزت کرے تو ایسا ہے کہ جیسے خدا کی عزت کی
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بعوض ہر مہربانی کے جو کوئی اپنے برادر مومن کے ساتھ برتے گا، خدائے تعالیٰ اس کو بہشت میں حور و غلماں عطا فرمائے گا۔

# پانچویں فصل

## وہ جلسے اور صحبتیں جن میں جانا روا ہے اور وہ لوگ جن کے پاس بیٹھنا اٹھنا مناسب ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس شخص کی پیروی کرو جو تم کو رُلا رُلا دے مگر تمہارا خیر خواہ ہو اور اس شخص کے کہنے پر عمل نہ کرو جو تم کو ہنستا ہوا اور فریب دینا چاہتا ہو
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پہلے سمجھ لو کہ تم کس سے باتیں کرتے ہو۔ اور کس کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہو، کیونکہ ہر شخص کی موت کے وقت اس کے ہمنشیں دکھلائے جاتے ہیں۔ اگر اُن کا چال چلن اچھا ہوتا ہے اور وہ نیک ہوتے ہیں تو اسے خوشی ہوتی ہے اور اگر اُن کا چال چلن بد ہوتا ہے تو اسے رنج ہوتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں اپنے بھائیوں میں سب سے بہتر اسے جانتا ہوں جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے۔ یہ بھی فرمایا کہ پرانے دوستوں کی محبت لازم سمجھو اور نئے دوستوں کی صحبت سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اپنے عہد کو وفاداری سے نہیں نباہتے ہیں۔ اور تمام آدمیوں سے خواہ تمہارا کسی پر کتنا ہی اعتبار ہو بدگمان ضرور رہو۔
حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ ان مقامات سے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو، ان صحبتوں سے جن کی نسبت لوگ بدگمانیاں کرتے ہوں بہت اجتناب کرو، کیونکہ برا ہمنشیں اپنے دوست کو فریب دیتا ہے۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے شک اور تہمت کے موقعوں سے بچو، مناسب نہیں کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بھی راستے میں کھڑا ہو۔ کیونکہ سب راہگیر یہ نہیں جان سکتے کہ یہ اس کی ماں ہے۔
حضرت امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ ہرگز ہرگز مصاحبت اور رفاقت نہ کرنی چاہئے۔ اوّل جھوٹے کے ساتھ کہ اس کی مثال سراب کی سی ہے کہ وہ اپنے جھوٹ سے ہمیشہ تمہیں دھوکہ دیگا اور اکثر بعید کو قریب دکھلائے گا اور قریب کو بعید۔ دوسرے فاسق کے ساتھ کہ وہ تم کو ایک وقت کھانے یا اس سے بھی کم کے عوض تم کو دوسروں کے ہاتھ بیچ دے گا۔ تیسرے بخیل کے ساتھ کہ وہ سخت سے سخت ضرورت میں بھی اپنے مال سے تمہاری امداد نہ کرے گا۔ چوتھے احمق کے ساتھ اگر تمہیں نفع بھی پہنچانا چاہے گا تو الٹا نقصان ہوگا۔ پانچویں اس شخص کے ساتھ

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تین قسم کے آدمیوں کی ہمنشینی دل کو مردہ کرتی ہے، اوّل کمینے یا ادنیٰ درجے کے لوگ، دوسرے عورتیں، تیسرے امراء۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدعتی لوگوں کی مصاحبت و ہمنشینی سے گریز کرو ورنہ لوگ تمکو بھی ویسا ہی سمجھیں گے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے دانا وہ شخص ہے جو جاہلوں کی صحبت سے بھاگے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کو کوئی برا کام کرتے دیکھے اور اس کا روکنا بھی اُس کے امکان میں ہو پھر نہ روکے تو اس نے دوستی اور برادری میں خیانت کی، اور جو شخص احمق کی مصاحبت سے پرہیز نہ کرے تو اس میں بہت جلد اس کے اخلاق سرایت کر جائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہوتی ہیں، اوّل بے وفا سے محبت کرنا، دوسرے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنا جو احسان نہ مانے، تیسرے ایسے شخص کو علم سکھانا جو توجہ نہ کرے، چوتھے ایسے شخص سے راز کہنا جو اسکی حفاظت نہ کر سکے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کن کن لوگوں کی ہمنشینی اختیار کریں۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کی جن کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے جن کی باتوں سے تمہارا علم بڑھے جن کے افعال سے عقبیٰ کی طرف تمہارا میلان زیادہ ہو۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں، اول گناہ پر گناہ کرنا دوسرے عورتوں سے زیادہ باتیں کرنا تیسرے احمقوں سے جھگڑنا کہ تم ایک بات کہو اور وہ دوسری بات نکال لیں۔ چوتھے مردوں کے ساتھ ہمنشینی کرنا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مردے کون؟ فرمایا وہ امرا جو خدا کو بھول گئے ہوں۔

منقول ہے کہ امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے، دیندار خداشناس لوگوں کی صحبت میں بیٹھو اور اگر ایسے لوگ میسر نہ ہوں تو اوروں کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے اور موجب سلامتی ہے۔ اور اگر ناچار دنیا داروں کی صحبت میں بیٹھنا ہی پڑے تو بامروت لوگوں کے پاس بیٹھو کہ وہ اپنے جلسوں میں فحش نہیں بکتے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو اپنے باپ کے مصاحبوں کی عزت کرنی اور ان کی حفاظت کرنی لازم ہے کیونکہ اُن کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہے جیسے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے کہ جن صحبتوں میں تم بیٹھنا چاہو تو پہلے بنظر بصیرت اُن کو دیکھو اگر اُن میں کوئی گروہ خدا کا یاد کرنیوالا ہے تو اُن کے پاس بیٹھو کیونکہ اگر تم عالم ہو تو انھیں تمہارے علم سے نفع پہنچیگا اور اُن کے پاس تمہارے بیٹھنے سے اُن کا علم بڑھ جائے گا۔ اور اگر تم جاہل ہو تو تمہیں اُن سے علم حاصل ہوگا، اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر رحمت نازل کرے اور تم بھی اس میں شریک ہو۔ اور اگر اُن میں سے کوئی گروہ ایسا ہی جو خدا کو یاد نہیں کرتا، اُن کے پاس نہ بیٹھو کیونکہ اگر تم جاہل ہو تو تمہاری جہالت اور بڑھ جائے گی، اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر کوئی عذاب نازل کرے

اور تم کو بھی اس میں شریک کرے

دوسری حدیث میں فرمایا کہ قدیم زمانے کے دانا یہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے کے گھر جانے کے لئے ان دس اسباب میں سے کوئی ایک ہونا چاہئے۔ اوّلؔ حج و عمرہ ادا کرنے کے لئے خدا کے گھر جانا دوسرےؔ دینی بادشاہوں کے گھر جانا کہ ان کی اطاعت کا نفع بہت بڑا ہے۔ اور ان کی مخالفت میں ضرر بہت سخت ہے۔ تیسرے دینی و دنیاوی علوم حاصل کرنے کے لئے علماء کے گھر جانا چوتھے صاحبانِ جود و کرم کے گھر جانا۔ جو اپنا مال ثواب آخرت کی اُمید پر خرچ کرتے ہوں پانچویںؔ احمقوں کے گھر جانا کہ لوگ بہ سبب حادثات زمانہ کے اُن کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی حاجتیں ان کے پاس لے جاتے ہیں۔ چھٹے حصول عزت اور رفع احتیاج کے لئے بڑے آدمیوں کے گھر جانا ساتویںؔ معاملات میں مشورہ کرنے کے لئے اُن لوگوں کے پاس جانا جن کی رائے پر لوگوں کو بھروسہ ہو۔ اور جن کی متانت اور استقلال سے لوگوں کو نفع کی اُمید ہو۔ آٹھویں برادران ایمانی کے گھر اس غرض سے جانا کہ اُن سے ملنا جلنا واجب، اور اُن کا حق لازم ہے۔ نویں دشمنوں کے گھر اس لئے جانا کہ میل جول سے اُن کا ضرر دور ہو جائے، اور رفق و مدارت سے اُن کی عداوت جاتی رہے۔ دسویںؔ ایسی صحبت میں جانا جہاں کی ملاقات سے آداب مجلس حاصل ہوں۔ اور اخلاق درست ہوں اور اُن سے باتیں کرنے سے اُنس پیدا ہو۔

# چھٹی فصل

## چھینکنے ڈکار لینے اور تھوکنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کا حق مسلمان بھائی پر یہ ہے کہ جب اس سے ملے سلام کرے اور جب بیمار ہو عیادت کرے۔ پیٹھ پیچھے اسکا خیر خواہ رہے اور جب وہ چھینکے تو اسکے حق میں دعا کرے۔

لازم ہے کہ چھینکنے والا یہ کہے۔ الحمدُ للہ ربِّ العالمین لا شریک لہٗ [۱]

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس حالت میں آدمی صحیح اور تندرست ہوتا ہے۔ اس پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے بہت سی نعمتیں ہوتی ہیں مگر وہ ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھول جاتا ہے۔ اس سبب سے خدا تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑتی پھرے اور ناک سے نکل جائے یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں خدائے تعالیٰ کی حمد مقرر کی گئی ہے۔ کیونکہ یہ ان نعمتوں کا شکریہ اور اس غفلت کی تلافی ہو جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک نابالغ لڑکا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اسے چھینک آئی۔ اس نے الحمد للہ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارکَ اللہُ فیکَ [۲]

حضرت جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ جو شخص چھینک لینے کے بعد یہ کہے:

---

ترجمہ [۱] اس خدا کا جو تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں۔ شکر ہے۔

ترجمہ [۲] اللہ تجھ میں برکت دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ [1] اسے کانوں اور دانتوں کا درد نہ ستائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چھینک کی آواز سن کر خدا کی تعریف کرے اور پیغمبرؐ اور اہلبیت پر درود بھیجے تو وہ آنکھوں اور دانتوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔

دوسری حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مسلمان چھینک گرکسی وجہ سے چپ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس کی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتے ہیں اور اگر وہ خود الحمدُ للّٰہِ رَبِّ العالمین کہتا ہے تو فرشتے اس کو یغفِرُ اللّٰہُ لَکَ [2] کہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ بیمار کا چھینک لینا اُس کی تندرستی کی علامت اور جسم کی راحت کا موجب ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکیں جسم کو نفع دیتی ہیں جب تک تین سے زیادہ نہوں اور اگر تین سے زیادہ آئیں تو پھر داخل مرض ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو چھینک آئے وہ سات دن تک مرنے سے مامون رہتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے چھینک اس بات کی تصدیق کرتی ہے جس کے متصل واقع ہو اس بات کی سچائی کی علامت بھی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہت سی چھینکیں آنا پانچ قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے اوّل جذام۔ دوسرے لقوہ۔ تیسرے آنکھوں میں پانی اترنا، چوتھے نتھنوں کا خشک اور سخت ہو جانا۔ پانچویں آنکھوں میں پر وبال پڑنا۔ اور اگر یہ منظور ہو کہ چھینکیں کم ہو جائیں تو چھ رتی روغن مرزہ ناک میں ٹپکالیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پانچ روز ایسا ہی کیا چھینکیں بند ہو گئیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پاخانہ میں چھینک آئے تو اسے چاہئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دل میں کہہ لے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ ان حضرت کی مراد یہ ہو کہ چپکے چپکے کہہ لے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل طاہرین پر درود بھیجنا واجب ہے

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی کو ڈکار آئے تو آسمان کی طرف منہ نہ اٹھائے یہ بھی فرمایا کہ ڈکار خدا کی ایک نعمت ہے۔ اس کے بعد الحمد للہ کہنا چاہئے۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کو مناسب ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے اور اگر بھول کر ایسا ہو جائے تو استغفار پڑھے۔

---

[1] شکر ہے اس کا جو تمام عالم کا رب ہے ہر حالت میں

[2] اللہ تجھے بخش دے۔

# ساتویں فصل

## مزاح کرنا ہنسنا۔ کانا پھوسی کرنا ہمنشینی کے آداب اور اپنے جلسوں کے راز کی رازداری کرنا

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تین آدمی ایک جلسے میں بیٹھے ہوں تو ان میں سے دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے رفیق کے رنج اور ایذا کا باعث ہوگا۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بات کاٹ دے تو ایسا ہی جیسے اس نے اس کا منہ نوچ لیا۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ ہمنشینی رازداری ہے۔ یعنی جو باتیں اپنے جلسے میں ہوں ان کا ذکر ہمنشینوں کی رضامندی اور علم کے بغیر اور کہیں نہ ہونا چاہئے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب جلسوں کی رازداری کرنی چاہئے۔ سوائے ان جلسوں کے جن میں کوئی ناحق قتل کیا گیا ہو۔ یا زنا کیا گیا ہو، یا کوئی مال غصب کیا گیا ہو

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہو سکتا جسے مزاح اور خوش طبعی کی عادت نہ ہو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں میں خوش طبعی کرتا ہے۔ جب تک وہ فحش نہ بکے خدا اسکو دوست رکھتا ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا ہنسنا تبسم ہونا چاہئے آواز نہ نکلے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بہت ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اور دین اس طرح ضائع ہوتا ہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ بغیر کسی تعجب کے ہنسنا نادانی ہے۔

دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ بہت زیادہ مزاح نہ کرو اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ جس شخص سے تمہیں محبت ہو اس سے مزاح کرو۔ ہاتھا پائی نہ کرو۔

دوسری حسن حدیث میں فرمایا کہ قہقہہ مار کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے اور یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے چہرے کی آب وتاب جاتی رہتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ لوگوں کا ٹھٹھا نہ اڑاؤ کہ وہ بھی ادنیٰ درجہ کی گالی سمجھی جاتی ہے۔ اور اس سے اور لوگوں کے دلوں میں کینے پیدا ہو جاتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ٹھٹھا کرنے سے نور ایمان جاتا رہتا ہے۔ مروت اور مردانگی کم ہو جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام فقط رویا کرتے تھے ہنستے کبھی نہ تھے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روتے بھی تھے اور ہنستے بھی تھے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت یحییٰ علیہ السلام کے کردار سے بہتر تھی۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا بیٹا زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے آدمی قیامت کے دن مفلس ہوگا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جس شخص کو جہنم کی موجودگی کا یقین ہو اس شخص کو ہنسی کیونکر آتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت سے آدمی ہیں جو اوقات گزاری اور بیہودگی کے طور پر ہنستے ہیں۔ ان کو قیامت کے دن بہت سا رونا پڑے گا۔ اور بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے گناہوں پر روتے ہیں۔ وہ بہشت میں خوش حال ہونگے اور قیامت کے دن بہت ہنسیں گے۔

الحاصل ان حدیثوں سے اور دیگر حدیثوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو ایسا نہ رہنا چاہئے کہ منہ پھولا ہوا ہے طبیعت منقبض ہے۔ ہر شخص سے رُکے رُکے ہیں۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ کشادہ رو خندہ پیشانی رہے، اور تھوڑی تھوڑی خوش طبعی کرے، البتہ بہت سا ہنسنا، بہت دل لگی اور مذاق کرنا، لوگوں کے ٹھٹھے اڑانا مذموم ہے، یہ نادانوں اور کم ظرفوں کا کام ہے

# آٹھویں فصل

## ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق جو ایک دوسرے کے ذمہ ہوتے ہیں

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو تمہارے پاس اور پڑوس میں رہنے والے ہوں، اُن کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، اور تمام حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا ایمان کامل ہو جائے۔ اور جو تمہارے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے ہیں اُن کے ہمنشینی کے حقوق ادا کرو، تاکہ تمہارا اسلام کامل ہو جائے۔

مفضل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ کی خدمت میں گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا ہمسفر کون تھا؟ میں نے عرض کی کہ برادران ایمانی میں سے ایک شخص تھا۔ فرمایا اب وہ کیا ہوا۔ مینے عرض کی کہ جب سے میں شہر میں داخل ہوا ہوں مجھے اس کے قیام کی جگہ معلوم نہیں۔ فرمایا کہ تو نہیں جانتا کہ جو شخص چالیس قدم کسی کے ساتھ چلے۔ خدائے تعالیٰ اس کے حق کے متعلق بھی روز قیامت سوال کرے گا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمی میں یہی عیب کافی ہے کہ وہ جن باتوں کو دوسروں کے نسبت عیب سمجھے ان باتوں سے اپنے بارے میں چشم پوشی کرے اور لوگوں کو کسی ایسی عادت کی نسبت برا بھلا کہے جس کو وہ خود نہ چھوڑ سکے۔ اور اپنے ہمنشین کو کسی ایسی چیز کی نسبت تکلیف دے جس سے خود کو کوئی نفع حاصل نہیں

ہوسکتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہیں، یا مومن یا جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دینا چاہئے اور جاہل کے ساتھ بے عقلی سے نہ پیش آنا چاہئے۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مصاحبوں کے ساتھ حق مصاحبت ادا نہ کرے اور رفیقوں کی رفاقت اچھی طرح نہ نباہے اور جس کا نمک کھائے اس کے ساتھ نمک حلالی نہ برتے، اور جو شخص اس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہو اسکے ساتھ مہربانی سے نہ پیش آئے وہ نہ ہمارا، اور نہ ہم اُس کے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین چیزوں سے آدمی کی محبت اس کے مسلمان بھائی کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اولؔ جب اس سے ملے تو ہشاش بشاش اور خوشحال ملے۔ دوسرےؔ جب وہ پاس بیٹھنا چاہے تو اس کے لئے جگہ کر دے تیسرے جو نام اسے پسند ہو، اسی سے اسے پکارے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار نصف دانائی ہے۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جمیع اصحاب میں سب کی طرف برابر التفات فرماتے تھے، کسی ایک کی طرف بہ نسبت دوسرے کے زیادہ توجّہ نہ ہوتی تھی، اور کبھی اپنے اصحاب کے سامنے پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سامنے موجود ہو تو اسے اس کی کنیت سے پکارو اور جب غیبت میں وذکر کرو تو اُسکا نام لو۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے جب کسی شخص کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسب ہے کہ اسکا اس کے باپ کا اور اس کے کنبہ کا اور اس کے عزیزوں کا نام معلوم کرے کہ یہ دوستی اور برادری کے لازم حقوق میں سے ایک حق ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریگا تو احمقوں کی سی ملاقات سمجھی جائے گی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنے برادر مومن سے زیادہ بے تکلفی کی باتیں نہ کرو اور ایک حجاب باقی رکھو تاکہ آپس کی شرم وحیا نہ جاتی رہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی کے چہرے پر سے گھاس پھونس کا تنکا یا مٹی وغیرہ جو لگا ہو دور کر دے۔ تو خدائے تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور جو شخص کسی برادر مومن کو دیکھکر خوش یا متبسم ہوگا تو اس کے لئے بھی دس نیکیاں لکھی جائیں گی

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امّت میں سب سے بدتر وہ گروہ ہے جس کی بدی سے لوگ ڈرتے ہوں۔ جتنے اس قماش کے ہیں وہ نہ میرے نہ میں اُن کا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ولد الزنا کی چند علامتیں ہیں اولؔ اہلبیت رسالت کا دشمن ہونا دوسرے جس حرام سے وہ پیدا ہے اسی کی طرف مائل ہونا۔ تیسرے دین خدا کی حقارت کرنا۔ چوتھے رو در رو لوگوں کو تکلیفیں پہنچانا۔ اور جو شخص لوگوں سے ملکر انھیں تکلیف پہنچائے وہ ضرور ہے کہ ولد الزنا ہوگا۔ یا اسکی ماں حالتِ حیض میں حاملہ

ہوئی ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین باتوں میں دنیا و آخرت کی خوبی ہے۔ اوّل جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کردو۔ دوسرے جو شخص تم سے قطع محبت کرنی چاہے تو اس کے ساتھ میل جول کرو۔ تیسرے جو تم سے جہالت یا اکھڑپن سے پیش آئے تم اسکے ساتھ حلم اور بردباری برتو۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصے کو پی جائے، خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل کو ایمان سے پر کردے گا۔ اور اس کو ہولِ محشر سے نجات دے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصے کو کام میں نہ لائے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عزت بڑھائے گا۔

# نویں فصل

## صحبتوں اور جلسوں میں ذکر خدا کرنے کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہانتک ہوسکے جلد باغہائے بہشت میں پہنچو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ باغہائے بہشت کونسے ہیں۔ فرمایا وہ حلقے اور مجمع جن میں خدا کو یاد کیا جائے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جس جلسے میں بیٹھکر اُٹھتے تھے خواہ چند لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسی جلسہ میں ۲۵ پچیس مرتبہ استغفار پڑھتے تھے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہانتک ہوسکے جلد باغہائے بہشت میں پہنچو جیسا کہ اس وقت خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا جب کہ اور لوگ جہاد سے بھاگے جاتے ہوں۔ اور ایسے شخص کا انجام بہشت ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس مجمع یا گروہ میں لوگ جمع ہوں اور اس میں کوئی خدا کا ذکر یا خدا کو یاد نہ کرے اور نہ اپنے پیغمبرؐ پر درود بھیجے تو قیامت کے دن وہ مجمع ان لوگوں کے لئے باعث اندوہ و پشیمانی ہوگا۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس توریت میں جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار عالم سے عرض کی کہ خداوندا بعض گروہ ایسے بھی میرے پاس آتے ہیں کہ میں تیری شان اس سے کہیں رفیع تر اور کہیں برتر سمجھتا ہوں کہ تیرا ذکر اُن کے سامنے کروں پروردگار عالم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ میرا نام ہر موقع پر لینا اور مجھے ہر حالت میں یاد کرنا بہتر ہی بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فرزند آدم تو مجھے آدمیوں کے

مجمع میں یاد کرتا کہ میں تجھے اس مجمع میں یاد کروں جو تیرے مجمع سے کہیں بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرا ذکر مومنوں کے گروہ میں کرتا ہے۔ میں اس کا ذکر فرشتوں کے گروہ میں کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قیامت کے دن پورا پورا حساب حاصل کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ جب کسی جلسہ میں بیٹھے تو یہ آیتیں پڑھ لیا کرے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان آیتوں کا کسی جلسے کے آخر میں پڑھ لینا، اس جلسہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

# دسویں فصل

## محفلوں اور مجمعوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمۂ اہلبیت علیہم السلام کے ذکر کرنے ان کے علوم میں بحث ومباحثہ کرنے اور ان کے فضائل مناقب کی حدیثیں بیان کرنیکی فضیلت۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو لوگ جلسے میں جمع ہوں اور خدا کا اور ہمارا ذکر نہ کریں تو قیامت کے دن اس مجمع کا اُن کو افسوس کرنا پڑے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے چند فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ وہ روئے زمین پر پھرتے رہیں، جب ان کا گزر کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ، ہمارا مطلب مل گیا۔ چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور گروہ کے شریک حال ہو جاتے ہیں جب یہ گروہ متفرق ہوتا ہے تو اگر انہیں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ فرشتے اس کی عیادت کو آتے ہیں۔ اور اگر کوئی مر جاتا ہے تو اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں، اور اگر کوئی غائب ہو جاتا ہے تو اسکی جستجو کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کچھ فرشتے آسمانوں پر ایسے ہیں وہ ان شیعوں کی طرف خاص نظر ڈالتے ہیں جو اکیلے یا دو دو تین تین مل کر فضائل آل محمد صلوات اللہ علیہم بیان کرتے ہیں۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم اس جماعت کی ہمت نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت اور اپنے دشمنوں کی کثرت کے فضائل آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ بیان کر رہے ہیں۔ فرشتوں کا ایک اور گروہ ان کو جواب دیتا ہے [1] ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

---

[1] ترجمہ: خدا کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے اور خدا سے زیادہ فضل والا کوئی نہیں۔ اسکی بزرگی سب سے بڑی ہے۔ ۱۲

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے میسّر سے دریافت فرمایا کہ آیا تم ہمارے شیعہ لوگ کسی موقع پر جمع ہوتے ہو اور ہم اہلبیت کے علوم و فضائل کا آپس میں ذکر کرتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ ہاں واللہ۔ حضرت نے فرمایا مجھے واللہ یہ بات پسند ہے کہ میں تمہاری مجلس میں آؤں اور تمہاری خوشبو سونگھوں کہ تم خدا اور خدا کے فرشتوں کے دین پر ہو۔ اب حرام چیزوں سے پرہیز کرکے اور عبادت خدا میں کوشش کرکے ہماری امداد کرو کہ ہم تمہاری سفارش کرسکیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاں دو یا تین یا تین سے زیادہ مومن اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اتنے ہی فرشتے بھی آجاتے ہیں۔ اگر یہ مومنین خدا سے کسی چیز کے طلبگار ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور اگر کسی شر سے خدا کی پناہ مانگتے ہوں تو وہ فرشتے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان سے اس بدی کو ٹال دے۔ اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ انکی حاجت پوری ہوجائے۔

اور جس جگہ تین یا تین سے زیادہ منکر حق اہلبیت جمع ہوتے ہیں وہاں ضرور بالضرور ان سے زیادہ دس گنے شیطان بھی آجاتے ہیں، اور جسطرح کی یہ لوگ باتیں کرتے ہیں اسی طرح کی وہ شیاطین بھی کرتے ہیں، اور اگر یہ لوگ ہنستے ہیں تو شیاطین بھی ان کے ساتھ ہنستے ہیں، اور اگر یہ خدا کے دوستوں کی مذمت کرتے ہیں تو وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی مومن ایسے شیطانوں میں جا پھنسے تو اس کو مناسب ہے کہ جب خدا کے دوستوں کی مذمت شروع ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور شیطانوں کا ہمنشین و شریک نہ رہے، کیونکہ خدا کے غضب کی برداشت کسی میں نہیں ہوسکتی اور خدا کی لعنت کو کوئی شے دفع نہیں کرسکتی، اور اگر وہاں سے اُٹھ کر چلے جانے میں کسی طرح کی مجبوری ہو تو دل سے ان مذمتوں کا انکار کرے اور ذرا ذراسی دیر کے لئے اٹھ جایا کرے اور پھر چلا آیا کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومنوں کا عنداللہ ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا جسطرح شیطان اور اس کے لشکریوں کو زخمی کرتا ہے ویسی اور کوئی شئے زخمی نہیں کرتی۔ جب دو مومن ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اور ہم اہلبیت کی کسی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو شیطان کے چہرے کا تمام گوشت گر پڑتا ہے ذرہ بھر باقی نہیں رہتا اور جو تکلیف اسے پہنچتی ہے اس کے سبب سے اس کی روح اس سے استغاثہ شروع کردیتی ہے، آسمانوں کے اور بہشتوں کے فرشتوں کو اس بات کی خبر ہوتی ہے تو وہ اس پر لعنت کرتے ہیں اور کوئی مقرب فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو اس پر لعنت نہ کرتا ہو۔ اور وہ اس وقت ناامید محروم زمین پر گر پڑتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی مجلسوں کو جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ذکر سے مزین کرو۔ کیونکہ اس ذکر میں پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ستر خصلتیں ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ کے لئے اتنی فضیلتیں مقرر کی ہیں کہ زیادتی کے سبب سے ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔ اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اور دل سے اس کا اقرار اور یقین بھی رکھتا ہو تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیئے جائیں گے۔ گو قیامت کے دن اس کے گناہوں کی تعداد تمام آدمیوں اور جنوں کی تعداد کے برابر ہو۔ اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے، جب تک اس کتاب کا نشان باقی رہے گا، فرشتے اس

کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے، اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کو سنے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کے وہ تمام گناہ جو کانوں سے متعلق ہیں بخشدے گا۔ اور جو شخص ان کے لکھے ہوئے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت پر نظر ڈالے گا اس کے تمام گناہ جو آنکھوں سے متعلق ہیں بخشدے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں راستہ چلتا ہے، خدائے تعالیٰ اس کے لئے بہشت کا راستہ کشادہ کردے گا اور فرشتے طالب علم کے لئے بخوشی اپنے بال و پر بچھا دیتے ہیں۔ اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب طالبِ علم کے لئے دعا کرتے ہیں یہانتک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اس شخص پر سخت افسوس ہے جو جمعہ کے دن بھی مسائل دینی سیکھنے کے لئے اپنے کاروبارِ دنیوی سے فارغ نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرے بندوں میں علم کا تذکرہ مردہ دلوں کو زندہ کردیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ملاقات کرو تو علم کا مباحثہ کرو، اور حدیثیں بیان کرو کیونکہ حدیثیں ان دلوں کو روشن کردیتی ہیں جو زنگ آلود ہوگئے ہوں۔ اور دل ویسے ہی زنگ آلود ہوجاتے ہیں جیسے کہ تلواریں۔ اور جس طرح تلوار کی جلا صیقل سے ہوتی ہے اسی طرح دلوں کی احادیث سے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ علم کا باہم تذکرہ کرنا، اس نماز کا ثواب رکھتا ہے جو قبول ہوچکی ہو۔

# گیارھویں فصل

## برادرانِ ایمانی سے مشورہ کرنا اور اس کے آداب

حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی رائے کو کافی و وافی سمجھتا ہے اور دوسروں سے رائے نہیں لیتا وہ اپنی جان کو بہت سے خطروں میں ڈالتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں۔ اور برادرانِ ایمانی سے بقدر انکی پرہیز گاری کے محبت کرو۔ بدکار عورتوں سے ڈرتے رہو اور نیک بیبیوں پر بھی پورا اعتماد نہ کرو۔ اور اگر وہ تمہیں نیک کام کرنے کے لئے کہیں تو ان کے خلاف کرو تاکہ ان کو یہ خیال نہ پیدا ہوسکے کہ وہ بدیوں میں تم کو اپنے موافق بنا سکیں گی۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ آپسمیں مشورہ کرتا ہو۔ اس مشورے میں کوئی شخص محمد یا حامد یا محمود یا احمد نام بھی شریک ہو تو جو بات اُن کے حق میں بہتر ہوگی وہ ضرور بالضرور ان پر ظاہر ہوجائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے عمار ساباطی سے فرمایا تھا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ خدا کی نعمت سے برابر فائدہ اٹھائے بامروت مشہور ہو اور بہتری عمر خیر و خوبی سے بسر ہو تو اپنے معاملات میں غلاموں اور کمینے لوگوں سے رائے نہ لیا کر۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بزدل اور ڈرپوک لوگوں سے رائے نہ لو کہ وہ بلاؤں کے آسان راستوں کو تم پر دشوار کر دیں گے۔ اور بخیل لوگوں سے مشورہ نہ کرو کہ وہ تمہارے مقصد و مراد تک پہنچنے سے تمہیں روکیں گے اور جو لوگ دنیا کے بارے میں حریص ہوں ان سے مشورہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ ان طریقوں کی خوبیاں بیان کریں گے جو سب سے بدتر ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ یا علی جو شخص استخارہ کر لیتا ہے۔ حیران نہیں ہوتا اور جو شخص معاملات میں لوگوں سے مشورہ کر لیتا ہے اسے پچھتانا نہیں پڑتا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام باوجود اپنی عقل کامل کے اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی سے مشورہ کر لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات خدائے تعالیٰ وہ امر اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عقلمند دیندار اور پرہیزگار آدمی سے مشورہ کرو اور جب وہ کوئی بات کہے تو اس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دنیا و آخرت کی خرابی کا باعث ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص سے کوئی برادر مومن رائے لے اور وہ جس بات میں اس شخص کی بہتری جانتا ہو وہ نہ کہے تو خدا اس کی عقل و رائے سلب کر لیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ کرنے کے چند قاعدے ہیں جو اس کا لحاظ نہ رکھے گا اس کے لئے مشورے کا نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ ہوگا۔ اول جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ دانا ہو۔ دوسرے آزاد اور دیندار ہو تیسرے رائے طلب کرنیوالے کا برادر ایمانی یا سچا دوست ہو۔ چوتھے جس امر میں مشورہ کرنا ہے وہ تمام امر تمام وکمال اس پر کھول دیا ہو تاکہ وہ اس کے تمام پہلوؤں سے ویسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ یہ خود ہے پھر جو کچھ وہ رائے دے اسے پوشیدہ رکھے ان قواعد پر عمل کرنیسے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر رائے دینے والا دانا ہے تو تم اس کے مشورے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر وہ آزاد و دیندار ہے تو تمہاری بہتری میں جو سعی و کوشش کا حق ہے وہ پورا پورا ادا کرے گا۔ اور اگر وہ تمہارا برادر ایمانی یا سچا دوست ہے تو جو راز تم نے اس سے کہدیا ہے اس کا افشا نہ کرے گا۔

یاد رکھنا چاہئے کہ مشورے کی فضیلت اور اہتمام میں یہی بات کافی ہے کہ خود حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو جو عقل رکھتے تھے قرآن مجید میں مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ [1]

---

[1] معاملات میں ان اصحاب سے مشورہ کیا کرو اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لو تو پھر خدا پر بھروسہ کیا کرو۔

# بارھویں فصل

## خط لکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادران ایمانی کی آپس کی محبت، اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک جگہ موجود ہوں تو ایک دوسرے کی ملاقات کو جائیں اور جب کوئی سفر میں ہو تو باہم ان کے خط وکتابت ہوتی رہے۔

حدیث صحیح میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے بالکل اسی طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ 'بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ' لکھنا ترک نہ کرو گو اس کے بعد ایک شعر ہی لکھو۔

یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون لکھنا ہے اس کی کتابت کی نسبت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کتابت زیادہ بہتر اور خوبصورت ہونی چاہئے۔

حدیث موثق میں ہے کہ لوگوں نے ان حضرت سے دریافت کیا کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنا کیسا ہے۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یہ تو ایک عزت ہے جو تم اسے دیتے ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان حضرت نے کسی جگہ کے متعلق خط لکھنے کا حکم دیا، جب وہ خط لکھکر ان حضرت کو دکھایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اس خط میں لکھا ہے، اس کی تعمیل کی اُمید کیونکر ہو سکتی ہے۔ حالانکہ مناسب مناسب موقعوں پر انشاء اللہ تعالیٰ لکھنا چھوڑ دیا گیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے غور سے دیکھو اور جہاں جہاں انشاء اللہ تعالیٰ ہونا چاہئے بنا دو۔

صحیح حدیث میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خط لکھو تو اس پر مٹی چھڑک دو کہ اس سے حاجت خوب روا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام خط کے اول میں یہ تحریر فرمایا کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم اذکر انشاء اللہ تعالیٰ والا مر بید اللہ [1]

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کاروبار یعنی خط وکتابت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور لکھنا چھوڑ دے اگر اس کو تارک الصلوٰۃ سے تشبیہ دیں تو کچھ مبالغہ نہیں۔

---

[1] انشاء اللہ لکھو کیونکہ کام فی الحقیقت خدا کے ہاتھ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مضمونِ خط سے کاتب کی دانائی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور ادائے رسالت سے قاصد کی فراست معلوم ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کے لئے رقعہ یا خط لکھو اور یہ بھی چاہو کہ وہ حاجت پوری ہو تو پہلے خالی قلم سے بغیر روشنائی کے رقعہ کے سرے پر یہ دعا لکھدو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان اللہ وعد الصابرین المخرج مما یکرھون والرزق من حیث لا یحتسبون جعلنا اللہ وایاکم من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون راوی حدیث کا بیان ہے کہ جب میں اس پر عمل کرتا تھا۔ میری حاجت پوری ہوتی تھی۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بہت سے کاغذات جمع ہو جاتے ہیں اگر ان میں خدا کا نام نہو تو آیا ہم اسے آگ پر جلا سکتے ہیں۔ فرمایا ہمیں پہلے انھیں پانی سے دھو ڈالو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطوں کو جلاؤ نہیں مٹا لو یا پھاڑ ڈالو

حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے انہی حضرت سے دریافت کیا کہ خدا کا نام تھوک سے بھی مٹا سکتے ہیں؟ فرمایا جو پاک سے پاک چیز میسر آئے اس سے مٹاؤ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ خدا کی کتاب کی عبادت یا خدا کا کوئی نام کاٹنا یا محو کرنا ہو تو پاک سے پاک جو چیز جو میسر ہو اس سے مٹاؤ، اور اس بات کی سخت ممانعت فرمائی کہ قرآن مجید آگ سے جلایا جائے یا قلم سے مٹایا جائے۔ اور بعض نسخوں میں لفظ قلم کی جگہ قدم بھی لکھا ہے۔

---

ترجمہ: سلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیشک خدا نے صبر کرنیوالوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو حالت انکو ناگوار ہو اس سے نجات دیگا اور رزق ایسی جگہ سے پہنچائیگا۔ جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں ہے۔ خدا ہمارا شمار ان لوگوں میں کرے جنکو کوئی ڈر نہو گا اور نہ انھیں کوئی رنج پہنچے گا۔

# بارھواں باب

## گھر میں آنے جانے کے آداب

## پہلی فصل

### فراخیٔ مکان

حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کی خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اسکا مکان کھلا کھلا ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک مکان خریدا اور اپنے دوستوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ تم اس مکان میں رہو کیونکہ تمہارا مکان تنگ ہے۔ اس شخص نے عرض کی یہ مکان میرے باپ نے بنایا ہے اس میں سے جانا مناسب نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ کچھ ضرور ہے کہ تمہارے باپ نے حماقت کی ہو تو تم بھی احمق بنے رہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں مومن کی راحت کا موجب ہوتی ہیں۔ اوّل تو کھلا ہوا مکان جو اس قدر پوشیدہ بھی ہو کہ اس کے عیوب اور پوشیدہ باتیں لوگوں پر ظاہر نہ ہوں۔ دوسرے نیکبخت بیوی جو دنیا و آخرت کے معاملات میں اس کی مددگار ہو۔ تیسرے کوئی بیٹی یا بہن جو اس کے گھر سے مرنے کے بعد نکلے یا نکاح کے بعد۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذیل کی باتیں انسان کی خوش نصیبی میں داخل ہیں ایک یہ کہ اس کا بیٹا اسکے ہمشکل ہو۔ دوسرے زوجہ خوبصورت ہو اور دیندار ہو۔ تیسرے سواری کے لئے چارپایہ موجود ہو۔ چوتھے مکان وسیع ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مکان کی نحوست سے مراد یہ باتیں ہیں۔ صحن کا چھوٹا ہونا، پڑوسیوں کا بد ہونا۔ اور خود مکان میں بہت سے عیب ہونا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تلخیٔ زندگانی ان دو باتوں میں ہو۔ ایک تو آئے دن مکان بدلنا، دوسرے روٹی بازار سے خریدنا۔

# دوسری فصل

## مکان میں زیادہ تکلفات کرنے اور زیادہ اونچا مکان بنانے کی مذمت

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حرام طریقے سے مال جمع کر لیتا ہے خدا یتعالیٰ اس پر بہت زیادہ اور بہت بلند عمارت بنانے کا شوق مسلط کر دیتا کہ وہ مال حرام کیچڑ پانی میں ضائع ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ ہو وہ قیامت کے دن مالک کے لئے وبال ہوگی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ ہے وہ قیامت کے دن مالک کیلئے وبال ہوگی۔ اور اوسی پر لادی جائے گی۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا یتعالیٰ نے اپنی زمین میں بعض قطعات ایسے قرار دیئے ہیں کہ اس کا نام مرحومات رکھا ہے اور اسے یہ بات پسند ہے کہ ان مقامات پر اس کا نام لیا جائے، اور اسے یاد کیا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے، اور وہ لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرے۔ اسی طرح بعض مقامات ایسے قرار دیے ہیں کہ ان کا نام منتقمات رکھا ہے اور جو شخص حرام طریقے سے مال پیدا کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ منتقمات میں سے کسی قطعہ کو اس پر مسلط فرما دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کو اس میں صرف کرے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص شہرت و ناموری کی غرض سے کوئی عمارت بنوائے تو قیامت کے دن اس مکان کو زمین کے ساتویں طبق تک کھود کر آگ میں تپائیں گے اور اس کے گلے میں ڈال کر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور پھر جہنم تک کوئی شے بیچ میں حائل نہ ہوگی، ہاں اگر توبہ کرے تو بچ سکتا ہے، لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ شہرت اور ناموری سے کیا مطلب۔ فرمایا ضرورت سے زیادہ بنانا دوسرے اتنا بلند بنانا کہ ہمسایوں کو تکلیف پہنچے، تیسرے یہ غرض سامنے رکھنا کہ بھائیوں کے مقابلے میں فخر و مباہات کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ عمارتوں پر مقرر ہے اور جو شخص اپنے مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ بلند کرتا ہے اسے یہ کہتا ہے کہ تو کہاں تک چلا جائے گا۔ دوسری روایت میں بجائے لفظ "فاسق" کے "اے سب فاسقوں سے بڑھکر فاسق تو کہاں تک چلا جائے گا" وارد ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے بال بچوں کو جن ستاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے۔ اس نے عرض کی کہ دس ہاتھ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لے اور آٹھ اور دس کے درمیان دیواروں پر چاروں طرف آیۃ الکرسی لکھ دے، کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے اس میں جن آجاتے ہیں۔

دوسری کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہو تو زمین سے آٹھ ہاتھ کے اوپر

آیۃ الکرسی لکھدینا چاہئے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ جنوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے مکان کی چھت سات ہاتھ اونچی رکھو، اور اس کے مختلف سمتوں میں کبوتر پال لو۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم نے ایسا کیا تکلیف جاتی رہی۔

دوسری روایت میں ابوخزیمہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی۔ اور جس جگہ حضرت کا مصلّےٰ تھا وہاں قبلہ کی طرف آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی۔

# تیسری فصل

## نقاشی کرنا، تصویر کھینچنا اور جاندار کی ایسی مورت بنانا جس کا سایہ پڑے

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ جس کا سایہ پڑسکے ایسی مورت بنانا حرام ہے، دیواروں اور کپڑوں پر تصویریں بنانا مکروہ ہے، مگر بعض اس کے بھی حرام ہونے کے قائل ہیں، احتیاط اس میں ہے کہ عمارت میں طلاکاری مطلق نہ کریں اور کسی قسم کی تصویر نہ بنائیں یہانتک کہ درخت وغیرہ کی بھی، خاص کر تمام و کمال انسان کی تصویر بنانے سے پرہیز کریں، اگر کوئی تصویر کھنچی ہوئی ہے تو چاہئے کہ اس کو ناقص کردیں۔ مثلاً اس کی آنکھیں پھوڑدیں، یا کوئی عضو مٹادیں۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ ہم فرشتوں کا گروہ اس گھر میں نہیں جاتا جسمیں کوئی کتا ہو یا مورت ہو یا وہ برتن ہو جسمیں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی مورت بنائیگا قیامت کے دن اُس سے کہا جائیگا کہ اسمیں جان ڈالے اور چونکہ وہ جان نہ ڈال سکے گا۔ اوس پر عذاب کیا جائے گا۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان بچھونوں کے اور فرشوں کی نسبت دریافت کیا کہ جسپر تصویریں بنی ہوں۔ فرمایا کہ گھر میں ایسی تصویروں کے ہونے کا کوئی مضائقہ نہیں ہے جن کے چہرے بگاڑ دیے گئے ہوں باقی جسم بدستور رہو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مکان میں کوئی تصویر تمہارے برابر ہو اس میں نماز نہ پڑھو، اور اگر مجبوری ہو تو اس تصویر کو کاٹ دو یا الٹ دو پھر نماز پڑھو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے ان حضرت سے درخت اور سورج اور چاند وغیرہ کی تصویر کھینچنے کی نسبت دریافت کیا تو فرمایا۔ جو جاندار نہیں اُن کا کچھ مضائقہ نہیں۔

# چوتھی فصل

## فرش مکان اور بستر کے آداب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں داخل زینت ہیں (۱) خوش خرام چارپایہ (۲) خوشرو غلام (۳) خوبصورت فرش۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو ایک بستر اپنے لئے درکار ہے۔ اور ایک اپنی زوجہ کے لئے اور ایک مہمان کے لئے اس سے زیادہ شیطان کا مال ہے

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگ ان حضرت کے پاس آئے اور حضرت کے گھر عمدہ عمدہ بچھونے اور فرش دیکھکر حیران رہ گئے کہنے لگے کہ ہم آپ کے مکان میں ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ہمیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم نکاح کرتے ہیں تو عورتوں کا مہر دیدیتے ہیں، اُن کا جو جی چاہے اپنے مہر سے خریدیں، یہ ہمارا مال نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خدمت میں گیا دیکھا آپ ایک بڑے سجے ہوئے مکان میں بیٹھے ہیں۔ جس میں خوبصورت خوبصورت فرش بچھے ہیں دوسرے دن پھر گیا تو دیکھا کہ آپ ایک ایسے مکان میں تشریف فرما ہیں جہاں بوریے کے سوا کچھ نہیں اور خود بھی موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کل جو تو نے دیکھا تھا وہ میری زوجہ کا مکان تھا اور اُس کی باری تھی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حریر اور دیبا کے فرش کے متعلق سوال کیا کہ آیا اس پر سونا، اٹھنا بیٹھنا نماز پڑھنا ہو سکتا ہے فرمایا کہ اس کو نیچے بچھاؤ، اٹھو، بیٹھو، مگر سجدہ نہ کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا صلواۃ اللہ علیہ گرمی کے موسم میں بوریے پر تشریف فرما ہوتے تھے اور جاڑوں میں کمبل پر اور گھر میں موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر نکلتے تھے تو لوگوں کے لئے زینت فرماتے تھے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ کا عقد جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا سے ہوا تو ان حضرت کے پاس اوڑھنے کے لئے ایک عبائے مبارک تھی، ایک بچھونا بھیڑ کی کھال کا تھا، اور ایک تکیہ بھی چمڑے کا تھا جسمیں کھجور کی چھال بھری تھی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر مجھے ایسی جگہ نماز پڑھنی پڑتی ہے جہاں میرے روبرو ایسا فرش بچھا ہوتا ہے جس پر پرندوں کی تصویریں ہوتی ہیں میں اس فرش پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھتا ہوں۔ اور شام سے کئی فرش میرے لئے ہدیہ اور تحفہ کے طور پر آئے ہیں جن پر پرندوں کی تصویریں بنی ہیں۔ مگر ان پرندوں کے سروں کو بدل کر درخت کی صورت بنا دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے۔

کہ جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں، فرمایا کہ جس چیز کو بطور فرش کے بچھایا جائے، جو اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے کام میں آئے یعنی تصویریں پامالی میں رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

# پانچویں فصل

## گھر میں عبادت کرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے مکان میں ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جس میں سوائے ایک فرش ایک قرآن مجید اور ایک تلوار کے کوئی چیز نہ تھی اسی حجرے میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ان حضرت نے مسمع کو لکھا کہ مجھے تمہارے لئے یہ بات پسند ہے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کی مقرر کرو اور دو موٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اس جگہ جاؤ اور خدا سے یہ سوال کرو کہ مجھے آتش جہنم سے آزاد کر اور بہشت میں داخل کر اور کوئی دعا خلاف شرع نہ مانگو اور کسی کے لئے بددعا نہ کرو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کو تلاوت قرآن مجید سے منور کرو اور انہیں قبر نہ بناؤ۔ جیسا کہ یہود و نصاری عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کو معطل چھوڑ دیتے ہیں۔ جس گھر میں تلاوت قرآن زیادہ ہوتی ہے، اس گھر کی خیر و خوبی بڑھتی ہے، اور گھر والوں کی آسودگی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس گھر سے آسمان والوں کو اس طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو۔

# چھٹی فصل

## جانوروں کا گھر میں پالنا خاص کر کبوتر اور مرغ کا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین ان میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر، مرغ، بکریاں رکھنی اچھی ہیں۔ تاکہ جنوں کے بچے ان سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کسی نے تنہائی کی شکایت کی آنحضرت نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا پال لے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ہے

دوسری حسن حدیث میں منقول ہے کہ بیت الحرام کے کبوتران چند کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جو جناب اسمعیل علیہ السلام نے پال رکھے تھے اور ان سے مانوس تھے اس لئے مستحب ہے کہ گھر میں چند کبوتروں کو پر قینچ کرنا کرکے رکھنا چاہئے تاکہ وہ گھر سے مانوس ہو جائیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو پسند کیا ہے۔ دعا دی ہے کسی پر ندپر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر۔

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتروں کا جو پر گرتا ہے وہی شیاطین کے نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں داؤد ابن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں ایک راغبی کبوتر دیکھا جو بہت بولتا تھا حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے۔؟ میں نے عرض کی نہیں فرمایا کہ یہ قاتلانِ حضرت امام حسین علیہ السلام پر لعنت کرتا ہے، تم بھی اسی قسم کے کبوتر پالو۔

ایک اور حدیث میں عبدالکریم سے منقول ہے کہ میں آنحضرت کی دولت سرا پر گیا۔ دیکھا کہ تین سبز کبوتر موجود ہیں میں نے عرض کی کہ یہ گھر میلا کرتے ہیں۔ فرمایا ان کا گھر میں رکھنا مستحب ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے یہاں ایک جوڑا سرخ کبوتر کا تھا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے زمانہ میں ایک کنواں کھودا گیا لوگوں نے حضرت کو خبر دی کہ جن اس کنوئیں میں پتھر پھینکتے ہیں۔ حضرت تشریف لائے اور اس کنوئیں کی جگت پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اس شرارت سے باز آؤ ورنہ میں یہاں کبوتروں کو آباد کر دونگا۔ پھر فرمایا کہ کبوتروں کے پروں کی آواز سے شیاطین دفع ہوتے ہیں۔

محمد ابن کرامہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا، دیکھا کہ حضرت کی دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتر کا ہے جس میں سے نر کا رنگ سبز اور اس پر سفید نقطے ہیں، اور مادہ کا رنگ سیاہ ہے۔ حضرت اُن کے لئے روٹی توڑ رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ رات کو حرکت کرتے ہیں میرے مونس ہیں اور جب رات کو پھڑپھڑاتے ہیں تو ان جنوں اور شیطانوں کو جو گھر میں گھستے ہیں ان کو بھگا دیتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر کو جہاں بھیجدیں نوے میل تک تو اپنی عقل سے جاتا ہے اور پلٹ آتا ہے۔ اس سے زیادہ دور سے واپس آجانا اس کی دانائی پر موقوف نہیں بلکہ تقدیر اور آب و دانہ کے ہاتھ ہے۔

کئی اور حدیثوں میں منقول ہے کہ گھریلو کبوتر اور ایک قسم یاہو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں اور اہلبیت علیہم السلام کو دوست رکھتے ہیں۔ صاحب خانہ کو دعائیں دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں سفید رنگ کا مرغ بڑے

بڑے بال و پر کا ہوگا۔ وہ گھر اور اس کے ارد گرد سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔ مگر دو رنگے کبوتر کا ایک دفعہ پھر پھڑانا سات سفید مرغوں سے بہتر ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرغ میں پانچ خصلتیں پیغمبروں کی ہیں اول سخاوت دوسرے شجاعت تیسرے نماز کا وقت پہچاننا۔ چوتھے کثرت جماع، پانچویں غیرت۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرغ کا بانگ دینا اس کی نماز ہے اور پھڑ پھڑانا رکوع و سجود ہے۔

# ساتویں فصل

## بھیڑ بکری کا گھر میں پالنا

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو صاحب خانہ ایک بھیڑ یا دنبی اپنے گھر میں پال لے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کو بھی روزی عنایت کرے گا۔ اور تمام گھر والوں کی بھی روزی بڑھا دیگا اور فقر اسی گھر سے ایک منزل دور ہو جائے گا۔ اور اگر دو بھیڑیں یا دنبیاں پالیگا تو خدائے تعالیٰ ان دونوں کی روزی بہم پہنچائیگا۔ گھر والوں کی روزی بڑھ جائے گا۔ اور اُن کی پریشانی ان سے دو منزل دور ہو جائے گی، اور اگر تین بھیڑیں یا دنبیاں پال لے گا۔ تو خدائے تعالیٰ ان تینوں کی روزی بہم پہنچائے گا، سب گھر والوں کا رزق بڑھا دے گا، اور ان کی مفلسی اور پریشانی قطعاً زائل کر دے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے جس گھر میں ایک بھیڑ یا دنبی دودھ دینے والی ہوتی ہے، روزانہ دو بار فرشتے اس گھر کے رہنے والوں سے یہ کہتے ہیں کہ خدا تم کو برکت دے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے گھر ایک بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے تو ایک فرشتہ روز صبح کو اس کو اور اس کے بال بچوں کو یہ دعا دیتا ہے کہ تم پاک و پاکیزہ رہو، خدا برکت دے، خوش و خرم رہو، ہرے بھرے رہو، اگر دو بکریاں دودھ دینے والی ہوتی ہیں تو دو فرشتے یہی دعا روز دیتے ہیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے اپنی چچی سے فرمایا کہ کیا چیز مانع ہے کہ تم اپنے گھر برکت نہیں رکھتیں۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے۔ فرمایا دودھ دینے والی بھیڑ یا دنبی۔ پھر فرمایا کہ جس گھر میں ایک بھیڑ یا دنبی یا بکری یا گائے دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ وہ اس گھر کی برکت کا باعث ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑیں اور دنبیاں پالو تو ان کی آسائش کے لئے جگہ خوبصورت بناؤ، اسے صاف رکھو اور ان کے بدن سے خاک مٹی صاف کرتے رہا کرو۔

# آٹھویں فصل

## تمام پرندوں کا حال اور ان بعض حیوانات کا ذکر جنکو مارنا روا ہے

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک فاختہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں گھونسلا بنا لیا تھا، ایک دن حضرت نے اسے بولتے ہوئے سنا، جو لوگ حاضر تھے ان سے دریافت فرمایا، تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ کیا کہہ رہی ہے، عرض کی۔ نہیں۔ فرمایا۔ یہ کہہ رہی ہے [1] فَقَدْتُکُمْ فَقَدْتُکُمْ پھر فرمایا کہ پیشتر اس کے کہ یہ ہم کو دنج کرے میں اس کو دنج کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بیٹے اسمٰعیل کے گھر تشریف لائے دیکھا ایک فاختہ پنجرے میں بند رکھی ہے اور وہ بول رہی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اے فرزند۔ تم نے یہ فاختہ کیوں پال رکھی ہے کیا تم نہیں جانتے کہ یہ منحوس ہے اور صاحب خانہ کو بد دعا دیتی ہے۔ پیشتر اس کے کہ اس کی نحوست تم کو نیست و نابود کرے تم اس کو نیست و نابود کر دو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کا گذر ہوا جس کے ہاتھ میں مردہ ابابیل تھی، حضرت نے جلدی سے اُٹھ کر اس کے ہاتھ سے لے لی اور زمین پر پھینکدی۔ پھر فرمایا آیا تمہارے کسی عالم نے اس پرندے کو مارنے کا حکم دیا ہے یا کسی فقیر نے؟ میرے والد نے سلسلہ بسلسلہ میرے جدامجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آنحضرت نے چھ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے، اول شہد کی مکھی، دوسرے چیونٹی، تیسرے مینڈک چوتھے لٹورا، پانچویں ہدہد، چھٹے ابابیل، ان میں سے شہد کی مکھی کو اس سبب سے کہ وہ پاکیزہ کھانے والی ہے اور پاکیزہ جمع کرنیوالی ہے، اور وہی وہ شے ہے جو نہ جنوں میں سے ہے، نہ آدمیوں سے، اور خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا [2] وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اور چیونٹی کو اس سبب سے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں قحط ہوا تھا، اور وہ حضرت مع اپنے اصحاب کے باہر تشریف لائے تھے، یکایک دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے ہوے کھڑی یہ عرض کر رہی ہے "خداوندا ہم تیری مخلوقات سے ہیں۔ اور ہر طرح تیرے محتاج تو ہمیں اپنے خزانۂ غیب سے روزی عنایت فرما، اور آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے بیوقوف لوگوں نے جو گناہ کئے ہیں۔ انکی مکافات میں ہمکو نہ مبتلا کر۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ" پھر چلو، خدائے تعالیٰ دوسروں کی دعا کے سبب باران رحمت نازل فرمائے گا۔

---

ترجمہ [1] میں نے تمکو گم کیا۔ میں نے تم کو گم کیا ۱۲۔

ترجمہ [2] تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی بھیجی۔ ۱۲

اور مینڈک کے مارنے کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلانے کے لئے آگ روشن کی تھی، تو زمین کے کل جانوروں نے خدائے تعالیٰ سے اس آگ پر پانی ڈالنے کی اجازت مانگی، خدا نے سوائے مینڈک کے اور کسی کو اجازت نہ دی۔ اس نے ایسی جانکاہی کی کہ اس کا دو تہائی جسم آگ سے جل گیا، اب جو باقی ہے ایک تہائی ہے۔

ہدہد مارنے کی اس لئے ممانعت ہے کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملکہ بلقیس کے وجود کی خبر پہنچائی تھی، لٹورا ایک بڑے سر والا پرندہ ہے جو چڑیوں کو شکار کرتا ہے، اس کے مارنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس نے مہینہ بھر تک حضرت آدم علیہ السلام کی رہبری کی تھی، اور سراندیپ سے آپ کو جدہ لے گیا تھا۔

ابابیل کا مارنا اس لئے ممنوع ہے کہ وہ اہلبیت علیہم السلام کی مظلومی پر رنج افسوس کرنے کی سبب ہوا میں گردش کیا کرتی ہے، اور اس کا زمزمہ سورہ الحمد کا پڑھنا ہے کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ آخر میں ولا الضالین صاف کہتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے پانچ جانوروں کو مارنے کی ممانعت کی۔ اول صرد یا صوام۔ دوسرے ہُدہُد، تیسرے شہد کی مکھیاں، چوتھے چیونٹیاں پانچویں مینڈک۔ اور پانچ جانوروں کو مارنے کا حکم دیا ہے، اول کوا۔ دوسرے بھڑیں، تیسرے سانپ، چوتھے بچھو۔ پانچویں باؤلا کتا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے سانپ کو مار ڈالا ہے جیسے ایک کافر کو قتل کیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جانوروں کو آگ میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کو ایک عورت سے اسی سبب سے عذاب کریگا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اور وہ پیاس سے مر گئی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قنبرہ (جس کو اردو میں چنڈول کہتے ہیں) کو نہ کھاؤ، نہ اسے گالی دو اور نہ بچوں کو اس سے کھیلنے دو، کیونکہ وہ خدا کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر یہ ہے۔ لَعَنَ اللہ مبغضی آل محمدٍ علیہم السلام[1]

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ بچوں کو گھونسلوں سے نہ پکڑو، بلکہ وہ جب تک اڑنے کے لائق نہ ہو جائیں، اپنے حال پر رہنے دو، بعد اس کے پکڑنے کا مضائقہ نہیں، اس لئے علماء نے یہ کہا ہے کہ رات کے وقت پرندوں کا شکار کرنا اور ان کے چھوٹے بچوں کو گھونسلے سے نکال لینا مکروہ ہے علی ہذا القیاس از حیوانات کا بھی رات کو مارنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اور مور کے حسن

---

ترجمہ[1] دشمنان آل محمد پر لعنت

کی تعریف کر رہے تھے، حضرت نے فرمایا کہ کسی جانور کا حسن مرغ سفید کے حسن سے زیادہ نہیں۔ اور مرغ مور سے زیادہ خوش آواز ہے، اور اس کی برکت بھی زیادہ ہے۔ لوگوں کو وہ اوقات نماز سے مطلع کرتا ہے۔ حالانکہ مور بسبب اس گناہ کے جو اس سے سرزد ہوا، اور جس کے سبب سے مسخ کیا گیا، اپنے اوپر لعنت ملامت کیا کرتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چغد پہلے زمانے میں گھروں میں رہتا تھا، اور کھانے کے وقت دسترخوان پر آجاتا تھا، اور جو کھانا اس کو ڈالتے تھے کھالیا کرتا تھا۔ جب دشمنوں نے حضرت جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تو آبادی سے چلاگیا۔ اور جنگلوں اور ویرانوں میں رہنے لگا۔ اور یہ کہا کہ تم بہت ہی بری امت ہو کہ تم نے اپنے پیغمبر کے بیٹے کو مار ڈالا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بھی نہ مار ڈالو۔

کئی احادیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چغد جب سے حضرت امام رضا علیہ السلام کو مسلمانوں نے شہید کیا تب سے کبھی دن کو باہر نہیں نکلتا ہے اور اسی دن سے اوس نے قسم کھالی ہے کہ آبادی میں نہ بسے گا، اور سارے دن روزہ رکھتا ہے اور غمگین رہتا ہے۔ رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک جناب سید الشہدا علیہ السلام پر گریہ و زاری میں مشغول رہتا ہے۔ (خاصان خدا کی روحانیت سے کائنات متاثر رہتی ہے، اس لئے ان مقدس ہستیوں کے مصائب کا بھی اثر کائنات پر ہوتا ہے، جس پر آیتیں حدیثیں اور تاریخی واقعات گواہ ہیں)

ایک حدیث میں ان حضرت سے منقول ہے کہ لوگوں کے کھانے پر مکھی نہ بیٹھا کرتی تو ہر شخص جذام میں مبتلا ہو جاتا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مکھی کسی کھانے یا پانی کے برتن میں گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر نکالو کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہوتا ہے اور دوسرے میں اس کا دفعیہ اور شفا۔ وہ ہمیشہ اپنے زہر والے پر کو کھانے اور پانی میں ڈبوتی ہے، تم اس کا دوسرا پر بھی ڈبو دو۔

# نویں فصل

## کتے کو گھر میں رکھنے کی ممانعت

حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی مسلمان کے گھر میں کتے کا ہونا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں کتا رکھتا ہے اس کے اعمال کے ثواب میں سے روزانہ ایک مقدار کم کردی جاتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سوائے شکاری کتے کے اور گلّے کے محافظ کتے کے اور کتوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دو موثق حدیثوں میں منقول ہے کہ شکاری کتے کو مکان میں رکھو مگر علیحدہ جگہ میں۔ کم از کم اُس کے اور تمہارے درمیان میں ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے۔

دوسری موثق حدیث میں منقول ہے کہ جن کتوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جن ہیں۔

حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کتے کمزور جن ہیں۔ جس وقت تم کھانا کھانے بیٹھو اور کتا موجود ہو یا تم اس کو کھانا دیدو یا نکال دو، کیونکہ ان کے نفس برے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو کتے یک رنگ، سیاہ۔ سفید۔ یا سرخ ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں، اور جو ابلق کتے ہیں وہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہوگئے ہیں

صحیح حدیث میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکایک وہ حضرت بائیں طرف کو مڑے ایک یکرنگ سیاہ کتے کو دیکھا اور فرمایا خدا تیرا برا کرے تجھے کیا پیش آیا کہ تو ایسا تیز جا رہا ہے۔ دیکھتا کیا ہوں کہ اتنے میں وہ پرندہ بنکر اُڑ گیا۔ میں نے دریافت کیا یا بن رسول اللہ، یہ کیا چیز تھی فرمایا اس کا نام عثم ہے اور یہ جنوں کا قاصد ہے اس وقت ہشام مرگیا ہے اور یہ اس کے مرنے کی خبر ہر شہر میں کرنے جا رہا ہے

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان لوگوں کو جن کے گھر آبادی سے دور ہیں کتے پالنے کی اجازت دی ہے۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شکار کو بہت نہ جاؤ کہ اس سے تم کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اور جس وقت کتے کی یا گدھے کی آواز سنو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگو، کیونکہ ان دونوں کو بعض ایسی چیزیں دکھائی دیتی ہیں جنھیں تم نہیں دیکھتے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جس جانور کو تعلیم کیا ہوا کتا شکار کرے اگر تم اس کے پاس ایسے وقت جا پہنچو کہ اس میں جان باقی ہے تو ذبح کرلو۔ اگر مرگیا ہو تو بھی حلال ہے۔ بشرطیکہ کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ اور جسے اور جانوروں نے شکار کیا ہو یا ایسے کتے نے شکار کیا ہو جسے تعلیم نہ دی گئی ہو۔ اس پر اگر ایسے وقت پہنچو کہ جان باقی ہے تو حلال کرلو، اور مر جانے پر حرام ہے۔ اور جس حیوان کو پیکان دار یا بے پیکان دار تیر سے شکار کیا ہو، اور وہ اس کے بدن میں گھس گیا تو اگر اس کے پاس ایسے وقت جا پہنچو کہ اس میں جان باقی ہے تو اسے ذبح کرلو۔ اگر اس میں جان باقی نہیں ہے مگر قبل تیر چلانے کے بسم اللہ کہہ لی تھی تو حلال ہے ورنہ حرام۔ یہی حکم تلوار نیزوں اور آہنی ہتھیاروں کا ہے اور اگر پتھر یا بندوق یا غلیل یا اور کوئی چیز سے شکار کریں جن میں لوہا نہ ہو صرف صدمہ مارتا ہو تو اگر اسی ایسی حالت میں پایا کہ جان باقی ہے تو اسے ذبح کرلیں۔ اور اگر صدمہ سے مرگیا تو حرام ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شکار یکرنگ سیاہ کتے نے کیا ہو۔ اسے نہ کھاؤ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایسے کتے کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ اور علماء نے اس کے شکار کو مکروہ سمجھا ہے۔ اسی طرح اس شکار کے کھانے کی بھی ممانعت ہے جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے نے کیا ہو۔ علماء نے اس

کو بھی مکروہ سمجھا ہے، اسی طرح اس شکار کے بھی کھانے کی ممانعت ہے۔ جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے نے کیا ہو۔ علماء نے اس کو بھی مکروہ سمجھا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جمعہ کے روز پیش از نماز جمعہ مچھلی کے شکار کو بھی منع کیا ہے اور مچھلی کے شکار میں یہ شرط ہے کہ اسے پانی سے زندہ نکال لیں، اور پانی سے باہر مرے۔ اگر پانی کے اندر مر گئی تو حرام ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اسے مسلمان نکالے۔ اگر کافر نکالے اور مسلمان لے اور مسلمان ہی کے ہاتھ میں آ کر مرے تو حلال ہے اگر کوئی مچھلی خود بخود کنارے پر آ پڑے اور مسلمان اسے زندہ پکڑلے تو حلال ہے۔ اور اگر زندہ دیکھی ہو اور ہاتھ پہنچنے سے پہلے مرگئی تو اس میں اختلاف ہے اور اس سے پرہیز کرنا احتیاط کے موافق ہے۔

آگاہ ہونا چاہئے کہ شکار کو لہو ولعب قرار دینا یعنی صرف تفریح طبع اور سیر کے لئے شکار کرنا اور اس طرح جانوروں کو مارنا جائز نہیں۔ اگر ایسے شکار کے لئے سفر کیا ہو تو نماز پوری پڑھنی پڑے گی، اور روزہ بھی رکھنا پڑیگا۔ ہاں اگر شکار سے غرض اہل و عیال کی روزی بہم پہنچانا یا تجارت کرنا ہے تو جائز ہے اور اگر اس کے متعلق سفر کیا جائے تو نماز روزہ قصر ہو جائے گا۔

# دسویں فصل

## چراغ جلانا، مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ گل کردو مبادا چوہا بتی کھینچ لے جائے اور گھر میں آگ لگ جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہیں جن سے کوئی نفع نہیں پاتا۔ منجملہ ان کے ایک چراغ جو چاندنی میں روشن کیا گیا ہو۔

دوسری حدیث میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں بالکل ضائع ہیں، اوّل وہ چراغ جو دھوپ میں جلایا جائے، اس کا تیل ضائع ہوتا ہے اور اس کی روشنی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ تیسرے وہ کھانا جو تم کسی کے لئے تیار کرو۔ اور اس کے پاس لاؤ، اور اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور وہ اس سے کچھ لذت نہ حاصل کرسکے چوتھے وہ خوبصورت عورت جسے دلہن بنا کر نامرد شوہر کے سپرد کیا جائے۔ پانچویں نیکی جو ایسے شخص کے حق میں کیجائے جو اس کا شکر ادا نہ کرے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غروب آفتاب کے پہلے چراغ جلانا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اندھیرے گھر میں جانا مکروہ ہے، البتہ داخل ہونے سے پہلے چراغ روشن کر لیا جائے یا آگ جلالی جائے۔ (اس لئے کہ اندھیرے گھر میں موذی جانور کا خطرہ ہے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب چراغ روشن کرکے گھر میں رکھیں تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا نُوْرًا نَمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ وَلَا تَحْرِمْنَا نُوْرَکَ یَوْمَ نَلْقَاکَ وَاجْعَلْ لَنَا نُوْرًا اِنَّکَ نُوْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ[۱] اور جب چراغ بجھائیں تو یہ دعا پڑھیں[۲] اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ

معتبر حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول کہ جو شخص مکان خریدے سنت ہے کہ ولیمہ اور مہمانی کرے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا مکان بنائے مناسب ہے کہ ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کرکے اسکا گوشت مفلسوں کو کھلائے اور یہ دعا پڑھے۔[۳] اَللّٰھُمَّ ادْحَرْ عَنِّیْ مَرَدَۃَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ تو خدائے تعالیٰ سرکش جنوں، آدمیوں اور شیطانوں کا ضرر اس سے دور کرے گا، اور وہ عمارت بنانا اس کے لئے مبارک ہوگا۔

# گیارھویں فصل

## مکان کے متعلق کل آداب

معتبر حدیث میں حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس مکان میں آدمی کو ایک رات بھی بسر نہ کرنا چاہئے جسمیں پردہ نہ ہو۔

دوسری حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین آدمیوں سے خدا تعالیٰ اپنی حمایت اور حفاظت اٹھا لیتا ہے۔ اول وہ شخص جو ٹوٹے مکان میں اترے اور رہنا اختیار کرے۔ دوسرے وہ شخص جو شارع عام پر نماز پڑھے، تیسرے وہ شخص جو اپنے چوپائے کو بلا قید و بند کے چھوڑ دے۔ اور کسی کو اس کی نگرانی پر مقرر نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اپنے مکانوں کے صحنوں میں جھاڑو دو۔ یہودیوں کی مشابہت نہ کرو جو اپنے مکانوں میں جھاڑو نہیں دیتے۔

دوسری معتبر حدیث میں جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رہنے دو

---

ترجمہ [۱] یا اللہ ہمارے لئے ایک روشنی مقرر فرما جس سے ہم لوگ چلیں پھریں اور قیامت کے دن اپنی روشنی ہم پر حرام نہ کر اور ہمارے لئے نور قرار دے کیونکہ تو خود ایک نور ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

ترجمہ [۲] یا اللہ ہم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچا دے۔

ترجمہ [۳] یا اللہ! مجھ سے سرکش جنوں اور آدمیوں اور شیطانوں کو دور کردے۔ اور میری عمارت میں مجھے برکت دے۔

دن ہی دن میں نکال ڈالو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس دُور ہوتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شیطان تمہارے گھروں میں اُسی جگہ رہتا ہے جہاں مکڑی جالے تنتی ہے۔

موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے اور پانی کے برتنوں کے منہ بند رکھو کہ شیطان بند برتنوں کے منہ نہیں کھولتا اور سوتے وقت چراغ گل کر دو کہ چوہا گھر میں آگ نہ لگا دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جب گرمی کے سبب سے باہر سونا شروع کرتے تھے تو جمعرات کے دن سے نکلتے اور ہوا ٹھنڈی ہو جانے پر جب اندر سونا شروع فرماتے تو جمعہ کے دن سے۔

صحیح حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبر پر پیشاب کرے یا پائخانہ کر دے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا کھڑے پانی (جیسے تالاب وحوض وغیرہ) میں پیشاب کرے یا اکیلے مکان میں سوئے یا کھانے کے بعد بغیر ہاتھ منہ دھوئے اسی طرح سو رہے اور شیطان اس پر قابو پالے اور اسے دیوانہ بنالے تو پھر اسے نہ چھوڑے گا اور شیطان سوائے ایسی صورتوں کے اور کسی حالت میں آدمی پر قابو نہیں پا سکتا۔ چنانچہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ کسی غزوے میں تشریف لئے جاتے تھے اثنائے راہ میں ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس میں جن بہت رہتے تھے۔ آنحضرت نے اصحاب میں آواز دلوا دی کہ دو دو آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اس وادی میں داخل ہوں اکیلا اکیلا کوئی نہ جائے۔ ایک شخص نے اس حکم کے برخلاف کیا یعنی تنہا گیا۔ اسے فی الفور مرگی آ گئی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ کو خبر کی۔ آنحضرتؐ نے اس کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کر زور سے دبایا اور فرمایا بسم اللہ اُخرج یا خبیث انا رسول اللہ فوراً اس کی مرگی جاتی رہی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تو کہاں اترا ہے اس نے عرض کی فلاں جگہ فرمایا کہ گھر میں اکیلا مت رہ، اور ایسی جگہ سے کسی اور مکان میں چلا جا، کیونکہ شیطان آدمی پر کسی وقت ایسی جرأت نہیں کر سکتا، جیسی اس وقت جبکہ وہ کسی مکان میں تنہا ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس کپڑے میں روزمرہ گوشت لاتے ہو اس کو مکان میں نہ رکھو کہ وہ خوابگاہِ شیطان ہے۔ اور کوڑا دروازے کے آگے جمع نہ کرو کہ وہ شیطان کا اڈا ہے۔ اور جب اپنے حجرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے، اور جب حجرے میں پہنچو تو سلام کہہ لو، اس سے برکت ہوتی ہے، اور فرشتوں کو اس گھر سے اُنس ہو جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا نہ رکھو۔ کیونکہ اسکی وجہ

سے مفلسی اور پریشانی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں، جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برتنوں کو دھلے اور صاف رکھنے سے اور مکان میں اندر باہر جھاڑو دینے سے روزی زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس رومال سے ہاتھ پوچھتے ہوں اور وہ کھانے یا چربی میں بھر گیا ہو۔ اوسے رات کو مکان میں نہ رکھو کہ یہ شیطان کی خواب گاہ ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برتنوں کو کھلا نہ رکھو کہ شیطان اس میں تھوکتا ہے اور جو چیزیں ان میں ہوتی ہیں ان میں سے جتنی چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اپنے بال بچوں اور یار دوستوں کی اور چوپایوں کی غروب آفتاب ہونے تک حفاظت کرو کیونکہ یہی وقت ہے جسمیں شیطان ان پر غالب ہو سکتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے پڑوسیوں کے گھروں میں جھانکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ چھ عادتیں خدا نے میرے لئے پسند نہیں فرمائیں اور میں بھی یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میری اولاد میں جو امام ہیں وہ یا ان کے شیعہ ان عادتوں میں سے کسی کو اختیار کریں۔ اوّل: حالت نماز میں ڈاڑھی یا کپڑے یا ہاتھوں سے بازی کرنا دوسرے روزے کی حالت میں فحش بکنا۔ تیسرے کسی کو صدقہ دیکر اس پر احسان جتانا۔ چوتھے حالت جنب میں مسجدوں میں جانا۔ پانچویں قبرستان میں ہنسنا۔ چھٹے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ امہات المومنین میں سے کسی کے حجرے میں تھے ایک شخص نے کیواڑ کے چھید میں سے اس حجرے میں جھانکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں قریب ہوتا تو ابھی تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔

# بارھویں فصل

## گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کے آداب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کے اوّل حصے میں ایک نیند لینے کے بعد گھر سے نہ نکلو کیونکہ خدا کی بعض مخلوقات ایسی بھی ہیں، جو اس وقت زمین میں پھیلی ہوتی ہیں، اور جو کچھ انکو حکم ہوتا ہے اوس کی تعمیل کرتی ہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر نکلو تو یہ کہہ لو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ ان کلمات کے کہنے سے فرشتے شیطان کے منہ پر تھپیڑ ماریں گے اور تمہارے پاس نہ پھٹکنے دیں گے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتے اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تو سلامت رہے گا۔ اور جب وہ اس کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کے جواب میں فرشتے یہ کہتے ہیں کہ تیرے سب کام بن جائیں گے۔ پھر جب وہ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ تو بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب میرے والد ماجد دولت سرا کے باہر تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ خَرَجۡتُ بِحَوۡلِ اللّٰہِ وَ قُوَّتِہٖ لَا بِحَوۡلِیۡ وَ قُوَّتِیۡ بَلۡ بِحَوۡلِکَ وَ قُوَّتِکَ یَا رَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِزۡقِکَ فَاۡتِنِیۡ بِہٖ فِیۡ عَافِیَۃٍ۔

معتبر حدیث میں حضرت جناب امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے سلام کرے اور اگر اہل وعیال نہ ہوں تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا مِنۡ رَّبِّنَا۔ اور جب گھر میں پہونچ تو سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھ لے کہ اس سے فقر و پریشانی دور ہوتی ہے۔ اور جب کہیں کسی خاص کام کے واسطے جانا ہو تو جمعرات کی صبح کو جائے۔ اور جانے سے پہلے سورہ آل عمران کی وہ آیتیں۔ جو ذیل میں لکھی ہیں اور آیۃ الکرسی انا انزلناہ اور سورہ الحمد پڑھ لے۔ وہ آیتیں یہ ہیں۔ اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَاۤ اِنَّکَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ اَخۡزَیۡتَہٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعۡنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیۡ لِلۡاِیۡمَانِ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِرَبِّکُمۡ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ کَفِّرۡ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الۡاَبۡرَارِ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدۡتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَ لَا تُخۡزِنَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ۔

ترجمہ ۱ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی سوائے اللہ کے کسی میں قوت نہیں۔

ترجمہ ۲ بسم اللہ الرحمان الرحیم میں اللہ کی قوت و قدرت سے باہر نکلا ہوں اپنی قوت قدرت سے نہیں اے اللہ صرف تیری قوت و قدرت سے تیرے رزق کی تلاش میں چلا ہوں۔ تو بآرام تمام مجھے عنایت فرما۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا خَرَجْتُ لَہٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ اَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَ اسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ رَاغِباً فِیْمَا عِنْدَکَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ وَ عَلٰی مِلَّتِکَ وَ مِلَّۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ ؏

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھے خدائے تعالیٰ اس کے گناہ بخشدے گا۔ اور اس کی توبہ قبول کرے گا، اس کی حاجت روا کرے گا اور اس کو آفتوں اور بدیوں سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِہٖ مَلٰٓئِکَۃُ اللّٰہِ وَرُسُلُہٗ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الْجَدِیْدِ الَّذِیْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُہٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ وَ مِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِاَوْلِیَآءِ اللّٰہِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَ الْھَوَامِّ وَمِنْ رُکُوْبِ الْمَحَارِمِ کُلِّھَا

---

ترجمہ ۱؎ بلاشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے تغیّر و تبدّل ان عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے رہے ہیں۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا۔ تو پاک پاکیزہ ہے ہمکو عذاب جہنم سے نجات دے۔ جس کو جہنم میں بھیجے گا پوری رسوائی اسکی ہوگی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے بیشک تری طرف سے راہ ایمان کی طرف بلانے والے کی آواز سنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ ہم ایمان لائے اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کردے اور صغیرہ سے درگزر فرما۔ ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیت میں ہو اے پروردگار جن جن چیزوں کو تونے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدے کئے ہیں وہ سب عطا فرما، اور ہمیں قیامت کے روز رسوا نہ فرمانا۔ بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں۔

ترجمہ ۲؎ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی۔ سوائے اللہ کے کسی میں یہ قوت نہیں یااللہ میں جس منفعت کو حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں اسکی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور جس چیز کے خلاف آیا ہوں اسکے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یااللہ مجھ پر اپنا فضل وکرم کر اپنی نعمت مجھ پر پوری کر اپنی بندگی میں مجھے مصروف رکھ اور جو نعمتیں ترے ہاں مہیا ہیں ان کا مجھے طالب بنا اپنے طریقہ پسندیدہ اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی ملت پر میرا خاتمہ کر۔

اَجِیْرُ نَفْسِیْ بِاللّٰہِ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ[۱]

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت دس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھیگا وہ جب تک گھر پلٹ کر نہ آئے گا خدائے تعالیٰ کی حفاظت اور حمایت میں رہیگا

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت جب گھر سے باہر تشریف لیجاتے تھے یہ دعا پڑھا کرتے تھے،
اَللّٰھُمَّ بِکَ خَرَجْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا وَ ارْزُقْنِیْ فَوْزَہٗ وَ فَتْحَہٗ وَ نَصْرَہٗ وَ طَھُوْرَہٗ وَ ھُدَاہُ وَ بَرَکَتَہٗ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّہٗ وَ شَرَّ مَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ فَبَارِکْ لِیْ فِیْ خُرُوْجِیْ وَانْفَعْنِیْ بِہٖ[۲]

حدیث حسن میں انہی حضرت سے منقول ہے جب آدمی گھر سے نکلے تین دفعہ اللہ اکبر کہہ لے، پھر یہ کہے۔ بِاللّٰہِ اَخْرُجُ وَ بِاللّٰہِ اَدْخُلُ وَ عَلَی اللّٰہِ اَتَوَکَّلُ پھر تین دفعہ کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ وَجْھِیْ ھٰذَا بِخَیْرٍ وَّ اخْتِمْ بِخَیْرٍ وَ قِنِیْ شَرَّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[۳] اس دعا کا پڑھنے والا جس جگہ سے جائیگا۔ واپس آنے تک

---

ترجمہ [۱] میں اسی چیز کی پناہ مانگتا ہوں جس کی اللہ کے پیغمبروں اور فرشتوں نے اس نئے دن کے شر سے جو سورج ڈوبنے کے بعد پھر واپس نہ آئے گا پناہ مانگی ہے۔ میں اپنے نفس کے شر سے غیروں کے شر سے، شیطان کے شر سے۔ جو لوگ خدا کے دوستوں کے دشمن ہیں ان کے شر سے، جنوں اور آدمیوں کے شر سے، حشرات الارض کے شر سے اور تمام افعال حرام کے ارتکاب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر قسم کی بدی سے محفوظ رکھنے کے لیئے اپنا نفس خدائے تعالیٰ کی حمایت میں سونپتا ہوں۔

ترجمہ [۲] یا اللہ میں تجھ پر بھروسہ کر کے نکلا ہوں، اور تجھی پر اسلام اور ایمان لایا ہوں اور تجھی پر پھر بھروسہ ہے، یا اللہ مجھے آج کے دن برکت عنایت فرما اور مجھے اس دن کی کامیابی اور فتح اور عزت اور ہدایت اور برکت عنایت فرما، اور مجھ سے آج کے دن کا اور جو واقعات اس میں گزریں ان کا شر دفع کر۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا اللہ میں گھر سے نکلا ہوں تو اس کو مبارک کر اور مجھے اس سے نفع پہنچا۔

ترجمہ [۳] اللہ کے بھروسے پر نکلتا ہوں اور خدا کے بھروسے پر اندر جاتا ہوں۔ اور خدا ہی پر میرا تکیہ ہے یا اللہ میرے سامنے خیر و خوبی کا دروازہ کھول دے۔ اور اختتام بھی خیر و خوبی کے ساتھ ہو۔ اور مجھ کو ہر زمین کے چلنے والے کے شر سے بچا۔ جس کی تقدیر کا تو مالک ہے محفوظ رکھ۔ بلاشک میرے رب کا راستہ سیدھا ہے۔

حفاظت و ضمانت میں رہے گا۔

موثق حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیگا تو خدائے تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے کام بنا دے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْآخِرَةِ[1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلتے وقت اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف پھرا کر دیکھے اور سورہ انا انزلناہ پھر یہ دعا پڑھے۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اٰمَنْتُ بِسِرِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَانِیَتِهِمْ[2] تو اس دن اس کو کوئی تکلیف و رنج نہ پہنچیگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی حاجت کیلئے جاؤ تو دن میں جاؤ کیونکہ رات کو حاجت پوری نہیں ہوتی۔

---

ترجمہ [1] اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے، اور بغیر مدد خدا کسی میں کوئی قوت و طاقت نہیں۔

ترجمہ [2] میں اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ جس کی ذات یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہوں۔

# تیرھواں باب

## پیادہ چلنے. سوار ہونے، بازار جانے تجارت و کھیتی کرنے اور چوپائے پالنے کے آداب

## پہلی فصل

### گھوڑے، خچر، گدھے پر سوار ہونا اور ہر ایک کی قسمیں

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سواری کا چارپایہ رکھنا آدمی کی خوش قسمتی میں داخل ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چارپایہ رکھو کہ وہ تمہاری زینت ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ اور روزی اس کی خدا کے ذمہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا کہ تو ایک گدھا پال لے کہ وہ تیرا بوجھ اٹھایا کرے گا۔ اور روزی اس کی خدا کے ذمہ ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حسب ارشاد گدھا خرید لیا۔ اور چونکہ میں سالانہ جمع خرچ رکھتا تھا جب انتہائی سال پر حساب کیا تو خرچ میں کچھ افزونی نہ تھی۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ابن طیفور سے دریافت فرمایا تو کس چیز پر سوار ہوتا ہے۔ عرض کی کہ ابن رسول اللہ گدھے پر، فرمایا کتنے کو خریدا ہے۔ عرض کی تیرہ اشرفی کو۔ فرمایا یہ فضول خرچی ہے کہ گدھا اس قیمت کو خریدا جائے اور خچر نہ لیا جائے، عرض کی خچر کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا جو گدھے کا خرچ پہنچاتا ہے وہی خچر کا بھی پہنچائے گا شاید تو یہ نہیں جانتا جو شخص گھوڑا پالے، اور ہم اہلبیت کے خروج کا منتظر ہو اور ہمارے دشمنوں کو وہ گھوڑا دکھا دکھا کر غصہ دلائے خدائے تعالیٰ اس گھوڑے کی روزی بہم پہنچاتا ہے اور اس شخص کا سینہ کشادہ کرتا ہے اور اس کی آرزوئیں اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

دوسری حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا گھوڑا رکھے گا جس کے ماں اور باپ دونوں عرب ہوں تو اس کے نامۂ اعمال سے تین گناہ روز مٹائے جاتے ہیں اور گیارہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

معتبر حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک وابستہ ہے۔

# دوسری فصل

## چارپایوں کا پرورش کرنا اور ان کے حقوق کی رعایت

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کے لئے اس کے مالک پر چھ حق ہیں۔ اوّل جب اس پر سے اترے اسے گھاس دے۔ دوسرے جہاں راستے میں پانی ملے اُسے پانی پر لیجائے تاکہ ضرورت ہو تو وہ پانی پی لے۔ تیسرے اس کے منہ پر کوئی چیز نہ مارے کیونکہ وہ بھی اپنی زبان میں خدا کی تسبیح و تحلیل کرتا ہے۔ چوتھے جب سوار ہو تو اس پر کھڑا نہ ہو سوائے اس وقت کے کہ راہِ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔ پانچویں اسکی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لادے۔ چھٹے جتنی وہ قوت رکھتا ہو اتنی ہی اس کو تیز چلا دے۔ زیادہ تکلیف نہ دے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب ایک چارپایہ پر تین آدمی آگے پیچھے سوار ہوں تو اُن میں سے وہ جو سب سے آگے بیٹھا ہو ملعون ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ہی اونٹ پر بیس حج کئے مگر کبھی اس کو ایک چابک بھی نہ مارا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت نے ایک اونٹ دیکھا کہ اس کی پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے اور اس کے پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے مالک سے کہہ دو کہ تیار رہے۔ قیامت کے دن یہ اونٹ خدا کے رُوبرو فریاد کرے گا۔

کئی معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان بیٹھا رہتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جب اس سے کام لو نرمی سے لو۔ اور اس پر سوار ہوتے یا بوجھ لادتے کے وقت ذکرِ خدا کرو۔

دوسری سندوں سے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی چوپائے کا مالک اُس پر سوار ہونا چاہے تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِی رَحِیماً ؎

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے مقام ربذہ میں جناب ابوذر غفاری کو دیکھا کہ اپنے گدھے کو خود پانی پلا رہے ہیں۔ ان سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اتنا سا کام آپ کا انجام دے سکے؟ فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے سنا ہے کہ ہر

---

ترجمہ ؎ یا اللہ اس کو مجھ پر مہربان کر دے۔

چوپایہ صبحدم خدا سے یہ سوال کرتا ہے پروردگارا میرے مالک کو یہ توفیق عطا کر کہ مجھے گھاس سے سیر اور پانی سے سیراب کرتا رہے۔ اور میری طاقت سے زیادہ کام مجھ سے نہ لے۔

دوسری حدیث میں ابن ابی یعفور سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے پیدل چلتے ہوئے دیکھا فرمایا تیرے پاس اونٹ ہے تو سوار کیوں نہیں ہوتا عرض کی میں نے کہ اونٹ میرا کمزور ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا بوجھ ہلکا رہے فرمایا تو یہ نہیں جانتا کہ اونٹ کمزور ہو یا زور آور دونوں کو خدا نے بار برداری کی طاقت یکساں عنایت فرمائی ہے۔

دوسری حدیثوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی چوپایہ بھاگے تو مارو اور جو چلنے میں ٹھوکر کھائے اور گر پڑے اسکو نہ مارو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چوپایہ کے اوپر بیٹھے ہوئے نہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھو نہ دونوں پاؤں ایک طرف لٹکاؤ۔ اور نہ اس کی پشت کو آرام گاہ بناؤ کہ وہ کھڑا ہوا ہو اور تم اس پر بیٹھے دوسروں سے باتیں بنا رہے ہو۔ بلکہ راستہ نہ چل رہے ہو تو اتر جاؤ اور جب راہ چلنی ہو تو سوار ہو لو۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ حیوانات چار چیزوں سے غافل نہیں ہیں۔ ایک تو اپنے خدا کو پہچانتے ہیں۔ دوسرے اپنی چراگاہ جانتے ہیں، تیسرے موت سے واقف ہیں۔ چوتھے نر و مادہ کی تمیز رکھتے ہیں۔

لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ چلنے کے لئے حیوان کو کب مارنا چاہئے فرمایا جب اس چال سے نہ چلے جیسا بھوک کے وقت اپنی تھان کی طرف بھاگتا ہے۔

# تیسری فصل

## زین اور لگام کے آداب

جاننا چاہئے کہ احوط واولے یہ ہے کہ زین اور لگام میں سے کوئی چیز سونے یا چاندی کی نہ ہو۔ اور سنت ہے کہ چارجامہ زین پوش نہ ریشم کے ہوں نہ سرخ رنگ کے اور عورتوں کے لئے زین پر سوار ہونا سخت مکروہ ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ منجملہ ان بدعلامتوں کے جو آخیر زمانے میں ظاہر ہونگی، ایک یہ ہے کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں گی۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا اس گھوڑے پر سوار ہوسکتے ہیں جس کا زین یا لگام چاندی کی ہو۔ فرمایا اگر صرف ملمع ہے جو علیحدہ نہیں ہوسکتا تو کچھ مضائقہ نہیں ورنہ سوار نہیں ہوسکتے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا

کہ خبردار کبھی سرخ رنگ زین پوش پر سوار نہ ہونا خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو یا اونٹ پر کہ وہ منجملہ ان چیزوں کے ہے جن پر شیطان سوار ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شیر تیندوے اور چیتے وغیرہ کی کھالوں کو بطور زین کے استعمال کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کر سکتے ہیں مگر نماز کے وقت کام میں نہیں لا سکتے

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں مرتے دم تک نہ چھوڑونگا۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس گدھے پر سوار ہوتا رہونگا جس پر جھول پڑی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کی ناک میں ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ لگام دیتے وقت بسم اللہ کہہ لیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو چوپایہ لگام دینے کے وقت بگڑتا ہو۔ یا بھاگتا ہو تو اگر اسکا کان پکڑ سکیں تو کان پکڑ لیں ورنہ یونہیں اس پر یہ آیت پڑھے ل؎ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْھًا وَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ۔

# چوتھی فصل

## سواری کے آداب اور اس کی دعائیں

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی چوپائے پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے۔ اور جب تک وہ شخص اس جانور پر سوار رہتا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور اگر سوار ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو ایک شیطان اس کے پیچھے بیٹھ لیتا ہے۔ اور وہ اسی سے کہتا ہے کہ کچھ گانا سنائیے اگر وہ گانا نہیں جانتا تو اس سے کہتا ہے جھوٹی اور ناممکن امیدیں باندھے۔ جب تک وہ اس سواری پر سوار رہتا ہے خیالات محال میں مبتلا رہتا ہے۔

نیز یہ فرمایا کہ جو سواری کے وقت یہ کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا

---

ترجمہ ل؎ کیا لوگ سوائے دین خدا کے کسی اور دین کے خواہشمند ہیں۔ حالانکہ آسمان اور زمین کی کل چیزیں برضا و رغبت یا بجبر و کراہ خدا کو مانے ہوئے ہیں۔ اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے۔

اللہُ سُبحانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ[۱] تو اترتے وقت تک وہ اور اس کا چارپایہ ہر طرح محفوظ رہے گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سوار ہوتے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھکر یہ پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ[۲] تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتاہے کہ میرا بندہ معترف ہے کہ گناہوں کو سوائے میرے اور کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ اسی بات پر بخش دیئے۔

جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب چوپایوں پر سوار ہو تو ذکر خدا کرو اور یہ کہو۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ[۳]

علی ابن ربعہ سے منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین صلوٰت اللہ علیہ رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو بسم اللہ کہتے تھے۔ اور جب پورے سوار ہو لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَ حَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ[۴] پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ فرماتے تھے تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اللہ اکبر بعد ان سب کے یہ دعا پڑھتے تھے، رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السّلام رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

---

ترجمہ ۱؎ اللہ کا نام لیکر سوار ہوتا ہوں قدرت اور قوت صرف اللہ میں ہی، اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت کی۔ اور اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ پاک و پاکیزہ ہی وہ خدا جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے ورنہ حالاں کہ ہم میں ان کے مسخر کرنے کی قوت نہ تھی۔

ترجمہ ۲؎ میں اس اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ ہے اور قائم ہے۔ اور میں اسکی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا اللہ میرے گناہ بخشدے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا۔

ترجمہ ۳؎ پاک اور پاکیزہ ہی وہ خدا جس نے ان چوپاؤں کو ہمارا مطیع کر دیا۔ حالانکہ ہم میں ان کے زیر کرنیکی طاقت نہیں۔ اور ہم سب کی بازگشت خدا کیطرف ہی۔

ترجمہ ۴؎ اللہ کا شکر ہی جس نے ہم کو بزرگی دی۔ خشکی اور تری میں ہم کو سواریاں عنایت کیں۔ عمدہ عمدہ چیزیں ہمارے کھانے اور پینے کیلئے مقرر فرمائیں۔ اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ایسی فضیلت دی جو فضیلت بخشنے کا حق ہی۔ پاک اور پاکیزہ ہی وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں انکے زیر کرنیکی قدرت نہ تھی۔ ترجمہ ۵؎ یا اللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا چوپایہ ٹھوکر کھاتا یا اس کا پاؤں پھسلتا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ مِنْ تَحْوِیْلِ عَافِیَتِکَ وَ مِنْ فُجَاۃِ نِقْمَتِکَ[1]

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میرا چوپایہ چلتے چلتے یکایک رک جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اس کے کان میں یہ آیت پڑھ دے۔ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَھُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا اَنْعَامًا فَھُمْ لَھَا مَالِکُوْنَ وَ ذَلَّلْنٰھَا لَھُمْ فَمِنْھَا رَکُوْبُھُمْ وَ مِنْھَا یَاْکُلُوْنَ[2]

حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوار کو لازم ہے کہ پیادہ چلنے والوں کو آگاہ کردے کہ اس کے چوپائے سے ان کو کوئی ضرر نہ پہنچے

یہ بھی فرمایا کہ ایک دن جناب امیرالمومنین سلام اللہ علیہ وآلہ سوار چلے جاتے تھے، ایک گروہ پیادہ پا حضرت کے ساتھ ہو لیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ آیا تمہیں کچھ کام ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اس کی کچھ ضرورت نہیں لوٹ جاؤ۔ کیونکہ پیادہ لوگوں کا سوار کے ساتھ چلنا سوار کے غرور و تکبر کا باعث ہوتا ہے۔ اور پیادہ چلنے والوں کی ذلت و خواری کا۔

# پانچویں فصل

## پیادہ چلنے کے آداب

اس فصل کی بعض حدیثیں جوتہ اور کپڑا پہننے کی فصل میں بیان ہو چکی ہیں۔

معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حسن جاتا رہتا ہے۔

حدیث حسن میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے عورتوں کو راستہ کے کنارے کنارے چلنا چاہئے اور مردوں کو بیچ راستہ میں

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار بہ نسبت پیادہ کے اور ننگے پاؤں والا بہ نسبت اس کے جو اس کے کہ جوتہ پہنے ہوئے ہو راستہ کے بیچ میں چلنے کا زیادہ مستحق ہے۔

---

ترجمہ [1] یا اللہ میں تیرے نعمت کے زائل ہو جانے سے اور تیرے عافیت کے بدل جانے سے اور تیری بلا کے یکایک نازل ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

ترجمہ [2] کیا لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے استعمال کیلئے اپنی قدرت سے چارپائے پیدا کئے ہیں جن کی وہ اس وقت مالک ہیں اور میں نے ان چوپایوں کو ان کا ماتحت کر دیا اور ان میں سے بعض پر سوار ہوتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس شائستگی سے راستہ چلتے تھے گویا ایک پرندہ حضرت کے سر مبارک پر بیٹھا ہے اور وہ جناب ڈرتے ہیں کہ یہ زیادہ حرکت کرنے سے کی وجہ سے اُڑ نہ جائے اور حضرت کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے کبھی نہ بڑھتا تھا۔

معتبر حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص زمین پر غرور و تکبّر سے راستہ چلتا ہے تو خود زمین اور جتنی چیزیں زمین کے اوپر اور نیچے ہیں، سب اس پر لعنت کرتی ہیں،

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میری اُمّت کے لوگ سائلوں کا سوال سن کر اس سے اسی غفلت اور بے پروائی کرنے لگیں جیسے سنا ہی نہیں اور راستہ چلنے میں غرور و تکبّر کام میں لائیں تو پروردگار عالم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ اُن کو یہ عذاب دیگا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کیلئے موجب تکلیف ہو جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس زمانے میں میری اُمّت کے لوگ راستہ چلنے میں اکڑ اکڑ کر چلنے لگیں گے اور خیرات سے دست برداری کرنے لگیں گے اور ان کی خدمت میں فارس و روم کے غلام رہنے لگیں گے تو اُن کے درمیان ایک فتنہ و فساد ہوگا کہ آپس میں ایک دوسرے پر تلواریں کھینچیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص سفر و حضر میں راستہ چلتے وقت اپنے ہاتھ میں عصا رکھے اور بجائے نخوت و تکبّر کے انکساری معلوم ہو تو ہر قدم پر اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں اور ہزار ہزار درجے بلند ہونگے یہ بھی فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھنے سے افلاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ تم عقلمند ہو تو جس طرف جانا چاہتے ہو پہلے اپنی نیت ٹھیک کر لو اپنے جانے کی ایک صحیح غرض قرار دے لو اور خلاف شرع باتیں مرکوز خاطر ہوں، اُن سے اپنے نفس کو روکو۔ یہ بھی لازم ہے کہ راستہ چلنے میں برابر غور و خوض کرتے رہو ہر ہر قدم پر صنعت الٰہی سے عبرت حاصل کرو۔ چلنے میں نخوت و تکبّر نہ کرو۔ جو چیزیں شرع میں حرام ہیں اُن سے اپنی نظر کو بچاؤ، اور برابر خدا کی یاد کرتے چلے جاؤ۔ کیونکہ جن جن مقامات پر ذکر خدا کیا جائے گا۔ وہ سب کے سب قیامت کے دن ذکر خدا کرنیوالے کی شہادت دیں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے کہ وہ بہشت میں داخل ہو۔ راستے میں لوگوں سے زیادہ باتیں مت کرو کہ خلاف ادب ہے۔ اور اکثر راستے شیطان کی کمین گاہ ہیں اُس کے مکر سے غافل نہ رہو۔ المختصر ایسا کرو کہ تمہارا جانا اور پلٹ کر آنا خدا کی اطاعت میں ہو اور تمہاری اصل روانگی ایسے کام کے لئے ہو جس میں خدا کی خوشنودی ہو اور یہ خیال ہر دم پیش نظر رکھو کہ تمہارے جملہ حرکات و سکنات تمہارے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔

# چھٹی فصل

## اونٹ، گائے، بھینس، بھیڑ اور بکریاں پالنا،

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کون پیشہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کھیتی، جو آدمی خود جوتے بوئے اور فصل کاٹے اور اپنا حق لے لے، اور خدا کا حق ادا کر دے پھر انہوں نے عرض کی کھیتی کے بعد فرمایا۔ بھیڑ بکریاں پالنا جہاں پانی اور چارہ میسر ہو وہیں ان کو چرائے، نماز پڑھے اور اپنے مال کی زکوۃ دیدے انہوں نے عرض کی اس کے بعد۔ فرمایا گائے بھینس پالنا کہ صبح و شام دودھ دیتی ہو، عرض کی گائے بھینسوں کے بعد فرمایا ان کی رکھوالی جو زمین میں پاؤں گاڑے کھڑے ہیں۔ اور خشک سالی میں میوہ بہم پہنچاتے ہیں۔ یعنی خرمہ کے درخت پھر فرمایا کہ خرمہ کا درخت بہت اچھا مال ہے۔ جو ان کو فروخت کر لیتا ہے، ایسا ہی گویا اس مٹی کی قیمت اٹھالی جو آندھی سے اڑ کر پہاڑوں پر جا پڑی ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ نقد دام وصول کرے درختوں سے مبادلہ نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خرمہ کا درخت لگانے رکھوالی کرنے کے بعد کونسا پیشہ بہتر ہے۔ ان حضرت نے کچھ جواب نہ دیا۔

کسی شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اونٹ پالنے کی نسبت کیوں نہ فرمایا۔ آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ اونٹ پالنے میں محنت مشقت زیادہ ہے۔ اکثر گھر سے دور رہنا پڑتا ہے۔ اور صبح شام کا خرچ بھی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ اور بکریوں میں زندہ اور تندرست ہوں جب بھی نفع ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی نفع سے خالی نہیں یعنی جب وہ مرنے لگیں تو ذبح کر کے کھالو۔ نقصان تب بھی نہیں اور گائے بھینس جب تک زندہ اور تندرست ہیں نفع ہے اور مرنے کے بعد نقصان۔ رہا اونٹ تو یہ شیطان کا پڑوسی ہے اس کے ہونے میں بھی نقصان اور نہ ہونے میں بھی۔ یعنی جب وہ اچھا اور بھلا ہو جب بھی مالک کیلئے نقصان اور مضر ہی مضر ہے۔ کچھ نفع بخش نہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو کچھ آپ نے اونٹ کے حق میں فرمایا اس کے بعد اونٹ کون پالیگا۔ فرمایا ہر زمانے میں ایسے بدبخت و بدکار لوگ بھی ہونگے جو اونٹ پالتے رہیں گے۔

ایک حدیث میں اور فرمایا کہ بھیڑ اور بکریاں ضرور پالو کہ اس سے تمہیں نفع پہنچیگا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے صفوان اونٹ والے سے فرمایا کہ میرے لئے ایک ایک اونٹ خرید مگر بدصورت اور کالا اونٹ خریدنا کہ اس کی عمر زیادہ ہوتی ہے

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اونٹوں کی قطار کے درمیان سے نہ گزرو کیونکہ کوئی قطار ایسی نہیں ہوتی جس میں دو دو اونٹوں کے درمیان ایک ایک شیطان نہ ہوتا ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملان عرش میں سے ایک فرشتہ بیل کی

صورت پر بھی ہے۔ اور بیل سب جانوروں کا سردار اور سب سے بہتر ہے۔ اور جب تک بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی اس وقت تک بیل تمام حیوانات میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بلند سر تھا جب بنی اسرائیل سے یہ غلطی ہوئی تو فرشتہ میں جو بیل کی صورت کا ہے شرم کے سبب سے اپنا سر جھکا لیا۔ اور اسکی متابعت ہر بیل نے کی، اور اسی وقت سے کوئی بیل شرم کی سبب سے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو اونٹ آدمی کا فضلہ کھانے لگے تو جب تک چالیس دن مقید کر کے گھاس نہ کھلاؤ اس کا گوشت نہ کھاؤ، نہ دودھ پیو، نہ اس پر سوار ہو۔

# ساتویں فصل

## حیوانات کے خریدنے اور پالنے کے آداب

معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی چارپایہ خریدے۔ اسے لازم ہے کہ جانور کے بائیں طرف کھڑا ہو اور اس کے پیشانی کے بال دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اوس کے سر پر یہ چیزیں پڑھے۔ سورۃ الحمد قل ہو اللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور سورہ حشر کی آخری چار آیتیں۔ لو انزلنا ھٰذا القراٰن علیٰ جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خاشعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللہ و تلک الامثال نضربھا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یتفکّرون ٥ ھو اللہُ الَّذِی لا الٰہ الّا ھُوَ عَالِمُ الغیب و الشھادۃِ ھو الرَّحمٰن الرحیم٥ ھُوَ اللہ الَّذِی لَا اِلٰہ اِلَّا ھُوَ الملکُ القدّوسُ السّلٰم المؤمنُ المھیمن العزیز الجبّار المتکبّر ط سبحان اللہ عمّا یشرکون ٥ ھو اللہُ الخالقُ البارئُ المُصوّرُ لَہُ الاسماءُ الحُسْنیٰ یُسَبِّحُ لَہٗ مافی السمٰوٰتِ والارض و ھو العزیز الحکیم[1] اور سورہ بنی اسرائیل کی آخری دو آیتیں قل ادْعُوا اللہ او ادْعُوا الرَّحمٰنَ ط ایًّا مَّا تَدْعُو فَلَہُ الاسماء الحُسْنیٰ و

---

ترجمہ[1] اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے وہ لرز لرز کر پھٹ جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم آدمیوں کے لئے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے اور پاک ہے۔ سلامتی اور امان دینے والا ہے۔ نگہبانی کرنے والا سب پر غالب سب سے زیادہ زبردست اور صاحب بزرگی ہے اور جو کچھ شرک کرنیوالے بیان کرتے ہیں۔ ان سب سے اس کی ذات بری ہے اور پاک ہے۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا اور صورتوں کا تجویز کرنے والا ہے۔ تمام اچھے اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمان اور زمین کی تمام چیزیں اسکی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ صاحب حکمت اور زبردست ہے۔

لا تجھر بصلاتک و لا تخافت بھا و ابتغ بین ذلک سبیلاہ و قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً و لم یکن لہ شریک فی الملک و لم یکن لہ ولی من الذل و کبرہ تکبیراہ اللہ اکبر ؏[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سورہ بنی اسرائیل کی آخری آیت پڑھے اس کو لازم ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی لونڈی خریدو تو کہا کرو اَللّٰھُمَّ اَسْتَشِیْرُکَ وَ اَسْتَخِیْرُکَ[2] اورجب کسی حیوان کو خریدنے کا ارادہ ہو تو اَللّٰھُمَّ قَدِّرْ لِی اَطْوَلَھُنَّ حَیٰوۃً وَ اَکْثَرَھُنَّ مَنْفَعَۃً وَ خَیْرَھُنَّ عَاقِبَۃً[3] کہو

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا کسی جانور کے منہ پر داغ دے سکتے ہیں ؟ فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں حرام نہیں مکروہ ہے۔ چنانچہ موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حیوانات کے داغنے کے بابت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا سوائے منہ کے اور اعضاء کو داغنا مناسب ہے۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حیوانات کا دودھ دوہتے وقت تھوڑا سا دودھ اُن کے تھنوں میں چھوڑ دیا کرو کہ دودھ جلد جمع ہو جایا کرے۔ کیونکہ اگر تھنوں میں دودھ مطلق نہ چھوڑا جائے تو دودھ اور زیادہ دیر میں اترتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں جہاں رات کو بند ہوتی ہوں اس جگہ کو خوب صاف رکھو اور ان کے باڑے میں نماز پڑھا کرو۔ کیونکہ بھیڑ بکریاں بہشتی جانور ہیں (بعض حدیثوں میں ایسے مقام پر نماز پڑھنے کو مکروہ فرمایا ہے۔ ممکن ہے خوب صاف کر دینے سے کراہت جاتی رہے)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بھیڑ بکریوں کے باڑے سے نکلنے کے وقت سیٹی کی آواز دیا کرو اور ان کے جنگل سے واپسی پر ٹنکاری کی۔

---

ترجمہ[1] اے ہمارے رسول کہہ دیجئے کہ اسے خواہ اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو زیبا ہے کیونکہ اچھے اچھے نام سب اسی کے ہیں اور اے رسول تم اپنی نماز بہت پکار پکار کر نہ پڑھو اور نہ بہت چپکے چپکے، بلکہ درمیان کی راہ اختیار کرو۔ اور یہ کہو سب تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے، نہ جس کے کوئی بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کی سلطنت کا شریک اور نہ جسے کبھی ایسی احتیاج ہوتی ہے کہ کسی اور سے طلب کرے اور اس کی ایسی بڑائی کر جو بڑائی کرنے کا حق ہے۔ اللہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔

ترجمہ[2] یا اللہ میں تجھ سے مشورہ لیتا ہوں اور طلب خیر کرتا ہوں۔

ترجمہ[3] یا اللہ اس جانور کی عمر سب سے زیادہ ہو اور اس سے مجھے بہ نسبت اوروں کے منفعت زیادہ ہو اور یہ سب سے زیادہ مجھے آرام دے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت سے حیوانات کے خصی کرنے کی نسبت دریافت کیا۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں حرام نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب امیرالمومنین علیہ السلام ایک ایسے راستہ پر جانکلے جہاں سر راہ لوگوں نے ایک مادہ پر نر کو چھوڑ رکھا تھا، حضرت نے دیکھکر فوراً منہ موڑ لیا۔ اور ان لوگوں سے یہ فرمایا کہ ایسا کرنا نہ فقط نامناسب بلکہ ممنوع اور قبیح ہے۔ یہ تو ایسے ایسے موقعہ پر ہونا چاہئے جہاں مرد یا عورت نہ دیکھ سکے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زندہ دنبی کی چکی کاٹ سکتے ہیں۔ اگر اس سے تمہارے جانور کی درستگی مطلوب ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر وہ چکتی مردار کا حکم رکھتی ہے اس سے نفع نہیں اٹھا سکتے۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرضی لکھی کہ ایک عورت نے ایک بکری کے بچے کو عرصہ تک اپنا دودھ پلایا ہے۔ جتنے عرصہ تک ضرورت دودھ پینے کی رہی۔ اب وہ بچہ بکری بن گئی ہے۔ اور خود اس نے بچہ دیا ہے، اور وہ دودھ دیتی ہے۔ کیا اس کا دودھ پی سکتے ہیں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ وہ اس کا فعل مکروہ تھا۔ مگر اس دودھ کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔

# آٹھویں فصل

## حیوانات کے افعال واقسام کا مجمل بیان

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جتنے پرندے اور صحرائی یا دریائی جانور شکار ہوتے ہیں اتنی ہی تسبیحیں جو وہ اپنی اپنی زبان میں کرتے ہیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلے تمام وحوش وطیور اور درندے اور چرندے ملے جلے رہا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ اس وقت سے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور ایک دوسرے سے الگ ہوگئے، اور پھر ہر حیوان نے اپنے ہمشکل کی طرف میلان کیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گدھ چیختا ہے تو اپنی زبان میں کہتا ہے کہ اے فرزند آدم چاہے جسطرح کی زندگی بسر کرے انجام ہر حالت میں موت ہے۔ پھر ایک دوسری آواز لگاتا ہے اس میں یہ کہتا ہے کہ اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اور بلاؤں کے دفع کرنیوالے۔

عقاب کہتا ہے۔ جو خدا کا مطیع ہے بدبخت نہیں ہوتا

چغد کہتا ہے۔ لوگوں سے علیحدہ رہنے میں زیادہ انس پیدا ہوتا ہے۔

لکلک کہتا ہے جو لوگوں سے علیحدہ رہے گا ان کے آزار سے نجات پائیگا۔

ہدہد کہتا ہے۔ جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے سخت بد بخت ہے۔
لٹورا کہتا ہے اے خدا تو ہی مالک ہے تیرے سوا کوئی مالک نہیں۔
چڑیا کہتی ہے جو باتیں خدائے تعالیٰ کو غضب میں لاتی ہیں میں ان سب سے پناہ مانگتی ہوں۔
چکور کہتا ہے حق نزدیک ہے۔ حق نزدیک ہے
سمانا کہتا ہے۔ اے فرزند آدم! تو موت کو کس قدر بھولا ہوا ہے
سبز قبا کہتا ہے۔ اے میرے مولا آتش جہنم سے مجھے آزاد کردے
(ہوجہ) قبیرہ (چنڈول) کہتا ہے۔ اے میرے مولا تمام گنہگاروں کی توجہ قبول کر
شتر مرغ کہتا ہے اگر تو میرے گناہ نہ بخشیگا تو بد بخت اور بدنصیب رہوں گا۔
شتر مرغ کہتا ہے سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں۔
بھیڑ کا بچہ کہتا ہے نصیحت حاصل کرنے کو موت کافی ہے
بکری کا بچہ کہتا ہے موت نے مجھے جلد آلیا، اور میرے گناہ بہت زیادہ اور بہت سخت ہیں۔
شیر کہتا ہے کہ عبادت خدا میں بہت کچھ اہتمام کرنا چاہئے
بیل کہتا ہے کہ گناہوں سے باز رہ کیونکہ تو ایسے خدا کے سامنے ہے۔ جس کو نہیں دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے۔
اونٹ کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ ظالموں اور زبردستوں کا ذلیل کرنے والا اور پاک و پاکیزہ ہے۔ میں اسکی پاکی بیان کرتا ہوں۔
گھوڑا کہتا ہے ہمارا پروردگار منزّہ اور مبرّا ہے
کتا کہتا ہے۔ ذلیل ہونے کے لئے خدا کی نافرمانی کافی ہے
اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مخلوق خدا میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کوئی نہ کوئی تسبیح نہ کرتا ہو، جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ[1]
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو حیوانات مسخ ہوگئے ہیں اُن کی بارہ قسمیں ہیں۔ اوّل ہاتھی۔ یہ ایک بادشاہ تھا۔ جو زنا اور اغلام کا مرتکب ہوا کرتا تھا۔
دوسرے ریچھ یہ ایک جنگل میں رہنے والا دیوث ہددی تھا
تیسرے خرگوش۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے خیانت کرتی۔ اور غسل حیض بجا نہ لاتی تھی۔
چوتھے شیر یہ ایک چور تھا جو لوگوں کے خرمے چرا لیا کرتا تھا۔

---

[1] کوئی شے ایسی نہیں جو خدائے تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتی ہو۔ مگر تم اس کو نہیں سمجھتے

پانچویں سہیل یمن میں ایک شخص تھا جو لوگوں کے مال کا دسواں حصہ بطور محصول کے وصول کریا کرتا تھا۔
چھٹے زہرہ ایک عورت تھی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ ہاروت اور ماروت نے اس سے فریب کھایا۔
ساتویں بندر } یہ دونوں بنی اسرائیل کے گروہ سے ہیں ہفتہ کے دن شکار کی سخت ممانعت کے باوجود
آٹھویں سور } بھی شکار کرتے تھے۔
نویں چھپکلی } یہ بھی گروہ بنی اسرائیل میں سے تھے جو حضرت عیسیٰ کے زمانے میں مائدہ کے بارے
دسویں گوہ } میں ایمان نہ لائے جو آسمان سے نازل ہوا تھا اسکی سزا میں مسخ کئے گئے۔ پس ایک گروہ سمندر میں چلا گیا اور ایک خشکی میں رہا
گیارہویں بچھو یہ ایک مفسد آدمی تھا ادھر ادھر کی لگا کر لوگوں میں نفاق پیدا کرتا تھا۔
بارہویں بھیڑ یہ ایک قصائی تھا جو ترازو میں ڈنڈی مارا کرتا تھا۔

بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ زہرہ اور سہیل جو مسخ ہوگئے ہیں دو ستارے نہیں بلکہ دو جانور ہیں جو سمندر میں رہتے ہیں۔

معتبر روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لوگ بنی امیہ میں سے مرجاتے ہیں وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہوجاتے ہیں چنانچہ عبدالملک کے متعلق بھی یہی روایت ہے۔

معتبر حدیث میں ہے کہ جو مسخ ہوئے وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے اور مرگئے مگر خدائے تعالیٰ نے ان کی صورتوں کے چند حیوانات پیدا کر دیئے۔ اور ان کا کھانا حرام قرار دیا تاکہ دوسروں کو ان کے دیکھنے سے عبرت ہو اور ان کے سے اعمال نہ کریں۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سات سو اُمتوں کو اس لئے مسخ کر دیا کہ بعد پیغمبروں کے ان کے اولیار کی اطاعت نہ کی، ان میں سے چار سو قسمیں تو خشکی میں رہتی ہیں اور تین سو سمندر میں چلی گئیں۔

# نویں فصل

## تجارت کی حلال روزی پیدا کرنے کی ضرورت

معتبر حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ دولتمندی گناہوں سے بچنے میں اور تقویٰ سب سے اچھا مددگار ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہ ہو کہ وجہ حلال سے مال جمع کرے اور غرض اس جمع کرنے کی یہ ہو کہ اپنے آپ کو سوال سے بچائے۔ اور اپنا قرضہ ادا کرے۔ اور اپنے عزیزوں

کے ساتھ نیکی کرے تو اس شخص میں کوئی خیر و خوبی نہیں (یعنی حلال و حرام کی احتیاط نہ کرے تو ان نیک ارادوں میں کوئی خوبی نہیں ہے بے خیر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حصولِ آخرت کے لئے دُنیا سے مدد لو اور خود لوگوں کے ذمہ بار نہ بنو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال کا بار دوسروں کے سر پر ڈالے وہ ملعون ہے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا ہم طالبِ دنیا ہوں اور اس بات کی خواہش کریں کہ ہمارے پاس مال دنیا جمع ہو جائے۔ فرمایا تجھے مالِ دنیا کس لئے چاہئے؟ عرض کی اپنے اور اپنے بال بچوں کے خرچہ کے لئے اور صلۂ رحمی کے لئے اور خیرات و صدقات کے لئے اور حج و عمرہ بجا لانے کے لئے حضرت نے یہ سن کر فرمایا کہ ان کاموں کے لئے روپیہ پیدا کرنا طلبِ دنیا نہیں یہ تو طلب آخرت ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص علمائے اہلسنت میں سے جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت پہنچا کہ وہ حضرت دو غلاموں کے سہارے سے راستہ چل رہے تھے اور اس روز گرمی بہت زیادہ تھی اس عالم میں اعتراضاً امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ بزرگان قریش میں سے ایک مُسن آدمی ہیں مناسب نہ تھا کہ ایسے وقت میں طلب دنیا کے لئے دولت سرا سے نکلتے اگر اس حالت میں موت آجاتی تو کیا ہوتا۔ ان حضرت نے فرمایا اگر اس حالت میں موت آجاتی تو بہت اچھا ہوتا کیونکہ وہ ایسے وقت میں پہنچتی کہ میں خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا۔ اور میں ایسا کام کر رہا تھا جس سے اپنے اور اپنے بال بچوں کو تجھ جیسوں کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے محفوظ رکھوں ڈرنا تو اس موت سے ہے جو ایسے وقت میں آپہنچے کہ انسان معصیت خدا میں مبتلا ہو۔ وہ عالم اپنی گستاخی سے پشیمان ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بجا اور درست ہے میں تو حضرت کو نصیحت کرنا چاہتا تھا۔ مگر مجھے خود نصیحت حاصل ہوئی۔

معتبر حدیث میں جناب امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اگر تو اپنے ہاتھ سے محنت کرتا اور بیت المال کا مال نہ کھاتا تو بہت ہی نیک بندہ ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس خطاب کو سن کر چالیس دن تک روتے رہے پس خدائے تعالیٰ نے لوہے کو حکم دیا کہ داؤد کے لئے نرم ہو جا چنانچہ لوہا ان حضرت کے ہاتھوں میں موم کے مانند نرم ہو جاتا تھا۔ اوس روز ایک زرہ بنا کر ہزار درہم کو فروخت کیا اور یونہیں کرتے رہے۔ یہانتک کہ اپنی تمام عمر میں تین سو ساٹھ زرہیں بنائیں اور بیت المال کے کبھی محتاج نہ ہوئے۔ (اللہ اکبر)

دوسری حدیث میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے عمرو ابن مسلم کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کی کہ اس نے تجارت چھوڑ دی۔ حضرت نے تین بار فرمایا کہ یہ تو کار شیطان ہے۔ آیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جناب

رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ تجارت فرمایا کرتے تھے۔ اور خود پروردگارِ عالم نے گروہ تجار کی تعریف فرمائی ہے جس جگہ یہ فرمایا کہ بعض آدمی ایسے ہیں جن کو تجارت وخرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ اور جن کا یہ ذکر ہے وہ سوداگروں کا ایک گروہ تھا۔ جو تجارت کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آیا کرتا تو نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ ایسے تاجران لوگوں سے بدرجہا بہتر ہیں جو سوداگری نہ کرتے ہوں مگر نماز وقت پر ادا کرتے ہوں۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی نسبت عرض کی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں خانہ نشین رہوں گا، نمازیں پڑھوں گا، روزے رکھوں گا، خدا کی عبادت کرتا رہوں گا، اور میری روزی جس کہیں نہ کہیں سے مجھے ضرور ہی ملے گی۔ حضرت نے فرمایا کہ جن تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی، یہ بھی ان میں سے ایک ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت کی خدمت سے لوگوں کا حال دریافت کیا۔ ایک شخص نے عرض کی کہ وہ بہت ہی پریشان ہوگیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ کس کام مشغول ہے۔ اس شخص نے عرض کی کہ اب تو وہ خانہ نشین ہے۔ فرمایا اس کی بسر کیونکر ہوتی ہے۔ عرض کی کہ برادر ایمانی اس کی خبر گیری کرتے ہیں، حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ اس کے معاش کے خبر گیراں ہیں ان کی عبادت اسکی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

معتبر حدیث میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اس غرض سے طلب دنیا کرے کہ آسے لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اپنے بال بچوں کا خرچ فراغت سے چلا سکے، اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کرے تو قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن اور منوّر رہے گا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ عبادت کے ستر جز ہیں جن میں سب سے بہتر یہ ہے کہ وجہ حلال سے روزی پیدا کرے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ بات فرمائی کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ جو جاندار مرتا ہے وہ اس تمام روزی کو مرنے سے پہلے کھا چکتا ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو۔ اور روزی کا دیر کرکے پہنچنا تمہیں اس بات کی طرف راغب نہ کر دے کہ خدا کی نافرمانی کرکے کوئی شے بہم پہنچاؤ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے مخلوق کو حلال روزی بہم پہنچائی ہے۔ حرام نہیں تقسیم کی اب جو خدا کی نافرمانی سے بچیگا، اور صبر کرے گا اسے اس کی حلال روزی پہنچ جائے گی، اور جو صبر نہ کرے گا اور حرام مال لے گا اس کی اتنی ہی حلال روزی کم ہو جائے گی۔ اور قیامت کے دن حرام کی جواب دہی اس کے ذمہ رہیگی۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر بندہ کسی سوراخ میں بھی چلا جائے گا، تو اس کی روزی خدا وہیں دے گا۔ اس لئے طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو۔

معتبر حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی روزی بعض ایسے مقامات پر مقرر فرمائی ہے کہ جہاں کی نسبت گمان بھی نہیں ہوتا۔ چونکہ مومنوں کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہمیں روزی کہاں سے ملے گی، وہ خدا تعالیٰ

سے زیادہ دعائیں کرتے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک تاجر سے فرمایا کہ تو علی الصباح اس شے کی طرف جایا کر جو تیری عزت کا موجب ہو یعنی بازار برائے تجارت

کئی حدیثوں میں ہے کہ طلب روزی کے لئے علی الصباح جایا کرو (کہ یہ وقت طلب روزی کا بہترین وقت ہے)

# دسویں فصل

## آداب تجارت کا بیان

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ اے سوداگرو! پہلے تجارت کے مسئلے یاد کرلو پھر تجارت میں مشغول ہو۔ کیونکہ اس امت کے لئے منافع اور سود کا فرق چیونٹی کے پاؤں کے اس نشان سے بھی زیادہ باریک ہے جو سخت پتھر پر بنا ہو۔ اور جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو ٹھیک لیتے دیتے ہوں باقی تاجر فاجر ہیں اور فاجر کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لین دین کرتا ہو اسے پانچ چیزوں سے بچنا چاہئے۔ سود کھانا۔ قسمیں کھانا۔ مال کا عیب چھپانا۔ جو چیز دوسرے کے ہاتھ بیچی ہو اس کی تعریف کرنا۔ اور جو چیز اوروں سے خریدنا اُسکی مذمت کرنا

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ ہر روز علی الصباح دوش مبارک پر درّہ لٹکا کر کوفہ کے بازاروں میں گشت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے لوگو۔ جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو تو پہلے خدا سے خیر و خوبی کی دعا مانگو، خرید و فروخت میں سہولت برتو۔ ہر کام کو پوری توجہ سے کرو کہ برکت حاصل ہو۔ خریداروں سے واقفیت حاصل کرو اور مہربانی اور مدارات سے پیش آؤ۔ تحمل اور بردباری کو اپنا شعار قرار دو۔ قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو، لوگوں پر ظلم نہ کرو۔ اور مظلوموں کے معاملہ میں انصاف کرو۔ سود کے پاس نہ پھٹکو، پیمانہ اور وزن پورے پورے دو۔ ڈنڈی نہ مارو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوائے اس شخص کے جو خرید و فروخت کے مسئلہ کو جانتا ہو اور کوئی بازار میں نہ بیٹھے۔ کیونکہ جو بغیر مسئلہ جانے تجارت کریگا۔ اسکی تجارت سود خواری سمجھی جائے گی۔

حدیث معتبر میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح اور دوپہر کو بازار جائے اور جب بازار میں پہنچے تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَ خَیْرِ اَھْلِھَا تو خدائے تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر

---

ے یا اللہ میں بازار اور اہل بازار کی بہتر کا تجھ سے سائل ہوں۔

کر دے گا جو گھر واپس آنے تک اس کی اور اس کے مال کی حفاظت کرتا رہے۔ وہ فرشتہ کہتا ہے کہ آج تو نے بازار اور اہل بازار کے شر سے نجات پائی۔ اور ان کی خیر و خوبی تجھے حاصل ہوئی، اس کے بعد جب دوکان پر بیٹھے تو یہ کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ۔ جب یہ دعا پڑھ لیگا تو وہ فرشتہ جو اس پر معین ہے کہیگا کہ تیرے لئے بشارت ہو اور آج اس بازار میں تجھ سے زیادہ کسی کا حصہ نہیں تو نے نیکیوں کے جمع کرنے میں اور بدیوں کے محو کرنے میں جلدی کی اب تھوڑی دیر میں حلال و پاکیزہ و مبارک روزی جو خدا نے تیرے لئے مقرر کی ہے آتی ہے۔

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اسباب یا کچھ اشیاء خرید و تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِیْ فِيْهِ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ رِزْقِكَ فَاجْعَلْ لِیْ فِيْهِ رِزْقًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ رِزْقِكَ فَاجْعَلْ لِیْ فِيْهِ رِزْقًا

صحیح روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جو مال خریدتے تھے اس پر یہ لکھدیا کرتے تھے، بَرَكَةٌ لَنَا اس میں احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید انگلی سے تحریر فرماتے ہوں گے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی چیز خریدنی چاہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا دَائِمُ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَنْ تَقْسِمَ لِیْ مِنَ التِّجَارَةِ الْيَوْمَ اَعْظَمَهَا رِزْقًا وَ اَوْسَعَهَا فَضْلًا وَ خَيْرَهَا عَاقِبَةً فَاِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْمَا لَا عَاقِبَةَ لَهٗ

فقہ الرضا میں لکھا ہے کہ جب کسی مال کو باندھو اور حفاظت سے رکھنا منظور ہو تو اس پر آیۃ الکرسی پڑھ دو، اور لکھکر بھی اس کے اندر رکھ دو اور یہ دعا بھی آیۃ الکرسی کے ساتھ لکھدو وَ جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ لَا ضِيْعَةَ عَلٰى مَا حَفِظَهُ اللّٰهُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

---

ل یا اللہ میں بازار اور اہل بازار کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں۔

ل میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جسکا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا اللہ میں سوال کرتا ہوں کہ اپنے فضل سے تو مجھکو حلال و پاکیزہ رزق عنایت فرما۔ اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ اور ٹوٹا دینے والی تجارت سے اور جھوٹی قسم سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

العظیم[1] اس عمل سے وہ مال ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بازار بدترین حصص زمین ہیں اور وہ شیطان کے میدان ہیں جہاں وہ ہر روز صبح کو اپنا علم گاڑتا ہے۔ اور کرسی بچھا کر بیٹھتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو پھیلا دیتا ہے کہ کسی کو یہ فریب دے کہ ڈنڈی مارے، کسی کو یہ بہکائے پیمانہ کم رکھے، کسی کو یہ دھوکہ دے کہ وہ ناپ میں چوری کرے، اور کسی کے دل میں یہ وسوسے ڈالے کہ مال کی اصل قیمت کچھ کی کچھ بتلائے۔ پھر تاکیدان کو یہ حکم دیتا ہے کہ جس گروہ کا باپ (آدم) مرگیا ہے اس کی خوب خبرلو۔ اور بہکانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھو میں تمہارا باپ ہوں اور زندہ بیٹھا ہوں اور ان کے باپ کی سبب سے میں خفیف اور ذلیل ہوا ہوں، پس جو شخص بازار میں گھستا ہے اس کے ساتھ شیطان آتا ہے اور جو شخص سب سے آخر میں بازار سے نکلتا ہو اس کے ساتھ جاتا ہے۔ اور مسجدیں خدا کے نزدیک بہترین خطۂ زمین ہیں، اور سب سے زیادہ پیارا اللہ کو وہ شخص ہے جو مسجد میں سب سے پہلے جائے اور سب سے پیچھے نکلے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بچوں کی تعلیم کے پیشے کی بابت دریافت کیا، فرمایا کہ اس کی اجرت لیا کرو۔ اس نے عرض کی کہ وہ اشعار کتابیں، رسالے وغیرہ پڑھتے ہیں، آیا میں اپنی اُجرت پہلے سے ٹھہرالوں، فرمایا ہاں، کچھ مضائقہ نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ سب بچوں کو یکساں سمجھو، فیس کی کمی اور بیشی کے لحاظ سے کسی پر کم اور کسی پر زیادہ توجہ نہ کیجو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت سے عرض کی کہ اہل خلاف کہتے ہیں کہ معلّمی کا پیشہ حرام ہے فرمایا وہ دشمنان خدا جھوٹے ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے بچے قرآن مجید سے بے خبر رہیں اور نہ پڑھیں، اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی پڑھائی معلّم کو دے تو وہ اس کے لئے بالکل جائز اور حلال ہے، ہاں یہ صورت بہتر ہے کہ پہلے سے چکائے نہیں جو کچھ بچے کا ولی خوشی سے دے وہ قبول کرلے۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ جب قرآن مجید فروخت کرو تو جلد اور کاغذ کی نیت سے۔ نوشتے کی فروخت کی نیت نہ کرو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیسہ پیدا کرنے کی غرض سے ساری رات جاگتا رہے اور ضروری نیند نہ لے وہ کمائی اس کے لئے حرام ہے۔ اکثر علماء نے اس حرام کو کراہت شدیدہ پر محمول کیا ہے۔

---

[1] ہم نے ایک دیوار اُن کے آگے بنائی ہے، اور ایک پیچھے پھر اوپر سے پاٹ دیا۔ اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا جس چیز کا خدا محافظ ہوا وہ ضائع نہیں ہوسکتی۔ اگر اس کے بعد بھی وہ رخ کریں تو یہ کہدے کہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے کافی ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

# گیارہویں فصل

## کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی فضیلت

علی ابنِ ابی حمزہ سے منقول ہے کہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اپنی زمین خود بوتے جوتتے دیکھا حالانکہ حضرت کے پائے مبارک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی کہ قربان جاؤں حضور کے خادم کہاں گئے کہ یہ کام آپ خود اپنے ہاتھوں سے انجام فرما رہے ہیں، فرمایا کہ حضرت ہابیل جو میرے اور میرے باپ دونوں کے بزرگ تھے خود زمین جوتا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اور خود میرے تمام آباؤ اجداد زمین کو اپنے ہی ہاتھوں سے جوتتے اور بوتے تھے، یہ تو تمام پیغمبروں اور ان کے اوصیاء کا اور اُن کی امتوں کے نیک لوگوں کا پیشہ ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے لئے خود جوتنا بونا پسند فرمایا ہے کہ انھیں مینہ کا آنا برا نہ لگے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا نے پیغمبروں کی روزی کھیتی میں اور دودھ دینے والے جانوروں کے تھن میں مقرر فرمائی ہے، کہ جو بارش آسمان سے نازل ہو اس کا ایک قطرہ بھی انہیں ناگوار نہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کھیتیاں کرو اور باغ لگاؤ، واللہ کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کر سکتا۔ واللہ دجّال کے آجانے کے بعد بھی تم لوگ یہی پیشہ کرتے رہو۔

معتبر حدیث میں امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھیتی سب سے اچھا پیشہ ہے، جس سے نیک و بد سب کو رزق پہنچتا ہے، فرق یہ ہے کہ نیک لوگوں میں سے جو کچھ کھاتے ہیں اُن کا کھانا اُن کے لئے استغفار کرتا ہے اور بدوں کا کھانا ان پر لعنت کرتا ہے۔ نیز بہت سے حیوانات اور پرند بھی کھیتی سے رزق پاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ان حضرت کا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو بے مینہ برسے بیج ڈال رہے تھے آپ نے فرمایا کہ بوئے جاؤ کہ خدائے تعالیٰ ہوا کے ذریعہ سے بھی ویسا ہی اُگا سکتا ہے، جیسے پانی کے ذریعہ سے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ان حضرت کا گذر چند ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو زمین جوت رہے تھے فرمایا جوتے جاؤ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مزرعہ آباد کرنے کی غرض سے خود اپنے ہاتھ سے پھاوڑا لیکر زمین کھودا کرتے تھے۔ اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ خرمہ کی گٹھلیاں اپنے لعاب دہن سے تر کرکے اپنے دست مبارک سے بو دیا کرتے تھے، اور وہ اسی وقت اُگ آتی تھیں

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے خاص اپنی مزدوری سے ایک ہزار

غلام خرید کر آزاد فرمائے۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں پہنچا دیکھا کہ آپ نے تیس ۳۰ سیر سے زیادہ عمدہ خرمہ کی گٹھلیاں اٹھائی ہیں اور لئے جارہے ہیں، اس شخص نے عرض کی کہ یہ کیا ہیں۔ فرمایا کہ اگر خدا کو منظور ہے تو خرمہ کے لاکھ درخت ہیں پھر آپ نے وہ سب لیجا کر اپنے باغستان میں بودیں۔ وہ سب اُگ آئیں اور اُن میں سے ایک بھی ضائع نہ ہوئی۔

معتبر حدیث میں ابی عمرو سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ موٹے کپڑے پہنے ہوئے بیلچہ ہاتھ میں لئے ہوئے باغ میں خود کام کر رہے ہیں اور پسینہ حضرت کی پشتِ مبارک سے ٹپک رہا ہے میں نے عرض کی کہ قربان جاؤں یہ بیلچہ عنایت فرمائیے میں یہ کام کروں، فرمایا نہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اپنی روزی پیدا کرنے کے لئے خود دھوپ میں تکلیف پائے۔

دوسری معتبر حدیث میں انہی حضرت سے منقول ہے کہ چھ چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا نفع مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچتا ہے۔ اول فرزند صالح جو اس کے لئے استغفار کرتا ہو۔ دوسرے اس کا قرآن مجید جس میں لوگ تلاوت کرتے ہوں۔ تیسرے کنواں بنوا دیا ہو۔ چوتھے درخت جو لگوا دیا ہو۔ پانچویں جو نہر کھدوائی ہو۔ چھٹے کوئی نیک رسم جو اس طرح جاری کردی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔

حدیث حسن میں انہی حضرت سے منقول ہے جو چیزیں آدمی چھوڑ جاتا ہے اُن میں سے کوئی اس پر ایسی شاق نہیں گزرتی ہے جیسا روپیہ راوی نے عرض کی کہ جب روپیہ ہو تو کیا کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ باغات اور مکانات اور املاک خریدے۔

# بارہویں فصل

## کھیتی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آئے تو کھانے پینے کے محتاج ہوئے۔ حضرت جبرئیل سے شکایت کی، انہوں نے کہا کہ کھیتی کیا کیجئے۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ مجھے کوئی دعا تو سکھا دو۔ انہوں نے کہا کہ یہ دعا بھی پڑھ لیا کیجئے۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ الدُّنْیَا وَ کُلَّ ھَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّۃِ وَ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ حَتّٰی تُھَنِّئَنِی الْمَعِیْشَۃَ ؎۱

---

؎۱ یا اللہ میری دنیا کی روزمرہ ضرورتوں کا کفیل ہوجا۔ اور فکر جنت کے سوا اور افکار سے نجات دے۔ اور مجھے مکروہات سے محفوظ رکھ کہ زندگانی دنیا گوارہ ہو۔

حدیث حسن میں جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کھیتی کرو اور بیج ڈالنا چاہو تو پہلے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر بیج لو اور روبقبلہ کھڑے ہو کر تین مرتبہ یہ کہو أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ[۱] اس کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا مُبَارَكًا وَارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ[۲] اس کے بعد جو دانے ہاتھ میں ہیں وہ بو دو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ درخت لگاتے اور کھیت بوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا[۳]

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیج میں سے ایک مٹھی بھر لو اور روبقبلہ کھڑے ہو جاؤ اور تین مرتبہ یہ پڑھو ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ[۴] پھر کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَرْثًا مُبَارَكًا وَارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ وَالتَّمَامَةَ وَاجْعَلْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَلَا تَحْرِمْنِي خَيْرَ مَا أَبْتَغِي وَلَا تَفْتِنِّي بِمَا مَتَّعْتَنِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ[۵] اس کے بعد وہ مٹھی بو دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خرمہ کے درخت خوب پھلیں اور خرمے بھی عمدہ ہوں اسے چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں لے کر نیم کوب کر لے اور ہر شگوفے میں تھوڑی تھوڑی چھڑک دے اور باقی کو ایک پاک تھیلی میں بھر کر خرموں کے درخت کے بیچ میں رکھ دے

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ خرمے کے درخت نہ کاٹو ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب خدا نازل ہو۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خرمے کے درختوں کو کاٹنا مکروہ ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اور درختوں کا کاٹنا کیسا ہے۔ فرمایا مضائقہ نہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا بیری کے درخت کو کاٹنا کیسا ہے۔ فرمایا جو بیری کے درخت جنگل میں ہوں ان کا کاٹنا اچھا نہیں کیونکہ وہاں درخت کم ہوتے ہیں مگر شہر میں ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جناب امیرالمومنین سلام اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ درختوں میں اور کھیتوں میں فضلہ ڈالنے سے کوئی مضائقہ نہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شہر میں گزر ہوا جہاں کے اکثر میووں میں کیڑے ہو جاتے تھے۔ شہر کے باشندوں نے اس باب میں شکایت کی فرمایا۔ جب تم درخت لگاتے ہو تو اس کے تھانوں

---

۱ کیا دیکھتے ہو کہ تم جو کچھ بوتے ہو۔ کیا تم اُسے اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں

۲ یا اللہ ان دانوں میں برکت اور ہمارے لئے اس میں سلامتی عطا فرما۔

۳ اچھی بات کی مثال. جیسے درخت کی سی ہے جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان کی طرف ہر درخت اپنے خدا کے حکم سے پھل دیتا ہے۔

۴ کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔

۵ یا اللہ تو ہمارے لئے اس کھیتی کو مبارک کر اور ہمیں اس میں سے پورا پورا رزق سلامتی کے ساتھ حاصل ہو اور ان بیجوں کو بالیں بنا دے اور جو نفع ان سے میں چاہتا ہوں اس سے مجھے محروم نہ کر۔ اور بواسطہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پاک کا جو نفع تو مجھے پہنچائے اس سے آزمائش میں نہ ڈال۔

میں پہلے مٹی ڈالتے ہو پھر پانی دیتے ہو۔ اسی وجہ سے میووں میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں آئندہ سے پہلے پانی پھر مٹی ڈالا کرو چنانچہ اس ہدایت پر عمل کرنے پر میووں میں کیڑوں کا ہونا موقوف ہو گیا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بیری کے درخت کو سینچے تو ایسا ہے کہ گویا کسی مومن کو تشنگی کے وقت پانی پلایا۔

نیز فرمایا کہ جتنے درخت خدائے تعالیٰ نے پیدا کئے وہ سب میوہ دار تھے اور سب کے پھل کھانے کے لائق تھے۔ جب لوگ خدا کے لئے اولاد کے قائل ہوئے آدھے درختوں کے پھل جاتے رہے۔ اور کانٹے جو درخت میں پیدا ہوئے اس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے شرک شروع کیا یعنی مخلوق کی تعظیم اور عبادت مثل خالق حقیقی کے کرنے لگے۔

# چودہواں باب

## سفر کے آداب

## پہلی فصل

### کون کون سے سفر جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز اور کون کون سے دن تاریخ سفر کیلئے سعد ہیں اور کون کون سے نحس ہیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ لکھا ہے کہ سفر صرف تین باتوں کے لئے کرنا چاہئے۔ اوّل اس لئے کہ اس سفر میں توشۂ آخرت حاصل ہو۔ دوسرے اس لئے کہ امورِ معیشت کی اصلاح ہو۔ تیسرے سیر و تفریح کے لئے بشرطیکہ حرام نہ ہو۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر کرو کہ تمہیں صحت حاصل ہو۔ جہاد کرو کہ تمہیں دین و دنیا کی نعمتیں ملیں اور حج کرو کہ مالدار ہو جاؤ۔ اور کسی کے محتاج نہ رہو۔

ایک حدیث میں فرمایا کہ سفر ایک قطعۂ عذاب ہے۔ اس لئے سفر سے جو کام مدنظر ہو جب وہ پورا ہو جائے تو بہت جلد پلٹ آؤ۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ محمد ابن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ میں ایسے ملک میں جانا چاہتا ہوں جہاں سوائے برف اور یخ کے اور کوئی شئے نہیں ہوتی وہاں وضو وغیرہ کی آدمی کیا تدبیر کرے؟ فرمایا کہ جب حالتِ اضطرار ہو تو تیمم کرے اور پھر کبھی ایسے ملک میں نہ جائے جہاں (احکام دین کی تعمیل نہ ہو سکے) اور دین برباد ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں آکر یہ عرض کی کہ میں سفر میں جانا چاہتا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ فرمایا تو کس دن جائے گا عرض کی دوشنبہ کو کیونکہ وہ دن مبارک ہے اس دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جو کہتے ہیں جھوٹے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جمعہ کے روز پیدا ہوئے تھے۔ دوشنبہ سے زیادہ تو کوئی دن بھی منحوس نہیں ہے کہ اُسی دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اسی دن ہم اہل بیت کے گھر آسمانی وحی کا آنا بند ہوا اور اسی دن ہم اہل بیت کا حق غصب کیا گیا۔ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے مشکلیں آسان ہونے کا ایسا دن بتلا دوں کہ جس میں خدائے تعالےٰ نے لوہا

حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم کردیا۔ اس نے عرض کیا ہاں یابن رسول اللہ۔ فرمایا وہ سہ شنبہ یعنی منگل کا دن ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس کا سفر کا ارادہ ہو چاہئے کہ سنیچر کے روز جائے کیونکہ اگر پہاڑ سے کوئی پتھر بھی اس روز ہٹے گا تو خدائے تعالیٰ اس کو ضرور بالضرور اسی جگہ واپس پہنچا دے گا اور جب مشکل کام درپیش ہو تو منگل کے دن جائے کہ اس دن حضرت داؤد علیہ السّلام کے لئے لوہا نرم ہوا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پنجشنبہ یعنی جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا و رسول خدا اور ملائکہ کو پسند ہے۔

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جمعہ کی صبح کو سفر کرنا اور حاجات دنیاوی کے بارے میں کوشش کرنا اس لئے مکروہ ہے کہ مبادا جمعہ کی نماز رہ جائے بعد نماز برکت کے لئے ہر کام کرنا اچھا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ شب جمعہ سفر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص مہینے کے آخری چہارشنبہ میں ان لوگوں کا قول باطل کرنے کی نیت سے جو اس دن سفر کرنا فال بد سمجھتے ہیں سفر کرے گا۔ ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔ اور خدائے تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری کردے گا۔ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ ان تاریخوں میں سفر نہ کرو تیسری ۳۔ چوتھی ۴۔ پانچویں ۵۔ تیرہویں ۱۳۔ سولہویں ۱۶ بیسویں ۲۰۔ اکیسویں ۲۱۔ چوبیسویں ۲۴۔ پچیسویں ۲۵ اور چھبیسویں ۲۶۔

اگر تاریخ سعد ہو اور دن نحس ہو۔ تاریخ نحس ہو دن سعد ہو تو دن کی رعایت کرنی ضروری ہے اور اولی ہے کیونکہ ہفتہ کے دن کے بارے میں زیادہ معتبر حدیثیں وارد ہوتی ہیں۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں سفر یا نکاح کرے تو انجام اچھا نہ ہوگا۔

# دوسری فصل

## صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا رفع ہونا

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صدقہ دیدو اور جس دن چاہو سفر میں چلے جاؤ۔ ایک اور صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے انہی حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ایسے دنوں میں جیسے کہ چہارشنبہ وغیرہ ہیں۔ سفر کرنا مکروہ ہے؟ فرمایا کہ سفر شروع کرتے وقت صدقہ دیدو اور جس وقت چاہو چلے جاؤ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ میں علم نجوم دیکھا کرتا تھا اور طالع وغیرہ پہچانتا تھا اور میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہی کہ خاص خاص ساعتوں میں خاص خاص کام کرنے چاہئیں۔ آخر میں نے اپنا یہ خدشہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں عرض کردیا۔ فرمایا جب ترے دل میں کسی امر کا خیال آئے تو اس کے بعد پہلا مسکین جس پر تری نظر پڑے اسے کچھ صدقہ دیدے اور اس کام کو چلا جا۔ خدائے تعالیٰ اس کا ضرر تجھ سے دفع کردے گا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام کا ارادہ اپنے مزرعوں میں سے کسی مزرعہ میں جانے کا ہوتا تھا تو سلامتی کے لئے راہ خدا میں خیرات فرماتے اور یہ صدقہ اس وقت فرماتے جب پائے مبارک رکاب میں رکھتے اور جب بفضل خدا وہ حضرت صحیح و سلامت واپس تشریف لاتے تو خدائے تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور جو کچھ میسر ہوتا تصدق فرماتے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ عبدالملک نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں علم نجوم کی بلا میں مبتلا ہو گیا ہوں چنانچہ جب میں کسی کام کو جانا چاہتا ہوں تو زائچہ میں نظر ڈالتا ہوں۔ اگر کوئی بدی نظر آتی ہے تو میں جانا موقوف کرتا ہوں اور بیٹھ رہتا ہوں اور اگر بھلائی دکھائی دیتی ہے تو چلا جاتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آیا تو نجوم سے یہ حکم لگا لیتا ہے کہ یہ حاجت پوری ہو جائے گی؟ اس نے عرض کی کہ ہاں یا بن رسول اللہ ایسا ہی ہے فرمایا کہ تو اپنے نجوم کی کتاب جلا ڈال۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے روایت کی ہے کہ جب کسی مومن کو ایسے وقت میں سفر کرنا درپیش ہو جس میں سفر مکروہ ہے تو آغاز سفر سے پہلے سورۃ الحمد۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ قل ہو اللہ۔ آیۃ الکرسی انا انزلنا۔ اور سورۃ آل عمران کی یہ آخری آیتیں پڑھے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ط رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ط رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ط لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ط مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ط لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ط وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ط یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [1] اور ان کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِكَ یَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِكَ یَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِیْ حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا مِنْكَ اَسْئَلُكَ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِیَرَتِكَ مِنْ بَرِیَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّكَ وَعِتْرَتِهٖ وَسُلَالَتِهٖ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ

لے ترجمہ صفحہ ۶ پر ملاحظہ ہو

وَاكْفِنِیْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهٗ وَارْزُقْنِیْ خَيْرَهٗ وَيُمْنَهٗ وَبَرَكَاتِهٖ وَاقْضِ لِیْ فِیْ مُتَصَرَّفَاتِیْ
بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْمُغْوِيَةِ وَكُلِّ ذِیْ
قُدْرَةٍ لِّیْ عَلٰی اَذِيَّةٍ حَتّٰی اَكُوْنَ فِیْ جُنَّةٍ وَّعِصْمَةٍ مِّنْ كُلِّ بَلَآءٍ وَّنِقْمَةٍ وَّاَبْدِلْنِیْ مِنَ الْمَخَاوِفِ
فِيْهِ اَمْنًا وَّمِنَ الْعَوَائِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰی لَا يَصُدَّنِیْ صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحُلَّ بِیْ طَارِقٌ مِّنْ اَذَی
الْعِبَادِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّالْاُمُوْرُ اِلَيْكَ تَصِيْرُ يَا مَنْ لَّيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ [۲]

---

ترجمہ:۔ بلاشک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات دن کے تغیر و تبدل میں ان عقلمندوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں۔ اور آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کرکے یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تونے ان کو فضول نہیں بنایا۔ افعالِ فضول کے صادر ہونے سے تیری ذات پاک اور بالکل منزہ ہے۔ پس ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے۔ اے پروردگار جس کو تو جہنم میں بھیجے گا۔ اس کو پوری پوری رسوائی ہوگی۔ اور ظالم کی کوئی قدر نہ کرسکے گا۔ اے پروردگار ہم نے بے شک راہِ ایمان کی طرف بلانے والے کی آواز سُنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کردے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیت میں فرما۔ اے پروردگار جن جن چیزوں کے تونے اپنے رسولوں کی زبانی وعدے کئے ہیں۔ وہ سب عطا فرما اور قیامت کے دن مجھ کو رسوا نہ فرما بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔ پس خدائے تعالےٰ نے ان کی دعا قبول کرلی (اور یہ فرمایا) کہ میں تم سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہ کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ کیونکہ دونوں کی اصل ایک ہی ہے۔ رہے وہ خاص لوگ جنھوں نے میرے سبب سے وطن چھوڑے اپنے گھروں سے نکالے گئے طرح طرح کی تکلیفیں پائیں۔ کافروں سے لڑے اور جہاد میں شہید ہوگئے۔ ان کے گناہوں کو میں ضرور بالضرور بخش دوں گا۔ اور ان کو ان جنتوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ اجر ان کا اللہ کی طرف سے ہوگا۔ اور بہتر سے بہتر اجر خدا ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے کفار کا اس دنیا کا عیش تجھے ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ چند روزہ ہے پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ مگر جو لوگ اپنے خدا سے ڈرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے اس نے جنتیں مہیا کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالےٰ کی طرف سے مہمانیاں ہوں گی۔ اور جو کچھ خدائے تعالےٰ نے نیک لوگوں کے لئے تیار کیا ہے۔ وہ بہت ہی اچھا ہے رہے (اہل کتاب یہود ونصاریٰ) ان میں سے جو جو خدائے تعالیٰ پر، قرآن مجید پر، اور پہلے نبیوں پر ایمان لائیں گے اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہیں گے۔ اور اس کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ بیچیں گے ان کا اجر بھی خدائے تعالےٰ کے پاس مہیا ہے اور خدائے تعالےٰ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو جو امور تم پر واجب کئے گئے ہیں۔ اپنے نفسوں کو ان کی تعمیل پر آمادہ کرو۔ جو مصیبتیں تم پر پڑیں ان کو سہو۔ اور اپنے ائمہ کا ساتھ دو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

[۲] اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر تیرے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر رحمت نازل کر اور مجھے آج کے دن کے شر اور نقصان سے بچالے اور خیر وبرکت عطا فرما، اور اتنی حاجتیں میری پوری فرما۔ (باقی صفحہ پر)

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ سات چیزوں کا مسافر کے سامنے آنا منحوس ہے۔ اوّل کوّے کا داہنی جانب بولنا۔ دوسرے کتّا جو دم اٹھائے ہوئے ہو۔ تیسرے بھیڑیا جو اپنی دم کے بھل بیٹھا ہو۔ اور مسافر کو دیکھ کر چیخے اور تین دفعہ اونچا ہو۔ چوتھے ہرن جو داہنے طرف سے راستہ کاٹ کر بائیں جانب کو چلا جائے پانچویں اُلّو کا بولنا۔ چھٹے سفید بالوں والی بڑھیا کا سامنے آنا۔ ساتویں کنکٹے گدھے کا سامنے آنا۔ جب کسی مسافر کے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی چیز آجائے اور اس کے دل میں خوف اور وہم پیدا ہو تو اسے لازم ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ اِعْتَصَمْتُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ فَاعْصِمْنِيْ مِنْ ذٰلِكَ۔

# تیسری فصل

## روانگی کے وقت کا غسل۔ نماز اور دعائیں

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو سنت ہے کہ روانگی سے پہلے غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالصَّادِقِيْنَ عَنِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهٖ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ بِهٖ صَدْرِيْ وَنَوِّرْ بِهٖ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّحِرْزًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّاٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّسُوْءٍ مِّمَّا اَخَافُ اَحْذَرُ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَجَوَارِحِيْ وَعِظَامِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ شَاهِدًا لِّيْ يَوْمَ حَاجَتِيْ وَفَقْرِيْ وَفَاقَتِيْ اِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

---

ترجمہ: اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں قوت و قدرت نہیں۔

---

(بقیہ صفحہ) جو چیزیں میرے قبضے میں ہیں۔ ان کا انجام بخیر ہو۔ مجھے تجھ سے اور میرے متعلقین کو مجھ سے محبت پیدا ہو اپنی خواہشوں میں کامیاب ہوں اور گمراہ کرنے والے سرکشوں سے محفوظ رہوں، جو ایذا پہنچانے پر قدرت رکھتے ہوں۔ وہ تکلیف نہ پہنچا سکیں۔ میں ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے تیری پناہ اور حفاظت میں رہوں۔ آج کے خوف کو امن سے بدل دے اور مشکلوں کو آسانی سے حصول مقصد میں کوئی حارج نہ ہو سکے اور مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ سکے۔ اے وہ خدا کہ جس کے مانند کوئی شے نہیں۔ اور وہ رازوں کا سننے والا اور ہر پوشیدہ بات کا دیکھنے والا ہے بلاشک تو ہر شے پر قادر اور تمام امور کا مرجع ہے

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر امین جس کے سپرد سفر میں
جاتے وقت آدمی اپنے بال بچوں کو کر جائے یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْ
دِعُكَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَاتِمَۃَ عَمَلِیْ [1]

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اسے
چاہیئے کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے جدھر جانا ہے اور الحمد آیۃ الکرسی اپنے سامنے
کے رخ اور داہیں اور بائیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیَ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ
مَا مَعِیَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیَ بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ ۔ اس عمل کے کرنے والے کو اور اس کے
ساتھ کے جملہ اشخاص و اشیاء کو خدائے تعالیٰ سلامت رکھے گا اور بحفاظت پہنچا دے گا۔

# چوتھی فصل

## روانگی کے کل آداب اور ان چیزوں کا بیان جو ساتھ لینی چاہئیں

معتبر حدیث سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جو شخص سفر میں جاتے وقت
بادام تلخ کا عصا اپنے ساتھ میں لے اور ذیل کی یہ آیتیں پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ اس کو اپنے گھر واپس آنے کے وقت
تک ہر درندہ اور زہریلے جانوروں اور چور سے محفوظ رکھے گا۔ اور جب تک عصا ہاتھ سے نہ رکھے گا ستر ہزار فرشتے
اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے ۔ اور آیات مذکور یہ ہیں وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّیْ اَنْ
يَّهْدِيَنِیْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ۔ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَاَبُوْنَا
شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ط
فَجَاءَتْهُ اِحْدٰهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ اِنَّ اَبِیْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا
جَاءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ط قَالَتْ

---

[1] یا اللہ میں اپنی جان ، اپنے اہل و عیال اور اپنا مال اپنی اولاد اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنا انجام تیرے سپرد کرتا ہوں جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے سچے جانشینوں کی جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ملت پر قائم ہوں ۔ ان سب پر خدا کی رحمت ہو۔ یا اللہ
اس غسل سے میرا دل پاک اور سینہ فراخ اور قبر نورانی فرما۔ یا اللہ میرے لئے اس غسل کو روشنی ، پاکیزگی ، ہر بیماری سے شفا اور تمام بلاؤں
آفتوں و بدی جن جن سے میں ڈرتا ہوں ان سب کا حرز گردان اور میرا دل ، اعضا ، ہڈیاں ، خون ، بال ، چہرہ ، گودا ، رگ ، پٹھے اور میری
جن جن چیزوں کو زمین اٹھائے ہوئے ان سب کو اس غسل سے پاک فرما۔ یا اللہ جس دن مجھے تجھ سے حاجت پیش آئے تو اے تمام عالم کے
پروردگار یہ غسل میرا طہارت کا، شاہد ہو۔ بالتحقیق تو ہر شے پر قادر ہے۔

إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ
إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ
عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سخت بیمار ہوئے تھے اور ان کو وحشت عارض ہوگئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ درخت بادام تلخ کی ایک لکڑی توڑ کر اپنے سینے سے لگائیں۔ انھوں نے ایسا ہی کیا خدائے تعالیٰ نے ان کی وحشت رفع کردی۔

آگاہ رہنا چاہئے کہ منجملہ ان چیزوں کے جو سفر میں ساتھ رکھنی چاہئیں تسبیح تربت جناب امام حسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ بھی ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عراق میں تشریف لائے اور لوگ ان حضرت کے پاس اکٹھے ہوگئے تو انھوں نے دریافت کیا کہ یا ابن رسول اللہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ خاک پاک تربت جناب امام حسین علیہ السلام ہر بیماری کے لئے شفا ہے آیا یہ خوف و بیم سے بھی امان کا باعث ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو خوف سے امان ملے تو خاک شفا کی ایک تسبیح لے کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ أَصْبَحْتُ اللَّهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ وَجِوَارِكَ الْمَنِيعِ الَّذِي لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَغَاشِمٍ مِنْ سَائِرِ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَصِينَةٍ وَهِيَ وِلَاءُ أَهْلِ

---

ے جب وہ مدائن کی طرف گیا تو یہ کہتا تھا کہ شاید میرا پروردگار مجھ کو میرا سیدھا راستہ بتلا دے اور جب وہ مدائن کے کنوئیں پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ پانی پلا رہا ہے اور دو عورتیں اپنی بھیڑ بکریاں روکے ہوئے کھڑی ہیں۔ ان دونوں سے دریافت کیا کہ تم الگ تھلگ کیسے کھڑی ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا کہ جب تک لوگوں کے جانور پانی نہیں پی چکتے ہیں ہمیں کوئی نہیں پلانے دیتا اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلایا۔ پھر سایہ میں تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ خداوندا تیری طرف سے جو خیر و خوبی ہوئی ہے مجھے اس کی احتیاج ہے۔ تھوڑی دیر میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک شرمائی ہوئی آئی اور یہ کہا کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں۔ جو ہمارے جانوروں کو پلایا ہے اس کی اجرت دیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس پہونچے اور ان سے کل قصہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا کہ اب کچھ خوف نہیں تمہیں ظالموں کے ہاتھوں سے نجات مل گئی۔ ان دونوں میں سے ایک لڑکی کہ بابا جان ان کو نوکر رکھ لیجئے۔ کیونکہ نوکر کے لئے یہ سب سے اچھے ہیں۔ قوت میں بھی اور امانت میں بھی۔ شعیب علیہ السلام بولے کہ یہ چاہتا ہوں کہ اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں۔ انشاءاللہ تم مجھے نیک پاؤگے موسیٰ علیہ السلام بولے میرا آپ کا عہد ہوگیا ان مدتوں میں سے جون سی بھی پوری کردوں پھر میرے ذمہ کوئی بات نہیں ہے۔ اور اللہ ہم دونوں کے اقرار کا شاہد ہے۔

بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحْتَجِزًا مِّنْ قَاصِدٍ لِّيْ اِلٰى اَذِيَّتِيْ بِجِدَارٍ حَصِيْنٍ الْاِخْلَاصِ فِى الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيْعًا مُّوْقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَمِنْهُمْ وَفِيْهِمْ وَبِهِمْ اُوَالِيْ مَنْ وَالَوْا وَاُعَادِيْ مَنْ عَادَوْا وَاُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوْا فَاَعِذْنِي اللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيْهِ يَا عَظِيْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِيْ عَنِّيْ بِبَدِيْعِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِذَا جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ[1] اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا وَبِحَقِّ جَدِّهٖ وَبِحَقِّ اَبِيْهِ وَبِحَقِّ اُمِّهٖ وَبِحَقِّ اَخِيْهِ وَبِحَقِّ وُلْدِهِ الطَّاهِرِيْنَ اجْعَلْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ[2] صبح کے وقت یہ عمل کرنے سے شام تک خدا کی حفظ و امان میں رہے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ یا اور کسی سے ڈرتا ہو اُسے چاہئے کہ جب گھر سے باہر جانے لگے تو عمل مذکورہ کر لیا کرے یہ ان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے کافی ہے اور حرز کا کام دیگا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے عمامہ باندھ کر نکلے گا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اپنے اہل و عیال میں صحیح و سالم پلٹ کر آئے گا۔

---

[1] یا اللہ آج کی صبح میں نے تیری پناہ لی ہے اور تیرا قلعۂ پناہ ایسا زبردست ہے کہ نہ اس سے کوئی شے اونچی ہو سکتی ہے اور نہ اس پر کوئی حملے کا ارادہ کر سکتا ہے (اور مجھے یقین ہے، کہ جتنی تیری مخلوق خواہ صامت ہے یا ناطق۔ اس کے شر سے (اور بالخصوص) جتنے انسان ہیں اُن میں سے جو جو ستمگار ہیں یا راتوں کو آکر ناگہاں لوگوں کو ستانے والے ہیں سب کے شر سے ایسا محفوظ رہوں گا گویا کہ زرہ پہنے ہوئے ہوں اور ڈھال میرے ہاتھ میں ہے اور قلعہ کی فصیل کی آڑ پکڑے ہوئے ہوں وہ زرہ اور ڈھال کیا ہے تیرے نبی کے اہل بیت علیہم السلام کی دوستی جو ہر اس شخص کو جو مجھے تکلیف دینے کا ارادہ ہے روکتی ہے اور فصیل کیا ہے؟ انہی کے حقوق کا خلوص کے ساتھ اقرار کرنا اور ان کی حبل المتین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور اس بات کا یقین رکھنا کہ حق ان کے لئے اُن کے ساتھ اُن کے ارشاد میں۔ ان کے مابین ان سے ملا ہوا ہے جو ان کے دوست ہیں میں ان کا دوست ہوں اور جو ان کے دشمن ہیں میں ان کا دشمن ہوں۔ اور جو ان سے بیگانہ بنتے ہیں میں بھی ان سے ناآشنا ہوں۔ یا اللہ جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں۔ اُن سب کے شر سے مجھے اُن کے واسطے سے پناہ دے، اے سب سے بزرگ، میں نے تیرے واسطے سے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اپنے مقابلے میں دشمنوں کو بند کر دیا ہے علی التحقیق ہم نے ان کے آگے ایک دیوار بنا دی ہے اور پیچھے بھی ایک دیوار بنا دی ہے اور اوپر سے پاٹ دیا ہے اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

[2] یا اللہ اس خاک پاک کا واسطہ اور اس کے صاحب کا اور ان کے جد امجد کا اور ان کے والد ماجد کا اور ان کی والدہ ماجدہ کا ان کے برادر معظم کا اور ان کی اولاد میں جتنے معصوم ہوئے ہیں ان سب کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں اس خاک پاک کو میرے لئے ہر بیماری سے شفا اور ہر خوف سے امان اور ہر مصیبت کے لئے حفاظت قرار دے۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اور وہ روانگی کے وقت عمامہ باندھے اور عمامے کا دوسرا سرا ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر باندھ لے تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کو چوری کا۔ پانی میں ڈوبنے کا اور آگ سے جلنے کا کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے فرزند جب تو سفر کو جائے تو تلوار۔ گھوڑا۔ کمان۔ موزہ۔ عمامہ۔ ضروری ضروری رسیاں، پانی کی مشک۔ سوئی۔ تاگہ اور جن دواؤں کی تجھے اور تیرے ساتھیوں کو احتیاج ہو وہ سب اپنے ساتھ لے جانا۔

منجملہ ان تعویذات کے جن کا سفر میں ساتھ رکھنا مناسب ہے وہ تعویذ ہے جس کی نسبت یہ روایت ہے کہ وہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تلوار کے قبضہ میں تعبیہ ہوا تھا وہ تعویذ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ اَسْئَلُكَ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ الْاَوَّلَ الْقَدِيْمَ الْاَبَدِيَّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ وَلَا يَحُوْلُ اَنْتَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْكَافِيْ لِكُلِّ شَيْءٍ الْمُحِيْطُ بِكُلِّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاحْجُبْ شَرَّ ذَرِيْهِمْ وَشَرَّ الْاَعْدَاءِ كُلِّهِمْ وَسُيُوْفِهِمْ وَبَاْسِهِمْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ اَللّٰهُمَّ احْجُبْ عَنِّيْ شَرَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْءٍ بِحِجَابِكَ الَّذِي احْتَجَبْتَ بِهٖ فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ سِلَاحِهِمْ وَمِنَ الْحَدِيْدِ وَمِنْ كُلِّ مَا يُتَخَوَّفُ وَيُحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شِدَّةٍ وَّبَلِيَّةٍ وَمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ وَعَلَيْهِ اَقْدَرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا۔[1]

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا ہے اور معاف کرنے والا ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے سب سے پہلے، اے قدیم، اے وہ جس کی ہستی ہمیشہ سے ہے اور جس کے لئے کوئی تغیر و زوال نہیں میرا سوال تجھ سے ہے اور تو خدائے بزرگ ہر شے کے لئے کافی ہے اور ہر شے پر حاوی ہے یا اللہ واسطہ تیرے اسم اعظم کا جو بزرگ و فرد و یکتا و بے نیاز کا جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا جس کا شریک و سہیم ایک بھی نہیں ہے تو میرے لئے کفایت فرما اور لوگوں کے شر کو کل دشمنوں کے شر کو ان کی تلواروں کو اور ہر قسم کی ایذا دہی کو روک دے۔ جب اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے تو پھر کیا خطرہ ہے) یا اللہ جو شخص مجھے بدی پہنچانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا حجاب ڈال دے۔ جیسا کہ خود تیرا حجاب عصمت ہے کہ نہ تجھ تک بدکار جنوں اور آدمیوں کے شر سے کسی کی اذیت پہنچ سکتی نہ ان کے ہتھیاروں کی نہ لوہے کی نہ ان چیزوں سے جن سے بالعموم لوگ ڈرتے اور حذر کرتے ہیں اور نہ کسی بلا و مصیبت کی اور نہ ان چیزوں کے شر کی جن سے تو زیادہ واقف اور جن پر تو پورا پورا قادر ہے بالتحقیق تری قدرت ہر شے پر محیط ہے اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور ان کی آل پاک پر رحمت نازل فرما اور ایسا سلام جو تیرے بھیجنے کا حق ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عبس کو سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھے تو جس راستے سے سفر کو جائے گا اُس راستے میں سوائے نیکی کے کوئی بات نہ دیکھے گا اور اس راستے کی تمام بدیوں سے محفوظ رہے گا۔

# پانچویں فصل

## سفر میں زادِ راہ ساتھ رکھنے اور اس کے استعمال کرنیکے آداب

حضرت صادق آل محمد سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو دسترخوان اپنے ساتھ لو اور راستے کے لئے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرا کر اس میں رکھو۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ اس بات سے بھی آدمی کی عزت بڑھتی ہے کہ جب سفر میں جانے لگے تو عمدہ کھانے ساتھ میں لے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کھانا سفر میں ساتھ رکھا جائے اس میں روٹی ضرور ہو کہ باعث برکت ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نظر ایک توشہ دان پر پڑی۔ جس پر بیل کے کنڈے لگے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ ان کنڈوں کو اکھاڑ کر لوہے کے کنڈے لگا دو تاکہ جانور توشہ دان میں گھسنے نہ پائیں۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک خرچ کرنے کا سب سے بہتر طریقہ میانہ روی ہے۔ اور خدائے تعالے اسراف کو پسند نہیں کرتا ہے سوائے اس کے کہ حج یا عمرے میں کیا جائے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ معوان نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں اپنے بال بچوں کو حج میں اپنے ساتھ لے جایا کرتا ہوں اور خرچ اپنی کمر میں باندھ لیتا ہوں۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا ہے۔ میرے والد ماجد یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کی تقویت اس میں ہے کہ اپنے خرچ کو محفوظ رکھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک اور شخص نے انہی حضرت سے عرض کیا کہ آیا وہ سکہ جن پر تصویریں بنی ہوں اپنے پاس رکھوں اور حالتِ احرام میں اپنی ہمیانی میں ڈال کر اپنی کمر میں باندھ لوں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں وہ تو تیرا خرچ ہے اور خدا کے بعد تیرا بھروسہ اسی پر ہے۔

# چھٹی فصل

## دوستوں کو ساتھ لے جانے اور ان کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص اکیلا سفر میں جائے وہ ملعون ہے۔

دوسری حدیثوں میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنینؑ کو وصیت کی کہ یا علیؑ سفر میں اکیلے کبھی نہ جاؤ کیونکہ شیطان ایک شخص کے تو ساتھ ہی رہتا ہے اور دو شخصوں کے ذرا دور دور اے علی جو شخص اکیلا سفر میں جاتا ہے وہ ایک گمراہ ہے اور جو دو اکٹھے ہو کر جاتے ہیں تو وہ دو گمراہ ہیں۔ ہاں تین مل کر جائیں تو مسافر ہیں۔

بسند معتبر حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو تنہا سفر کرنے کا اتفاق ہو اُسے یہ پڑھ لینا چاہیئے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اوّل رفیق بہم پہنچا لو پھر سفر میں جاؤ نیز فرمایا کہ جو دوست ہوتے ہیں۔ ان میں سے خدا کو زیادہ پیارا اور اس کے نزدیک زیادہ ثواب والا وہ ہوتا ہے جو اپنے دوست کی مدارات زیادہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کے نزدیک مصاحبوں اور رفیقوں کا تعداد میں چار رہنا سب سے بہتر ہے اور جس گروہ میں سات سے زیادہ ہوں گے ان کا شور و شغب زیادہ ہو گا۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مسنون یہ امر ہے کہ ہم توشہ رفیق اپنا اپنا خرچ اپنے اپنے پاس سے نکال کر پہلے سے دوسروں کے سامنے رکھ دے کہ اس سے خوشنودی خاطر اور خوبی اخلاق کی افزونی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں شہاب سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جا کر عرض کیا کہ حضرت کو میری دولت مندی کا حال اور اس بات کا کہ میں اپنے برادر ایمانی کے ساتھ سلوک کرتا ہوں معلوم ہے۔ چنانچہ میں ان لوگوں کے لئے جو سفر مکہ میں مرے رفیق ہوتے ہیں بہت کچھ خرچ کرتا ہوں اور انہیں خوب دل کھول کر کھلاتا پلاتا ہوں۔ فرمایا شہاب ایسا نہ کیا کرو کیونکہ جیسا تو دل کھول کر خرچ کرتا ہے اگر وہ بھی ایسا ہی کریں تو ان کو نقصان ہو گا اور آئندہ مفلسی و پریشانی پیش آئے گی۔ اور اگر تو خرچ کئے جائے اور وہ نہ کریں تو یہ ان کی ذلّت کی بات ہے لہٰذا رفاقت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیئے جو تونگری اور دانائی میں تیرے برابر ہوں۔

ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رفاقت کرنی ہو تو اپنے مثل اور مانند کی

ہم نشینی اور رفاقت اختیار کرو، ایسے شخص کے رفیق نہ بنو جو تمہارے خرچ کا بار اپنے ذمہ لے کہ یہ مومن کی ذلت و خواری کا باعث ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسافر کا حق اس کے ساتھیوں پر یہ ہے کہ اگر وہ راستے میں بیمار ہو جائے تو تین دن اس کے لئے ٹھہریں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر بہت سے لوگ باہم سفر کر رہے ہوں اور ایک ان میں سے مالدار ہو باقی سب مفلس۔ تو آیا مالدار اُن سب کا خرچ اٹھا سکتا ہے فرمایا کہ اگر وہ بدل راضی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو لوگ اپنے مصاحبوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کریں اور اپنے رفیقوں کے ساتھ نیک سلوک نہ کریں وہ اور جو کسی کا نمک کھا کر اس کے حق نمک کی رعایت نہ کریں وہ نہ ہمارے نہ ہم ان کے۔

# ساتویں فصل

## سفر کے جملہ آداب

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ جب تم لوگوں کے ساتھ سفر کرو، تو چاہئے کہ اپنے معاملات میں اُن سے مشورہ زیادہ کرو میل جول کے وقت ہنستے بولتے رہو باہم خرچ کرنے میں سخاوت کو کام میں لاؤ اگر وہ تمہاری ضیافت کریں تو قبول کر لو۔ اور اگر تم سے کچھ مدد چاہیں تو امداد دو۔ تین چیزوں میں سب سے بڑھے رہو۔ ایک تو زیادہ خاموش رہنے میں، دوسرے زیادہ نماز پڑھنے میں، تیسرے جو کچھ تمہارے پاس ہے خواہ سواری یا مال یا کھانا پینا۔ اس کی بابت سخاوت و جوانمردی کو کام میں لانے میں اگر وہ تم سے گواہی چاہیں یعنی کسی امر حق میں تمہیں گواہ بنائیں تو مان لو اور گواہی دیدو۔ اور اگر تم سے مشورہ کریں تو حتی الامکان اس امر میں کوشش کرو کہ اچھی سے اچھی رائے انہیں دی جائے۔ رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کرو اور جب تک خوب غور و فکر نہ کرو۔ اپنی رائے اُن پر ظاہر نہ کرو۔ بلکہ جو مشورہ انھوں نے تم سے طلب کیا ہے۔ اس میں بیٹھے بیٹھے غور و فکر کرو پھر سو رہو اور اُٹھنے کے بعد غور کرو پھر کھانا کھا لو اور اس کے بعد غور کرو۔ نماز کا وقت آئے تو نماز پڑھ کر پھر غور کرو۔ المختصر جلدی نہ کرو بلکہ ان مختلف حالتوں اور مختلف وقتوں میں اپنی پوری پوری حکمت و دانائی و غور و خوض کو ان کے امر کے متعلق رائے قائم کرنے میں کام میں لاؤ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی سے رائے طلب کرے اور وہ اپنی عقل خداداد کو پوری پوری صرف کرکے اس کو اچھی اچھی رائے نہ دے تو خدا اس کی عقل و رائے کو سلب کر لیتا ہے اور اپنی امانت اس سے چھین لیتا ہے۔ جب تم یہ دیکھو کہ تیرے ہمراہی پیادہ چل رہے ہیں تو تم بھی پیادہ ہو لو۔ اور اگر انھیں کوئی اور کام کرتے دیکھو تو تم بھی ان کے شریک ہو جاؤ اگر وہ لوگ خیرات کریں یا کسی کو قرض دیں تو تم بھی حصہ رسدی دینے میں مضائقہ

نہ کرو۔ جو تم سے عمر میں بڑے ہیں ان کی معقول باتیں ضرور مان لو۔ اگر تمہارے ہمراہی تم سے کسی کام کے لئے کہیں یا کسی شے کا سوال کریں تو جہاں تک بن پڑے با ہیں بھر لو انکار نہ کرو کیونکہ ایسے موقعوں پر انکار کرنا عجز و مورد طعن ہے۔

جب تم راستہ بھول جاؤ اور حیران رہ جاؤ تو وہیں اتر پڑو اور اگر راہ مقصود میں شک ہو تو کھڑے ہو جاؤ ایک دوسرے سے مشورہ کرو۔ اور بہترین تجویزیں غور کرو۔ اور اگر اکا دُکا آدمی سامنے نظر آئے تو اس سے راستہ نہ پوچھو۔ بلکہ خود اس کے بارے میں غور و خوض کرو کیونکہ بیابان میں ایک شخص کا تنہا ہونا بجائے خود ایک شک کی بات ہے کہ شاید قزاقوں کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان جو تمہیں حیران کرنا چاہتا ہو اور اسی طرح دو شخصوں سے بھی حذر کرو سوائے اس صورت کے کہ بعض علامتیں اور قرینے ایسے نظر آتے ہیں جو اس وقت خیال میں نہیں ہیں کیونکہ عقلمند آدمی جب بنظر غور و خوض کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے تو اس پر اس شے کا حق و باطل پوشیدہ نہیں رہتا اور حاضر وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب کو نظر نہیں آتیں۔ اے فرزند جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کے لئے اُسے ڈھیل میں نہ ٹالو۔ فوراً نماز پڑھ کر فرصت پا لو۔ کیونکہ نماز ایک فرض ہے جتنی جلدی اُسے وقت پر ادا کروگے ہلکے ہو جاؤ گے۔ اور نماز باجماعت ادا کرو گو تیروں کی زد پر ہی کیوں نہ ہو۔

سواری کے چوپائے پر نہ سو کر بیٹھو اس کی زخمی ہو جائے گی اور یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔

جب منزل کے قریب پہنچو تو اپنی سواری سے اُتر پڑو کہ وہ سواری تمہاری مددگار ہے خود اپنے کھانے پینے سے پہلے اس کے گھاس دانہ کی خبر لو۔ جب منزل پر اُترنا مقصود ہو تو ایسی جگہ اختیار کرنی چاہیئے جو دیکھنے میں خوش منظر ہو۔ وہاں کی مٹی نرم ہو۔ وہاں گھاس بہت پیدا ہوتی ہو۔ جب منزل پر اترو تو آرام کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو۔ اور جب قضائے حاجت کے لئے جاؤ۔ تو قافلہ سے بہت دور جاؤ اور جب اسباب بار کرنا منظور ہو تو بھی دو رکعت نماز پڑھ لو۔ پھر اس زمین کو وداع کرو۔ اور اس زمین کے باشندوں پر سلام کرو۔ کیونکہ کوئی قطعۂ زمین ایسا نہیں جس میں کچھ فرشتے سکون پذیر نہ ہوں اگر ممکن ہو تو ہر کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا اس میں سے تصدق کر دو۔ جب تک سوار رہو قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور جب تک کسی دوسرے کام میں مشغول رہو خدا کو یاد کرتے رہو اور جتنے عرصہ تک تنہا اور بیکار رہو دعا مانگتے جاؤ۔ اوّل حصۂ شب میں ہرگز ہرگز نہ سوؤ بلکہ آرام کے لئے۔ منزل کر لو ہاں پچھلی آدھی رات میں چلنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ جب راستہ چل رہے ہو تو غل مچاتے ہوئے نہ چلو۔

حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضر میں تو اعلیٰ درجہ کی انسانیت ہے قرآن مجید پڑھنا، علماء کی صحبت میں بیٹھنا۔ فقہ اور دیگر علوم میں غور کرنا اور تمام نمازوں کو باجماعت پڑھنا اور سفر میں سب سے بہتر ہے اپنا زادِ راہ خرچ کرنا اپنے ہمراہیوں کا مخالف نہ بننا اور ہر نشیب و فراز میں اُترتے چڑھتے اُٹھتے بیٹھتے خدا کو بہت یاد کرنا۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں داخل آداب سفر ہیں زادراہ بہت سا ساتھ لینا۔ جو کھانا ساتھ ہو عمدہ پکا ہوا ہو۔ اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ بانٹ کر کھانا رفیقوں سے جدا ہونے کے بعد جو ان کے راز تمہیں معلوم ہو گئے ہوں ان کی پردہ داری کرنا اور جن باتوں میں خدا کی ناراضگی کا اندیشہ نہ ہو ان میں مزاح اور خوش طبعی کرنا۔

# آٹھویں فصل

## راستہ قطع کرنے اور منزلوں پر اُترنے کے آداب

معتبر حدیثوں میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب پیادہ چلنے سے تھک جاؤ تو تیز تیز چلو تکان جاتی رہتی ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ کمر، پیٹھ اور پیٹ مضبوط باندھ لو کہ تمہارے لئے پیادہ پا چلنا آسان ہو جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شبا شب کوچ کیا کرو کہ رات کو راستہ اس آسانی سے قطع ہوتا ہے گویا طی الارض ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پچھلی رات میں سفر کرنا طی الارض ہو جاتا ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب رات کو منزل کرنا منظور ہو تو سرِ راہ نہ اُترو اور نہ کسی دریا یا ندی کے پیٹے میں کیونکہ یہ مقامات درندوں اور سانپوں کے چلنے پھرنے کے ہیں۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمدردی کو پسند کرتا ہے اور ہمدرد کا معین ہے لہذا جب تمہاری سواری کے حیوانات لاغر ہوں تو ہر ہر پڑاؤ پر اترتے جاؤ۔ اگر راستے میں بیابان ہو اور گھاس نہ ہو تو وہاں سے جلد گزر جاؤ اور جہاں زیادہ گھاس ہو وہاں تھوڑی دیر ٹھہرتے جاؤ

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہاں راستہ بھول جاؤ وہاں داہنی سمت اختیار کرو

جناب امیر المومنین سلام اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں راستہ بھول جائے اُسے یہ آواز دینی چاہئے یَا صَالِحُ اَغِثْنِیْ کیونکہ تمہارے مومن بھائی جنوں میں سے ایک شخص صالح نام کے ہیں جو خوشنودی خدا کے لئے صحراؤں میں رہتے ہیں وہ جب تمہاری آواز سنیں گے تو جواب دیں گے اور راستہ بتائیں گے۔

معتبر حدیث میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب راستہ بھول جاؤ تو یہ آواز دو یَا صَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ رَحِمَکُمُ اللہُ۔ راوی کہتا ہے کہ ایک سفر میں میں راستہ بھول گیا میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ ہم سے دور جا کر اسی طرح آواز دینے لگا جس طرح اوپر مذکور ہے تھوڑی دیر میں پلٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک آہستہ آواز سنی جس نے یہ کہا کہ راستہ دائیں جانب ہے چنانچہ اس سمت کو تھوڑی دور چلے

تھے کہ راستہ مل گیا۔

عمر ابن یزید سے جن کا شمار ائمہ معصومین علیہم السلام کے ثقات اصحاب میں ہے روایت کی گئی ہے کہ ہم ایک سال مکہ معظمہ کے سفر میں راستہ بھول گئے پس تین روز وہیں رہے بہت ڈھونڈا راستہ نہ ملا چنانچہ تیسرے روز ہمارے ساتھ کا پانی بھی ختم ہوگیا اس وقت ہم نے احرام کے کپڑے کفن کی طرح پہن لیے اور حنوط بھی کر لیا اسی حال میں ہمارے رفیقوں میں سے ایک شخص اٹھا اس نے یہ آواز دی یا اَبَا صَالِحٍ یا اَبَا الْحَسَنِ کسی نے دور سے جواب دیا۔ میں نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے اس نے کہا کہ میں جنوں کے اس گروہ میں سے ہوں جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لایا تھا اب ان میں سے میرے سوا کوئی باقی نہیں۔ اور میرا یہ کام ہے کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتا دیتا ہوں۔ چنانچہ ہم بھی اس کے آواز کے رخ پر چلے گئے اور راستہ پر جا پہنچے[1]

# نویں فصل

## وہ دعائیں جو راستے میں اور منزلوں پر پڑھنی چاہئیں

صحیح حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو حالت سفر میں نشیب کی طرف چلنا پڑتا تھا تو سبحان اللہ فرمایا کرتے تھے اور جب بلندی کی طرف چڑھنا پڑتا تھا۔ تو اللہ اکبر فرمایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَسِيْرِيْ عِبَرًا وَصَمْتِيْ تَفَكُّرًا وَكَلَامِيْ ذِكْرًا

معتبر حدیث میں جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ندی کے پیٹھے میں اترتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو حق تعالیٰ اس ندی کے پیٹھے کو اس کے لئے حسنات سے بھر دیگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بلندیوں کے اوپر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گا تو انتہائے زمین تک جتنی چیزیں اس کے سامنے ہیں سب یہی کلمہ ادا کریں گی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخصوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ملک شام کی طرف بغرض تجارت جانا چاہتے ہیں۔ حضرت ہمیں کچھ ایسی دعا تعلیم فرما دیں جو کہ راستے میں پڑھ لیا کریں تو سب طرح سے محفوظ رہیں۔ فرمایا جہاں تم مقام کرو اور نماز عشاء کے بعد سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹو تو پہلے میری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا ع کی تسبیح پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو اس کی برکت سے صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہوگے۔ چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے تو چوروں کا ایک گروہ بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ منزل پر پہنچکر جب وہ نماز عشاء کے بعد سونے لگے تو جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی کچھ رات گئے چوروں نے جو کچھ فاصلے پر اترے تھے اپنے غلام

[1] اے صالح اور اے ابو صالح خدا تم پر رحم کرے ہمیں ٹھیک راستہ بتا دو۔ [2] یا اللہ میرے چلنے کو محض قطع راہ قرار دے اور میرے خاموش رہنے کو اپنی صنائع عجیبہ میں غور و فکر اور میرے بولنے کو اپنا ذکر

کو ان کی خبر لینے کے لئے بھیجا۔ غلام نے ان کے پاس آکر فقط ایک دیوار دیکھی اور ان کا کچھ نشان نہ پایا واپس آکر جو حالت دیکھی تھی بیان کر دی۔ چور اپنے غلام کی تصدیق کے لئے خود آئے اور وہی کیفیت دیکھ گئے صبح کو ان لوگوں سے پھر ملے اور کہا کہ رات کو آپ صاحبان کہاں رہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہیں۔ چوروں نے کہا کہ ہم تو رات کو آپ کو ڈھونڈنے آئے تھے یہاں سوائے ایک حصار کے اور کچھ بھی دکھائی نہ دیا۔ کیا آپ کا کوئی خاص قصہ ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو بیان فرمایئے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے سوتے وقت حسب تعلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تھی۔ چوروں نے کہا جایئے آپ پر کوئی چور قابو نہیں پا سکتا۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو کسی ایسے مقام پر اترنے کا اتفاق ہو جہاں درندوں کا خطرہ زیادہ ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَبُعٍ اس دعا کو پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے کہ جب تک اس منزل سے روانہ نہ ہوگا درندوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کسی ایسی جگہ جانا ہو جہاں کسی طرح کا خوف ہے تو یہ آیت پڑھ لینی چاہیے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا جب وہ شخص یا چیز جس سے خوف کرتا ہے سامنے آجائے تو وہ آیۃ الکرسی پڑھ لے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ جب تم کسی منزل پر جا کر اترو تو یہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ تاکہ اس منزل کی تمام خوبیاں تمہیں میسر آئیں اور وہاں کے ہر طرح کے شر سے محفوظ رہو۔

دوسری حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر کے قریب پہنچو اور اس کی آبادی پر تمہاری نظر پڑے تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضَلَّتْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

---

۵۱ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں ہے حقیقی سلطنت اسی کی ہے اور ہر قسم کی حمد و ثنا کا وہ سزاوار ہے ہر طرح کی خیر و خوبی اسی کے ہاتھ ہوا اور وہی ہر شے پر قادر ہے یا اللہ میں ہر درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میرا اس جگہ جانا اور وہاں سے آنا حق و صدق ہو اور میری امداد کے لئے اپنی طرف سے کوئی حجت مقرر فرما دے۔

۵۲ یا اللہ یہ میرا یہاں اترنا مبارک کر کیوں کہ سب سے بہتر اتارنے والا اور میزبان تو ہی ہے۔

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَمَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا[1]

دوسری حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیاطین محملوں اور کجاؤں کے پاس آکر اونٹوں کو بہکا دیا کرتے ہیں لہٰذا تم اس کے دفیعہ کے لئے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں ہو اور چوروں یا درندوں سے ڈرتا ہو اُسے اپنے گھوڑے کی یال پر یہ لکھ دینا چاہئے لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی[2] تاکہ وہ بحکم خدا ان کے ضرر سے محفوظ رہے۔

حدیث مندرجہ بالا کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں خود سفر حج میں تھا۔ ناگاہ ایک بیابان میں ہم کو بدّوؤں نے آگھیرا سارے قافلہ کو خوب زد و کوب کیا میں بھی انہیں میں تھا مگر یہ آیۃ اپنے گھوڑے کی یال پر لکھ چکا تھا میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث بہ رسالت کیا اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو امامت سے مشرف کیا خدائے تعالیٰ نے اُن چوروں کو میری طرف سے گویا اندھا کر دیا کہ وہ کوئی مجھے نقصان نہ پہنچا سکے۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی منزل پر اترو تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے کوئی چھوٹی سی سورۃ پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے[3] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَعِذْنَا مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا اس کے بعد یہ کہے[4] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّةٌ اَتَوَلَّاهُمْ وَاَتَبَرَّءُ مِنْ اَعْدَائِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

---

[1] یا اللہ میں اس بستی کی نیکیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور اس کی بدیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ اس کے پھل میرے کھانے میں آئیں اور اس کو بیماریوں سے محفوظ رکھ اور اس کے باشندوں کے دل میری محبت اور میرے دل میں یہاں کی نیکوکاروں کی محبت ڈال دے۔

[2] نہ پکڑے جانے کا تجھے ڈر ہے نہ انجام کا خوف۔

[3] یا اللہ اس مقام کی خیر و خوبی ہمارے حصے میں آئے اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ یا اللہ اس کے پھل کھانے میں آئیں اس کی بیماریوں سے محفوظ رہیں اور اس کے نیک باشندوں سے ہمیں محبت ہو۔

[4] میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا و بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب اور جتنے امام ان کی اولاد میں ہوئے ہیں وہ سب برحق امام ہیں مجھے ان سب سے تولّا ہے اور ان کے دشمنوں سے بیزاری یا اللہ میں تجھ سے اس خیر و خوبی کا سائل ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ ہمارے یہاں آنے کا حصہ مبارک ہو اور وسط کا درستی اور آخر کامیابی۔

اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ دُخُوْلِنَا هٰذَا صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ نَجَاحًا

شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب منزل سے روانگی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھو اور خدائے تعالےٰ سے اس کی حمایت اور ضمانت کا سوال کرو اور اس مقام کے ساکنین کو وداع کرو کیونکہ ہر مقام میں کچھ فرشتے بحکم خدا سکونت رکھتے ہیں اور سب سے آخر میں یہ کہو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ الْحَافِظِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [1]

# دسویں فصل

## سمندر میں سفر کرنے کے اور پلوں پر سے گذرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تجارت کی نیت سے سمندر کا سفر کرنا مکروہ ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی غرض سے سمندر کا سفر کرے اس نے عمدہ طریقے سے روزی پیدا کرنے کی کوشش نہ کی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی غرض سے کشتی یا جہاز پر سوار ہوا اس نے اپنے دین کو معرض تلف میں ڈال دیا۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے طوفان و تلاطم کے وقت سفر دریا و سمندر کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کشتی یا جہاز میں سوار ہونے لگو تو یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [2] اور اگر دریا یا سمندر میں طوفان آجائے تو بائیں کروٹ لیٹ کر داہنے ہاتھ سے موج کی طرف اشارہ کرو اور یہ کہو قِرِّيْ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسْكُنِيْ بِسَكِيْنَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

---

[1] اللہ تعالیٰ کے محافظ فرشتوں کو سلام ہم پر اور اللہ کے کل نیک بندوں پر سلام رحمت برکت ہو۔

[2] اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں جس کے سبب سے جہاز اور کشتیاں چلتی بھی ہیں اور ٹھہرتی بھی ہیں اس میں ذرا شک نہیں ۔ اس میں شک نہیں کہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا ہے اور زیادہ رحم کرنیوالا ہے

روایتوں میں سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سمندر کے اضطراب و تلاطم کے وقت یہ کہو[1] بِسْمِ اللّٰهِ اُسْكُنْ
بِسَكِيْنَةِ اللّٰهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَاهْدَأْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس روایت کے
راوی کا بیان ہے کہ میں جہاز میں سوار ہوا اور جب کبھی طوفان کا اتفاق ہوا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
کے فرمانے کے بموجب یہی دعا پڑھی اس دعا کا پڑھنا تھا کہ سمندر ایسا ساکن ہو جاتا گویا طوفان آیا بھی نہ تھا۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ڈوب جانے کا ڈر ہو تو یہ آیت پڑھو[2] اَللّٰهُ الَّذِيْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جہاز پر سوار ہونا چاہو تو سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ درود مبارک
پڑھو اور سو مرتبہ یہ لعن اَللّٰهُمَّ الْعَنْ مَنْ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ[3] بعدہٗ کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلَى الصَّادِقِيْنَ مِنْ اٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ مَسِيْرَنَا وَعَظِّمْ اُجُوْرَنَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ سَيَّرْتَنَا
وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْنَا وَبِكَ اٰمَنَّا وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْنَا وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتُنَا وَرَجَاؤُنَا
وَنَاصِرُنَا وَلَا تُحِلَّ بِنَا مَا لَا نُحِبُّ اَللّٰهُمَّ بِكَ نَحُلُّ وَبِكَ نَسِيْرُ اَللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِيْلَنَا وَاَعْظِمْ عَافِيَتَنَا
اَنْتَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَاَنْتَ الْحَامِلُ فِي الْمَاءِ وَعَلَى الظَّهْرِ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ
جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ وَفَدَ اِلَيْهِ الرِّجَالُ وَشُدَّتْ اِلَيْهِ الرِّحَالُ
سَيِّدِيْ اَكْرَمُ مَزُوْرٍ وَاَكْرَمُ مَقْصُوْدٍ وَقَدْ جَعَلْتَ لِكُلِّ زَائِرٍ كَرَامَةً وَلِكُلِّ
وَاحِلٍ تُحْفَةً فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاشْكُرْ
سَعْيِيْ وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ مِنْ اَهْلِيْ بِغَيْرِ مَنٍّ مِّنِّيْ عَلَيْكَ بَلْ لَكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ اِذْ جَعَلْتَ لِيْ سَبِيْلًا
اِلٰى زِيَارَةِ وَلِيِّكَ وَعَرَّفْتَنِيْ فَضْلَهٗ حَفِظْتَنِيْ فِيْ لَيْلِيْ وَنَهَارِيْ حَتّٰى بَلَّغْتَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ

---

[1] اللہ کی قدرت سے قرار پکڑ اور اس کے سکینہ سے تو سکون حاصل کر کیونکہ سوائے خدائے بزرگ برتر کے کوئی قوت و قدرت والا نہیں خواہ متعلق بسکون ہو یا بحرکت۔

[2] اللہ وہ ہے جس نے کتاب برحق نازل کی وہ نیکوکار لوگوں کا دوست ہے انھوں نے خدا کو ہرگز ایسا نہ سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے حالانکہ قیامت کے دن زمین اس کی سراپا خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اس کی قدرت سے لپیٹے ہوئے صورت میں ہوں گے جن چیزوں کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ان سے ذات پاک منزہ ہے۔

[3] یا اللہ جنھوں نے آل محمد پر ظلم کیا ہے ان پر لعنت بھیج۔

وَقَدْ رَجَوْتُ بِكَ فَلَا تَقْطَعْ رَجَائِیْ وَاَمَّلْتُكَ فَلَا تُخَیِّبْ اَمَلِیْ وَاجْعَلْ مَسِیْرِیْ هٰذَا كَفَّارَةً لِذُنُوْبِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؎

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر مسافر کا مقصد جہاز میں بیٹھنے سے زیارت کے سوا کچھ اور ہو تو اس مذکورہ بالا دعا کی عبارتوں کو موقع سے ردوبدل کر کے مقصود کے مطابق کر لیں۔

# گیارہویں فصل

## روانگی کے وقت تھوڑی دور مسافر کے ساتھ جانے کے اور آنے کے وقت مسافر کا استقبال کرنے نیز مسافر کے سفر سے واپسی کے آداب

حدیث صحیح میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ

---

؎ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے رسول خدا اور ان کی آل برحق پر رحمت نازل ہو یا اللہ ہمارا چلنا نیکی میں شمار فرما اور ہمارا اجر زیادہ کر۔ یا اللہ ہم تیرے طفیل سے سونے کے بعد اٹھتے ہیں تیری ہی طرف ہمارا رُخ ہے تجھی پر ایمان ہے مری رسی تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے اور تجھی سے امید۔ تو ہی میرا پروردگار ہے اور تیرے چاہے بغیر نہ ہمیں تیری نعمت ملتی ہے اور نہ ہم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ یا اللہ ہم تیرے آسرے پر منزل پہ اُترتے ہیں اور تیرے ہی سہارے سے چل کھڑے ہوتے ہیں یا اللہ ہمارا راستہ تکالیف سے خالی ہو اور ہماری عاقبت زیادہ ہو۔ اہل و عیال و دولت مال کا بعد میں محافظ تو ہے۔ پانی میں سہارا دینے والا اور سفر میں حفاظت کرنے والا بھی وہی ہے۔ نوحؑ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ جس کے سبب سے جہاز چلتے پھرتے ہیں اور ٹھہرتے ہیں بلاشبہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے۔ قیامت کے دن زمین اس سرے سے اس سرے تک خدا کی خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اس کے قدرت سے لپٹے ہوئے دفتر کے ہو جائیں گے جن جن اشیا کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ ان سب سے اس کی ذات پاک ہے اور پاکیزہ ہے یا اللہ جن لوگوں کے یہاں لوگ بڑے بڑے سامانوں سے آ کر مہمان ہوتے ہیں۔ تیرا درجہ ان سب سے کہیں زیادہ ہے اور تو میرا سردار ہے اور جن کی لوگ زیارت کا قصد کر کے آتے ہیں ان سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ تو نے ہر زائر کے لئے درجہ مقرر کیا ہے اور ہر اپنے گھر آنے والے کے لئے ایک تحفہ میرا سوال تجھ سے یہ ہے کہ جو تحفہ مجھے تیری جناب سے ملے وہ آتش جہنم سے آزادی ہو یا اللہ میری سعی مشکور فرما۔ اور اہل و عیال سے جو میری جدائی ہے۔ اس پر رحم کھا حالانکہ میرا کوئی احسان تیرے ذمہ نہیں۔ بلکہ یہ تیرا سب سے بڑا احسان مجھ پر ہے کہ اپنے ولی کی زیارت کی میرے لئے سبیل کر دی ان کے فضل و کمال سے مجھ کو علم بخشا۔ شب و روز میری حفاظت کی مجھے اس مقام تک صحیح و سالم پہنچایا یا اللہ مجھے تیری جانب سے امید ہے پس مجھے ناامید نہ کر اور مجھے تجھ سے ایک آس ہے پس میری آس نہ توڑ اور اے سب سے رحم کرنے والے میرے اس سفر کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے۔

کسی مومن کو رخصت کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے رَحِمَکُمُ اللّٰہُ وَزَوَّدَکُمُ وَوَجَّھَکُمْ اِلیٰ کُلِّ خَیْرٍ وَّلَکُمْ کُلَّ حَاجَتٍ وَسَلَّمَ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَدُنْیَاکُمْ وَرَجَعَکُمْ اِلیٰ اَھْلِکُمْ سَالِمِیْنَ۔[۱]

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابیوں کا ایک گروہ آپ کو رخصت کرنے گیا۔ تو ان حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَذْنَبْنَا وَھَا نَحْنُ مُذْنِبُوْنَ وَثَبِّتْنَا وَاِیَّاھُمْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا وَاِیَّاھُمْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ فِیْ عِبَادِکَ وَبِلَادِکَ فِیْ سَنَتِنَا ھٰذِہِ الْمُسْتَقْبِلَۃِ وَعَجِّلْ نَصْرَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّوَلِیِّھِمْ وَاَخْزِ عَدُوَّھُمْ عَاجِلاً[۲]

معتبر حدیث میں ہے کہ جب مسافر سفر سے پلٹ کر آئے تو سنت ہے کہ اپنے برادران ایمانی کی ضیافت کرے۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سفر سے پھر کر آئے تو مناسب ہے کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے تحفے لائے گو وہ ایک پتھر ہی ہو

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت حاجی سفر حج سے پلٹ کر آئیں اور راستہ کی گرد ان پر پڑی ہوئی ہو اس وقت جو شخص معانقہ کی نیت سے ان کی گردن میں ہاتھ ڈالے گا۔ اس کو حجر اسود کے بوسہ لینے کا ثواب حاصل ہوگا

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پلٹ کر آئے تو مناسب ہے کہ جب تک وہ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے سجدہ شکر میں سو مرتبہ شکر الٰہی نہ کرلے کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔

جب جناب جعفر طیار ملک حبش سے واپس آئے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور ان کے دونوں ابروؤں کے مابین بوسہ دیا تھا۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تھا تو اس کے گلے ملتے تھے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کی مشایعت بوقت روانگی تھوڑی دور تک اور استقبال مستحب ہے اور مومنوں کی مشایعت اور استقبال کے لئے نماز روزہ قصر ہو سکتا ہے۔

---

[۱] خدائے تعالیٰ تم پر رحم کرے پرہیزگاری تمہارا توشہ قرار دے۔ ہر خیر و خوبی تمہیں میسر ہو۔ ہر حاجت تمہاری پوری ہو۔ دین و دنیا کو تمہارے سلامت رکھے اور تمہیں صحیح سلامت پھیر لائے۔ اور تم اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو صحیح سلامت پاؤ۔

[۲] یا اللہ ہم نے جو گناہ کئے ہیں ان کو بخش دے کیونکہ ہم بندے بہر حال قصوروار ہیں ہم کو اور ان سب کو دنیا و آخرت میں کلمۂ حق پر ثابت قدم رکھ اور اس آنیوالے برس میں اپنے بندوں کے لئے اور اپنی سلطنت میں جو کچھ تو نے مقرر فرمایا ہے۔ اس کے شر سے مجھے نجات دے۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کے حاکم کی جلد نصرت فرما اور ان کے دشمنوں کو جلد رسوا کر دے۔

# بارہویں فصل

## گھوڑوں کی گھوڑ دوڑ و تیر اندازی کا بیان

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے چند اوقیہ (ایک اوقیہ تخمیناً آٹھ تولے کا ہوتا ہے) چاندی کی بازی بدکر گھوڑ دوڑ کی۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوار ہوا کرو اور مجھے تیر اندازی سوار ہونے سے بھی زیادہ پسند ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ ہر لہو و لعب اور بازی جس میں مومن مشغول ہو باطل ہے سوائے تین امر کے جو گھوڑے کے سدھانے میں ہو۔ دوسرے تیر اندازی میں۔ تیسرے اپنی عورت کے۔ ان تینوں موقعوں پر جائز ہے۔

جو شخص راہ خدا میں ایک مرتبہ تیر چلائے تو حق تعالیٰ تین شخصوں کو بخش دیتا ہے۔ اول اس کو جس نے تیر بنایا ہے۔ دوسرے اس کو جس نے مجاہد کو وہ تیر دیا ہو۔ تیسرے اس کو جس نے جہاد میں تیر چلایا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ بازی لگاتے وقت فرشتے الگ ہو جاتے ہیں اور اس کام کے کرنے والے پر لعنت بھیجتے ہیں سوائے ان دو صورتوں کے۔ اول یہ کہ اونٹ یا ہاتھی یا گھوڑا یا خچر یا گدھا دوڑانے میں دوسرے تیر اندازی میں یا شمشیر زنی میں اور نیزہ بازی میں۔ آگاہ ہونا چاہئے کہ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ان سب کے دوڑانے میں شرط بدنا جائز ہے۔ مگر کبوتر بازی، یا کشتی یا جہاز رانی میں یا دو آدمیوں کی دوڑ میں۔ کشتی لڑنے میں یا بھاری چیز کے اُٹھانے میں کسی طرح جائز نہیں۔ رہا ان باتوں کا کرنا بلا شرط اس میں اختلاف ہے مگر جواز کو زیادہ قوت ہے خاص کر کشتی کے بارے میں کہ بعض حدیثیں اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

چنانچہ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جناب فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا کے مکان میں تشریف لائے اور جناب امام حسین اور جناب امام حسن علیہما السلام آنحضرت صلعم کے ہمراہ تھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے دونوں نورچشموں سے فرمایا کہ اٹھو اور کشتی لڑو۔ دونوں بچے حسب الامر کشتی لڑنے لگے۔ اتفاق سے جناب فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا اس وقت گھر میں تشریف نہ رکھتی تھیں کسی کام کے لئے باہر تشریف لے گئی تھیں واپس آئیں تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آواز گوش زد ہوئی آنحضرتؐ یہ فرمارہے تھے کہ اے حسنؑ حسینؑ کو پکڑ کر زمین پر گرادے جناب فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو تاب نہ آئی۔ عرض کرنے لگیں کہ اے پدر بزرگوار تعجب ہے کہ آپ بڑے کو ترغیب فرمارہے ہیں کہ چھوٹے کو زمین پر گرادو۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اے دختر نیک اختر رنجیدہ نہ ہو کہ سامنے جبرئیلؑ کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے حسینؑ حسنؑ کو زمین پر گرادو میں نے جو کچھ کہا ہے ان کے مقابل کہا ہے۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ چوگان بازی ہرگز ہرگز نہ کرو۔ کیونکہ اس حالت میں شیطان تم سے کھیلتا ہے اور فرشتے نفرت کرتے ہیں اور اگر اس حالت میں گھوڑا کسی کا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور مرجاتا ہے تو وہ شخص جہنمی ہے۔

جاننا چاہئے کہ بازی لگانے میں شرط مطلق یہ ہے کہ جس مال کی بازی لگائی جائے وہ خاص اُس کے لئے ہو جسے سبقت حاصل ہو جائے۔ پس اگر کسی ایسے شخص کے لئے نامزد کیا جائے جو پیچھے رہ جائے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کے لئے شرط لگانا اور مقرر کرنا جو شریک عمل خاص نہیں ہیں ناجائز ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ تیراندازی، نیزہ بازی گھوڑ دوڑ اور لوگ کرتے ہیں اور شرط لگانے اور بازیاں بدنے والے اور لوگ ہوتے ہیں۔

اگر امام مسلمان کے بیت المال سے مقرر کردے کہ جس شخص کا گھوڑا آگے نکل جائے گا یا زیادہ مسافت طے کرے گا یا جس کا نشانہ اچھا رہے گا اسے میں اتنا دوں گا تو جائز ہے۔ علی ہذا القیاس اگر کوئی شخص اپنے مال کا حصہ جدا کرے اور یہ کہے کہ ان دو شخصوں میں سے جس کا گھوڑا آگے نکل جائے گا یہ اسے ملے گا۔ تو جائز ہے اسی طرح جو دو ایسے شخص جو خود گھوڑے دوڑائیں۔ اپنے اپنے مال کا حصہ نکالیں اور قرار دیں کہ جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے وہ یہ سب مال لے لے تو جائز ہے۔

موافق اس کے جو کچھ علما میں مشہور ہے بازی لگا کر گھوڑ دوڑ کرنے میں چند شرطیں ہیں اوّل مقدار مسافت کہ جہاں سے جہاں تک گھوڑے دوڑیں گے مقرر کرنا کہ اس میں جس کا گھوڑا آگے نکل جائے گا وہی جیت لے گا۔

دوسرے جو مال شرط پر لگایا گیا ہو اس کی مقدار اور جنس معلوم کرنا۔ یعنی کتنا ہے اور کیا چیز ہے۔ چاندی سونا یا اور کچھ ہے۔

تیسرے جو حیوان دوڑ میں کام آئیں گے ان کو بچشم دید معین کرنا اس شرط میں بعض کا قول یہ ہے کہ بغیر دیکھے اوصاف خالص کے ساتھ بھی یقین ہو جائے تو جائز ہے۔

چوتھے دوڑنے والے جانوروں کی نسبت یہ احتمال مساوی ہونا کہ ان کا ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا معمولی عادت ہے۔ پس اگر کوئی حیوان مدہم چلنے والا یا دبلا ہو تو اسے تیز رفتار یا فربہ اندام جانور کے ساتھ جس کی نسبت گمان غالب ہو کہ آگے ہی رہے گا دوڑانا جائز نہیں ہے۔

پانچویں جو دو جانور دوڑائے جائیں ان کا ہمجنس ہونا مثلاً دونوں گھوڑے یا دونوں خچر ہی خچر۔ پس کسی گھوڑے اور خچر یا گدھے یا اونٹ یا ہاتھی کے ساتھ دوڑانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح دوڑانا اس شرط کے خلاف ہے الا فقیر کے نزدیک یہ شرط ثابت نہیں۔

چھٹے دونوں جانوروں کو ایک ساتھ چھوڑنا لہٰذا یہ شرط کرنا کہ ایک کو دوسرے سے کچھ پہلے چھوڑا جائے گا جیسا کہ علما میں مشہور ہے جائز نہیں۔

ساتویں سوار ہو کر دوڑانا۔ پس اگر خالی گھوڑے دوڑائے جائیں تو اس پر شرط لگانا جائز نہیں۔

آٹھویں مسافت اتنی مقرر کرنا کہ اس کی انتہا تک جانور پہنچتے پہنچتے تھک جائیں۔

نویں سوار مرد ہوں عورتیں نہ ہوں۔

دسویں جب دوڑ کے لئے آمادہ ہوں تو جملہ حیوانات برابر کھڑے ہوں اس شرط میں کسی قدر اختلاف ہے اور اظہر یہ ہے کہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہوں۔

آگاہ ہونا چاہیئے کہ شمشیر زنی، نیزہ بازی، تیر افگنی میں شرط بدنا جائز ہے مگر جیسا کہ علماء میں مشہور ہے کہ تیراندازی کے واسطے چند شرطیں ہیں۔ اوّل تیروں کی کل تعداد مقرر کرنا جن میں ہار جیت ہوگی۔ دوسرے یہ مقرر کرنا کہ اتنے تیروں میں سے کم ازکم اتنے نشانے پر پہنچیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ لہو ولعب سے بالکل منزہ تھے یہ جو کچھ تھا وہ دین اسلام کو قوت دینے کے لئے اور لوگوں جہاد فی سبیل اللہ کی رغبت دلانے کے لئے تاکہ کفار مسلمانوں پر اور مخالفین شیعوں پر غلبہ نہ پاسکیں اور لوگوں کی جان و مال و عزت و آبرو بداندیشوں کے شر سے محفوظ رہے۔

زمانہ غیبت امام علیہ السلام میں جہاد یہی ہے کہ کافروں اور مخالفوں کے ضرر سے شیعیان حیدر کرار کو محفوظ رکھا جائے۔ اگر کافروں یا مخالفین کا کوئی گروہ شیعوں کے کسی گروہ پر حملہ آور ہو تو اس گروہ پر جہاد اور دفاع واجب ہو جاتا ہے اور جتنے اس جہاد میں مارے جاتے ہیں وہ شہید ہوتے ہیں اور اگر وہ عاجز و کمزور ہوں تو اور تمام مومنوں پر ان کی امداد اور ان کافروں کے دفع کی کوشش واجب ہو جاتی ہے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمام نیکیاں مجاہد کی تلوار اور تلوار کے سایہ کے نیچے ہیں اور اہل حق کی تلوار بہشت کی کنجی ہے اور اہل باطل کی تلوار دوزخ کی کنجی ہے۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو مومن اپنی عزت اور مال بچانے کے لئے مارا جائے شہید ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ بہشت کا ایک دروازہ باب المجاہدین ہے جن لوگوں نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اسی دروازے سے جائیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ فرشتے ان کے لئے دروازہ کھولے کھڑے ہیں۔ اور مرحبا مرحبا کہہ رہے ہیں۔

نیز فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرے اگر اس پر مینہ کا ایک قطرہ پڑ گیا۔ یا اس کے سر میں کچھ درد ہو گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں شہادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

## خاتمہ۔ بعض متفرق آداب اور منفعت بخش فائدے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے شیعہ بعض کاموں میں بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہنا بھول جاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ان کو کسی نہ کسی آزمائش میں ڈالتا ہے وہ متنبہ ہو جائیں اور خدائے تعالیٰ کی حمد وثنا یاد رکھیں اور حق تعالیٰ اس آزمائش کے سبب ان کی اس تقصیر سے درگزر فرماتا ہے۔ اس

لئے مناسب ہے کہ ہر آدمی ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے ۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو میوۂ درخت جنت کے کھانے کی ممانعت فرمائی تو انھوں نے بہت اچھا تو کہا مگر انشاء اللہ کہنا بھول گئے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس درخت کے پھل بھی کھا گئے اور بہشت سے بھی نکالے گئے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ یعنی کسی امر کی نسبت ہرگز ہرگز یہ نہ کہو کہ یہ کام کل کروں گا ۔ سوائے اس کے کہ اسے مشیت خدا کے ساتھ مقید کر دیا جائے ۔

معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر صلوٰۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ ان نو باتوں سے بھول پیدا ہوتی ہے (۱) کھٹا سیب (۲) دھنیا (۳) پنیر (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا (۶) قبروں کے کتبے پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان چلنا (۸) جوئیں زندہ چھوڑ دینا (۹) گدی میں پچھنے لگوانا ۔

جناب حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ تین چیزوں سے حافظہ زیادہ ہوتا ہے (۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن مجید پڑھنا ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت غمگین تھے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ مجھے رنج کیوں ہوا میں نہ کبھی چوکھٹ پر بیٹھا اور نہ کبھی بھیڑ بکریوں کے ریوڑ (یعنی گلہ) میں سے ہو کر گزرا ہوں نہ میں نے کھڑے کھڑے پائجامہ پہنا ہے اور نہ پہننے کے کپڑوں سے کبھی ہاتھ منہ پونچھے ہیں (یعنی ان کاموں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرنا رنج کا باعث ہوتا ہے)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دس چیزیں غم دور کرتی ہیں (۱) راستہ چلنا دوسرے سوار ہونا تیسرے پانی میں غوطہ لگانا ، چوتھے سبزہ زار دیکھنا ، پانچویں کچھ کھانا ، چھٹے مباشرت کرنا ، ساتویں مسواک کرنا ، آٹھویں خطمی سے سر دھونا ، نویں خوبصورت عورت کا چہرہ دیکھنا ، دسویں مردوں سے باتیں کرنا ۔

حضرت جناب امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چند باتیں افلاس پیدا کرتی ہیں ۔ اور چند باتیں تونگری بخشنے والی ہیں ۔ فقر و افلاس پیدا کرنے والی یہ سولہ چیزیں ہیں ۔ مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا ۔ حمام میں پیشاب کرنا ۔ حالت جنابت میں کچھ کھانا پینا ۔ جھاڑو کی لکڑی سے خلال کرنا ۔ کھڑے کھڑے کنگھا کرنا ۔ جھاڑو گھر میں رہ کر کوڑا رہنے دینا ۔ جھوٹی قسم کھانا ۔ زنا کرنا ۔ اظہار حرص کرنا ۔ مغرب اور عشا کے مابین سونا ۔ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین سونا ۔ بہت جھوٹ بولنا راگ راگنی سننا ۔ رات کے سائل کو خالی ہاتھ پھیر دینا ۔ اندازے سے زیادہ خرچ کرنا ۔ اپنے عزیزوں سے بدی کرنا ۔ اور تونگری پیدا کرنے والی اور مال بڑھانے والی یہ سترہ چیزیں ہیں ۔ ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھنا ۔ مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھنا صبح اور عصر کی نماز کے بعد تعقیبات پڑھنا ۔ عزیزوں کے ساتھ نیکی و سلوک کرنا ۔ علی الصباح طلب روزی کو جانا ۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا ۔ اپنا مال برادر ایمانی کو بانٹ کر کھانا ۔ استغفار زیادہ پڑھنا ۔ لوگوں کے مال میں خیانت نہ کرنا ۔ حق اور سچ بات کہنا ۔ مؤذن جو اذان میں کہے اُن کلمات کا اپنی زبان سے کہنا ۔ پائخانہ میں باتیں نہ کرنا ۔ طلب دنیا میں حرص نہ کرنا ۔ جس شخص سے کوئی نعمت ملتی ہو اس کا شکریہ ادا کرنا ۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا ۔ جو ریزے دسترخوان پر گر پڑے ہوں ان کو چن کر کھانا ۔ ہر روز تیس مرتبہ

سبحان اللہ کہنا۔ جو شخص اس کا ورد کرے گا خداوند عالم اُسے ستر قسم کی بلاؤں سے دور کردے گا۔ جس میں ادنیٰ قسم کی بلا فقر و افلاس و پریشانی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم اہل بیت کی مدح و ثنا میں ایک شعر نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اس کو بہشت میں ایک مکان بنا دے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ہم اہل بیت کی شان میں شعر کہنا چاہتا ہے اس کی تائید روح القدس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ حضرت امام رضا صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص یا جو مومن ہم اہل بیت کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں اتنا بڑا ایک شہر بنائے گا جو اس دنیا کے سات گنے سے بھی زیادہ بڑا اور طول و عریض ہوگا اور جس وقت وہ اس شہر میں پہونچے گا۔ تو تمام فرشتے مقرب اور سب اولوالعزم پیغمبران اس کی ملاقات کو جائیں گے۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کا شکم مواد اور پیپ سے بھرا ہوا ہو وہ اس سینہ سے بہتر ہے جو اشعار سے پُر ہو (جو اشعار ذکر خدا سے خالی ہوں اور شرافت انسانی کے خلاف مضامین رکھتے ہوں)

فرمایا کہ مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ کہ ایک دروازے سے آئے اور دوسرے سے نکل گئے اور اگر ناگہاں ایسی ضرورت آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھ کر گزرنا چاہیئے۔

میوہ دار درختوں کے نیچے اور راستہ کے درمیان پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

قبروں کو چونہ گچ بنانے کی اور قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی ہے۔

سورج یا چاند کی طرف رُخ کرکے پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

اور عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

پانی میں گرہ لگاؤ۔

جھوٹے خواب بنا کر کہنے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹے خواب بنائے گا خدائے عالم اُسے حکم دیگا چونکہ وہ ایسا نہ کر سکے گا اس لئے اس پر عذاب کرے گا۔

مورتیں یا بت بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو کوئی مورت بنائے گا قیامت کے دن خداوند عالم اسے اس مورت میں جان ڈالنے کا حکم دیگا اور چونکہ اس سے یہ نہ بن پڑے گا اس لئے معذب ہوگا۔

کسی جانور کو آگ میں جلانے کی ممانعت ہے۔

مرغ کو گالی دینے کی ممانعت کہ وہ نماز کے وقت جگاتا ہے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ ایک مومن کوئی چیز بیچتا ہو اور دوسرا بیچ میں آکر دخل دے اور یہ کہے کہ میری چیز بہتر

ہے مجھ سے خرید لو۔ یا کوئی مومن ایک چیز خرید رہا ہو اور دوسرا اس کا گاہک بن جائے اور زیادہ دام لگائے۔

عورتوں کو بلا اجازت شوہر کے گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی پس اگر کوئی عورت نکلتی ہے تو اس پر آسمان و زمین کے فرشتے، جن اور اس جگہ کے آدمی جہاں سے اس کا گزر ہوتا ہے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ گھر پلٹ کر نہ آجائے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ عورت سوائے اپنے شوہر کے کسی کے لئے زینت نہ کرے اور اگر ایسا کریگی تو اس کو جہنم میں جلانا خدا پر واجب ہے اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ عورت سوائے اپنے شوہر اور محرموں کے پانچ ضروری کلموں سے زیادہ کسی سے بات کرے۔

اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت دوسری عورت کے پاس اس حال میں سوئے کہ ان کے بیچ میں کوئی کپڑا حائل نہ ہو۔

منع فرمایا ہے کہ کوئی عورت کسی دوسری عورت سے ان باتوں کو ظاہر کر دے جو اس سے اور اس کے شوہر سے خلوت میں ہوئی ہو۔

ان لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت فرمائی ہے جو غیب کی باتیں بیان کرتے ہوں مثل نجومی، کاہن اور رمال اور جھوٹے صوفیوں کے جو کوئی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گا گویا وہ ان چیزوں سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہیں منحرف ہوگیا (یعنی کافر)

چوسر، شطرنج وغیرہ کھیلنا اور طبلہ بجانا سارنگی، طنبورہ اور ستار وغیرہ بجانا اس کی ممانعت فرمائی ہے۔

فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھائے اور کسی مسلمان کے مال پر جھوٹی قسم کی وجہ سے قبضہ کرلے تو قیامت کے دن اللہ تعالے اس پر غضبناک ہوگا سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے اور اس شخص کا مال واپس کر دے۔

درختوں پر لگے ہوئے خرمے اس سے پہلے بیچنے کی ممانعت کی ہے جب تک کہ وہ سرخ یا زرد ہوجائے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ ان تازہ چھواروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کر دیں اور ان کے بدلے خشک چھوارے لے لیں یا انگوروں کو جو ابھی درخت میں لگے ہی ہوئے ہوں فروخت کر دیں اور ان کے ہم وزن کشمش لے لیں۔

چوسر اور شطرنج کے سامان بیچنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

شراب خریدنے اور پلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی ہے اور اس شخص پر جو بقصد شراب انگور کا درخت لگائے اور اس پر جو شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑے اور شراب پینے والے پر، پلانے والے پر بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لئے لیجائے اس پر ان سب پر لعنت ہی لعنت ہے۔

سود کھانے کی جھوٹی گواہی دینے کی اور سود کا کاغذ لکھنے کی ممانعت فرمائی ہے اور خدا نے سود لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے پر اور اس کے گواہ پر لعنت کی ہے۔

ذمی کافر سے معافحہ کرنے کو منع فرمایا ہے۔

مسجد میں شعر پڑھنے اور گمشدہ چیزوں کے لیے چیخ و پکار کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

مسجد میں تلوار کھینچنے اور جانوروں کے منہ پر مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

کسی مسلمان کی شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا کہ جو کوئی جان بوجھ کر نظر کرے ستر ہزار فرشتے اس پر لعنت کریں گے۔

عورت کو کسی دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت فرمائی ہے (مرض وغیرہ کے اوقات اس حکم سے باہر ہیں)

قبرستان میں، راستے کے بیچ میں اور جہاں چکیاں چلتی ہوں، ندیوں کے پیٹے میں اور ان مقامات پر جہاں اونٹ بندھتے ہوں اور بام کعبہ پر نماز پڑھنے کو منع کیا ہے۔

اس بات کو منع فرمایا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائی جائے اور فرمایا کہ جو کوئی خدا کے سوا کسی کی قسم کھائیگا رحمت خدا سے دور ہو جائے گا۔

قرآن مجید کے کسی سورۃ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا جو کوئی قرآن کی سورۃ کی قسم کھائے تو اس پر اس سورۃ کی ہر آیت کے بدلے ایک کفارہ لازم ہوتا ہے۔ خواہ وہ سچی قسم ہو یا جھوٹی۔

علمار کا خیال ہے کہ یہ کفارہ مستحب ہے اور اس طرح کی قسم کھانے کو بھی منع فرمایا ہے۔ تیری جان کی قسم۔ میری جان کی قسم۔

مطلق برہنہ ہونے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ رات ہو یا دن۔

جمعہ کے روز اس وقت کے جب پیش نماز خطبہ پڑھتا ہو باتیں کرنے کو منع فرمایا ہے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو جمعہ کے روز کا پورا ثواب نہ ملے گا۔

سورج نکلنے اور ڈوبنے کے قریب اور زوال کے وقت نماز نافلہ پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

عید رمضان و عید قربان اور خاص منیٰ میں بعد عید قربان تین روز اور یوم الشک کو بقصد ماہ رمضان روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ چوپایوں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر پئیں۔ بلکہ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی اٹھاؤ اور پیو کہ یہ تمہارا بہترین ظرف ہے۔

جس کنوئیں سے لوگ پانی پیتے ہوں اس میں تھوکنے کو منع فرمایا ہے۔

اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ مزدور سے مزدوری طے کرنے سے قبل کام لینا شروع کر دیں۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ دو شخص ایک دوسرے سے رنجیدہ ہوں اور دونوں علیحدہ ہو جائیں اور اگر مجبوری ہو تو تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرے آتش جہنم اس کے واسطے اولیٰ ہے۔

اس بات کو منع فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی بڑھا کر فروخت کی جائے بلکہ جنس قسم واحد مساوی الوزن فروخت کرنی چاہئے۔

اس بات کو منع فرمایا ہے کہ لوگوں کی تعریف ان کے منہ کے سامنے کی جائے - اور فرمایا کہ ایسی تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ڈالو۔

فرمایا کہ جو کوئی کسی مزدور کی مزدوری ظلم سے رکھ لے اور اس کو نہ دے تو حق تعالیٰ اس کے اعمال کا ثواب ضبط کریگا اور بہشت کی خوشبو اس پر حرام ہوگی -

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید کو حفظ کر کے بے پرواہی سے اس کو بھلا دے تو قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن میں باندھے جائیں گے اور حق تعالیٰ ہر آیت کے عوض ایک سانپ مسلط فرمائے گا - سوائے اس کے کہ کسی اور صورت سے اس کی بخشش ہو جائے -

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھنے کے بعد حرام مال کھائے یا احکام قرآن مجید پر عمل کرنے کے بجائے محبت دنیا کا زیادہ دلدادہ ہو مستوجب غضب الہٰی کا ہو گا سوائے اس صورت کے توبہ کر لے - بغیر توبہ کئے مرجائے گا تو قرآن مجید اس کا مدعی ہو گا -

جو کوئی کسی مسلمان عورت سے یا زن ترسا یا یہودی یا گبر سے زنا کرے خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز اور وہ شخص بغیر توبہ کے مر جائے تو حق سبحانہ تعالےٰ اس کی قبر میں تین سو دریچے جہنم کے کھول دے گا اور ان میں سے جہنمی سانپ - بچھو اور اژدہے اس کی قبر میں گھس آئیں گے اور وہ قیامت کے دن تک آگ میں جلتا رہے گا - جب قبر سے اٹھے گا تو لوگ اس کی بدبو سے اذیت پائیں گے اور تمام آدمی اس کو اس عمل قبیح کا مرتکب سمجھ لیں گے - یہاں تک کہ جہنم میں پھر چلا جائے -

فرمایا کہ جو کوئی کسی مومن کے گھر کی پوشیدہ باتوں سے مطلع ہونے کی غرض سے ٹٹول کرے تو خدائے تعالےٰ اس کو ان منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جو مسلمانوں کی عیب جوئیاں کرتے رہتے ہیں اور وہ دنیا سے نہیں اٹھایا جائے گا جب تک کہ خدا اس کو رسوا نہ کر دے سوائے اس کے کہ توبہ کرے -

فرمایا کہ جو کوئی خدا کی دی ہوئی روزی پر راضی نہ ہوا اور شکایت کرے اور خدا کے لئے اپنی تنگی رزق پر صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی قبول نہ کی جائے گی - اور قیامت کے دن خدا اس کی طرف سے خشمناک ہو گا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے -

فرمایا کہ کوئی ظلم سے عورت کا مہر نہ دے خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص زناکار ہے اور قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اس پر عتاب فرمائے گا کہ میں نے اپنی کنیز کو تیرے عقد میں عہد و پیمان اور مہر کے بدلے دیا اور تونے میرے عہد و پیمان کو پورا نہیں کیا - اور میری کنیز پر ظلم کیا - پس اس کی نیکیاں ضبط ہو کر بعوض مہر عورت کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں اس کی کافی نہ ہونگی تو حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں ڈال دو۔

شہادت کے چھپانے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جس کے پاس شہادت ہو اور وہ اس کو چھپائے حق تعالےٰ بروز قیامت تمام خلائق کے سامنے اس کے بدن کا گوشت اس کو کھلائے گا۔

فرمایا کہ جو غریب مسلمان کو حقیر سمجھے اُس نے حق تعالیٰ کی حقارت کی۔ پس خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو حقیر سمجھے گا۔ سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

جو کسی ادنیٰ مسلمان کی قدر کرے تو قیامت کے دن خداوند عالم اس سے خوش رہے گا۔

کسی گناہ یا حرام چیز کی خواہش ہو اور وہ خدا کے خوف سے اس کو ترک کردے تو حق تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کردیگا اور قیامت کے دن کے خوف سے مطمئن کردیگا۔ اور جن دو فرشتوں کا خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وہ اس کو عطا فرمائے گا۔

جو کوئی دنیا اور آخرت کے باب میں متردّد ہو کر دنیا کو آخرت پر اختیار کرے گا قیامت کے دن اس کے واسطے کوئی نیکی باقی نہ رہے گی جس کے سبب سے جہنم سے نجات پائے اور جو کوئی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے گا اور اختیار کریگا اس سے خوش ہو کر گناہ بخش دیگا۔

جو شخص اُسے نظر بھر کر دیکھے جس کا دیکھنا اس پر حرام ہو تو خدائے تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔ اور قیامت کے روز آنکھوں کو اس کی آگ سے بھر دیگا جب تک کہ توبہ نہ کرے۔

جو کوئی اس عورت سے مصافحہ کرے جو اس پر حرام ہو تو خدائے تعالیٰ اس سے سخت ناراض ہوگا۔

جو کوئی کسی عورت کو بہ نیت حرام گلے لگائے اس کو کسی شیطان کے ساتھ ایک آتشی زنجیر میں جکڑ کر جہنم میں ڈال دینگے

جو کوئی شخص کسی مسلمان کو خرید و فروخت میں دھوکا دے۔ وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے بروز قیامت وہ یہودیوں کے گروہ کے ساتھ محشور ہوگا۔

فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو اپنی بدزبانی سے ایذا پہنچائے حق تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہ فرمائے گا جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے۔ گو وہ دنوں کو روزے رکھتی ہو اور راتوں کو نماز پڑھتی ہو۔ غلاموں کو آزاد کرتی رہتی ہو اور لوگوں کو گھوڑوں پر سوار کرا کر جہاد کے لئے بھیجتی ہو۔ اور یہی حال اس مرد کا ہوگا جو عورتوں پر ظلم وستم کرے۔

جو کوئی باوجود انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے غصہ اپنا ضبط کرے خداوند عالم اس کو ایک شہید کا ثواب بخشے گا۔

لوگوں کے مال میں خیانت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آجائے تو وہ شخص ہماری ملت کے سوا دوسرے دین پر مرا اور قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اس سے خشمناک ہوگا۔

جو کوئی کسی برادر مومن کا مال ضبط کرے یا کوئی حق نہ دے خدائے تعالیٰ رزق کی برکت اس پر حرام کردیتا ہے مگر یہ کہ توبہ کرلے

جو شخص کسی کا گناہ سنکر اس کو فاش کردے ایسا ہے کہ جیسے خود اس کا مرتکب ہوا ہے۔

جس کسی مسلمان سے مسلمان بھائی قرض لینا چاہے اور وہ باوجود مقدرت کے اس کو قرض نہ دے تو حق تعالیٰ بہشت کی خوشبو اس پر حرام کر دے گا۔

جو کوئی عورت کی کج خلقی پر خدائے تعالیٰ کے خوف سے صبر کرے تو حق تعالیٰ اس کو شکر کرنے والوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔

جو عورت میل جول اور مدارات اپنے شوہر سے نہ کرے اور اس پران فرمائشات کا بوجھ ڈالے جن پر کہ وہ قدرت نہیں رکھتا ہے تو حق تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور روز قیامت اس سے ناخوش رہے گا۔

جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کرے ایسا ہے جیسے اس نے خداوند کریم کو بزرگ و گرامی سمجھا۔

اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیشنمازی ایسے گروہ کی کرے جو اس سے راضی نہ ہوں اور جو شخص پیشنمازی کسی گروہ کی ان کی مرضی سے کرے۔ ٹھیک وقت پر حاضر ہو اور نماز عمدگی کے ساتھ بجالائے تو سب نمازیوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ بھی کمی ہو۔

جو کوئی شخص اپنے عزیز و بیگانہ کے پاس اس کی ملاقات کو جائے یا کوئی مال اس کے لئے لے جائے تو حق تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اس کو کرامت فرمائے گا۔ اور ہر قدم پر چالیس ہزار گناہ محو کریگا اور چالیس ہزار درجے بلند کریگا اور ایسا ہو گا کہ سوا سو برس تک اس نے خداوند تعالیٰ کی عبادت کی۔

جو کوئی کسی اندھے کی دنیاوی حاجت میں سے کوئی حاجت برلائے گا اور اس کی حاجت براری کی غرض سے اس کو کوئی مسافت طے کرنی پڑے تو حق تعالیٰ اس کو آتش جہنم سے بریت عطا فرمائے گا اور ستر حاجتیں اس کی حاجات دنیا سے برلائے گا اور جب تک پلٹ کر نہ آئے گا رحمت الٰہی شامل حال رہیگی۔

جو کوئی ایک دن اور رات بیمار رہے اور عبادت کنندگان سے اپنی بیماری کی تکلیف کی شکایت نہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ محشور کرے گا۔ تاآنکہ پل صراط سے ان کی معیّت میں مانند برق کے گزر جائے۔

جو شخص کسی بیمار کی حاجت برلانے میں کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو تو وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ اسی دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ اگر وہ بیمار اس کے گھر والے ہی سے ہو تو کیا کچھ زیادہ ثواب ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں!

فرمایا جو شخص کسی مرد مومن سے دنیا کی سختیاں اور غموں میں سے کوئی غم دور کر دے تو حق تعالیٰ اس کو غمہائے آخرت میں سے بہتر غموں سے نجات دیگا اور بلاہائے دنیا سے بہتر بلائیں اس سے رفع فرمائے گا آسان تر اس میں سے درد شکم ہے۔

فرمایا جو شخص کسی شخص سے اپنا حق طلب کرے اور وہ اس کے ادا کرنے میں باوجود قدرت رکھنے کے تاخیر کرے تو

ہر روز ناجائز بحری محصول لینے والے کا گناہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

جو شخص کسی برادر مومن کے ساتھ کچھ سلوک کرکے احسان جتائے حق تعالےٰ اس کے نامۂ اعمال کو حبط کردیتا ہے اور کچھ اس کو نہیں دیتا اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے احسان جتانے والے اور بخیل اور سخن چیں پر بہشت حرام کردی ہے۔

جو کوئی صدقہ دے اس ایک ایک درم کے بدلے نعمت ہائے بہشت سے کوہ احد کے برابر اجر ملیگا اور جو کوئی کسی محتاج کے دینے کے واسطے صدقہ اٹھا کرلے جائے تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اصل تصدق کرنے والوں کو بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔

جس کسی کے خوف خدا سے آنسو جاری ہوں تو ہر قطرہ کے عوض جو اس کی آنکھوں سے نکلے خدائے تعالیٰ اس کو بہشت میں ایسا قصر عنایت کریگا جو مروارید اور تمام جواہرات سے مزین ہوگا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو کہ نہ آنکھوں نے دیکھی ہوں اور نہ کانوں نے سنی ہوں اور فہم و وہم و خیال میں گزری ہوں۔

جو شخص نماز با جماعت پڑھنے کی غرض سے مسجد میں جائے تو ہر ہر قدم پر ستر ستر ہزار حسنات اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں گے اور ستر ستر ہزار درجہ اس کے لئے بلند کئے جائیں گے اگر اس کی موت اس حالت میں ہوگئی تو حق تعالےٰ ستر ہزار فرشتے اس پر تعینات کردیتا ہے کہ قبر میں اس کی عیادت کریں اور تنہائی کے مونس ہوں اور جب تک محشور ہونے کا وقت آئے اس کے لئے طلب آمرزش کرتے رہیں۔

جو شخص رضائے خدا کے لئے اذان کہے حق تعالےٰ اسے چالیس ہزار شہیدوں کا اور چالیس ہزار صدیقوں کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی شفاعت سے چالیس ہزار گنہگاروں کو داخل بہشت کرے گا۔

بتحقیق کہ جو مومن مؤذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اس کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور وہ قیامت کے روز عرش الٰہی کے سائے میں رہے گا جب تک کہ حق تعالےٰ خلائق کے حساب سے فارغ نہ ہو اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کا ثواب، ایسے ہی چالیس ہزار فرشتے ہوں گے اگر نماز جماعت کی صف اوّل اور تکبیر اوّل میں شریک ہونے کا ہمیشہ خیال رکھے اور کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرے تو حق تعالےٰ اس کو دنیا و آخرت دونوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

فرمایا کہ کسی کی بدی کو حقیر نہ سمجھو ہر چند کہ وہ تمہاری نظر میں خفیف دکھائی دے اور کسی نیکی کو بڑا نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظروں میں وہ بہت بڑی معلوم ہو۔ کیونکہ استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے گناہ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا بلکہ جب گناہ صغیرہ پر اصرار کرکے توبہ نہ کروگے تو وہی کبیرہ ہوجائے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں منع فرمایا ہے نیز ان لوگوں کی باتیں سننے سے منع فرمایا ہے جو یہ نہ چاہتے ہوں کہ کوئی ان کی باتیں سنے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔

قبرستان میں ہنسنے کو منع فرمایا ہے۔ حدیث معتبر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں پر حق تعالے قیامت کے روز نظر رحمت نہ فرمائے گا اور نہ ان کے اعمال قبول فرمائے گا اور عذاب دردناک میں ان کو مبتلا کر دے گا۔ اوّل اس شخص پر جو دیوث ہو دوسرے جو گالیاں دیتے اور کھانے کی پرواہ نہ کرے۔ تیسرے باوجود ایک چیز موجود ہونے کے بھی لوگوں سے اسی کا سوال کرے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر فحش بکنے والے بے حیا پر جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ وہ خود کیا بکتا ہے اور لوگ اس کو کیا کہتے ہیں۔ بہشت حرام ہے اگر ایسے آدمی کے حال کی تفتیش کی جائے تو یا تو ولد زنا ثابت ہوگا یا شیطان اس کے نطفے میں شریک نکلے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ بہشت کی خوشبو پانسو برس کی راہ کے فاصلے پر پہنچے گی مگر ماں اور باپ کا عاق کیا ہوا اور دیوث اس کو نہیں سونگھ سکے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ دیوث کس کو کہتے ہیں۔ فرمایا جس کی عورت زنا کار ہو۔ اور وہ دانستہ تغافل کرے۔

عورتیں جو آپس میں چپٹی کھیلتی ہیں قیامت کے دن ان کو آگ کے کپڑے اور پائجامے پہنائے جائیں گے اور چادریں اُڑھائی جائیں گی اور ایک سلاخ آگ کی ان کے پیٹوں میں گھسیڑی جائیں گی اور جہنّم میں ڈالدی جائیں گی جنھوں نے سب سے پہلے یہ فعل کیا وہ قوم لوط سے تھیں۔

منقول ہے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ قسم بخدائے عظیم میری اُمّت کے دس آدمی کافر ہیں ناحق لوگوں کو مار ڈالنے والا۔ جادوگر۔ دیوّث۔ عورت کی دُبر میں بحرام جماع کرنے والا۔ حیوان کے ساتھ جماع کرنیوالا۔ محرمات سے جماع کرنے والا (مانند ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کے) فتنہ وفساد برپا کرنے والا اور اس کی سعی کرنے والا۔ کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا۔ اپنے مال کی زکات نہ دینے والا۔ باوجود مقدرت اور حج واجب ہونے پر حج نہ کرنے والا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شراب سے مست ہو کر چالیس روز کے اندر مرجائے تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ بت پرست کے مانند ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس کسی کے گھر میں طنبورہ یا عود یا کوئی چیز آلات ساز سے یا چوسر یا شطرنج چالیس روز تک رکھی رہے تو وہ مستوجب غضب الہٰی ہوگا اور اگر ان چالیس روز میں مرجائے تو فاسق وفاجر مرے گا اور اس کی جگہ جہنم ہوگی۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر اپنی آواز میں ان لوگوں پر نفریں کرتے ہیں جو ساز بجاتے ہیں اور گانے والی عورتوں کو رکھتے ہیں اور بانسری، ستار اور سارنگی بجاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ جس کے گھر میں چالیس روز تک طنبورہ بجایا جائے تو حق تعالےٰ اس پر شیطان کو مسلط کر دیتا ہے جس کا نام قندر ہے پس کوئی عضو اس کا ایسا باقی نہیں رہتا جس پر وہ شیطان نہ بیٹھتا ہو اور جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو اس کی شرم وحیا رخصت ہو جاتی ہے۔ کچھ کسی کے کہنے سننے کی پرواہ نہیں کرتا غیرت اور حمیت یہاں تک زائل ہو جاتی ہے کہ اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ عورت اس کی زنا کراتی ہے تو بھی اسے شرم نہیں آتی۔

حضرت صادق آل محمد سلام اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ جس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ پرہیز کرو نجس اور بد سے، کہ وہ بت ہیں اور بچو گفتارِ باطل سے ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بت شطرنج ہے اور گفتارِ باطل راگ اور گانا ہے اور چوسر شطرنج سے بھی بدتر ہے ۔ محفوظ رکھنا شطرنج کا کفر ہے اور کھیلنا اس کا شرک ۔ کسی کو اس کا یاد دلانا کفر تو نہیں لیکن ایسا گناہ کبیرہ ہے جو ہلاک کر دینے والا ہے اور سلام علیکم کرنا شطرنج کھیلنے والوں پر گناہ ہے اور جو کوئی شطرنج کے کھیل میں ہاتھ ڈالے ایسا ہے جیسے سور کے گوشت میں ہاتھ ڈالا ۔ اور دیکھنا اس کھیل کی طرف ایسا ہے کہ گویا اس نے اپنی ماں کی شرمگاہ پر نظر ڈالی کہ اس حال میں اس پر حدِ شرعی لازم ہے اور جو شخص چوسر شرط بد کر کھیلے مثل اس کے ہے کہ اس نے سور کا گوشت کھایا اور جو شخص بلا شرط بد کھیلے ایسا ہے گویا سور کے گوشت اور خون میں ہاتھ ڈالا ۔ اور انگشتر بازی کرنا یا کسی تختہ پر ریت ڈال کر اس میں خانے بنا کر کھیلنا یا اسی قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو یہ سب جوئے میں داخل ہیں یہاں تک کہ بچوں کا گولیاں کھیلنا۔

خبردار ہرگز ہرگز چنگ مت بجانا کہ اس کے بجانے سے شیطان تمہاری طرف دوڑ کر آتا ہے ۔ اور فرشتے دور ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی لڑکے سے اغلام کرے اس کی سزا یہ ہے کہ یا تو اس کو آگ میں جلائیں یا ایک دیوار اس پر گرائیں یا اس پر تلوار کا ایسا ہاتھ ماریں کہ وہ مرجائے اس لڑکے کی بہن اور ماں اس مغلم پر حرام مؤبد ہو جاتی ہیں ۔ اور قیامت کے دن فرشتے اس مغلم کا گلا پکڑ کر جہنم کے کنارے لے جائیں گے اور جب تک خدائے تعالیٰ اپنی مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے گا اسے وہیں کھڑا رکھیں گے اور بعدہٗ اسے آگ میں ڈال دیں گے ۔ اور جہنم کے طبقات میں سے ہر طبقے میں اس پر عذاب ہو گا یہاں تک کہ آخری طبقے میں پہنچے ۔ لواطہ زنا سے بدتر ہے کیونکہ زنا کے سبب سے حق تعالیٰ نے کسی امت کو ہلاک نہیں کیا اور لواطہ کے سبب سے کئی شہر برباد کئے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ لواطہ کے یہ معنی ہیں کہ کسی لڑکے کے ساتھ سوائے دُبر کے فعل کیا جائے اور اگر دُبر میں کچھ کیا گیا تو وہ کفر ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اغلام میں برابر مشغول رہے گا مرنے سے پہلے فرور علت اُبنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص علتہ المشائخ میں گرفتار ہو چکا ہو وہ بہشتی فرش پر نہ بیٹھے گا۔

مؤثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے ۔ حضرت نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں ۔ اگر یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری روزی کا کفیل ہے تو روزی کے لئے فکرمند

کیوں ہو۔ اگر یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کے دن حساب دینا برحق ہے۔ پھر مال کیوں جمع کرتے ہو۔ اگر یہ جانتے ہو کہ روزی منجانب اللہ تعالیٰ ہے اور مقرر ہو چکی ہے تو پھر حریص کس لئے۔ اگر یہ امید رکھتے ہو کہ جو کچھ خدا کی راہ میں دیا جاتا ہے خدائے تعالیٰ اس کا عوض ضرور دے گا تو پھر بخل کیوں برتتے ہو۔ اگر یہ علم رکھتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی نارضامندی کا نتیجہ عذاب جہنم ہے تو پھر خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اگر موت کو برحق جانتے ہو تو پھر خوشی کیسی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ خدائے تعالیٰ سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تو پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ؟ اگر شیطان کو اپنا دشمن جانتے ہو تو پھر اس سے غافل رہنا کیا معنی؟ اور اگر یہ جانتے ہو کہ ہر کس و ناکس کو پل صراط سے گزرنا پڑے گا تو خود بینی و خود ستائی سے کیا حاصل؟ اگر یہ جانتے ہو کہ تمام امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق و مقرر ہیں تو پھر رنجیدہ و غمگین کیوں ہوتے ہو۔ اگر یہ سمجھ چکے ہو کہ دنیا فانی ہے تو اس دنیا سے دل بستگی کیسی؟

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ سب سے زیادہ عابد وہ شخص ہے کہ اس کے ذمہ جو واجب ہو اسے بجالائے۔ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ دیدیا کرے۔ سب میں زیادہ زاہد وہ ہے کہ جو کچھ خدا نے حرام کیا ہے اس کو ترک کر دے۔ سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے کہ جو ہر مقام پر حق بات کہے خواہ وہ خود اس کے لئے نفع بخش ہو یا نقصان دہ۔ سب سے زیادہ عادل وہ شخص ہے کہ جو دوسروں کے لئے وہی تجویز کرے جو اپنے لئے پسند کرے اور جس کو اپنے نفس کے لئے گوارا نہ ہو وہ دوسروں کے لئے بھی نہ چاہے۔ سب سے دانا وہ شخص ہے جو قبر میں پہونچ جانے کے بعد عذاب الٰہی سے مطمئن ہوا ہو۔ اور ثواب اور اجر الٰہی کا امیدوار رہے۔ سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو تغیرات و انقلابات دنیا سے عبرت حاصل نہ کرلے۔ سب سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جس کی نظر میں دنیا ہیچ ہو۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو لوگوں کی واقفیت اور علم سے اپنا ذخیرہ علم بڑھاتا رہے۔ سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی خواہش نفسانی پر غالب رہے۔ سب سے زیادہ باوقار وہ شخص ہے جس کے اعمال نیک زیادہ ہوں۔ اور سب سے زیادہ بے قدر وہ شخص ہے جس کے عمل نیک کم ہوں۔ اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو ان چیزوں میں بھی بخل کرے جو خدا نے اس کے ذمہ واجب کیا ہے۔ مخلوق پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہے۔ سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو فاسق ہوتا ہے سب سے زیادہ بے وفا اور سب سے کم خلق اللہ کا دوست بادشاہ ہوتا ہے۔ لالچی آدمی سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

جو شخص پابند حرص نہ ہو وہ سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا۔ جس کا خُلق سب سے بڑھا ہوگا اس کا ایمان بھی زیادہ ہوگا جس کی پرہیزگاری زیادہ ہوگی وہ لوگوں کی نظروں میں زیادہ باوقعت ہوگا۔ اور جس کی وقعت زیادہ ہوگی وہ ان چیزوں سے معترض نہ ہوگا جن میں اس کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ سب سے زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے اور فساد سے کنارہ کشی کرے۔ جھوٹا سب سے زیادہ بے مروت ہے۔ بادشاہ لوگ سب سے زیادہ بدبخت ہیں۔ تکبر کرنے والے خدا اور مخلوق خدا دونوں کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن۔ جس شخص نے گناہوں کو

ترک کر دیا ہو گا۔ وہ اطاعت الٰہی میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا سمجھا جائے گا۔ جو شخص جاہلوں سے گریز کرے
بچتا رہے وہ سب سے زیادہ دانشمند ہے۔ اور جو نیک لوگوں سے میل جول رکھے۔ وہ سب سے زیادہ سعادتمند ہے
لوگوں کی سب سے زیادہ خاطر تواضع کرے وہی سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ جو شخص بد صحبتوں میں بیٹھے گا۔ اس کی نسب
لوگوں کو سب سے زیادہ تہمتیں لگانے کا موقع ہاتھ آئے گا۔ سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو کسی ایسے آدمی کو قتل
کر ڈالے جو اس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ یا جو ایسے شخص کو مارے جو اس کے اوپر ہاتھ نہ اُٹھائے۔ جرائم معاف کر دینے
سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کا سزا دینے کا اختیار بھی سب سے بڑھا ہوا ہو۔ اور سب سے زیادہ
وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے تو کم عقل بن جائے لیکن ان کے پیچھے ان کا خاکہ اڑائے۔ اور سب سے زیادہ پاجی
شخص ہے جو لوگوں کو ذلیل کرے۔ سب سے زیادہ دور اندیش وہ شخص ہے جو غصے کو زیادہ ضبط کرے۔ سب
سے زیادہ مہذب وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ زیادہ تہذیب سے پیش آئے۔ اور سب سے بہتر وہ ہے جس سے
لوگوں کو زیادہ نفع پہونچے۔

تمت بالخیر والعافیہ

۱۳ رجب المرجب ۱۳۸۲
کراچی پاکستان

# صحت نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | چونکہ دین | چونکہ اُصولِ دین |
| ۹ | ۱۶ | فَدَا هِیَّ | قَدَ هَيَّ |
| " | ۱۷ | ق د مَیَّ | قَدَ هَيَّ |
| " | ۱۸ | تُزِّ لَهُمَا | تُزِ لَهُمَا |
| ۱۲ | ۹ | نگینہ تھا ............ یہاں تک | نگینہ تھا جس پر یہ نقش تھا۔ لِلّٰہِ الْمُلْکُ میں اسے دیکھتا رہا |
| ۱۴ | ۲۴ | اس کو جائے | اس کو نہ لیجائے |
| ۲۴ | ۱۴ | تریاقی ماروتی | تریاق فاروقی |
| ۲۹ | ۱۴ | ہوتے ہیں کہ حضرت نے | ہوتے ہیں۔ حضرت نے |
| ۳۰ | ۱۹ | دستر پر | دسترخوان پر |
| " | ۲۵ | اَبْدِ لُنَا خَیْراً مِنْهُ | اَبْدِلْنَا بِهٖ خَیْراً مِنْهُ |
| " | ۲۶ | مَذْمَّتْ | مُدَاوِمَتْ |
| ۳۴ | ۲۰ | علیہ السلام سے کسی نے دریافت کیا کہ ہمارے | علیہ السلام نے کسی سے دریافت کیا کہ تمہارے |
| ۳۷ | ۱ | مومن اپنے | مومن کو اپنے |
| ۳۸ | ۲ | مجلس میں | جگہ پر |
| " | ۲۳ | اس کے لئے | اُن کے لئے |
| ۳۹ | ۹ | آب برحوت | آب برہوت |
| " | ۱۰ | رہتی ہے | رہتی ہیں |
| ۴۱ | ۱۱ | طرف سے پینا | طرف سے نہ پینا |
| ۴۳ | ۱۵ | عورت کی طرح | عورت کسی طرح |
| ۴۴ | ۱۲ | خدا اور سب بندوں کی | خدا تمہاری اور سب بندوں کی |
| ۴۵ | ۲ | فی نفسہا ومالی اِنّی اَترُکُ فقد رلی منہا | فی نَفْسِہَا ومَالی فَقَدِّ رلِی مِنْہَا |
| " | ۱۳ | پہلے پہلے | پہلے |
| ۴۹ | ۹ | اَخَذْ تُهَا بِكَلِمَاتِكَ سَتَهْلَلْتُهَا | اَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اِسْتَحْلَلْتُهَا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۵۳ | ۲۴ | ہوگی | ہوگا |
| 〃 | ۲۶ | فیقصر بی تفکری | فَیَقْصُرُ شُکْرِیْ عَنْ تَفَکُّرِیْ |
| ۵۴ | ۶ | بِاسْمِکَ .................. غلاماً | بِاسْمِکَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَفِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُهَا فَاِنْ قَضَیْتَ فِیْ رَحِمِهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ غُلَامًا۔ |
| 〃 | ۲۰ | بِاَمْوَالِ ربنین | بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ |
| ۵۵ | ۱۱ | کاٹنے سے ایک مسور کی دانہ | کاٹنے سے پہلے ایک مسور کے دانہ |
| 〃 | ۱۴ | سرالابرار | سرائر الابرار |
| 〃 | ۱۷ | اَوْ ضِحْهَا | اَوْ ضُحٰهَا |
| 〃 | ۲۰ | فَاِذْ جَاءَ هَا المخاض | فَاَجَاءَ هَا الْمَخَاضُ |
| 〃 | ۲۱ | فَنَادِیْهَا | فَنَادٰهَا |
| | ۲۲ | اِلَیْکَ....... عَلَیْکَ | اِلَیْکِ ....... عَلَیْکِ |
| | ۲۳ | کَذٰلِکَ اخرجَ | کَذٰلِکَ اُخْرُجْ |
| | ۲۳ | بِاِذن الله | بِاِذْنِ الله |
| ۵۶ | ۲۳ | خوف | خُوْب |
| ۶۰ | ۱۱ | فِیْ ختَّاتِہٖ فَاَمَتِہٖ عُمْرِہٖ ارفع لآفات | فِیْ خَتَّانِہٖ وَحِجَامَتِہٖ عُمْرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ |
| 〃 | ۱۲ | عُمْرِہٖ ارفع الآفاتَ | عُمْرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ |
| ۶۲ | ۱۴ | رہنے کو دے | رہنے کو نہ دے |
| ۶۳ | ۱۳ | جیسے کہ خدا کے خوف سے | جیسے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کردیا اور جو بیٹے کو خوش کرتا ہے اسکو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے۔ |
| 〃 | ۱۴ | قَاوَدَت | قاوَرْد (حلوے کی ایک قسم ہے عربی میں ت سے لکھتے ہیں) |
| 〃 | ۱۸ | عَدَدَ.......... ............ اَمَدًا | عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ٥ |
| ۶۴ | ۱۰ | اگر لوگ | اگرچہ |
| ۶۸ | ۲۳ | وَبِشَعْرِیْ | وَبَشَرِیْ |
| ۶۹ | ۱۴ | عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اس عورت | عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نے اس عورت |
| 〃 | ۲۱ | کسی جانور کے | کسی حرام گوشت جانور کے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ٦٩ | ٢٢ | کوئی حرج | حَرَجٌ |
| ٧١ | ٢٢ | راست | راس |
| ٧٣ | ١٢ | جو شخص اپنے | ——— × |
| | " | جمعرات | ——— × |
| ٧٤ | ١ | باقی پانچوں باتیں ........ انگوٹھا | باقی پانچویں اور بائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے انگوٹھے کو |
| " | سرخی | آٹھویں | دسویں |
| " | ٤ | لم تحمل الارض | اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ |
| " | سرخی | نویں | گیارھویں |
| " | ١٤ | سر میں درد | بہت سے درد |
| ٧٥ | سرخی | دسویں | بارھویں |
| " | ١٧ | گیا کہ حضرت | گیا دیکھا کہ حضرت |
| ٧٦ | سرخی | پھول اور تیل سونگھتے ملنے کے آداب | خوشبو اور پھول سونگھنے اور تیل ملنے کے آداب |
| ٧٨ | ١٢ | زعفر وعود | زعفران وعُود |
| ٧٩ | ٥ | علیہ السلام اس ہیئت | علیہ السلام ایک رات اس ہیئت |
| ٨٠ | ٣و٤ | اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الزِّیْنَةَ وَاَعُوْذُ بِکَ وَالتَّیْئَان وَالْمَقْتِ | اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الزَّیْنَ وَالزِّیْنَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ وَالشَّنَآنِ وَالْمَقْتِ |
| ٨١ | ١١ | خرمائے صبحانی | خرمائے صیحانی |
| " | ١٢ | تو اور بھی | تو اوپر سے اور |
| ٨٢ | ٦ | گلاب کے | موردو کے |
| ٨٣ | ١ | احادیث میں وارد ہے (تا) پاک صاف کرتا ہے | ............ × پوری سطر غلط ہے |
| " | ١٠ | دوسری مراد یہ کہ مناسب نہیں ہے | دوسرے یہ کہ مرد کو مناسب ہے کہ |
| ٨٣ | ١١ | حماموں میں جانے کی | حماموں میں جانا چاہے تو |
| " | " | نہ دیں | نہ دے |
| ٨٤ | ٣ | حمام میں جائے وہ | حمام میں جائے اور وہ |
| " | ٢٠ | یہ کہے حَمَّامُکَ | یہ کہے طَابَ حَمَّامُکَ |
| " | ٢١ | حَمِیْمُکَ | وَحَمِیْمُکَ |
| ٨٥ | ٦و٧ | اس حدیث کے بارے میں الخ | یہ دونوں سطریں غلط ہیں × |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۸۵ | ۱۳ و ۱۴ | عزّت جاتی ہے | غیرت جاتی رہتی ہے اور ٹھیکرے بدن پر نہ ملو کہ اس سے جذام پیدا ہوتا ہے اور لنگی منھ پر نہ ملو کہ اس سے چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ ابن بابویہ علیہ الرحمہ حدیث مذکورۂ بالا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بعض روایت میں مٹی سے مراد مصر کی مٹی ہے اور ٹھیکرے سے مراد شام کے برتن کا ٹھیکرا مراد ہے۔ |
| ۸۵ | ۱۹ | مضائقہ نہیں یہ بھی ضرور ہے کہ پڑھنے سے رضائے خدا | امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی مرد کا حمام میں قرآن پڑھنا مضائقہ نہیں رکھتا اگر اس پڑھنے سے رضائے خدا۔ |
| ۸۶ | ۹ | مصر سے نکالا | |
| ۸۶ | ۹ | مصر سے نکالا | مصر سے نکال لایا |
| // | ۱۳ | کہ تو مودرد کو | کہ تو مَورد کو |
| // | // | نکال کر اور | نکال لے اور |
| // | ۱۴ | ملی | ملا |
| // | ۱۴ | عرق ڈال کر........ دودھ کی چکنائی | عرق ڈال کر اتنا ملا کہ جھاگ پیدا ہو جائے پھر اس سے سر اور داڑھی کو خوب مَل کر دھو ڈال اسکے بعد تازے دودھ کی چکنائی |
| // | | | |
| // | ۱۵ | داڑھی میں لگا یہ علت | داڑھی میں لگا لے یہ علت |
| // | سُرخی | اور خطی کے | اور خطمی کے |
| ۸۸ | ۱۳ | حضرت جناب امیرالمومنینؑ | حضرت امیرالمومنینؑ |
| ۸۹ | ۱۰ | عارضۂ فتن | عارضۂ فتق |
| // | ۲۰ | تو ایک شخص کیند نام | تو ایک زبیری شخص لبید نام |
| // | // | جو حسبِ تصریح صاحبِ کافی آل زبیر میں سے تھا | ×——— ×——— |
| ۹۱ | ۸ | کی شب وہ شب ہے | کی شب یہ وہ شب ہے |
| // | ۹ | روزہ وہ روزہ ہے | روز وہ روزہ ہے |
| // | ۱۳ | علماء کا قول ہے کہ | اور اکثر علماء کا قول ہے کہ |
| // | ۲۰ | عیدِ مبعث کا غسل | عید مبعث یعنی ۲۷ رجب کا غسل |
| // | ۲۱ | یہ بموجب اقوال اکثر علماء | ×——×——× |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۹۱ | ۲۱ | ستائیسویں رجب ہے | × |
| " | ۲۲ | پندرھویں شعبان - عید | پندرہویں شعبان کی شب عید |
| " | ۲۴ | متعلق کوئی | متعلق بھی کوئی |
| ۹۲ | ۶ | گہن لگا ہو | گہن نہ لگا ہو |
| ۹۵ | ۱۳ | جسے | جیسے |
| " | ۲۱ | یارسول اللہ | یا ابن رسول اللہ |
| ۹۶ | ۷ | جناب حضرت امیرالمومنینؑ | جناب امیرالمومنین علیہ السلام |
| ۹۶ | ۹ | اَخوَانِ الشاطِین | اخوان الشیاطین |
| " | ۱۹ | ترک نہ کرے وَمالِیَ الخ | ترک نہ کرے اُعِیذُ نَفْسِی وَذُرِّیَتِی وَاَھْلَ بَیْتِی وَمَالِی۔ |
| ۹۷ | ۲۱ | اس کے واسطے بہشت میں اس کے واسطے | اس کے واسطے ایک مکان بنوائے گا |
| ۹۸ | ۲ | سوتے میں یہ | سوتے وقت |
| " | ۱۷ | پکا کر تین دن | پکا کر اور تین دن |
| ۹۹ | ۶ | لفظ کو کے | لفظ کے |
| " | ۹ | ھُوَافِی شَاْن | ھُوَ فِیْ شَاْنٍ |
| " | ۱۲ | علیہ وسلم | علیہ وآلہٖ |
| " | ۱۳ | رخسار پر رُو کے | رُخسارے کے |
| " | ۱۸ | اِنّیِ اَسْئَلُکَ | اِلٰہِیْ اَسْئَلُکَ |
| " | ۲۰ | ابن طالب علیہ السلام | اِبن اَبی طالب علیہ السلام |
| ۱۰۰ | ۲ | بِدَأَتِ مَلْجَأُہٗ الاشیاءُ | بَدَأَتِ الْاَشْیَاءَ |
| " | " | کُنْتَ — منجَاہُ وَمَا اَدْبَرَ | کُنْتَ مَلْجَأً وَمَنْجَاہُ وَمَا اَدْبَرَ |
| " | ۸ | رَبِّ المستضغین | رَبِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ |
| " | ۱۷ | کہ نصرانیوں نے | کہ دو نصرانیوں نے |
| " | ۲۱ | فرشتوں کے چند | فرشتوں کے بھی چند |
| " | ۲۳ | جنوں سے بھی | جنوں کے بھی |
| ۱۰۱ | ۳ | علیہ وسلم | عَلَیْہِ وَآلِہٖ |
| " | ۱۱ | نفرت ہے | نفرت تھی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ١٠١ | ١٤ | درگاہ الٰہی مقرب | درگاہِ الٰہی کے مقرب |
| 〃 | ٢٠ | ہوگیا ہے عیش وعشرت | ہوگیا ہے کہ عیش وعشرت |
| 〃 | ٢٣ | توام | لَوَّامَہ |
| ١٠٢ | ١ | فرشتوں کی طرف نصیحت کے ہیں | فرشتوں کی نصیحت سُنتے ہیں |
| 〃 | ٢١ | بہریاب | بہرہ یاب |
| 〃 | ٢٣ | منہ پھیر | یہ بھی |
| 〃 | ٢٦ | سالِکُ المُقَرَّبِیْنَ وَالبینۃ من | مَسَالِکِ المُقَرَّبِیْنَ وَالتَّنْبِیْہِ عَنْ |
| ١٠٣ | ١١ | اَبا واجداد | آباو اجداد |
| 〃 | ١٥ | پوری بھی تھی | بوری بھی تھی |
| 〃 | 〃 | چونکہ پوری نہ تھی | چونکہ بوری نہ تھی |
| ١٠٤ | ٣ | مجہہ | مجھ |
| 〃 | 〃 | نہ | ——× |
| 〃 | ١٨ | کرکے زیادہ | کرلے کیونکہ |
| 〃 | ١٩ | بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ منہ آفتاب | ——× |
| | | کی طرف ہو۔ | ——× |
| 〃 | ٢١ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| | | دیتی ہے | دینا |
| 〃 | ٢٤ | کردینا | کردینا |
| 〃 | 〃 | کردیتا | کردینا |
| ١٠٥ | ٢٤ | مکروہ اور | مکروہ ہے اور |
| 〃 | ٢٦ | حقیر سمجھ کر | ——× |
| ١٠٦ | ٤ | پاخانہ لیجانا | پاخانہ میں لیجانا |
| 〃 | ١٣ | آنے لگے | آنے لگی ہو |
| 〃 | ١٤ | منکوحہ ممنوعہ | منکوحہ اور ممنوعہ |
| 〃 | ١٥ | عورتوں کی | عورتوں کا |
| ١٠٧ | ١٠ و ١١ | احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر | بے احتیاط یا برتاوے میں کج خلق ہوں۔ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۰۷ | ۱۲ | ٹھہری ہوئی | ٹھہرے ہوئے |
| 〃 | ۱۶ | کردے | کرے |
| 〃 | ۱۷ | مقام کے | مقام سے |
| ۱۰۸ | ۱ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| 〃 | ۶ | ویسا ہی | ویسے ہی |
| ۱۰۹ | ۱ | جزو خیرو | ——— × |
| 〃 | ۵ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| 〃 | ۱۲ | اِسی | اس |
| 〃 | ۱۳ | داخل نہیں | داخل ہیں |
| 〃 | ۱۵ | زمین پر قید خانہ | زمین پر خدائی قید خانہ |
| 〃 | ۱۷ | بندۂ | بندہ |
| ۱۱۰ | ۷ | وہاں پھسل کر | وہاں سے پھسل کر |
| 〃 | ۸ | گرا نہ تو ٹوٹا | گرا نہ ٹوٹا |
| 〃 | ۱۰ | نہ کھایا، فرمایا | نہ کھایا اور فرمایا |
| 〃 | ۱۶ | موسیٰ کاظم کو | موسیٰ کاظم علیہ السّلام کو |
| ۱۱۱ | ۵و۶ | پچھنے لگوانے ہوں تو مہینے کی آخری جمعرات کو دن کے اول حصے میں لگواؤ | پچھنے لگوانے ہیں اور شہد کھانے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوائے |
| 〃 | ۸ | علی نقی علیہ السلام | علی نقی علیہ السلام |
| 〃 | ۱۰ | ایک شخص حضرت امام | ایک شخص نے حضرت امام |
| 〃 | سرخی | جو ائمہؑ سے | جو ائمہ علیہم السلام سے |
| 〃 | ۱۳ | ہے | سے |
| 〃 | 〃 | ہے | سے |
| 〃 | ۲۲ | جس وقت مرض کا وقت | جب وہ وقت |
| ۱۱۲ | ۱۱و۱۲ | ایک شخص بیمار ہوا .......... .......... پیدا ہوتی ہیں | منقول ہے کہ اکثر درد اور بیماریاں صفرا و سودا کے غلبہ اور جلے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں |
| 〃 | ۲۱ | فرماتا | فرماتا ہے |
| ۱۱۳ | ۱۲ | حدیث میں موسیٰ ابن جعفر علیہما | حدیث میں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السّلام |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۱۳ | ۱۷ | حدیث میں وارد ہوا ہے | بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے |
| ″ | ۱۹ | دفیعہ | دفعیہ |
| ۱۱۴ | ۹ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| ″ | ۱۳ | یہ ....... دفیعہ سیل | یہ دعا دفعیہ سیل |
| ″ | ۱۵ | الاویک | اُدَاوِیْكَ |
| ″ | ۱۶ | فلتُہیتک | فَلْتُهَنِّئَكَ |
| ″ | ″ | لَتَرَءَنّ | لَتَبْرَءَنَّ |
| ″ | ۲۱ | ضربی | زربی |
| ″ | ۲۳ | ضُرٍّ ............................ تعافینی | ضُرٍّ وَمَكَّنْتَ لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهٗ خَلِيْفَتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اهل بیتہٖ واَن تُعَافِيَنِيْ |
| ۱۱۵ | ۱۸ | گھٹلی | گٹھلی |
| ″ | ۲۱ | گھٹلی | گٹھلی |
| ″ | ۲۲ | گھٹلی | گٹھلی |
| ۱۱۶ | ۴ | کہ یہ | کہ میں نے یہ |
| ″ | ۷ | یشفنی | اَشْفِنِیْ |
| ″ | ۱۱ | البحرمَیْن | اَلْبَحْرَیْنِ |
| ″ | ۱۳ | حزب هم | حِزْبَ اللهِ |
| ″ | ۱۴ | اِنَّهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ | اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ |
| ″ | ۱۸ | بِهَدَاءِ اللهِ ............ ............... | بِهَدَءِ اللهِ وَانْجَزْ بِجَازِ اللهِ اُعِيْذُكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ بِمَا اَعَاذَ اللهُ بِهٖ عَرْشَهٗ وَمَلَائِكَتَهٗ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ |
| ۱۱۶ | ۲۲ | ———— | اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلَى الْاَشْيَاءِ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِجَبَّارِ السَّمَآءِ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِمَنْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ اُعِيْذُ نَفْسِيْ بِالَّذِيْ اسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّشِفَآءٌ |
| ۱۱۷ | ۷ | فلفل سفید اور | فلفل سفید ہموزن اور |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۱۷ | ۱۱ | زُہرہ | زَہْرَۃ |
| ″ | ۱۷ | آب سدّاب | آب سداب |
| ۱۱۸ | ۲ | برتِ | بَرَبِّ |
| ″ | ″ | یُبْدَءُ اُذْ لَرْۃ | یَبِیْدُ ذِکْرُہٗ |
| ″ | ۳ | وَنَ نَتَعَوَّ | وَ نَتَعَوَّذُ |
| ۱۱۸ | ۶ | تو یا | یا |
| ″ | ۷ | ہو تو | ہو گیا ہو |
| ″ | ۱۱ | اُرْدُدْ اِنَّکَ رَحِیْمٌ | اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِکَ الضَّعِیْفِ اِنَّکَ |
| ″ | ۱۴ | لَوْکَانَ مَحَہٗ | اور دوسری روایت کے مطابق درد سر کے لئے بھی سر پر ہاتھ رکھ کر اِسی دعا کو پڑھنا چاہئے۔ لو کان مَعَہٗ اٰلِھَۃٌ الخ |
| ″ | ″ | واِذاً | وَاِذًا |
| ″ | ۱۵ | صُدُوْرًا | صُدُوْدًا |
| ″ | ۲۰ | عَلَیْکَ | عَلَیْکِ |
| ″ | ۲۱ | جِنَّ | جِنِّ |
| ۱۱۹ | ۱۶ | مَا اَلْبَقَیْتَنِیْ | مَا اَبْقَیْتَنِیْ |
| ″ | ۲۱ | اَعُوْذِ بِاٰلِ | اَعُوْذُ بِاٰلِ |
| ″ | ۲۲ | عَلَیْہِ وَاٰعَلَیْہِمْ | عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ |
| ″ | ″ | رَبِّ الطَّیِّبِیْنَ | رَبَّ لِطَّیِّبِیْنَ |
| ۱۲۰ | ۳ | ایک سو سلائی | ایک سلائی |
| ″ | ۴ | لگا لیا کر۔ | لگا لیا کر۔ راوی کہتا ہے کہ سو سلائیاں نہ لگانے پایا تھا کہ میری بینائی عود کر آئی۔ |
| ″ | ۶ | ہاتھ اٹھا کر پھیر | |
| ″ | ۷ | ہاتھ رکھ کر پھیر | ہاتھ پھیر |
| ۱۲۰ | ۹ | لَوْاٰیَتَہٗ | لَرَاٰیْتَہٗ |
| ۱۲۰ | ۹ | اَلْمُھَیْمِنِ الْعَزِیْزُ | اَلْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ |
| ″ | ۱۲ | درد کے بارے | درد کے مارے |
| ″ | ۱۳ | وَتَرَ الْجِبَالَ | وَتَرَی الْجِبَالَ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۲۰ | ۱۵ | دفیعہ | دفعیہ |
| 〃 | 〃 | لئے اعضائے سجدہ | لئے سجدہ گاہ |
| 〃 | ۱۶ | وَالشافِی اللهِ | وَالشافِی اَللّٰہُ |
| 〃 | ۲۶ | گرم گرم لوہا | گرم گرم فالودہ |
| ۱۲۱ | ۱ | فرمایا شُحد | فرمایا کہ شُحد |
| 〃 | 〃 | رکھا کردکہ | رکھا کر کر |
| 〃 | ۳ | اور کیفیت | اور اپنی کیفیت |
| 〃 | ۴ | دیکھا تھا | فرما چکے تھے |
| 〃 | ۸ | فقل یَنبِعسِقتھا | فَقُل یَنْسِفُھَا |
| ۱۲۱ | ۸ | پھر ہر ہر | پھر ہر ایک |
| 〃 | ۹ | ہر مُتّے پر مَل لو | ہر مُتّے پر ایک ایک مرتبہ مَل لو |
| 〃 | ۱۵ | دفیعہ | دفعیہ |
| ۱۲۲ | ۳ | قَرَرٍ | قَرَارٍ |
| 〃 | ۴ | لا تُکَبّرُ اللّٰہُ | لَا تُکَبّرُ اَللّٰہُ |
| 〃 | ۸ | صَلّیْ | صَلِّ |
| 〃 | ۱۵ | دفیعہ | دفعیہ |
| 〃 | ۱۷ | اَجْنِحِۃ | اَجْنِحَۃ |
| ۱۲۳ | ۱۹ | اعُود | اَعُودُ |
| 〃 | 〃 | لا ترامُ | لَا تُرَامُ |
| ۱۲۴ | ۲ | تب اعضائے سجدہ پر | تب سجدہ گاہ پر |
| ۱۲۵ | ۱۰ | ایسی | اِسی |
| ۱۲۶ | ۱۰ | چرب کرے | چرب کرے |
| 〃 | ۱۶ | دفیعہ | دفعیہ |
| ۱۲۷ | ۳ | نظر لگنے | نظر نہ لگنے |
| 〃 | ۴ | اور بھی | ×——— |
| 〃 | ۱۶ | اس کو زوجہ | اس کی زوجہ |
| 〃 | ۲۱ | لِتسکِیتوا اِلَیھَا | لِتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۲۷ | ۲۱ | موڈۃٌ | مَوَدَّۃً |
| " | ۲۳ | وَفجرناناالارض | وَفَجَّرْنَاالْاَرْضَ |
| " | ۲۴ | رَبّ الشرح لی | رَبِّ اِشْرَحْ لِیْ |
| " | ۲۶ | عَلَیْہِ | عَلَیْہِ |
| ۱۲۸ | ۲ | یہ دعا آیت پڑھ لیا کرے | یہ آیت پڑھ لیا کرے |
| " | ۱۳ | اَیُّھَاالسُّوْدُ | اَیُّھَاالْاَسُوْدُ |
| " | ۲۱ | اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ | اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ |
| ۱۲۸ | ۲۳ | امام محمد نقی علیہ السلام | امام محمد تقی علیہ السلام |
| ۱۲۹ | ۱۳ | جِلْدِ حِمَلٍ | جِلْدِ جَمَلٍ |
| " | " | عَلَیَّ تَظْفِرَنِیْ | عَلَیَّ وَتُظْفِرَنِیْ بِہٖ |
| ۱۳۰ | ۱۱ | توقیر مطہر | تو قبر مُطہّر |
| ۱۳۱ | ۱۳ | تسبیع | تسبیح |
| " | ۱۶ | کوشے | کوئی شے |
| ۱۳۲ | ۶ | ہزار دو ہزار | ہزار ہزار |
| " | ۱۴ | مستحق ہو | مستحق سزا ہو |
| " | " | اتنی مار مارے | اتنی مار بھی مارے |
| ۱۳۶ | ۹ | اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ | اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ) |
| " | " | کھلاتا ہے | کھلاتا تھا |
| " | ۱۰ | کرتا ہے | کرتا تھا |
| " | " | ہوتا ہے دیتا ہے | ہوتا تھا دیتا تھا |
| " | " | اٹھاتا ہے | اٹھاتا تھا |
| " | ۱۳ | اشاعت اثر | اشاعت اَمر |
| " | ۱۷ | انگلی (آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں | انگلی ہے (آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملاکر دکھائیں) |
| " | " | ملاکر دکھائیں | |
| " | ۲۱ | باپ کو اٹھا لیا ہے | باپ کو میں نے اٹھایا ہے |
| ۱۳۷ | ۱ | حضرت جناب امیرالمومنین علیہ السلام وقت نیکوں سے | جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے وقتِ نیکوں سے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۳۷ | ۷ | نسیمِ رحمت ...... اُن میں پھونک دی | نسیمِ رحمت سے اُن میں روح پھونک دی |
| ؍؍ | ۱۰ | برادرمن | برادرِ مؤمن |
| ۱۳۸ | ۳ | حضرت جناب امیر الخ | جناب امیر الخ |
| ؍؍ | ۴ | حوالے کردو | حوالے نہ کردو |
| ۱۳۹ | ۱۲ | پسند کرتے ہو | پسند نہ کرتے |
| ؍؍ | ۱۳ | اسے نہ چھپاؤ | اُس سے نہ چھپاؤ |
| ۱۴۰ | ۱۲ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| ؍؍ | ۰ | جس نے مومن کو خوش کیا مجھے خوش | جس نے ایک مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش |
| ؍؍ | ۲۳ | اُسے کہیگا | اُس سے کہے گا |
| ؍؍ | ؍؍ | ایسی خوبیوں | ایسی ہی خوبیوں |
| ؍؍ | ؍؍ | ساتھ ہی رہیگا | ساتھ ساتھ رہیگا |
| ۱۴۱ | ۱۲ | حضرت جعفر صادق علیہ السّلام | حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام |
| ۱۴۲ | ۷و۸ | لڑکھڑاتے ہونگے جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ ننگا ہو | لڑکھڑاتے ہونگے جو شخص کسی مومن کو جس حال میں کہ وہ ننگا ہو ایک کپڑا پہنا دیگا خدائے تعالیٰ اسکو دیبائے بہشت وحریر کے حلے پہنائے گا، جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ ننگا نہ ہو۔ |
| ۱۴۲ | ۲۶ | نیک اور مجھ سے | نیک ہے اور مجھ سے مقدم ہے |
| ۱۴۲ | ۲۷ | خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں | خیال کرو کہ میرے گناہ اس سے زیادہ ہیں |
| ۱۴۳ | ۲ | خیال کرو یہ انکی | خیال کرو کہ یہ ان کی |
| ؍؍ | ۳ | کرتے ہیں | کریں |
| ؍؍ | ۸ | کچھ دیدے | کچھ انھیں دیدے |
| ۱۴۴ | ۱۲ | تحلیل | تہلیل |
| ۱۴۵ | ۳ | زقوم جنت سے | زقوم جہنم سے |
| ۱۴۵ | ۲۱ | تم گواد | تم کو گواہ |
| ۱۴۶ | ۸ | حاجت پیش کرنے سے اس کے لئے | حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے لئے |
| ۱۴۷ | ۱۴ | اور اور نیکی کو | اور نیکی کو |
| ؍؍ | ۱۵ | دیتا ہے | دیتا ہوں |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۴۸ | ۱۴ | برار یا مہربانی | برآری یا مہربانی |
| ″ | ۱۸ | گالی دینا منع ہے گناہ کبیرہ ہے | گالی دینا گناہِ کبیرہ ہے |
| ″ | ″ | حدیث میں فرمایا امام | حدیث میں امام |
| ″ | ۲۰ | مومن سے لڑنا کفر ہے اور اس کو نقصان | کسی مومن کو کسی حاکم کے ذریعہ سے نقصان |
| ″ | ۲۱ | کوئی نقصان | کوئی دوسرا نقصان |
| ″ | ۲۴ | پڑتی ورنہ لعنت | پڑتی ہے ورنہ لعنت |
| ۱۴۹ | ۳و۴ | ملاقات نہ نہ کرنے والے پر | ملاقات نہ کرنے والے پر |
| ″ | ۱۹ | غم او اندوہ | غم و اندوہ |
| ″ | ۲۳و | اور یہ بھی فرمایا جو (تا) بخوف کریگا | اور یہ بھی فرمایا کہ سفید داڑھی والے مومن کی تعظیم |
| ″ | ۲۴ | | خدا کی تعظیم ہے۔ |
| ۱۵۰ | ۲۲ | اس سطر کے بعد فٹ نوٹ کی لائن نہیں ہے | لائن ہونی چاہیے۔ |
| ۱۵۱ | ۲۵ | اس سطر کے بعد فٹ نوٹ کی لائن نہیں ہے | لائن ہونی چاہیے |
| ″ | آیت کا ترجمہ | جو لوگ اس بات کے خواہشمند ہوں کہ گناہ کی اشاعت کریں | جو لوگ اس بات کے خواہشمند ہوں کہ مومنوں کے گناہ کی اشاعت ہو۔ |
| ۱۵۲ | ۴ | ان لوگوں کی | اس شخص کی |
| ″ | ۱۲ | کہ تم جانتے ہو کہ جو رنجیدہ | کہ دو مسلمان جو رنجیدہ ہو کر |
| ۱۵۳ | ۱۲ | اس دین | اپنے دین |
| ″ | ۱۳ | خدا پر بھروسہ کرکے | خدا پر ایسا بھروسہ کرکے |
| ″ | ۱۵ | عجز وانکساری | عجز وانکسار |
| ″ | ″ | اور اگر | اور |
| ″ | ۱۹ | ان کے مددگاروں | ان کے تمام مددگاروں |
| ″ | ″ | دلوات | دوات |
| ۱۵۴ | ۶ | جس | جِس |
| ″ | ″ | اسکو خیرات کردے | وہ اُسے واپس دیدے |
| ″ | ۲۴ | وہ علالت | وہ عدالت |
| ۱۵۵ | ۱۳ | ابن مزیغ | ابن بزیع |
| ۱۵۶ | ۶ | اور جو میرے | دوسرے اس شخص پر جو میرے |

| صحیح | غلط | سطر | صفحہ |
|---|---|---|---|
| اور سے مدد طلب کرتا ہے | اور سے طلب کرے | ۶ | ۱۵۶ |
| بجائے خود خوب جانتا ہے | بجائے خود جانتا ہے | ۱۴ | ۱۵۷ |
| آدمی کو ضرر کا خوف ہو | آدمی ضرر کا خوف | ۱۵ | 〃 |
| حال پر نہ چھوڑ دے | حال پر چھوڑ دے | ۲۱ | 〃 |
| فائدہ نہیں پہنچتا پھر اپنے تہائی مال کی بابت اپنے عزیزوں کے لئے | نہیں پہنچتا............ کے لئے | ۳ | ۱۵۸ |
| برادرانِ ایمانی | برادرِ ایمانی | ۴ | 〃 |
| اپنے قصور بخشوائے | قصور کو معاف کرائے اور بخشوائے | 〃 | 〃 |
| اگر وہ | اور اگر وہ | ۵ | 〃 |
| آمین | آمین | ۶ | 〃 |
| رحمت کے سوا اور کوئی چیز | رحمت کے سوا کوئی چیز | ۱۳ | 〃 |
| سرھانے | سرہلانے | ۱۰ | ۱۶۱ |
| یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ | یَرْحَمُکُمُ اللّٰہ | ۱ | ۱۶۶ |
| قیامت تک رہنے کے لئے | قیامت تک کے لئے | ۱۱ | ۱۶۳ |
| دل پسند | دلپسند | 〃 | 〃 |
| اس | اسن | ۱۹ | 〃 |
| واپس ہو جائیں | واپس جائیں | ۱۲ | ۱۶۷ |
| کہ مصافحہ کی حدیہ ہے کہ ایک درختِ خرما | کہ ایک درختِ خرما | ۹ | ۱۶۸ |
| مصافحہ سنت ہے۔ | مصافحہ کریں | ۱۰ | 〃 |
| پہلا سا برتاؤ | پہلا برتاؤ | ۱۷ | 〃 |
| قربان ہو جاؤں | قربان جاؤں | 〃 | 〃 |
| دوسرے سے | دوسروں سے | ۲۴ | 〃 |
| معانقہ | مصافحہ | 〃 | 〃 |
| خدا کے لئے ملنے کھڑے ہوئے ہیں | خدا کے لئے ملے | ۲۵ | 〃 |
| شامل نہیں ہیں | شامل نہ ہو | 〃 | 〃 |
| محافل | مجالس | سُرخی | ۱۶۹ |
| امام جعفر صادق علیہ السلام | حدیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام | ۳ | ۱۷۱ |
| اس قسم کی ہیں | اس قسم ملکی ہیں | ۲۳ | 〃 |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۷۲ | ۲۳ و ۲۴ | اس شخص کے ساتھ ........ کے بعد ۲۴ ویں سطر میں یہ ہے | اس شخص کے ساتھ جو قاطع رحم ہو کیونکہ خدائے تعالےٰ نے ایسے شخص پر قرآن مجید میں تین جگہ لعنت فرمائی ہے |
| ۱۷۳ | ۱۰ | راز رکھنا | راز کہنا |
| 〃 | ۱۵ | گناہ برگناہ | گناہ پر گناہ |
| 〃 | ۱۶ | دوسری بات نکال لیں | دوسری کہیں اور حق کو نہ مانیں |
| ۱۷۴ | ۱۸ | تلافی ہو جاتی ہے | تلافی بن جاتی ہے۔ |
| 〃 | ۲۱ | حضرت جناب امیر المومنینؑ | جناب امیر المومنینؑ |
| ۱۷۵ | ۵ | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ |
| 〃 | ۶ | یَغْفِرِ اللّٰہُ لَکَ | یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ |
| 〃 | ۹ | داخل مرض ہے | داخلِ مرض ہیں |
| ۱۷۹ | ۳ | کرنی چاہیے تو اس کے | کرنی چاہیے تم اس کے |
| 〃 | ۱۰ | مجمع | مجمعے |
| 〃 | ۱۳ و ۱۴ | منقول ہے کہ جہاں تک ہو سکے جلد باغہائے بہشت میں پہنچو۔ | منقول ہے کہ غافل لوگوں میں خدا کا یاد کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسا کہ |
| ۱۸۰ | ۴ | پورا پورا حساب | پورا پورا ثواب |
| 〃 | ۵ | جلسے میں بیٹھے | جلسے سے اُٹھے |
| 〃 | 〃 | رَبِّ الْعِزَّۃ | رَبِّ الْعِزَّۃِ |
| 〃 | سرخی | فضائل مناقب کی حدیثیں | فضائل کی حدیثیں |
| 〃 | ۱۷ | کچھ فرشتے | جو فرشتے |
| ۱۸۱ | ۳ | تمہاری مجلس | اس مجلس |
| 〃 | ۵ | جہاں دو یا تین | جہاں تین یا تین سے زیادہ |
| 〃 | ۶ | مانگتے ہوں | مانگتے ہیں |
| 〃 | ۲۳ | اس ذکر میں | کیونکہ علیؑ میں |
| ۱۸۲ | ۱۰ | کہ مرے بندوں | کہ میرے بندوں |
| 〃 | ۱۹ | اگر وہ تمہیں نیک کام | اگر وہ کوئی نیک کام |
| 〃 | ۲۰ | کہے | کہیں |
| ۱۸۳ | ۱ | یہ چاہتا کہ | یہ چاہتا ہے کہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۸۳ | ۲ | اور بہتری | اور بیتری |
| " | ۲۴ | جو عقل رکھتے تھے | جو عقل کامل رکھتے تھے |
| " | ۲۵ | ومشاورُ ھُمْ | وشَاوِرْھُمْ |
| ۱۸۴ | ۱۰ | حدیث موتق | حدیث موثق |
| " | ۱۹ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اذکر انشاء اللہُ تعالیٰ والاَمْرُ بید اللہ | بِسْمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ اُذْکُرْ اِنْشَاءَ اللہُ تعالیٰ والْاَمْرُ بِیَدِ اللہ |
| ۱۸۵ | ۴ تا ۶ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اِنَّ اللہ و عدَ الصَّابِرِیْنَ المخرجَ مِمّا یُدھونَ والرّزق من حَیثُ لَا یَحْتَسِبُوْن جَعَلَنَا اللہ | بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللہَ وَعَدَ الصَّابِرِیْنَ اَلْمَخْرَجَ مِمَّا یَکْرَھُوْنَ والرِّزْقَ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْنَ جَعَلَنَا اللہُ |
| " | " | وَ اِیّاکُمْ مِنَ الّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن | وَ اِیَّاکُمْ مِنَ الَّذِیْنَ لا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ |
| " | ۹ | آگ پر | آگ سے |
| " | " | فرمایا ہمیں | فرمایا نہیں |
| " | ۱۲ | حدیث سن | حدیث حَسَن |
| " | ۱۳ | کتاب کی عبادت | کتاب کی عبارت |
| ۱۸۷ | ۱۴ | ضرورت سے زیادہ | ضرورت سے بہت زیادہ |
| " | ۱۵ | فخر وثبات | فخر ومباہات |
| " | ۱۷ | یہ کہتا ہے کہ ..... تو کہاں | یہ کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں |
| ۱۸۷ | ۱۸ | فاسق تو کہاں تک چلا جائیگا وارد ہے | فاسق وارد ہے۔ |
| ۱۸۸ | ۱۱ | علیہ وسلم | علیہ وآلہ وسلم |
| " | ۱۵ | بچھونوں کے اور فرشتوں کی | بچھونوں اور فرشوں کی |
| " | ۱۶ | کہ جسپر | جن پر تصویریں |
| " | ۱۶ و ۱۷ | جن کے چہرے بگاڑ دیئے گئے ہوں باقی جسم بدستور رہو | جو پامال ہوتی ہوں خواہ ان پر اٹھتے بیٹھتے ہوں یا راستہ چلتے ہوں۔ |
| ۱۸۹ | ۸ | منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے | منقول ہے کہ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱۸۹ | ۱۶ | جناب فاطما | جناب فاطمہؑ |
| ″ | ۲۱ | لیتا ہوں | لیتا ہوں |
| ″ | ۲۳ | منقول ہے | منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت سے دریافت کیا کہ کبھی کبھی ہمارے ہاں ایسا فرش بچھایا جاتا ہے۔ |
| ۱۹۰ | ۲ | تصویر میں | تصویریں |
| ۱۹۱ | ۲ | پر قبینچ کرنا | پر قینچ |
| ″ | ۹ | ایک راعنی | ایک راعبی |
| ۱۹۳ | ۱۵ | واَوْحیٰ رَبّك الی النحلِ | وَ اَوْحیٰ رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ |
| ۱۹۴ | ۸ | کرنے کی سبب ہو | کرنے کے سبب |
| ″ | ۱۷ | ایک عورت سے | ایک عورت کو |
| ″ | ۲۰ و ۲۱ | لَعَنَ اللہ مبغضی آلِ محمدٍ علیہم السلام | لَعَنَ اللّٰہُ مُبْغِضِیْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ |
| ۱۹۵ | ۵ | حضرت جناب امام | جناب امام |
| ″ | ۸ و ۹ | کئی احادیث میں امام رضا علیہ السلام ............ تب سے کبھی | کئی احادیث میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو مسلمانوں نے شہید کیا تب سے چغد کبھی |
| ۱۹۶ | ۲۳ | | |
| ۱۹۶ | ۲۳ | اور کوئی چیز سے | اور چیزوں سے |
| ″ | ″ | صرف صدمہ مارتا ہو | صرف اس کا صدمہ مارتا ہو |
| ۱۹۷ | ۱ | اسی طرح اس شکار کے بھی کھانے کی حالت ہے جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کئے ہوئے کتے نے کیا ہو۔ علماء نے اس کو بھی مکروہ سمجھا ہے۔ | × |
| ۱۹۸ | ۱۸ و ۱۹ | بسم اللہ احرج یا خَبِیْثُ انا رسُول اللہِ | بِسْمِ اللّٰهِ اُخْرُجْ یَا خَبِیْثُ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ |
| ۲۰۱ | ۱۱ | حضرت جناب امیرُالمومنین | جناب اَمیرُالمؤمنین |
| ″ | ۱۲ | تو یہ دُعا پڑھے | تو اپنے اہل و عیال کو سلام |
| ۲۰۶ | ۳ | تسبیح و تحلیل | تسبیح و تہلیل |
| ″ | ۵ | اتنی ہی اوس کو | اُتنا ہی اوس کو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۰۸ | ۱۵ | سوار ہوئے یا بوجھ لادئے | سوار ہونے یا بوجھ لادتے |
| ″ | ۱۸ | اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ بِی رَحِیْمًا | اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ رَحِیْمًا |
| ″ | ۱۹ | مقام زبدہ | مقام ربذہ |
| ۲۰۹ | ۳ | سوار ہوتے | سوار ہونے کے وقت |
| ″ | ۱۰ | علی ابن ربعہ | علی ابن رَبِیْعہ |
| ″ | ۱۳ | معرِضِیْن | مُقرنین |
| ۲۱۰ | ۱۸ | جو اس کے کہ جوتہ | جو جوتہ پہنے ہوئے ہو |
| | ۱۹ | راستہ کے بیچ میں | بیچ میں |
| ۲۱۱ | ۶ | اس سے اسی | اس سے ایسی |
| ″ | ۱۶ | اور خلافِ شرع | جو خلاف شرع باتیں |
| ″ | ۲۳ | لکھی جائے گی | لکھے جاتے ہیں |
| ۲۱۲ | ۱۱ | محنت مشقت | محنت و مشقت |
| ″ | ۱۲ | بھیڑ اور بکریوں میں | بھیڑ بکریوں میں |
| ″ | ۱۸ | ایک حدیث اور فرمایا | ایک اور حدیث میں فرمایا |
| ″ | ۱۹ | دوسری معتبر حدیث میں | صحیح حدیث میں منقول ہے |
| ″ | ۲۰ | میرے لئے ایک ایک اونٹ خرید | میرے لئے ایک اونٹ خرید |
| ″ | ″ | مگر بدصورت اور کالا اونٹ خرید ناکہ | مگر وہ بدصورت ضرور ہو کیونکہ بدصورت کی عمر |
| ″ | ″ | اُس کی عمر | زیادہ ہوتی ہے |
| ۲۱۳ | ۲ | زیادہ بلند سر تھا | زیادہ سربلند تھا |
| ″ | ۳ | تو فرشتہ میں | تو اس فرشتہ نے |
| ″ | ۸ | اُس کے پیشانی | اس کی پیشانی |
| ۲۱۵ | ۶ | چکتی | چلتی |
| | ۷ | کاٹ سکتے ہیں۔ اگر اس سے تمہارے | کاٹ سکتے ہیں فرمایا کہ اگر اس سے تمہاری غرض |
| ″ | ″ | جانور کی درستگی مطلوب ہے۔ | اپنے جانور کی درستگی ہے |
| ۲۱۶ | ۸ | شتر مرغ ہکتا ہے اگر | پالتو کبوتر کہتا ہے اگر |
| ۲۱۷ | ۹ | بھیڑ | بُھڑ |
| ۲۱۸ | ۱ | اس شخص میں | اس فحض میں |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۱۸ | ۲ | ( | ) |
| " | ۲۱ | کو خطاب فرمایا | سے خطاب فرمایا |
| ۲۱۹ | ۹ | منقول ہے کہ لوگوں نے ان حضرت کی خدمت سے لوگوں کا حال | منقول ہے کہ ان حضرت نے لوگوں سے کسی شخص کا حال |
| " | ۱۱ | کہ برادر ایمانی | بعض برادرانِ ایمانی |
| " | ۱۸ | علیہ و آلہ نے حجۃ الوداع | علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ یہ بات آپ نے حجۃ الوداع |
| " | " | یہ بات فرمائی | کے موقع پر فرمائی |
| ۲۲۰ | ۹ | لین دین کرتا ہوا۔ سے | لین دین کرتا ہو اُسے |
| " | ۱۶ | اجتناب کر، | اجتناب کرو |
| ۲۲۱ | ۱۰ | اللہ اکبر کہو اَللّٰھُمَّ اِنّی الخ | اللہ اکبر کہو اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو اَللّٰھُمَّ الخ |
| ۲۲۲ | ۴ | دے | دیں |
| " | " | بہکائے پیمانہ | بہکائیں کہ پیمانہ |
| " | " | دھوکہ دے | دھوکہ دیں |
| " | ۵ | وسوسے ڈالے | وسوسے ڈالیں |
| " | ۶ | باپ کی | باپ کے |
| " | ۱۱ | اجرلت | اجرت |
| " | " | اشعار کتابیں، رسالے | اشعار کی کتابیں اور رسالے |
| " | ۱۸ | صحیح حدیث میں | معتبر حدیث میں |
| " | " | کہ پیسہ پیدا کرتے | کہ جو شخص پیسہ پیدا کرنے کی غرض سے |
| ۲۲۳ | ۵ | ہوتے تھے | ہوتے رہے ہیں |
|  | ۷ | جناب حضرت امام | حضرت امامؑ |
| ۲۲۵ | ۱۹ | ایک شہر میں | ایک ایسے شہر میں |
|  | ۲۰ | اس کے تھانوں | اس کے تھالوں |
| ۲۲۷ | ۱۳ | علیہ وسلم | علیہ و آلہ وسلم |
| " | ۱۴ | علیہ وسلم | علیہ و آلہ وسلم |
| " | ۱۵ | علیہ وسلم | علیہ و آلہ وسلم |
| ۲۲۸ | ۵ | علیہ وسلم | علیہ و آلہ وسلم |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۲۸ | ۱۴ | دن نحس ہو تاریخ نحس ہو دن | دن نحس ہو یا تاریخ نحس ہو اور دن |
| ۲۲۹ | (حاشیہ ۲۸) | ۲۸ ؎ ترجمہ صفحہ ۶ پر ملاحظہ ہو | ترجمہ صفحہ ۲۳۰ پر ملاحظہ ہو |
| ۲۳۰ | (حاشیہ) | ؎ قدر نہ کر سکے گا | مدد نہ کر سکے گا |
| ۲۳۱ | ۱۱ | مِنْ کُلِّ شَیْءٍ دَآءٍ | مِنْ کُلِّ دَآءٍ |
| ۲۳۲ | ۲ | اِنِّیْ اَشْتَوْ | اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُكَ |
| ″ | ۳ | دَعُكَ نفسی | ـــ نفسی |
| ۲۳۳ | ۱۲ | وجِدَارِكَ | وجِوَارِكَ |
| ″ | ۱۲ | وَلَا یُجَادِلُ | وَلَا یُحَاوِلُ |
| ۲۳۴ | ۴ | اِذَا جَعَلْنَا | اِنَّا جَعَلْنَا |
| ″ | ۵ | لَا یُبْصِرُوْنَا | لَا یُبْصِرُوْنَ |
| ″ | ۶ | هٰذِهِ التَّوْیَۃ | هٰذِهِ التُّرْبَۃِ |
| ۲۳۷ | ۳ | دو شخصوں کے ذرا | دو شخصوں سے ذرا |
| ″ | ۱۸ | برادر ایمانی | برادرانِ ایمانی |
| ۲۳۸ | ۸ | عمدہ برتاؤ نہ کریں اور | عمدہ برتاؤ اور اپنے |
| ″ | ۱۱ | مشورہ بادہ کرو | مشورہ زیادہ کرو |
| ۲۳۹ | ۱ | اگر تمہاری | اگر تمہارے |
| ″ | ۸ | جو اس وقت خیال میں | جو اس وقت میرے خیال میں |
| ″ | ۱۳ | نہ سو کر بیٹھو | نہ سو کر اس سے بیٹھو |
| ″ | ۱۹ | کوئی قطعہ | کوئی قطعہ |
| ۲۴۰ | ۴ | ان میں مزاح | ان میں بہت مزاح |
| ۲۴۰ | ۱۰ | پچھلی رات میں سفر کرنا طی الارض | پچھلی رات میں طی الارض |
| ″ | ۲۱ | صَالِحُ اَرْ سَدُّوْ | صَالِحِ اَرْشِدُوْ |
| ۲۴۱ | ۱۴ | ندی کے بیٹھے میں | ندی کے پیٹے میں |
| ″ | ۱۵ | ندی کے بیٹھے کو | ندی کے پیٹے کو |
| ″ | ۱۹ | کچھ ایسی | کوئی ایسی |
| ۲۴۲ | ۱۹ | کی اتاری | کی آبادی |
| ″ | ۲۰ | وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَ اَضَلَّتْ | وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۲۴۳ | ۹ | کہ وہ کوئی مجھے نقصان | کہ وہ مجھے کوئی نقصان |
| " | و ۱۰ | | |
| ۲۴۴ | ۱۳ | سفر دریا وسمندر | سفرِ دریا کی مانعت |
| " | ۱۶ | اگر دریا یا سمندر میں | اگر دریا میں |
| ۲۴۶ | ۴ | کریں | کرے |
| ۲۴۷ | ۱ | وَنَاقَّدَرَکُمْ | وَنَاقَّدَکُمْ |
| " | ۱ | خَیْرٌ وَّ لَکُمْ | خَیْرٌ وَّ قَضٰی لَکُمْ |
| ۲۴۸ | ۵ | سوائے تین امر کے جو گھوڑے | تین اَمْر کے ایک جو گھوڑے |
| " | ۶ | عورت کے اِن تینوں | اپنی عورت کے ساتھ کہ ان تینوں |
| ۲۴۹ | ۷ | اگر ایام مسلمان کے | اگر امام مسلمانوں کے |
| " | ۲۱ | دونوں گھوڑے یا | دونوں ہی گھوڑے ہوں یا |
| " | ۲۲ | گھوڑے اور خچر یا گدھے | گھوڑے کو خچر یا گدھے |
| ۲۵۰ | ۲۳ | ڈالتا ہے وہ | ڈالتا ہے کہ وہ |
| ۲۵۱ | ۶ | مقید کر دیا جائے | مقید کر دیا جائے یعنی یوں کہو کہ اگر خدا نے چاہا تو ـــ اور جب بھول گئے ہو تو اپنے خدا کو یاد کر لو یعنی جب لفظ انشاء اللہ کہنا بھول گئے ہو تو جب یاد آئے کہہ لو گو ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے۔ |
| " | ۷ | ان نو باتوں سے بھول | ان نو باتوں کے کرنے سے بھول |
| " | ۱۰ | جناب حضرت | جناب امیر المومنین |
| " | ۱۷ | برادر ایمانی | برادرانِ ایمانی |
| " | ۱۸ | حضرت جناب | جناب امیر المومنین |
| " | ۲۰ | گھر میں رہ کر کوڑا | گھر میں جھاڑو دے کر |
| ۲۵۲ | ۱ | خداوند عالم اُسے | خداوند عالم اُس سے ستر |
| " | " | قسم کی بلاؤں سے | قِسم کی بلا سے |
| " | ۷ | جو شخص یا جو مومن | جو مومن |
| " | ۹ | طول و عرض | طویل و عریض |
| " | ۱۲ | پر نہو | پُر ہو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۲۵۲ | ۲۰ | پانی میں گرہ لگاؤ | ـــــ × |
| 〃 | ۲۲ | حکم دیگا چونکہ | حکم دیگا کر پانی میں گرہ لگا چونکہ |
| ۲۵۳ | ۴ | زینت نہ کرے | زینت کرے |
| 〃 | ۱۰ | ہوئی ہو | ہوئی ہوں |
| 〃 | ۱۴ | طبورہ | طنبورہ |
| 〃 | ۱۷ | ممانعت کی ہے جب تک کہ وہ | ممانعت کی ہے کہ وہ |
| 〃 | 〃 | سرخ یا زرد ہو جائے | سُرخ یا زرد ہو جائیں |
| 〃 | 〃 | لگے ہی ہوئے ہوں | لگے ہوئے ہوں |
| 〃 | ۲۳ | جسکے لئے لیجانے | جسکے لئے لیجائے |
| 〃 | ۲۷ | ذبی | ذِمی |
| ۲۵۴ | ۶ | تدیوں کے پیٹھے میں | تدیوں کے پیٹے میں |
| 〃 | ۱۵ | اس وقت کے جب | اس وقت جب |
| ۲۵۵ | ۳ | ثواب خبط | ثواب حبط |
| ۲۵۵ | ۹ | سوائے اس صورت کے توبہ کرلے | سوائے اس صورت کہ توبہ کرلے |
| 〃 | ۲۵ | توظلم ہوگا | توحکم ہوگا |
| ۲۵۶ | ۴ | کسی گناہ | جسے کسی گناہ |
| 〃 | ۵ | دوفرشتوں | دو بہشتوں |
| 〃 | 〃 | مجید میں فرمایا | مجید میں وعدہ |
| 〃 | ۹ | ہوکر گناہ | ہوکر اس کے گناہ |
| 〃 | ۱۱ | آنکھوں کو اس کی آگ سے بھردے گا جب تک کہ توبہ نہ کرلے | اس کی آنکھوں کو آگ سے بھردے گا مگر یہ کہ توبہ کرلے |
| 〃 | ۲۰ | قدرت رکھتے ہوئے | قدرت کے غصہ اپنا |
| ۲۵۸ | ۵ | صدقہ دے اس ایک ایک درم کے | صدقہ دے اس کے ایک درم کے |
| 〃 | ۱۹ | فارغ نہ ہو | فارغ ہو |
| 〃 | 〃 | محمدً رَسُولُ اللہ | محمدًا لرَّسُولُ اللہ |
| 〃 | ۲۲ | کسی کی بدی کو | کسی بدی کو |
| ۲۵۹ | ۱۴ | بیچنے والا۔ اپنے مال | بیچنے والا ۹ اپنے مال کی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ″ | ″ | واجب ہونے پر حج | واجب ہونے کے حج نہ کرنے والا |
| ″ | ۲۳ | حدیث میں منقول ہے کہ فرمایا حضرت | حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے |
| ″ | ″ | صادق علیہ السلام نے کہ | منقول ہے کہ |
| ۲۶۱ | ۲ | تو پھر حریص | تو پھر حرص |
| ۲۶۱ | ۱۲ | وہ شخص ہے کہ جو دوسروں کے لئے | وہ شخص ہے کہ دوسروں کے لئے |
| ″ | ۱۹ | واجب کیا ہے | واجب کی ہیں |
| ″ | ۲۰ | ذلیل وہ ہے جو فاسق ہوتا ہے | ذلیل فاسق ہوتا ہے |
| ″ | ۲۵ | معترض | متعرض |
| ″ | ۲۷ | دشمن ۔ جس شخص | دشمن ہیں ۔ جس شخص نے |